بندھن

تحریر :حبا خان، ماہی شاہ

یونیورسٹی سے واپس آتے ہوئے راستے میں گاڑی خراب ہوئی تھی اندر سے ایک بوڑھا آدمی باہر نکلا تھا۔۔

حورم بی بی گاڑی خراب ہو گئی ہے میں نے کال کر دی ہے مکینک آتا ہی ہو گا۔

حورم نے اپنی سیاہ چادر کو اپنے چہرے پر ٹھیک کیا اور گہری کالی آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھا اس سے زیادہ لوگوں میں بے چینی ہوتی تھی۔

ماجد انکل آپ گاڑی ٹھیک کروا لیں میں اکیلی ہی گھر چلی جاتی پاس ہی تو ہے گھر اب۔۔

لیکن بی بی بڑے صاحب غصہ کریں گے۔

اوہو انکل میں بابا کو سمجھا دوں گی۔۔

ٹھیک ہے بیٹا لیکن دھیان سے جایئے گا۔۔

وہ ان کو مطمئن کرتی اکیلی ہی چلنے لگی ابھی وہ تھوڑی سی دور گئی تھی کہ پیچھے کچھ لڑکوں نے آوازیں دیں۔۔

ارے وہ دیکھو حسینہ جا رہی ہے ہاہاہا ارے اتنا حسن کہاں لے کر اکیلی اکیلی جا رہی ہو۔

حورم کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے وہ پلٹی تھی اس کی کالی گہری آنکھوں میں آنسو دیکھ وہ لڑکے ہنسے تھے اس کے ہاتھ پاؤں کپکپا رہے تھے۔۔۔

اس سے پہلے وہ اسے پکڑتے وہ تیز تیز بھاگتی لگی۔۔۔جب تک گھر نہیں آگیا۔۔۔گھر کے باہر کھڑے ہوتے ہوئے وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی بھاگنے کی وجہ سے اس کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی آنکھوں سے آنسو پانی کی طرح نکل رہے تھے۔۔۔۔خود کو ریلیکس کرکے وہ گھر میں داخل ہوئی تو سامنے ہی اسے اپنی ماما نظر آگئی۔

کیا ہوا حورم بیٹا رو کیوں رہی ہو۔۔

کچھ نہیں ماما وہ بس وہ کچھ بھی کہے بغیر کمرے میں بھاگی تھی آتے ہی اس نے اپنا آپ شیشے میں دیکھا تھا۔۔۔۔سانولی رنگت کالی گہری آنکھیں اور ناک میں چھوٹی سی لونگ پہنی ہوئی پتلے ہونٹ تو وہ

خوبصورت نا سہی پرکشش تھی لیکن زمانے والے بس اس کے سانولی رنگت کا مذاق اڑاتے تھے۔۔۔

کیوں کیوں میں ہی کیوں ایسی اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا ۔۔۔ وہ دعا بھی تو اللہ جی اتنی پیاری ہے نا تو مجھے کیوں ایسا بنایا پھر سے لوگوں کے مذاق اڑانے کی وجہ سے اللہ سے شکوہ کر رہی تھی۔۔ دعا بھاگتی ہوئی اس کی کمرے میں آئیں تھی۔۔۔ آپی آپی۔۔۔

حرم نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کئے تھے۔۔۔۔جی کیا ہوا میری جان۔۔۔

حورم نے اپنے سے دس سال چھوٹی بہن کو دیکھا تھا جو بے حد خوبصورت سفید گلابی رنگت گلابی ہونٹ نیلی آنکھیں جو بھی کوئی دیکھتا دیکھتا ہی رہ جاتا تھا وہ پھر سے احساس کمتری میں چلی گئی تھی۔۔

آپی آپ رو رہی تھی کیا آپ کی آنکھیں اتنی سوجی ہوئی کیوں ہے آپی

نہیں گڑیا میں نہیں رو رہی تھی بس تھک گئی ہوں نا اسی لیے۔۔

دعا جتنی شرارتی تھی اتنی ہی ڈر پوک تھی اور حرم تو بیچاری بہت مضبوط لیکن کبھی کبھی لوگوں کی باتیں لوگوں کے تانے سننے کو ملتے تو وہ بے بس ہو جاتی تھی ٹوٹ جاتی تھی پھر بھی سب کے سامنے مضبوط بننے کی کوشش کرتی تھی گھر میں سب اس سے پیار کرتے ہے لیکن باہر کے لوگ باتیں کرنے سے باز نہیں آتے تھے۔

اوکے آپی آپ ریسٹ کریں پھر ہم رات کو باہر جائیں گے دانش بھائی کے ساتھ۔۔دانش کے نام سے حورم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جو کہ دعا دیکھ نہیں سکی۔۔۔

ٹھیک ہے میری جان۔۔۔

oooooooooooooooooo

ابھی دعا بیچاری حورم کے کمرے سے نکلی تھی کہ اس کی ٹکر بالاج سے ہوئی وہ جو اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔دعا کا سر بری طرح بالاج کے بھاری جسم کے ساتھ لگا تھا۔۔۔اہہ۔۔افف اللہ میں مر گئی وہ بیچاری اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی جب سامنے دیکھا تو سامنے بالاج کو دیکھ کر اس کی سٹی گم ہوئی تھی۔۔

بلاج بھائی آپ وہ اٹھتے ہوئے بولی۔۔

بھائی کہنے پر بالاج کے ماتھے پر بل بنے تھے۔۔۔لیکن بالاج تو اس معصوم کی نیلی آنکھوں میں اپنے آپ کو ڈوبتا ہوا محسوس کرتا تھا اندھی ہو دھیان سے نہیں چلا جاتا وہ غصے سے بولا۔۔

وہ بلاج بھائی غلطی ہو گئی۔۔

ٹھیک ہے جاؤ وہ ضبط کرتے ہوئے بولا تھا وہ بھی بھاگی تھی۔۔

افففف اس کو دیکھ کر کیا ہو جاتا ہے مجھے مجھ سے 12 سال چھوٹی ہے لیکن اس دل کا کیا کروں جو اسے دیکھ کر ہی دھڑکنا بھول جاتا ہے وہ اس راستے کو دیکھتا ہوا بولا جہاں سے دعا گئی تھی۔۔۔

دعا کمرے میں گئی تو سکون کا سانس لیا۔۔۔اف جلاد کیا ڈراتے ہیں اپنی آنکھوں سے توبہ توبہ اللہ جی کیا مجھے ان کی کزن بنانا تھا کوئی سویٹ سا کزن ہوتا تو مجھے بھی مزہ آتا دانش بھائی جیسا کتنے اچھے ہیں نا۔۔سارے گھر کی شرارتی لڑکی دعا بس اس جلاد سے ڈرتی تھی جو دعا کو ڈرانے کا ایک موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooooo

چمکتی سورج کی کرنیں خان ولا کی دیواروں پر پڑ رہی تھی۔۔گھڑی شام کے پانچ کا وقت بتا رہی تھی سڑک پر ٹریفک جام تھی اور اس ٹریفک میں پھنسا دانش جو کہ جی بھر اکتایا ہوا تھا اس ٹریفک سے اسے جلدی سے گھر پہنچنا تھا تقریبا آدھے گھنٹے بعد ٹریفک کم ہوئی تو وہ بھی اپنی گاڑی بھگا گیا۔۔

خان پیلس میں آتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا تھا اور جلدی سے کمرے میں گیا تھا ہر طرف اپنے کپڑے پھلیے دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔۔

دعا جو اس کے کبرڈ میں گھسی اس کا ایک ایک کپڑا باہر پھینک رہی تھی۔۔

ارے دعا۔۔۔وہ چیخا تھا۔۔۔

دانش جتنا صفائی پسند تھا اتنا ہی دعا نے اس کے کمرے میں گند پھیلایا ہوا تھا۔۔۔

اہہہ۔۔۔دانش کے چیخنے پر دعا کی بھی چیخ نکلی تھی۔۔

ارے دھیان سے دعا کیا کر رہی ہوں یہ کیا حال کیا ہے میرے کمرے کا۔۔

وہ دانش بھائی مجھے نا آپ کی کوئی پیاری سی شرٹ چاہیے تھی۔۔

شرٹ لیکن کیوں۔۔۔

دانش بھائی میرا دل کر رہا ہے آپ کی شرٹ پہن کر نا میں ویڈیوز بناؤں آپ کو تو پتہ ہے نا مجھے کہ کتنا شوق ہے۔۔

لیکن دعا میں آتا تو تمہیں دے دیتا یہ کیا حال کر دیا ہے۔۔

دانش بھائی مجھ سے صبر نہیں ہو رہا تھا نا آپ اب مجھے ڈانٹیں گے کیا وہ اپنی نیلی آنکھوں میں مضنوعی آنسو لاتے ہوئے بولی۔۔

ارے نہیں دعا میں بھلا اپنی شہزادی کو کیوں ڈانٹوں گا چلو پیچھے ہو میں دیتا ہوں تمیں شرٹ دانش نے ایک گہرا سانس کھینچا اور اسے ایک شرٹ نکال کے دی جسے دیکھ کر دعا بہت خوش ہوئی تھی وہ خوشی سے باہر بھاگی۔۔

حرم جو دانش کے کمرے میں آرہی تھی اس کا کمرہ دیکھ کر چکرا گئی تھی۔۔

دانش۔۔۔دانش نے حورم کی طرف دیکھا شکر ہے حورم تم آگئی دیکھو اس دعا کی بچی نے کیا حال کیا ہے کمرے کا۔۔اور تمہیں پتہ ہے نا میں کسی کو اپنے کمرے میں آنے کی اجازت نہیں دیتا شروع سے تم ہی میرا کمرہ صاف کرتی ہو سیٹ کرتی ہوں۔۔

کوئی بات نہیں دانش میں ابھی سیٹ کر دیتی ہوں۔

تھینک یو سو مچ حورم تم دنیا کی بیسٹ دوست ہو

میری آئی لو یو۔۔اس کے آئی لو یو کہنے پر حورم کا دل زوروں سے دھڑکا تھا لیکن پھر اس نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔۔سرخ و سفید رنگ کا چمکتی براؤن آنکھیں ہلکی سے داڑھی وہ کسی بھی لڑکی کا خواب ہو سکتا تھا پھر اس نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تو مسکرا دی۔۔

کوئی بات نہیں دانش میں کر دیتی ہو تم فریش ہو جاؤ پھر سب جمع ہو جائیں گے کھانا کھانے کے لیے۔۔

اوکے میں ابھی آتا ہوں۔۔

وہ اس کے ایک ایک کپڑے کو رکھنے کے ساتھ میں اپنے سینے سے لگاتی جیسے دانش کو محسوس کر رہی ہو۔۔

دانش کے کمرے کی صفائی کر کے وہ نیچے کھانا لگانے بھاگی تھی۔۔۔

سب لوگ کھانا کھانے پہنچ گئے تھے یہ ہے خان ولا جس میں سکندر خان کی فیملی رہتی تھی سکندر خان کے دو بیٹے واجد خان اور چھوٹا بیٹا عثمان خان سکندر نے دونوں بیٹوں کی شادی اپنی مرضی سے کی تھی واجد خان کی بیوی ساجدہ خان اور عثمان خان کی بیوی زرمین خان تھی۔۔

واجد خان اور ساجدہ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی سب سے بڑا 30 سالہ بالاج خان جو کہ بلا کا خوبصورت غصہ ہر ٹائم ناک ہر بیٹھا رہتا تھا عورت زات سے نفرت کرنے والا لیکن اپنی ہنی کی مسکراہٹ پر جان دینے والا خانزادہ۔۔۔اس کے بعد دانش خان 25 سالہ جو کہ خان فیملی کا شرارتی ہنس مک لڑکا۔۔اور تیسری بیٹی نوال جو کہ 20 سال کی تھی اور اپنے کھانے کی وجہ سے اس کا جسم تھوڑا بھاری ہو گیا تھا جس کی وجہ سے سب

گھر والے اسے موٹو کہتے تھے لیکن مجال ہیں جو اپنا کھانا کم کر دے اس کے بعد عثمان کی دو بیٹیاں تھی سب سے بڑی 30 سالہ حورم جو بلاج کی ہم عمر تھی وہ اپنے سانولے پن کی وجہ سے لوگوں کی باتیں برداشت کرتی رہتی تھی کئی دفعہ اس کے رشتے دیکھنے والے آتے تھے اور منع کر جاتے تھے جس کی وجہ سے اس کی عمر بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔اس کے بعد آتی ہے گھر کی سب سے لاڈلی شرارتی اور بالاج خان سے ڈرنے والی دعا۔۔۔نیلی آنکھوں والی گڑیا سب کی آنکھوں کا تارا جو کہ 17 سال کی تھی اور 5 مہینے بعد 18 کا ہو جانا تھا۔۔۔۔۔۔

ooooooooooooooo

سب ڈائننگ روم میں بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔

بالاج بیٹا آپ کا آفس کیسا جا رہا ہے۔۔

بالکل ٹھیک جا رہا ہے پاپا ساجدہ بیگم نے اپنے خوبرو نوجوان بیٹے کو دیکھا تھا جس کی زندگی ایک غلطی نے اسے کہاں لا کھڑا کیا تھا سنجیدہ سا ہو گیا تھا۔۔

دانش آپ کی یونیورسٹی کیسی جا رہی ہے۔۔

پاپا ایک دم فٹ وہ خوش ہوتے ہوئے بولا۔۔

گڈ آپ سے ہمیں یہیں امید تھی۔

پاپا۔۔

جی بیٹا بولو۔۔

پاپا آج نا مجھے شاپنگ پر جانا ہے تو مجھے نا پیسے چاہیے

میری گڑیا کو کتنے پیسے چاہیے۔۔

پاپا مجھے آئس کریم کھانی ہے جوتے لینے ہیں کپڑے لینے ہیں اور یہ بال اتنے بڑے ہو گئے نا مجھے یہ بھی کٹوانے۔۔ہیں وہ منہ بناتے ہوئے بولی ۔۔

بال کٹوانے کی بات پر بالاج کی آنکھوں سے خون اترا تھا اس نے خونخوار نظروں سے دعا کی طرف دیکھا تھا دعا نے چور نظروں سے بالاج کی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا دعا نے تھوک نگلتے ہوئے پاپا کی طرف دیکھا نہیں پاپا بال نہیں کٹوانے وہ ہلکا سا منمائیٔ۔۔ جبکہ بالاج کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جو کسی نے نوٹ نہیں کی تھی۔۔۔

بیٹا جتنے آپ کو چاہیے ماما سے لے لینا آئی لو یو پاپا وہ فورا سے اٹھتی عثمان کے گلے لگی تھی۔۔آئی لو یو ٹو بیٹا۔۔دعا ایک نظر بالاج کو دیکھ کر سیڑھیاں چڑھے منہ بنا کر کمرے میں چلی گئی۔۔

پاپا میں بھی یونیورسٹی جا رہی ہوں آپ مجھے ڈراپ کر دیں گے۔۔

بیٹا مجھے آج ایک ضروری میٹنگ میں جانا ہے آپ کو دانش ڈراپ کر دے گا۔۔

دانش کے نام سے حورم کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔جی جی چھوٹے پاپا میں حورم کو ڈراپ کر دوں گا۔۔چلو حورم جلدی سے بیگ لے آؤ۔۔

اوکے میں لے کر آتی ہوں تم باہر ویٹ کرو۔۔حورم ایکیونیورسٹی میں ٹیچر تھی اس کے سٹوڈنٹ اس کی بہت عزت کرتے تھے لیکن اس میں ایک ایسا سٹوڈنٹ تھا جو کہ بے حد خوبصورت تھا اسے اپنے خوبصورتی پر ناز تھا۔۔کئ لڑکیاں اسے اپنا کرش مانتی تھی اس کے آگے پیچھے گھومتی تھی لیکن وہ کسی کو گھاس نہیں ڈالتا تھا کلاس کا اوارہ لڑکا جسے پڑھائی سے کوئی مطلب نہیں تھا امیر زیادہ داھم ملک جو کہ بے حد بگڑا ہوا تھا اور ہمیشہ حورم کے سانولے پن کا مذاق بناتا تھا۔۔

oooooooooooooooooo

کھڑوس پتا نہیں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہے ہی اتنے لمبے بال میں کیسے سنبھالوں افقف ایک دیکھتے بھی ایسے ہے جیسے کچا چبا جائے گے۔۔

پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے میرے ساتھ انہیں کبھی حورم آپی کو تو نہیں ڈانٹا سارا غصہ مجھ پر ہی نکالتے ہیں وہ بیزاریت سے بیڈ پر بیٹھی کالج جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔۔

بالاج کا دل تو تھا کہ وہ اپنی ہنی کے پاس جائے اور اس پر غصہ کرے کہ اس کی ہمت کیسے ہوئی اپنے باک کٹوانے کی بات کر کے لیکن اپنا

ارادہ ترک کر دیا بعد میں ٹھیک سے نپٹ لے گا اپنی ہنی سے ابھی اسے میٹنگ کے لیے جانا تھا۔۔

oooooooooooooooo

آج بھی وہ یونیورسٹی پہنچی تھی کہ اسے دور سے داہم نظر آیا تھا یقینا اس کا مذاق اڑانے کے لیے آیا ہو گا وہ اسے دیکھ کر راستہ بدل گئی تھی۔۔

ارے ارے ہماری حسینہ ٹیچر بات تو سنے نہ نا وہ مذاق اڑانے کے انداز سے بولا حورم نے غصے سے اس کی طرف دیکھا وہ ڈھیٹ تھا بہت ڈھیٹ

تم اپنی بکواس بند رکھو ورنہ مجبورا مجھے پرنسپل سے تمہاری دوبارہ سے شکایت کرنی پڑے گی۔۔

اچھا پہلے ہی اتنی دفعہ شکایت کر چکی ہے میری کچھ حاصل ہوا ہے آپ کو کبھی۔۔تم بہت بدتمیز ہو داہم دفع ہو جاؤ غصے سے پھنکار رہی تھی۔۔

جب تک آپ میرے ساتھ ہیں میری یہ بدتمیزی آپ دیکھیں گی وہ دانت نکالتا ہوا بولا۔۔حورم مزید کچھ کہے بغیر ہی گلاس میں چلی گئی۔

یار تم کیوں تنگ کرتے ہو اتنی اچھی ٹیچر ہیں ہماری۔۔

یار ایسے تنگ کر کے الگ ہی مزہ آتا ہے۔۔

ہاہا آج ٹیسٹ نہ آیا تو کلاس سے باہر ہی نکالے گی۔۔

تو پہلے کون سا ہماری عزت کرتی ہے جو ابھی بےعزتی کرے گی۔۔ہا ہا
یار تم کبھی نا سدھرنا۔۔

داہم ملک کبھی نہیں سدھرا سکتا چلو اب کلاس میں چلے۔۔۔وہ کلاس میں داخل ہوئی تو سب ادب سے کھڑے ہو تھے۔۔

لیکن وہ ڈھیٹوں کی طرح پھر اجازت لئے بغیر ہی کلاس میں داخل ہو کر اکر چیئر پر بیٹھ گیا۔۔یہ کیا بد تمیزی ہے داہم وہ غصے سے بولی۔۔

میں نے کیا کیا اب وہ حورم ٹیچر۔حرررر ممم کو وہ لمبا کر کے بولا۔۔

ساری کلاس روز ہی اپنی ٹیچر اور داہم کی بحث کا تماشہ دیکھتی تھی۔۔

میں ادھر کلاس میں بیٹھی ہوں تم میری اجازت کے بغیر یہاں آکر کیوں بیٹھے ہو تمہیں تمیز نہیں ہے کلاس میں آنے کا ایک تمہیں کوئی مینرز نہیں ہے۔۔

وہ کیا ہے نہ ٹیچر مجھے عادت نہیں ہے کسی سے کسی کام کی اجازت لینے کی۔۔تو اب دفع ہو جاو کلاس سے یقینا تم نے ٹیسٹ تیار نہیں کیا ہو گا تو جا سکتے ہو۔۔

ارے ٹیچر اتنی بھی کیا جلدی ہے کیا پتہ میں نے ٹیسٹ تیار کیا ہو اپ کا نالائق سٹوڈنٹ سمجھتی ہیں مجھے وہ منہ بناتا ہوا بولا۔۔ہاں تم ہو بہت

نالائق اس لیے دو سال سے فیل ہوتے ہوئے ایک ہی کلاس میں ہوں ---

اوہو ٹیچر وہ تو میں آپ کی وجہ سے ہونا جب تک آپ یہاں ہیں میں آپ کی کلاس میں ہی رہوں گا آپ کو تنگ کے بغیر میرا گزارا بھی تو نہیں ہوتا نا۔۔وہ مزید اس سے بحث کر کے اپنا ٹائم ضائع نہیں کر سکتی تھی اس نے چپ کر گئی تھی داہم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

oooooooooooooooo

دانش تم کب تک اپنے گھر والوں سے ہماری شادی کی بات کرو گے۔۔

یار بیا اتنی بھی کیا جلدی ہے ابھی میرے بڑے بھائی کی شادی ہو گی پھر میری۔۔

تو کیا جب تک تمہارے بھائی کی نہیں ہو گی تم مجھے انتظار کرواتے رہو گے چاہے تمہارا بھائی بڈھا ہو جائے وہ غصے سے بولی تھی۔۔

یہ کیا بکواس کر رہی ہو بیا وہ میرے بڑے بھائی ہیں آئندہ تم نے اس طرح ان کے بارے میں بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔

وہ تو دانش کو غصے میں دیکھ کر ہڑبڑا گئی تھی نہیں دانش آئی ایم سوری میرا مطلب یہ نہیں تھا تمہیں پتہ ہے میں غریب گھر سے ہوں تو میری امی ابو میرا رشتہ دیکھنے رہے ہیں اگر میری شادی کہیں اور کر دی تو میں مر جاؤں گی وہ روتے ہوئے بولی۔۔

بیا میں ہوں نا تمہارے ساتھ تمہیں مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا وہ بیا کے آنسو دیکھ کر اس کا لہجہ پل بھر میں اڑن چھو ہوا تھا۔۔بیا چاہے غریب گھر سے تھے لیکن تھی وہ بے حد خوبصورت سرخ سفید رنگت گلابی ہونٹ اس کی خوبصورتی پر ہی تو دانش فدا ہوا تھا اور بے حد پیار کرتا تھا۔۔

اور اگر تمہارے گھر والے نہ مانے تو۔۔

میں انہیں منا لوں گا۔۔

اگر پھر بھی نہ مانے۔۔

ے و میں شادی کر کے تمہیں گھر لے جاؤں گا پھر سب کو تمہیں قبول کرنا ہی پڑے گا۔۔

تھینک یو دانش مجھ سے اتنا پیار کرنے کے لیے تھینک یو سوچ مجھ سے پیار کرنے کے لیے دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ کو پکڑے ہوئے تھے

۔۔

oooooooooooooooo

داہم گھر پہنچا تھا سامنے ہی اس کی ماما بیٹھی تھی۔

السلام علیکم ماما۔۔

وعلیکم السلام میرے بیٹا کیسا ہے۔

میں ٹھیک ہوں ماما تھک گیا ہوں تھوڑا ارام کرنا ہے۔

جاؤ میرے بیٹے پہلے فریش ہو جاؤ پھر میں کھانا لگاتی ہوں پھر آرام کرنا

--

اوکے ماما زرہ جلدی کرئے گا--

یہ ہے احمد ملک اور تانیہ ملک کا ایکلوتا بیٹا داہم ملک جو کہ ساری دولت کا ایک لوتا وارث تھا تانیہ ملک بے حد خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد خوب سیرت بھی تھی نیک دل کی خاتون---

جبکہ احمد ملک کو صرف پیسہ امیری اور حسن اپنا سٹیٹس کی پڑھی رہتی تھی انہیں صرف خوبصورتی کو کیش کروانا آتا تھا تبھی تو وہ اپنے بیٹے کو لے کر بہت بڑا سوچ رہے تھے--

oooooooooooooooooooo

دعا بیٹا حورم اپی کو کال کرو ابھی تک وہ آئی نہیں۔۔

جی ماما میں کرتی ہوں۔۔

ماما آپی کال نہیں اٹھا رہی ہوں۔

ارے زرمین کیوں پریشان ہوتی ہو آجائے گی بڑی سمجھدار بچی ہے ہماری۔

السلام علیکم امی جان اور تائی جان۔۔

لو دیکھو آگئی نا میری بچی ساجدہ کو حورم بہت پسند تھی اس کا دل بہت صاف تھا سمجھدار تھی۔

گھر والوں نے کتنی دفعہ کہا تھا کہ بالاج اور حورم کی شادی کا لیکن بالاج کہا کرتا تھا کہ حورم کو بالکل اس کی بہن نوال کی طرح ہیں وہ کیسے شادی کرے۔۔

حورم بھی بالاج کو بھائی ہی مانتی تھی دونوں ہی راضی نہیں تھے پھر گھر والے بھی چپ کر گئے تھے۔

لیکن حورم کی بڑھتی ہوئی عمر اور ہر رشتے کو انکار کر جانا زرمین بیگم کو اندر مار رہا تھا۔۔۔

آپی آپی۔۔

جی جی میری گڑیا کیا ہو گیا۔۔

آپی چلے نا بازار چلتے ہیں صبح میں نے پاپا سے پیسے لیے تھے تو مجھے بہت ساری شاپنگ کرنی ہے۔۔

گڑیا میں تو تھکی ہوئی ہوں تم ایسا کرو کہ بلاج یا دانش کو کال کرو وہ آکے لے جائیں گے۔۔

بالاج کا نام سن کر اس کے منہ کا ذائقہ خراب ہوا تھا۔۔

آپی بالاج بھائی تو میری مرضی کے کوئی چیز نہیں لینے دیتے ہمیشہ اپنی ہی منمانی کرتے ہیں۔۔تو تم بہت چھوٹی ہو نا اس لیے وہ تمہاری کیئر کرتا ہے۔۔

آپی میں چھوٹی نہیں ہوں پورے پانچ مہینے بعد میں 18 کی ہو جاؤں گی ۔۔

تو میری گڑیا ابھی 18 کی ہوئی ہو نا۔۔

آپ بھی بالاج بھائی کے ساتھ مل جاتے ہیں جاہے میں نہیں بولتی آپ سے۔۔

ارے میری گڑیا تو ناراض ہو گئی چلو آؤ چلتے ہیں۔۔

نہیں آپی آپ تھک گئی ہیں لیکن کل پکا چلیں گے۔۔

اوکے میری جان دعا اس کا گال چوم کر بھاگی تھی۔۔پیچھے سے حورم مسکرائی تھی پاگل۔۔۔

ooooooooooooooooooo

دانش گھر آیا تو سب سے پہلے حورم کے کمرے میں گیا حورم تم کیا کر رہی۔۔

ہو کیا ہو گیا ہے دانش میں پیپر چیک کر رہی تھی۔

اچھا اسے چھوڑو پہلے میری بات سنو۔۔

ہاں بتاؤ کیا ہوا ہے بہت خوش لگ رہے ہو۔۔

اچھا سنو میں تمہیں ایک لڑکی کی تصویر دکھاتا ہوں بتاؤ کیسی ہے۔۔

ک۔۔۔کون سی لڑکی حورم کے سر پر دھماکہ ہوا تھا جبکہ دانش کے چہرے سے مسکان غائب ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اب میں جلدی سے پاپا ماما کو بولوں گا رشتہ لے کر جائیں گے۔۔

وہ تو اسے خوشی سے بتا رہا تھا لیکن حورم کے لیے مرنے کا اعلان تھا وہ جانتی تھی وہ اس کے خواب نہیں دیکھ سکتی لیکن اسے درد ہوا تھا۔۔

یہ دیکھو پیاری ہے نا اس نے موبائل سامنے کیا ہے جہاں بہت ہی پیاری لڑکی کی تصویر تھی اس نے اس لڑکی کا سفید رنگ دیکھا پھر اپنا ہاتھ دیکھا اور مسکرا دی۔۔

ہاں بہت پیاری ہے لہجہ بہت دھیما تھا اس نے اپنا ہاتھ پہلی دفعہ احساس کمتری میں آکر دوپٹے میں چھپایا تھا۔۔۔تم میری دوست ہو نا میں چاہتا ہوں کہ اس گھر میں سب سے پہلے ہر خبر تم کو بتاؤں ورنہ میرے پیٹ میں کوئی بھی بات ہضم نہیں ہوتی نا تمہیں بتائے بغیر وہ خوش ہوتے ہوئے بولا۔۔

وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ دانش پتہ نہیں کب سے لیکن میں تم کو دوست سے زیادہ سمجھنے لگی ہوں۔۔

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ دانش کو کال آگئی۔جس پر بیا لکھا تھا حورم کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔۔

اہ دیکھو بیا کی کال میں سن کر آتا ہوں پیچھے سے وہ دکھ سے مسکرا دی ۔۔۔دانش کے کمرے سے جانے کے بعد وہ بے اختیار پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔اپنے اللہ سے شکوہ کرنے لگی۔۔۔

oooooooooooooooooo

اگلے دن اس کا دل بالکل نہیں کر رہا تھا یونیورسٹی جانے کا لیکن پھر بھی دل مار کر چلی گئی آج اس کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی لیکن وہ دل بہلانے کے لیے یونیورسٹی چلی گئی۔۔

ابھی وہ یونیورسٹی اینٹر ہوئی تھی کہ داہم کی گاڑی اس کے پاس آکر رکی اور سیٹی مارتے ہوئے نیچے اترا۔۔

حورم اسے اگنور کرتے ہوئے اگے چلنے لگی وہ پہلے ہی دکھی تھی ساری رات رونے کی وجہ سے اسے ہلکا سا بخار بھی ہو گیا تھا لیکن وہ پھر بھی اگئی تھی۔۔

وہ کلاس میں انٹر ہوئی تو سب نے سلام کیا لیکن داہم آج بھی بغیر اسلام کے اندر آکر بیٹھا وہ پہلے ہی غصے میں تھی آج تو پھٹ پڑی تھی۔

داہم یہ کیا بدتمیزی ہے دفع ہو جو کلاس سے تم میں کلاس میں انٹر ہونے کے مینرز نہیں ہیں کیا ساری کلاس کو تو جیسے سانپ سونگ گیا تھا

۔۔

میں پہلے بھی ایسے ہی اتا ہو حورم ٹیچر وہ لاپرواہی سے کندھے اچکا گیا

۔۔

تمدفع ہوتے ہو یا میں چلی جاؤں۔

ٹیچر کیا آج گھر سے آپ مرچی کھا کر آئی ہیں جو آتے ہی سارا غصہ مجھ پر نکال رہی ہیں حورم نے اپنے آپ کو منٹرول کرنا ہے چاہا پہلے ہی اسے بخار تھا اوپر سے یہ تھا اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔۔

کالے رنگ کا سوٹ پہنے کالی چادر کالی گہری آنکھوں میں آنسو کی جھلمل ایک دفعہ تو داہم ہل سا گیا تھا شاید یہ اس نے کبھی کسی کے آنسو دیکھ کر دل میں عجیب سی بے چینی محسوس کی ہو۔۔

تم نہ جاؤ میں ہی چلی جاتی ہوں اس نے اپنا بیگ اٹھایا اور چلی گئ۔۔

یار داہم تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لگتا ہے میڈم کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اسی لیے وہ

غصہ کر رہی تھی تم نے مزید رلا دیا کیا پتہ گھر میں کوئی پریشانی ہو۔

لیکن داہم کچھ نہ بولا وہ چپ چاپ کر کے کلاس سے باہر نکلا اور گھر چلا گیا۔۔

√√√√√√√√√√√√√√√√√

نوال اور دعا کالج سے واپس آچکی تھی دعا 17 سال کی تھی اور نوال 20 سال کی تھی وہ دونوں ایک ہی کالج میں پڑھتی تھی۔۔۔۔

ماما بھوک لگی ہے نوال نے آتے ہی اپنی ماما کو آواز دی۔۔

ہائے اللہ نوال تم نے ابھی تو کالج کی واپسی پر برگر کھایا ہے کم کھایا کرو

۔۔۔

دعا کی بچی خبردار میرے کھانے پر نظر رکھی تو ورنہ منہ توڑ دوں گی

۔۔

ارے ارے نوال دیکھو تو صیح یار موٹی ہوتی جا رہی ہو۔تم سے کون

شادی کرے گا۔۔

جس نے مجھ سے شادی کرنی ہو نا وہ خود ہی کرے گا مجھے اپنے کھانے

سے پیار ہے آئی سمجھ۔۔

ساجدہ بھی اپنی بیٹی کے زیادہ کھانے سے بہت پریشان تھی ہر ٹائم کچھ نہ

کچھ کھاتی ہی رہتی تھی لیکن مجال ہے جو اس نے کبھی کسی کی بات مانی

ہوں۔۔

بیٹا کم سے کم جم چلی جایا کرو تاکہ زیادہ موٹی نہ ہو۔۔

مما مجھ سے نہیں جایا جاتا میں پتلی ہو گئی تو پیاری نہیں لگوں گی۔۔۔

اف ایک تو میں تمہارا کیا کروں۔۔

ماما آپ کچھ نہ کریں کوئی نہ کوئی تو شہزادہ مل ہی جائے گا۔۔

جیسے تمہاری حرکتیں ہیں نا کوئی شہزادہ نہیں لنگور ہی ملے گا دعا نے بھی اپنی بات کہی۔۔

چپ کر دعا کی بچی میں بالاج بھائی کو بتاؤں گی۔

ارے تم بتاؤ اپنے بھائی کو میں نہیں ڈرتی۔۔

اہم اہم کس سے نہیں ڈرتی تم دعا۔۔

پیچھے سے جو آواز آئی تھی دعا نے تو سانس روک لی تھی۔۔۔

اس نے چور نظروں سے نوال کو دیکھا تو وہ مسکرا رہی ہے اللہ پوچھے تجھے نوال۔۔

اب ادھر ہی منہ کئے کھڑی رہو گی یا مجھے بھی بتاؤ گی۔۔

دعا نے ڈرتے ڈرتے بالاج کی طرف منہ کیا تو اس کی طرف دیکھا جس کی نیلی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔

بلاج بھائی میں نے تو کچھ نہیں کیا۔۔

بالاج تو آج پھر سے جھیل سی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر کھو سا گیا تھا۔

ابھی تو تم کہہ رہی تھی کہ تم مجھ سے نہیں ڈرتی تو یہ آنسو کیوں۔۔

وہ بالاج بھائی میں مذاق کر رہی تھی میری تو آپ کو دیکھ کر سانس روک جاتی ہے۔۔

جب میں تمہاری دوسرے طریقے سے سانس رکھوں گا تب تمہارا کیا ہو گا ہنی وہ بس سوچ ہی سکا تھا۔۔

دعا تو بالاج کو سوچوں میں کھڑا دیکھ کر کمرے میں بھاگی تھی اور نوال کی ہنسی چھوٹی تھی۔

بھائی کیا آپ بھی ہماری چھوٹی سی دعا کو ڈراتے رہتے ہیں۔۔وہ بہت بڑی ڈرامے باز ہیں وہ نہیں ڈرتی۔۔

ہا ہا یہ تو ہے ساجدہ بیگم بھی ہنس پڑی تھی۔۔۔

سنے عثمان مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔

ہاں بیگم بولو کیا ہوا۔۔

عثمان میں اپنی بیٹی حورم کے لیے بہت پریشان ہوں جو کوئی بھی دیکھنے آتا ہے رشتہ وہ منع کر جاتا ہے ہم کیا کریں گے۔۔

بیگم آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں اللہ نے ہماری بیٹی کا کہیں نہ کہیں تو نصیب لکھا ہو گا نا پریشان نہ ہو۔۔

میری ایک جاننے والی نے ایک رشتہ بتایا وہ کچھ دنوں میں رشتہ دیکھنے آئیں گے زمین نے کہا۔۔

ٹھیک ہے بیگم بلا لیں جیسے آپ کی مرضی لیکن میری بیٹی مضبوط ہے اور میں جانتا ہوں وہ صبر کرے گی۔۔

oooooooooooooooo

حورم بیٹھی اپنی بچپن کی باتیں یاد کر رہی تھی جب وہپہلی دفعہ سکول گئی تھی تو کچھ بچے اس کا مذاقبناتے تھے پھر جب دانش تھوڑا بڑا ہوا تھا وہ اس کا دوست بن گیا۔۔

حورم دانش نے اسے پکا رہا۔۔۔

ہاں دانش۔۔

تم میری چاچو کی بیٹی ہو نا یہ گندے لوگ تمہارا مذاق اڑاتے ہیں لیکن میں تمہارا دوست ہو کبھی تمہارا مذاق نہیں اڑاؤں گا تم تو مجھے گڑیا جیسی لگتی ہو۔۔

حورم نے بے اختیار ہی نظریں اٹھا کر دانش کی طرف دیکھا پھر چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی اسے اچھا لگا تھا اس کا گڑیا کہنا ہے دوست کہنا۔۔

ایسی ہی مسکراتی رہا کرو میری دوست ویسے ہی پیار یلگتی ہو۔۔

خیالوں سے باہر آئی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی لیکن صبح والی بات سوچ کر وہ اداس ہو گئی تھی۔۔

میں کیسے بتاؤں دانش کے میں تم سے کتنا پیار کرتی ہوں لیکن تم تو کسی اور سے پیار کرتی ہوں میں تو سمجھتی تھی تمہیں ہمیشہ میرے ساتھ رہو گے لیکن تمہاری خوشی میں ہی میری خوشی ہے۔۔

ooooooooooooooooooo

رات کو جب بھی داہم سونے کی کوشش کرتا اس کے سامنے حورم کی آنکھوں کا پانی اس کی روتی ہوئی معصوم آنکھ کے سامنے آجاتی۔۔۔اف کیا مصیبت ہے کیوں بار بار میرے سامنے آرہی ہیں نہیں نہیں میں میں

مزید اس خرم ٹیچر کے بارے میں نہیں سوچوں گا لیکن اسے اب کہا نیند آنی تھی۔۔

وہ بےزاریت سے اٹھ کر حورم کے بارے میں سوچنے لگا۔۔

oooooooooooooooooooo

اگلے دن دعا کو شاپنگ پر جانا تھا سو وہ تیاری ہو رہی تھی آج دانش کی ڈیوٹی تھی نوال دعا اور خ

حورم کو شاپنگ پر لے جانے کی۔۔

دعا نے پینٹ کے اوپر شارٹ بلیک کرتی ڈالی اور گلے مفرور کی طرح سٹالر ڈالا ہوا تھا اور لمبی بالوں کی انئنے چٹیاں بنائی ہوئی تھی جس سے وہ مزید خوبصور لگ رہی تھی۔۔

نوال نے تو کبھی پینٹ شرٹ نہیں پہنی تھی اس نے کھلا شارٹ فراک پہنا تھا اور گلے میں دوپٹہ ڈالا ہوا تھا۔۔

حورم نے پنک رنگ کا سوٹ اور اوپر بلیک چادر ڈالی تھی اور آنکھوں میں ہلکا سا کاجل جس سے اس کی کالی گہری آنکھیں اور واضح ہو رہی تھی۔۔۔

دعا تیار ہو اور کر باہر نکلی تو اوپر کھڑا بلاج اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

دعا۔۔وہ اس سے پہلے باہر نکلتی کہ اس کی آواز سے رکی تھی اور پیچھے مڑ کر دیکھا تھا سب ہی رک گئے تھے انہیں پتہ تھا کیوں روکا گیا ہے نوال اور دانش کی ہنسی نکل رہی تھی۔۔

یہ کیا ڈریس پہنا ہے تم نے اور یہ دوپٹہ گلے میں کیوں ہے یہ سر پر لینے کے لیے ہوتا ہے کتے کی طرح گلے میں پٹے کی طرح لینے کے لیے نہیں۔۔

دعا نے ادھر ادھر اپنے پاپا کو ڈھونڈنے کی کوشش کی کہ جو کہ یہاں نہیں تھے ورنہ وہ بالاج سے بچا لیتے۔۔

ادھر ادھر کیا دیکھ رہی ہو چلو جاؤ کمرے میں فراک پہن کر آؤ اور دوپٹہ سر پر لو۔۔

بالاج بھائی میں لیٹ ہو رہی ہوں وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔

دعا وہ کرخت انداز میں بولا۔۔

بالاج بھائی وہ پیر پٹخنے والے انداز میں کمرے میں چلی گئی۔۔

سب ہی جانتے تھے بالاج دعا کے معاملے میں کتنا پوزیسیو ہے سب جانتے تھے وہ گڑیا اس سے بچپن سے پسند تھی اسی لیے اس کی کیئر کرتا تھا۔۔۔

اور دعا تو خاص طور پر بالاج کو اپنا دشمن سمجھتی تھی۔۔۔

بالاج بھی اس کے پیچھے کمرے میں گیا تو وہ منہ بناتے ہوئے باہر نکل رہی تھی۔۔

وہ اب سادہ سے بلیک فراک میں تھی اور دوپٹہ ابھی بھی گلے میں تھا وہ اس سے پہلے باہر نکلتی اس کی ٹکر بالاج سے ہوئی۔۔

ںلاج بھائی آپ۔۔۔وہ تو یک ٹک اس کو دیکھ رہا تھا اس کی سفید رنگت پر بلیک کلر بہت بچ رہا تھا اس کی سفید رنگت مزید چمک رہی تھی وہ آج بے قابو ہو رہا تھا۔۔

اس نے دعا کو پکڑ اور دیوار کے ساتھ لگا دیا۔۔ڈونٹ کال می برادر ہنی ۔۔دعا اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگی۔۔بالاج بھائی چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے اس کے بازو پر بالاج کی گرفت مضبوط ہوئی جس کی وجہ سے اسے درد ہو رہا تھا۔۔۔

میں نے کہا مجھے بھائی مت کہو۔۔۔

کہ۔۔۔کیوں بھائی نا کہو آپ بڑے ہیں مجھ سے اس کی نیلی جھیل سی انکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔

یہ تمہیں بہت جلد پتہ چل جائے گا کہ کیوں بھائی نہیں کہنا۔۔

کک۔۔۔کیا مطلب۔۔مطلب چھوڑو بلاج نے اس کا دوپٹہ پکڑا اور اس کے سر پر دیا میں آئندہ تمہارے سر سے باہر نکلتے ہوئے ڈوپٹہ اترا

ہوا نہ دیکھو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔

یہ بال مجھے بے حد پسند اور انہیں دیکھنے کا حق بھی صرف میرا ہے ہنی اور کسی کا نہیں۔۔۔

دعا کو آج بالاج سے اس کی باتوں سے خوف آرہا۔۔اس کے پاؤں ہاتھ کانپ رہے تھے وہ بلکل سن پڑھ چکی تھی اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا پہلی دفعہ بالاج اس کے اتنا قریب آیا تھا۔۔

بلاج بھا۔۔ابھی وہ بھائی کہتی تھی تو بلاج نے سخت نظروں سے دیکھا سب کے سامنے بھائی کہ لو لیکن اکیلے میں صرف بالاج۔۔۔

لیکن۔۔۔جاؤ تم لیٹ ہو رہی ہو بالاج تھوڑا پیچھے ہوا تو وہ بھاگتے ہوئی گئ ۔۔بلاج نے گہرا سانس لے کر اس کی خوشبو کو اپنے اندر اترا ہنی بہت جلد اپنے پاس لے آؤں گا پھر تم کو دور نہیں

جانے دوں گا۔

دعا باہر بھاگی تو گاڑی کے پاس جا کر ہی دم لیا اف اللہ آج بالاج بھائی کو آج کیا ہو گیا تھا۔۔

کیا ہوا دعا تم ٹھیک تو ہو نا نوال نے پوچھا۔

ہاں میں ٹھیک ہوں وہ بھاگ کر آئی ہو نہ اس لیے سانس چڑھ گیا تھا چلو چلیں۔۔۔۔

ooooooooooooooo

آج یونیورسٹی سے چھٹی تھی سو داہم بھی اپنے دوستوں کے ساتھ شاپنگ پر آیا تھا وہ چاہ کر بھی حورم کی بھیگی ہوئی آنکھیں نہیں بھول پایا تھا۔۔۔

وہ بائک سے اترا تو اپنے دوستوں کو کہا کہ تم جاؤ میں آتا ہوں اس کے دوست اندر چلے گیے۔۔۔۔

دوسری طرف سے دانش لوگ بھی اترے تھوڑا آگے آئے تو نوال کو یاد ہے اس کا موبائل گاڑی میں رہ گیا ہے اس نے سب کو کہا کہ آپ لوگ جائے میں موبائل لے کر آتی ہوں وہ بھی سب لوگ اندر چلے گئے۔۔۔۔

ایک طرف نوال آرہی تھی دوسری طرف داہم۔۔۔۔

دونوں نے ایک ہی ساتھ دروازے کے ہینڈل پر پکڑا تھا دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔

نوال تو اتنے خوبصورت لڑکے کو دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی اور داہم تو عجیب ہی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

داہم آگے جانے لگا تو نوال بھی آگے بڑھی۔۔۔

پہلے میں جاؤں گی نہیں پہلے میں جاؤں گا نہیں پہلے میں جاؤں گا نہی پہلے میں جاؤنگی تم سائڈ پھر ہو دونوں ہی ایک دوسرے کو دھکے مار کر اندر گئے تھے ہاتھی کہیں کی۔۔۔

کیا کہا تم نے مجھے ہاتھی کہا لنگور کہیں کے۔۔۔

کیا تم نے مجھے لنگور کہا۔۔۔۔

ہاں کیونکہ تم نے مجھے ہاتھی کہا۔۔۔

کیونکہ تم ہو ہاتھی۔۔۔

تم بھی لنگور کی طرح ہی دکھتے ہو۔۔۔۔

اتنا ہینڈسم لڑکا تمھیں لنگور نظر آرہا ہے سب لوگ ہی اس کی لڑائی دیکھ رہے تھے۔۔۔

داہم کے دوست اور نوال کے گھر والے بھی آ گئے تھے۔۔۔

کیا ہوا ہے نوال۔۔۔حورم جلدی سے نوال کے پاس آئی اسنے ابھی داہم کو نہیں دیکھا تھا۔۔

لیکن داہم تو حورم کی آواز سن کر ساکت ہوا تھا کہ حورم نے اس کی نیندیں حرام کی ہوئی تھی اب پھر سے وہ سامنے آگئ تھی۔۔۔

کچھ نہیں حورم یہ لفنگا لنگور کہیں کا مجھے ہاتھی بول رہا ہے۔۔۔

حورم نے داہم کی طرف دیکھا تو آنکھیں پھیل گئ۔۔۔

تم۔۔۔

دانش بھی حورم کے پاس آگیا۔۔۔

حورم کیا تم اسے جانتی ہو۔۔۔

ہاں دانش میرا سٹوڈنٹ ہے یہ۔۔داہم کو دانش کو حورم کے ساتھ دیکھ کر عجیب لگا تھا داہم بغیر کچھ کہے آگے چلا گیا۔۔

حورم کو عجیب لگا کے جو بولا کچھ نہیں لیکن کندھے اچکا دیے۔۔۔

نوال چلو بس کرو۔۔ نہیں حورم اسے مجھے سوری کہنا چاہیے تھا ارے چھوڑو نا پھر حورم کی فیورٹ آئس کریم بھی کھائیں گے۔۔۔

نوال بھی ایک نظر دور جاتے داہم کو دیکھ کر منہ بناتی چل پڑی تھی

۔۔۔۔

داہم کا بھی دل نہیں کر رہا تھا شاپنگ کرنے کا اس لیے وہ بھی ایک ہوٹل آگیا تھا دوستوں کو اس نے بیج دیا تھا وہ اکیلا ہی رہنا چاہتا تھا۔۔

ابھی اسے بیٹھے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ سامنے سے آتی حورم اور اس کے ساتھ دانش کو مسکراتے دیکھ کر اسے برا لگا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا اسے برا کیوں لگ رہا ہے لیکن اس سے بہت برا لگ رہا تھا۔۔

دانش تم بھی نا کیوں ایسی باتیں کرتے ہو چلو آج سب چاکلیٹ فلیور کھائیں گے سب نے چاکلیٹ فلیور منگوایا تو حورم کی ناک پر ائٹس کریم لگ گئی تھی۔۔

دانش دیکھ کر ہنس رہا تھا حورم نے ایک تھپڑ دانش کے کندھے پر مارا پھر دانش نے ٹشو سے اسی کی ناک سے آئس کریم صاف کی تو حورم مسکرا دی اس کی مسکراہٹ دیکھ کر داہم کو غصہ آیا حورم کی مسکراہٹ دانش کی ہنسی اسے زہر سے بری لگ رہی تھی۔۔۔

اس سے مزید نہ دیکھا گیا تو وہ اٹھ کر باہر چلا گیا۔۔

گھر آ کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا جو اس کا دل چاہ رہا تھا لیکن وہ سمجھنا نہیں چاہتا تھا وہ اس کی ٹیچر تھی وہ تو اسے ہی تنگ کرتا تھا لیکن پیار۔۔۔

نہیں نہیں داہم پیار نہیں ہے وہ تو بس ایسے ہی۔۔کیا ہے ایسے ہی وہ اپنے اپ کو شیشے کے سامنے کھڑا دیکھ کر خود سے باتیں کر رہا تھا۔۔

مجھے حورم سے پیار نہیں ہے نہیں ہے مجھے پیار اس نے شیشے میں اپنا عکس دیکھا۔۔

مجھے حورم سے عشق ہونے لگا ہے ہا ہا مجھے حورم سے عشق ہونے لگا ہے اس کی باتوں میں ایک وحشت تھی اس کی آنکھوں کے سامنے سے دانش اور حورم کا ہنستا ہوئے چہرے نہیں جا رہے تھے۔۔۔

ooooooooooooooooooooo

دعا کا تو بالکل بھی پڑھنے کو دل نہیں کرتا تھا نوال کا بھی آخری سال تھا اسے بھی پڑھنے کا شوق نہیں تھا۔۔۔

نوال نے تو صاف کہہ دیا کہ وہ نہیں پڑھے گی بس انٹر تک ہی پڑھے گی لیکن دعا کی تو قسمت ماری گئی تھی کہ بالاج اس پر سختی کرتا تھا اس کا کہنا تھا کہ تم یونیورسٹی جاؤ گی اور دعا منہ بنا لیتی تھی۔۔

لیکن گھر میں کوئی بھی بالاج کے آگے نہیں بولتا تھا دعا تو بیچاری پہلے ہی ڈرتی تھی بالاج یہی سوچ رہا تھا کہ یونیورسٹی جانے سے پہلے شادی کرے گا تا کے کوئی بھی اس پر بری نظر نہیں نہ رکھ سکے نہ ہی وہ کسی کی طرف دیکھیں۔۔۔

دانش سب لوگ رات کو گھر میں پہنچے تھے آج انہوں نے بہت انجوائے کیا تھا اور حورم تو وہ دانش کے ساتھ گھوم پھر کر خود کو ہواؤں میں محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

دانش کمرے میں آیا تھا کہ اس کے موبائل کی گھنٹی بجی اس نے موبائل نکال کر دیکھا تو بیا کی پانچ مس کال تھی او شٹ اتنی ساری کالز اسے یاد آیا کہ حورم نے اس کا موبائل سائلنٹ پر لگا دیا تھا۔۔۔

اس نے جلدی سے کال اٹھائی ہیلو بیا۔۔

کہاں تھے تم دانش۔۔

وہ بیا سوری یار وہ حورم لوگوں کے ساتھ باہر گھومنے گیا تھا حرم نے موبائل سالنٹ پر لگا دیا تھا۔۔۔

بیا کو حورم کا نام سن کر غصہ آیا تھا جب دیکھو حورم حورم کرتا رہتا تھا اس کے دوست ایسی ہے ویسی ہے اسے تو کبھی کبھی حورم سے جیلسی محسوس ہوتی تھی اسے بھی دیکھنا تھا کہ حورم کون سی حور پری ہے۔۔

کیا ہوا بیا سوری یار اب تو کچھ بولو۔۔۔

نہیں مجھے کیا ہونا ہے ٹھیک ہوں میں بیا طنزیہ بولی۔۔۔۔

گھر والوں نے کچھ کہا ہے۔۔۔۔

نہیں گھر والی میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔۔۔۔

تو پھر بیا کیوں ناراض ہو۔۔۔

دانش تمہیں یاد ہو تو تمہارا آج کا پلان تھا کہ آج سارا دن ہم ساتھ گزاریں گے اور رات کا ڈنر بھی ساتھ کریں گے لیکن تم گھر والوں کے ساتھ حورم کے ساتھ رہ کر بھول گے تھے۔۔۔۔

او شٹ یار بیا مجھے یاد ہے ہمارا پلان کل چلے گے پکا پکا۔۔

پکا پلیز سوری نا۔۔

نہیں جانا مجھے اب کل بھی اور فون بند کر دیا۔۔

اففف یہ تو ناراض ہو گی چلو میں منا لوں گا۔۔

ooooooooooooo/oooooo

ساری رات تو دعا بالاج کے رویے کا سوچتے رہ کے بالاج بھائی کو کیا ہو گیا تھا لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

ooooooooooooooooooo

داہم نے آکر کھانا بھی نہیں کھایا تھا اسے رہ رہ کر حورم کا دانش کے ساتھ ہنس کر بات کرنا یاد آرہا تھا تانیہ بھی اس کے کمرے میں گئی۔۔

بیٹا کیا بات ہے کھانا کیوں نہیں کھایا تانیہ نے سارا کمرہ دیکھا جہاں سامان بکھرا ہوا تھا اور وہ اوندے منہ لیٹا ہوا تھا یہ کیا حال کیا ہے کمرے کا۔۔

نہیں ماما کچھ نہیں وہ بس ایسے ہی بس بھوک نہیں تھی۔۔

اچھا ماما ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔

ہاں بیٹا پوچھو مما اگر آپ کسی کو کسی دوسرے کے ساتھ نہیں دیکھ سکتے اگر آپ اسے کسی اور کے ساتھ بات کرتا دیکھ لے تو آپ کے دل میں درد ہو تو کیا مطلب ہوتا ہے۔۔

بیٹا خیر تو ہے نا کسی لڑکی کا چکر تو نہیں۔۔

ماما بتائیں نا۔۔

بیٹا اس کا مطلب ہوتا ہے کہ آپ اس کو کسی اور کے ساتھ شیئر نہیں کر سکتے آپ اس سے بے انتہا پیار کرتے ہیں۔۔

اچھا بیٹا اٹھو کھانا کھا لو۔۔

جی مما آتا ہوں یہ کہتے ہیں تانیا چلی گئی۔

پہلے داہم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی مائے لیڈی

حورم تیار ہیں اب اس داہم ملک کی ہونے کے لیے۔۔۔

oooooooooooooooooooo

نوال نے خود کو آئینے میں دیکھا تو خود کو اوپر سے نیچے تک دیکھ رہی تھی۔۔اس کا مطلب میں واقعی ہا تھی۔۔

افففف ایک تو وہ لنگور اتنا پیارا تھا میرے ناول کے ہیرو کے جیسا لیکن اس کی زبان تو جلتا ہوا کوئلہ تھی میرا دل ہی جلا دیا اس بدتمیز نے دوبارہ ملا تو منہ توڑ دو گی۔۔۔

انہہ۔۔یہ کہتے ہی وہ سونے کے لیے چلی گی۔۔۔

oooooooooooooooooooo

دو دن بعد دانش کی سالگرہ تھی اور حورم اس کو بہت بڑا سرپرائز دینے کا سوچ رہی تھی ابھی بھی وہ یونیورسٹی جانے کی تیار ہو رہی تھی کہ دانش آگیا۔۔

ہیلو حورم میڈم چلو آؤ میں تمہیں چھوڑ دوں۔۔

حورم تو اتنے میں ہی خوش ہوں گی تھی کیوں نہیں دانش۔۔۔

حورم نے جلدی سے بیگ اٹھا کر باہر نکلیں تو دعا سامنے ہی کھڑی تھی

۔۔

دانش بھائی ہمیں بھی لے جائے ساتھ ابھی وہ کچھ اور کہتا کہ بالاج بھی آگیا۔

نہیں دانش تم حورم کو چھوڑ دو میں دعا کو چھوڑ دوں گا۔۔

نہ۔۔۔نہیں بالاج بھائی میں چلی جاؤں گی۔۔

کیوں میرے ساتھ جانے میں کوئی مسئلہ ہے کیا۔

نہیں وہ بس ایسے ہی۔۔

جاو دانش حورم کو چھوڑ آؤ۔۔

اف آج ہی نوال کی طبیعت خراب ہونی تھی بدتمیز مجھے جلاد خان کے ساتھ بھیج دیا۔۔

اللہ پوچھے تجھے وہ منہ کے پوز بناتے ہوئے سوچ رہی تھی۔۔۔

دانش حورم چلے گئے تھے اور دعا سر نیچے کیے کھڑی تھی پیچھے سے عثمان اور زرمین بھی آ گئے تھے۔۔

پاپا آپ مجھے چھوڑ دیں گے کیا کالج۔۔بالاج نے خونخوار نظروں سے دعا کو دیکھا۔۔

بیٹا تمہاری مما کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں تو انہیں ہاسپٹل لے کے جا رہا ہوں بلاج بیٹا ہے نا تمہیں چھوڑ دے گا۔۔

دعا نے بالاج کے طرف دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔

جی پاپا وہ ہلکا سا بولی۔۔

چلو آؤ دعا وہ سیریس انداز میں بولا۔

دعا بھی مرے مرے قدموں سے اس کے پیچھے چل پڑی وہ پیچھے بیٹھنے لگی تو بالاج نے اسے دیکھا۔

دعا آگے آکر بیٹھو لہجہ سنجیدہ سا تھا۔

دعا نے تھوک نگلا نہیں بالاج بھائی میں پیچھے ہی بیٹھ جاتی ہوں وہ ڈرتے ہوئے بولی۔

میں تمہارا کوئی ڈرائیور نہیں ہوں کہ تم پیچھے بیٹھو گی آگے آکر بیٹھو۔۔

میں بھی کوئی آپ کی بیوی نہیں ہو جو آگے بیٹھو اسکے

منہ سے جلد بازی میں نکل گیا تھا۔۔۔

اس نے بالاج کی طرف دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا ابھی تم آکر بیٹھو

بعد میں بتاوں گا تم میری کیا ہو

دعا بھی کیا کرتی پہلے ہی اس کے منہ سے اتنی بڑی بات نکل چکی تھی

اب وہ کچھ اور بول کے اس جلاد کو اپنے پیچھے نہیں پڑوانا چاہتی تھی اس

لیے منہ بنا کر آگے بیٹھی۔

بالاج نے سارے راستے کچھ نہ کہا لیکن کالج پہنچ کر جب دعا گاڑی سے

اترنے لگی تو بالاج نے دروازوں کو لاک لگا دیا۔۔

دعا نے دروازہ کھولنا چاہا لیکن نہ کھلا۔

ہنی جب تک میں نہ چاہوں یہ نہیں کھلے گا۔۔۔

بالاج بھائی۔۔

ابھی وہ کچھ اور کہتے کہ بالاج نے اسے کھینچ کر اپنے پاس کیا ہنی کتنی دفعہ کہا ہے بھائی نہ کہا کرو۔

و۔۔۔وہ دعا کو تو لگ رہا تھا اس کا دل باہر نکل آئے گا وہ آپ بڑے ہیں نا۔۔

بڑا ہو تو کیا ہوا اس دنیا میں سب تمہارے بھائی ہیں سوائے میرے۔

کہو بالاج خان۔۔۔

نہیں۔۔نہیں خان۔۔۔

دوبارہ کہو۔۔۔

خ۔۔۔خان میں لیٹ ہو رہی ہوں وہ اٹکتے ہوئے بولی۔۔

اوکے جاو اس نے بھی مسکراتے ہوئے چھوڑا تو وہ جلدی سے باہر بھاگی
۔۔

افففف خان کی ہنی کتنی پیاری ہو تم لیکن صرف میری ہو وہ بھی آفس چلا گیا اج اس کی احمد ملک کے ساتھ میٹنگ تھی۔۔

oooooooooooooooooooo

دانش حورم کو چھوڑنے گیا حورم بائک سے اترنے لگی تو گرنے لگی جس کو دانش نے جلدی سے تھام لیا۔۔

تھینک یو دانش۔۔

ارے یہ تو میرا فرض تھا میری پیاری سی دوست۔۔

جب جب تم گرو گی میں تھام لوں گا اور وعدہ کرو جب میں گرا تو تم مجھے تھام لو گی دانش نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔۔

حورم نے ایک نظر دانش کو دیکھا اور ایک نظر اس کے ہاتھ کو پھر اس کے سفید ہاتھ پر اپنا سانولا ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔

وعدہ جب تمہیں میرے ضرورت ہوئی میں بنا کوئی سوال جواب کئے تمہارے ساتھ کھڑی ہوں گی تمہیں گرنے نہیں دوں گی دانش وعدہ ہے حورم کا اپنے دوست سے دونوں ہی مسکرائے تھے۔۔اور دور کھڑا داہم آگ برساتی نظروں سے دونوں کے ہاتھ دیکھ رہا تھا جو ایک دوسرے کے ہاتھ میں تھے۔۔۔۔

اب مجھے جو بھی کرنا ہے جلدی کرنا ہو گا حورم آپ صرف میری ہیں اس دانش کی نہیں یہ کہتے ہی وہ اندر چلا گیا۔۔۔۔

حورم کلاس میں گئی تو آج دیکھا اس نے داہم چپ چپ سا تھا وہ اسے عجیب لگا تھا لیکن شکر بھی کیا تھا کلاس میں سکون ہے۔۔۔۔

لیکن داہم نے کلاس میں تو سکون رکھا ہوا تھا لیکن اس کے دل و دماغ میں طوفان اٹھ رہا تھا وہ بس حورم کو دیکھتا جا رہا تھا اور حورم کو آج اس کی نظریں عجیب سی لگ گئی تھیں لیکن چپ رہی لیکن داہم کے دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا۔۔۔۔

oooooooooooooooooooo

کل دانش کی سالگرہ تھی اس کے لیے حورم نے دعا اور نوال کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا تھا دانش کو تو اپنی برتھڈے یاد بھی نہیں تھی۔۔ لیکن

حرم کیسے بھول سکتی تھی اس کی برتھ ڈے اسی دن تو اسے بیسٹ فرینڈ آیا تھا دنیا میں۔۔۔

ابھی وہ بیٹھی یہیں سوچ رہی تھی کہ دانش آگیا ہیلو حورم میری پیاری سی دوست دانش نے اس کی باریک سی ناک کو چھیڑا۔۔۔۔

کیا تم میری ناک کے پیچھے پڑے رہتے ہو۔۔

یار میرا دل کرتا ہے تمہاری ناک کو چھیڑوں اتنی کیوٹ سی ہیں نا۔۔۔۔

جب تم میری ناک کو چھیڑتے ہو نا میرا دل زوروں سے دھڑکتا ہے وہ بس سوچ ہی سکی۔۔۔۔

اف دفع ہو جاؤ۔۔۔۔

اب ایسا کیسے دفع ہو جو میری بات تو سنو۔۔۔

ہاں جی سناؤ میں سن رہی ہوں۔۔۔

یار میں آج ماما پاپا سے بات کروں گا بیا کے لیے کہ اس کے گھر رشتہ لے کر جائے۔۔۔

حورم کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔۔اچھا یہ تو بہت اچھے بات ہے میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے۔۔

ہاں مجھے پتہ ہے کہ تم ہی سب سے زیادہ خوش ہو گے اور میری شادی کی تیاریاں بھی تم شوق سے کرو گی آخر تمہارا بیسٹ فرینڈ ہوں۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں دانش تم میرے بیسٹ فرینڈ ہو وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی۔۔۔

اچھا میں رات کو کروں گا مما پاپا سے بات ابھی بیا کے پاس جا رہا ہوں بلا رہی ہوں۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے وہ تو چلا گیا لیکن پیچھے سے حورم کو آنسو دے گیا تھا۔۔

oooooooooooooooooooo

بالاج کی بھی میٹنگ احمد ملک کے ساتھ ہو یا شروع ہو گئی تھی وہ دونوں ہی اچھے کاروباری فرینڈ تھے اچھے تعلقات تھے۔۔۔

مبارک ہو بالاج خان۔۔

آپ کو بھی مبارک ہو احمد ملک اب تو اس خوشی میں پارٹی ہونی چاہیے نہ۔۔

ہاں کیوں نہیں آپ جب چاہیں ہمارے گھر آسکتے ہیں۔۔

احمد ملک تو بہت خوش تھا اتنی بڑی خان انڈسٹری میں بالاج خان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا تھا عثمان خان اور واجد تو سب گھر ہی رہتے

تھے انہیں اپنے بیٹے پر یقین تھا لیکن واجد خان تو کسی اور ہی چکر میں تھا
۔۔۔

اسے اپنے چھوٹے بھائی کی جائیداد بھی کسی طرح حاصل کرنی تھی سکندر خان عثمان خان سے بہت پیار کرتے تھے جس کی وجہ سے وہ دو فیکٹریاں زیادہ عثمان کے نام لگائے گئے تھے جو کہ واجد خان کو ہضم نہیں ہو رہی تھی ان کا کہنا تھا واجد سمجھدار بچہ ہے وہ اپنا فیوچر بنانے کا لیکن عثمان تھوڑا لاپروا اور شرارتی بھی فیوچر میں اپنے لیے کوئی مشکل نا کھڑی کر دے وہ اس کے نام تو

افیکٹری ہیں زیادہ لگا گئے تھے جو کہ واجد خان کو چبھ رہی تھی اب یہ جلن آگے جا کر کیا تباہی کرتی ہے یا کسی کو پتہ نہیں تھا۔۔۔!!!

oooooooooooooooooooo

آج نوال اور دعا کالج سے واپس آرہی تھی کہ دعا کی دماغ میں ایک شرارت سوجی۔۔۔

نوال تم تو موٹی ہو جاؤ دور جا کر کھڑی ہو جاؤں۔

کیوں کیا ہوا دعا...

ارے میری بات سنو میں اس گھر کی بیل بجا کر بھاگوں گی اور تم جیسے ہی میں بھاگو تم بھی بھاگنا۔..

ارے دعا مجھ سے نہیں بھاگا جائے گا...

اسی لیے کہہ رہی ہوں پاگل دور جا کر کھڑی ہو جاؤ یا کہیں چھپ جاؤ ۔۔۔نوال نے ابھی اس کی شرارتوں میں ساتھ دیا اور اپنے گھر کے دروازے کے پاس جا کر کھڑی ہو گی۔...

ابھی دعا بیل بجا کر بھاگی تھی اپنے گھر تک پہنچی تھی لیکن اس گھر کی چوکیدار نے دیکھ لیا تھا...

ارے دعا وہ دیکھو چوکیدار ادھر ہی دیکھ رہا ہے۔...

ابھی وہ دروازہ کے پاس کھڑی تھی کہ بلاج کی گاڑی آکر رکی۔۔۔

ارے دعا دیکھو بلاج بھائی دعا کا تو دماغ بھک سے اڑا تھا۔۔

اور وہ چوکیدار ادھر ہی آرہا تھا تم دونوں یہاں کیوں کھڑی ہو وہ جانے لگی۔۔۔

ارے رکو تم دونوں چوکیدار نے روکا۔۔۔

بلاج نے اسے گھورا کیوں کیا کام ہے آپ کو۔۔۔

بیٹا یہ لڑکی اس گھر کی بیل بجا کر بھاگی ہے میں نے خود دیکھا ہے۔۔۔

لو پہلی دفعہ کام کیا ہے اور پہلی دفعہ ہی پھنس گئی۔۔

دعا۔۔بالاج کا تو غصے کے مارے برا حال ہوا تھا یہ سچ کہہ رہا ہے کیا۔۔۔

نہیں نہیں بلاج بھائی وہ اس کی زبان اٹک رہی تھی۔۔۔بالاج سمجھ گیا تھا سوری انکل آئندہ یہ شرارت نہیں کریں گی کوئی بات نہیں بیٹا چوکیدار بھی چلا گیا۔۔۔

تم دونوں چلو اندر بتاتا ہوں میں تم دونوں کو۔۔۔دعا نے نوال کی طرف دیکھا اور مضنوعی آنسو آنکھوں میں لے آئی حال میں عثمان زرمین واجد ساجدہ بیٹھی تھی۔۔۔

تم دونوں کو کب شرم آئے گی اتنی بڑی ہو گئی ہو جو حرکتیں کرتی پھر رہی ہو۔۔۔۔

کیا ہوا ہے بیٹا کیوں ڈانٹ رہے ہو بچیوں کو واجد بھی بولے تھے۔۔۔۔

پاپا یہ ساتھ والے گھر کی بیل بجا کر بھاگ رہی تھی پکڑی گئ اور بے عزتی کروا دی ہماری۔۔۔

وہ تو بس شرارت تھی پاپا وہ روتے ہوئے عثمان کے گلے لگی میں تو ابھی چھوٹی ہوں نا 17 سال کی میں تو کر سکتی ہوں نہ لیکن یہ سب نوال نے کہا تھا۔۔

نوال تو منہ کھلے اس ڈرامے باز کو دیکھ رہی تھی جو سارا الزام اس پر لگا چکی تھی۔۔یہ جھوٹ کہہ رہی ہے دعا کی بچی وہ غصے سے گھورنے لگی۔۔۔

دعا تم نے شرارت کی ہے اب سارا الزام تم نوال پر نہ ڈالو بالاج پھر غصے سے بولا تھا وہ اسے سمجھدار بنانا چاہتا تھا لیکن وہ بچی بنی رہتی تھی۔۔۔

پاپا بالاج بھائی کی شادی کروائیں ہر وقت مجھ پر رعب ڈالتے رہتے ہیں ان کی بیوی آئے گی تو ان پر روب ڈالے سب اس کی بات سے ہنستے تھے۔۔۔۔

ہاں جی بالاج کیا خیال ہے اب شادی کا واجد نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

بہت جلد بابا شادی بھی کروں گا وہ دعا کو دیکھتے ہوئے بولا جو اپنے پاپا کے گلے لگی لاڈ اٹھوا رہی تھی۔۔۔بالاج ایک نظر ڈال کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

oooooooooooooooooooo

دانش بھی بیا سے مل کر آرہا تھا 10 بجے وہ واپس آیا تھا دو گھنٹے نوال اور دعا نے اس سے اپنی باتوں میں لگایا ہوا تھا۔۔۔

12 بجنے میں پانچ منٹ رہتے تھے وہ اپنے کمرے کی طرف گیا تو ہر طرف اندھیرا تھا اس نے لائٹ ان کی تو اپنا کمرہ دیکھ کر حیران رہ گیا ہر جگہ غبارے اور صاف ستھرا کمرہ اسے اتنا اچھا لگا تھا ابھی وہ سوچ رہا تھا کہ اسے اپنے پیچھے سے آواز آئی۔۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔سب ہی مل کر بہت بولی تھی اور حورم تو تالیاں بجانے لگی۔۔۔۔

اف یار مجھے سچ میں یاد نہیں تھا کہ آج میری برتھ ڈے ہے۔۔۔

لیکن مجھے تو یاد تھا نا حورم کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

ہاں دانش بھائی یہ سب حورم آپی کا آئیڈیا تھا صبح سے لگی ہیں کمرہ سجانے میں۔۔۔۔

کیا واقع حرم تم نے یہ سب کیا ہے۔۔۔۔

ہاں نا اب میں اپنے دوست کے لیے اتنا تو کر سکتی ہوں نا۔۔۔

بہت بہت شکریہ حورم میرے لیے اتنی محنت کرنے کے لیے۔۔دانش نے مسکرا کر کہا۔۔۔

مجھے شکریہ نہیں چاہیے۔۔

تو پھر کیا چاہیے۔۔زندگی بھر کا ساتھ وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔۔

کیا مطلب وہ چونک کر بولا۔۔۔

مطلب زندگی بھر کی دوستی کیا تم نبھاؤ گے حرم نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔

دانش نے مسکرا کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دیا میں اپنی دوستی زندگی بھر نبھاؤں گا وعدہ رہا تو سب ہنسنے لگے چلو اب کیک کاٹے۔۔۔

واجد عثمان ساجدہ زرمین بالاج بھی سب آگئے تھے سب نے کیک کاٹا اور یہ رات بھی خوشیوں میں گزر گئی تھی۔۔

دانش نے اپنے کمرے کی تصویریں لی اور جلدی سے فیس بک پر اپلوڈ کر دی اور نیچے کیپشن میں حرم کا نام لکھا تھا تھینک یو حورم میرا دن اسپیشل بنانے کے لیے اور موبائل بند کیا اور سو گیا۔۔۔

oooooooooooooooooooo

بیا ایک غریب گھر سے تھی اس کی ماں کپڑے سلائی کر مے گھر کا خرچہ پورا کرتی تھی اور باپ مر چکا تھا لیکن بیا کو یہ عادت پڑ چکی تھی کہ امیر لڑکے پھساتے اور پیسے لے کر انہیں چھوڑ دیتی لیکن وہ اب چھوٹا ہاتھ نہیں مارنا چاہتی تھی دانش کے معاملے میں بڑا ہاتھ مارنا چاہتی تھی لیکن وہ پیار اپنے ایک اور دوست سے کرتی تھی جو کہ اس کی فیس بک فرینڈ تھا دو سے تین دفعہ مل بھی چکے تھے بیا کا ارادہ تھا وہ دانش سے ساری پراپرٹی لے کر اس سے طلاق لے لے گی اور بعد میں اسد سے شادی

کر لے گی اسی لیے وہ کسی سے شادی نہیں کرتی تھی اس کے خواب اونچے تھے ابھی بھی وہ بیٹھی تھی کہ اس کی اماں آگئی۔۔۔۔

بیا۔۔۔جی اماں۔۔۔۔

بیٹا آج ایک رشتے والی آئے گی اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر تم تیار رہنا

۔۔۔۔

کون اماں میں نے کہا تھا میں ابھی شادی نہیں کروں گی جب کرنی ہوئی میرے خوابوں کا شہزادہ خود ہی شادی کروا کے لے جائے گا۔۔اماں میں کسی امیر لڑکے سے شادی کرنا چاہتی ہوں میں نہیں گزار سکتی غریب بھی زندگی بس آپ نے گزار لی ہے وہ بدتمیزی سے بولی۔۔۔۔

بیٹا ایسے نہیں کہتے جتنا اللہ نے دیا ہے اتنا شکر ادا کرنا چاہیے۔۔۔۔

اچھا اماں لیکن آپ انہیں منا کریں میں ان کے سامنے نہیں آؤں گی

نسرین کچھ نہ بولی اور چلی گئی۔۔۔

بیا منہ بنا کر موبائل اٹھایا اور فیس بک اوپن کی تو سامنے دانش کی آئی ڈی آگئی جو اس نے اوپن کی تو اسکی پوسٹ دیکھیں جہاں برتھ ڈے کا کمرہ سجا ہوا تھا اور نیچے کیپشن لکھا تھا شکریہ حورم میری بیسٹ فرینڈ۔۔۔ بیا کا تو یہ پڑھ کر ماتھے پر بل آگئے تھے آج اس کی برتھ ڈے ہے اور مجھے یاد نہیں اور وہ حورم اف دل تو کرتا ہے مار دو اسے ۔۔۔

دانش میرا ہے یہ میرے کام میں رکاوٹ نہیں بن سکتی مجھے جلد ہی کچھ کرنا پڑے گا کہ دانش میرے گھر رشتہ لے کر آئے اور اس حورم کو بھی دیکھ لوں گی اس نے جلدی سے دانش کو کال کی حورم جو اسے اٹھانے ارہی تھی اس کی کال آتے دیکھ کر موبائل اٹھایا جہاں مائی لو لکھا تھا اس کے دل کو درد بڑا تھا اس نے غلطی سے کال اٹینڈ کر لی۔۔۔

دانش تمہیں ہوش بھی ہے کہ تم نے کل کہا تھا آج تم میرے ساتھ ٹائم گزارو گے کہاں ہو تم 12 بج چکے ہیں اور تم اپنی اس کزن کے ساتھ برتھ ڈے منا رہے ہو تم نے میرے ساتھ کیوں سیلیبیرٹ نہیں کی وہ جب بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئیلیکن حورم تو ساکت سی اسے سن رہی تھی کون ہے۔۔حورم پیچھے سے دانش کی آواز آئی تو حورم ہوش میں آئی۔۔۔۔

اوہ دانش شاید بیا ہے وہ گڑبڑا گئی تھی دوسری طرف دانش کے موبائل پر حورم کی آواز سن کر اس کا غصہ سوا نیزے پر چلا گیا تھا کہ اس ٹائم وہ اس کے کمرے میں کیا کر رہی ہے۔۔۔۔

اوکے تم جاؤ حورم میں آتا ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے وہ یہ کہہ کر چلی گئی تھی۔۔۔

ہیلو بیا ڈارلنگ۔۔۔

شٹ اپ دانش کل تم نے سالگرہ سالیبرٹ کی اور مجھے بتایا بھی نہیں۔۔

ارے میری جان وہ تو حورم نے کل مجھے سرپرائز دیا تو مجھے تو خود یاد نہیں تھا تم نے تو ابھی بھی مجھے وش نہیں کیا۔۔۔

ہاں وہ میں نے ا ایسی لیے وش نہیں کیا کہ میں تمہیں آج سرپرائز دینا چاہتی تھی لیکن حورم نے سارا سرپرائز خراب کر دیا وہ جھوٹ بولتی جا رہی تھی۔۔۔

چلو کوئی بات نہیں تم مجھے ابھی تک وش نہیں کیا ہے۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے دانش مائی لو وہ مسکرا کر بولی۔۔۔

تھینک یو مائی لو چلو میں تم سے ملتا ہوں ناشتہ کر کے سارا دن تمہارے پاس رہوں گا۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے جلدی آنا۔۔۔

اوکے۔۔۔۔

اس حورم سے ملنا ہی پڑے گا بیا سوچتے ہوئے بولی۔۔

ooooooooooooooooooo

دعا اور نوال آج کالج گئی تھی واپسی پر ان کی گاڑی خراب ہو گئی۔۔۔

کیا ہوا انکل۔۔۔

بیٹا گاڑی مسئلہ کر رہی ہے میں نے کال کی ہے لیکن ٹریفک کی وجہ سے وہ لیٹ ہو سکتے ہے۔۔۔

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ اس کے پاس ایک کالے رنگ کی کار گزری۔۔۔۔

تھوڑی آگے جا کر وہ کار واپس آئی۔۔۔

دعا اور نوال نے باہر نکلنے والے لڑکے کو دیکھا تو حیران ہوئی۔۔۔۔

کیا ہوا انکل۔۔۔۔

بیٹا آپ کون۔۔۔۔

انکل یہ لوگ مجھے جانتی ہے۔۔۔۔

جانتی ہونا نوال وہ نوال کو مخاطب کرتا ہوا بولا نوال کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔۔

جی جی انکل ہم جانتے ہیں۔۔۔۔

بیٹا گاڑی خراب ہو گئی ہے اسی لیے۔۔۔۔

میں آپ لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔

نہیں ہم چلے جائیں گے دعا نے کہا۔۔۔۔۔

ارے دعا اگر وہ کہہ رہا ہے تو چلتے ہیں نا دعا نے نوال کو گھورا۔۔

ہم کیوں کسی اجنبی گاڑی میں بیٹھے۔۔۔

ارے دعا میڈم ہم آپ کی حورم آپی کے سٹوڈنٹ ہیں اس دن مال میں ملے تھے نا نوال کو تو وہ ملاقات یاد ہوگی ہے نا نوال وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں ہاں لنگور یاد ہے وہ بھی مسکرا کر بولی۔۔۔

مجھے بھی ہاتھی یاد ہے۔۔۔

تم نے مجھے پھر سے ہاتھی بولا۔۔۔

کیونکہ تم نے مجھے پہلے لنگور بولا۔۔۔

میں نے بس یاد کروایا تھا۔۔۔

اور میں نے بھی یاد ہی کروا رہا ہوں۔۔۔

اوہو لڑائی بس اور چپ کرو چلو چلتے ہے نوال۔۔

جاؤ بیٹا میں بھی گاڑی ٹھیک کروا کے آجاؤں گا۔۔۔

ٹھیک ہے انکل۔۔۔

وہ دونوں بھی گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے۔۔۔

ویسے آج حورم ٹیچر کیوں نہیں آئی اس نے دعا سے پوچھا۔۔

وہ آپی کہ آج رشتے دیکھنے والے آنے والے ہیں نا تو بس اسی کی تیاریوں میں بزی تھی۔۔۔۔

داہم نے ایک دم سے گاڑی روکی دعا اور نوال تو ہڑبڑا گئی تھی۔۔۔

کیا کہا آپ نے حورم ٹیچر کی شادی۔۔۔

ابھی تو رشتہ دیکھنے آنا ہے۔۔۔

بس کرو دعا کیا تم سب کچھ بتاتی جا رہی ہو۔۔۔

او سوری دعا نے نوال کو دیکھا نوال نے اسے گھورا۔۔۔

چلے اب آپ کو تو کیا جیسے 400 واٹ کا کرنٹ لگا ہے وہاں ہی جم گئے ہیں نوال نے طنز کیا۔۔

ہاں چلو وہ بھی سوچوں سے باہر نکلتا گاڑی چلائی ان کے گھر کے باہر اتارا تو نوال نے اندر انے کا کہا دعا نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا۔۔۔

داہم تم اندر آؤ نا۔۔۔

داہم تو پہلے ہی موقع میں تھا جلدی سے اندر چلا گیا۔۔

السلام علیکم پاپا السلام علیکم تایا ابو۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا یہ کون ہے پیچھے سے آتے ہیں لڑکے ک طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

پاپا یہ داہم ہے حورم کے سٹوڈنٹ ہماری گاڑی خراب ہو گئی تھی تو ہمیں ڈراپ کر دیا۔۔۔

واجد نے دیکھا جو بلیک پینٹ شرٹ میں بے۔۔۔۔حد خوبصورت لڑکا کھڑا تھا اور ایک دفعہ انہوں نے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا۔۔۔

السلام علیکم انکل۔۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا انہوں نے دیکھا تو کافی امیر بھی لگ رہا تھا انہیں وہ کافی اچھا لگا تھا۔۔۔۔

بیٹھو بیٹا حورم بیٹا مہمان آئے ہیں پانی لے کر آؤ۔۔۔۔

حورم جس کو آتے پتہ ہی نہیں تھا کہ باہر کون آیا ہے۔۔۔

گلے میں دوپٹا بالوں کا جوڑا بنا ہوا تھا کچھ لٹیں نکل کے چہرے پر آرہی تھی۔۔۔۔

سانولہ پن میں جو چولہے کے آگے کھڑے ہونے کی وجہ سے سرخ رنگ بھی شامل ہو چکا تھا وہ جلدی سے پانی لے کر آئی تو سامنے داہم کو بیٹھے دیکھ کر دھچکا لگا۔۔۔

داہم کو تو اسے دیکھ کر دل دھڑکا تھا وہ اسے دنیا جہاں سے زیادہ خوبصورت لڑکی لگی تھی لیکن سب لوگوں کی وجہ سے خود پر قابو پا کر سر کو جھکا دیا۔۔

دعا نے بتایا کہ اس نے ڈراپ کیا ہے تو وہ سر ہلا کر دوبارہ سے کچن میں چلی گئی۔۔۔

داہم بھی تھوڑی دیر بیٹھ کر چلا گیا اسے اب جلد سے جلد ماما بابا سے بات کرنی تھی کہ رشتہ کے آئے۔۔۔

ادھر واجد خان کچھ اور سوچ سمجھے بیٹھے تھے ادھر نوال بھی اپنے ناول کے ہیرو کو دل میں پسند کرنے لگی تھی اب دیکھنا تھا کہ ان چاروں کی زندگی کس طرف جاتی ہے۔۔۔

oooooooooooooooooooo

داہم کو تو غصہ آرہا تھا کہ کیسے حورم کے معاملے میں لاپرواہ رہ سکتا ہے وہ کمرے میں آکر ساری چیزیں ادھر سے ادھر پھینک رہا تھا اپ صرف میری ہی صرف میری اگر یہاں آپ کا رشتہ ہو بھی ہے تو میں اسے مار دوں گا مار دوں گا وہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر کسی سائیکو کی طرف بول رہا تھا مجھے اب جلدی ہی کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔

دوسری طرف نوال آج پھر سے داہم کے خوابوں میں تھی دعا اور حورم اس کے پاس ہی بیٹھی تھی اور وہ سوچوں میں گھم مسکرا رہی تھی۔۔۔

کیا بات ہے نوال کیا سوچ کے مسکرا رہی ہو حرم نے اسے مسکراتے ہوئے دیکھا تو پوچھا نوال ہڑبڑا گئی۔۔۔۔

نہیں نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔

نہیں کوئی بات تو ہے نوال بتاؤ نا دعا نے بھی بیچ میں حصہ ڈالا۔۔۔۔

وہ نہ حورم تمہارا سٹوڈنٹ کتنا پیارا ہے نا بالکل میرے ناول کے ہیرو کی طرح حورم کا تو داہم کا نام سن کر منہ کا زاویے بگڑے تھے۔۔۔۔

ہا ہا نوال تم بھی نا کہاں ناول کے ہیرو اور کہاں وہ بدتمیز کھڑوس داہم

۔۔۔۔

اب حورم ایسے تو نہ کہو نا مجھے وہ اچھا لگنے لگا ہے۔۔۔

ارے نوال سمبھل کر کہیں پیار ویار نہ کر لینا ورنہ برا ہو گا تایا ابو کا تو پتہ ہے نا۔۔۔

ارے یار کیا کروں وہ پیارا ہی اتنا ہے نوال کھوئے کھوئے انداز میں بولی ----

بس کرو نوال تم تو شروع ہی ہو گئی ہو اتنا پیارا بھی نہیں حورم نے کہا---

اف کاش میری شادی اس سے ہو جائے نوال ابھی تمہاری شادی کا پتہ نہیں لیکن آج حورم اپی کو دیکھنے لوگ آنے والے ہیں جلدی تیار ہو جاؤ ورنہ ماما کو تو پتہ ہے نا ڈانٹیں گی--

او ہاں ہاں چلو سب ہی تیار ہونے لگی تھیں---

oooooooooooooooooooo

وہ لوگ آ چکے تھے حورم نے پنک کلر کا سوٹ پہنا تھا ہلکا سا نوال نے میک اپ کیا تھا جس کی وجہ سے اس کی رنگت نکھری تھی اچھے سے

دوپٹہ سیٹ کیا تھا وہ چائے لے کر اندر آئی تو سامنے ہی ایک مرد ایک عورت اور ساتھ میں کچھ 30 سالہ لڑکی بیٹھی تھی شاید وہ لڑکے کی بہن تھی اور اس کے ساتھ 40 سالا لڑکا بیٹھا تھا حرم نے عجیب نظروں کو سب کو دیکھا لیکن اسے لڑکا نظر نہیں آیا۔۔۔

دوسری طرف عثمان زرمین بالاج دانش واجد اور ساجدہ بیٹھے تھے زرمین اور عثمان تو ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے کہ اتنی بڑی عمر کا لڑکا دانش تو بس مہمانوں کا لحاظ کر رہا تھا ورنہ اسے سخت غصہ آرہا تھا کہ اس کی دوست اتنی گئی گزری ہے کہ اتنا بڈھا لڑکا اس کے لیے رشتہ لے کر آئے ہیں۔۔۔۔

نوال اور دعا باہر بیٹھی تھی۔۔۔۔

حورم چائے لے کر آئی تو لڑکے کی ماں نے منہ بنا کر اسے دیکھا اور پاس بیٹھی لڑکی کے کان میں کچھ کہا حورم کے گلے میں گلٹی بر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔

اس لڑکی نے حورم کو اپنے پاس بٹھایا اور کچھ سوال جواب کیے لڑکے کا تو منہ ہی کھل گیا تھا کہ وہ تو خوبصورت لڑکی دیکھنے ایا تھا لیکن یہاں تو

۔۔۔

ہمارے معاشرے میں ہی یہی بات ہوتی ہے لڑکا چاہے خود کیوں نہ بوڑھا ہو جائے اس سے لڑکی بالکل کم عمر اور پرفیکٹ چاہیے ہوتی ہے اور سفید رنگت ہو چاہے ان کے دل کالے ہوں لیکن وہ سانولے رنگت اور اچھے دل والوں پر بھاری پڑ جاتی ہیں۔۔۔

یہی حال حورم کا ہو رہا تھا وہ دل کی اتنی اچھی اگر کسی گھر کی بہو بنتی تو اس گھر کو چار چاند لگا دیتی لیکن کوئی بھی اس کا دل نہیں ہمیشہ صورت ہی دیکھتا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ اور کہتے کہ دعا اندر ائی تھی آپی یہ سموسے تو رہ ہی گئے تھے دعا نے سرخ رنگ کا شارٹ فراک پہنا تھا بالوں کی اونچی پونی کی تھی وہ گڑیا ہی تو لگتی تھی لڑکے افففف لڑکا کہنا برا ہو گا اس انکل نما لڑکے کی نظریں تو دعا کے خوبصورت چہرے پر ٹک سی گئی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

بالاج تو بس کس طرح ضبط کر رہا تھا وہ وہی جانتا تھا۔۔

اس نے گلا کھنگار کر دعا کو اپنی طرف متوجہ کیا دعا نے اس کی طرف دیکھا جو اسے سخت نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کو دیکھتے ہی دعا باہر کو بھاگی تھی۔۔۔

بہن ہمیں تو آپ کی چھوٹی بیٹی پسند آئی ہے وہ عورت خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔

یہ سننا تھا کہ بالاج اٹھ کھڑا ہوا

کیا بکواس ہے یہ جس کا رشتہ دیکھنے آئی ہیں نا اس کا دیکھیں خبردار ہمارے گھر کی عزت کو یوں اچھالا یہ پسند آئی تو وہ پسند نہیں کوئی دوسری پسند آگئی کوئی بھیڑ بکریاں نہیں ہیں ہمارے گھر کی عزت ہے ہماری میری بہن ہے حورم۔۔بالاج تو دھاڑ رہا تھا۔۔۔

تو کیا ہم اپنے خوبرو نوجوان کے لئے یہ سانولی لڑکی لے جائیں کیا عورت بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

تو آپ پھر یہاں سے دفع ہو جائیں آپ نے اپنا بیٹا دیکھا کے 40 سال کا انکل لگتا ہے اور آپ کا بیٹا میری بہن کے لائق بھی نہیں ہے۔۔۔

حور سے مزید برداشت نہ ہوا وہ روتی ہوئی کمرے میں بھاگی تھی۔۔دانش نے لب بھینچ کر اسے دیکھا تھا وہ اس کے پیچھے کمرے میں گیا۔۔۔

بالاج بیٹا بس کرو عثمان صاحب نے تحمل سے کہا۔۔

نہیں چھوٹے پاپا ان کی ہمت کیسے ہوئی ہماری حور کے بارے میں ایسی باتیں کرنے کی۔۔۔

دیکھیے آپ لوگ جائیں آئندہ کبھی کسی کے گھر جا کر ایسا تماشہ مت کریے گا وہ لوگ بھی منہ بناتے ہوئے چلے گئے۔۔

واجد خان تو چاہتے تھے کہ حور کی شادی بالاج سے ہو ان کے حصے کی دولت بھی ان کے پاس آجائے لیکن بالاج تھا کہ مان ہی نہیں رہا تھا

ان کے ذہن میں ترکیب آئی تھی وہ وہاں ہی بیٹھے بیٹھے دولت کی لالچ میں آ کے بہت بڑا پلان کر چکے تھے۔۔۔۔

دعا تو ڈر رہی تھی اب وہ جلاد کیا کرے گا وہ کیوں ان کے سامنے گئ اور حور آپی کا بھی دل ٹوٹ گیا۔۔۔۔

دانش حور کے پاس کمرے میں گیا نوال پہلے اس کے پاس بیٹھی تھی نوال کو کبھی کبھی بہت برا لگتا تھا حور کے لیے۔۔حور پلیز چپ کر جاؤ اور بڈھا لڑکا تمہارے قابل ہی نہیں تھا۔۔۔۔

نوال میرے ساتھ ہی ایسا کیوں اگر میرا رنگ کالا ہے تو کیا میرا نصیب بھی کالا ہے مجھے میری خوشیاں نہیں مل سکتی کیا میرے لیے یہی لوگ رشتہ لائیں گے وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں حور دیکھنا آپ کے لیے تو کوئی شہزادہ ہی آئے گا۔۔۔

نہیں نوال ہم جیسوں کے لئے شہزادے نہیں آتے شہزادوں کو بھی تو شہزادیاں ہی چاہیے ہوتی ہیں نا۔۔۔۔

تو میری دوست کون سا شہزادی سے کم ہے۔۔دانش بھی اندر آتا ہوا بولا۔۔۔۔

میں خود اپنی دوست کے لیے شہزادہ ڈھونڈوں گا حور نے بھیگی آنکھوں سے دانش کی طرف دیکھا کیا تم نہیں ہو سکتے میرے شہزادے وہ سوچ رہی تھی۔۔۔۔

کیا ایسے کیا دیکھ رہی ہو میں واقع ہی شہزادہ ڈھونڈوں گا جو میرے دوست کو بہت خوش رکھ سکے اسے سارے جہاں کی خوشیاں دے سکے۔۔۔

اور اگر ایسا نہ ملا اس شہزادے نے مجھے تکلیفیں دی یا مجھے درد دیا تو۔۔۔

تم میری پیاری سے دوست میرے پاس آئے گی اور مجھے بتائے گی پھر دیکھنا میں اس شہزادہ کو مار مار کے گنجا کر دوں گا پھر سب اسے کہیں گے گنجا شہزادہ۔۔۔

ہا ہا اور اس کی بات سن کر ہنسی تھی گنجا شہزادہ وہ ہنستے گئی کہ پھر سے وہ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

اب میرے دوست نے کہہ دیا ہے تو میرے لئے شہزادہ آئے گا۔۔
عثمان اور زرمین نے اپنی بیٹی کو دیکھا جو دانش کے ساتھ خوش رہتی تھی لیکن دانش کے ساتھ شادی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور نفی میں سر ہلایا تھا اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔

oooooooooooooooooooooooooo

بالاج کس طرح غصہ کنٹرول کر کے دعا کے کمرے میں گیا تھا وہ بس وہی جانتا تھا اس کا دل کر رہا تھا وہ دعا کو اپنے ہاتھوں سے مار دیں اس کی ہمت کیسے ہوئی تھی لوگوں کے سامنے آنے کی۔۔۔

وہ اس کے کمرے میں گیا تو سامنے ہی وہ صوفے پر بیٹھی ناخن چبا رہی تھی اور اس حرکت سے بالاج کو نفرت تھی۔۔۔

دعا نے دروازے کی طرف دیکھا اس کا دل دھک دھک لگا اوہ جلاد آ گیا وہ اٹھنے لگی تھی کہ بالاج جلدی سے آگیا اور صوفے پر دوبارہ دھکیل کر اس کے اوپر جھک کر لال انگارہ آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔وہ دعا نے اپنے سوکھے ہونٹوں پھر زبان پھیرا۔

کس کی اجازت سے تم ان کے سامنے آئی تھی اور وہ لڑکا بالاج کو رہ کر اس کی پسندیدگی کی نظریں دعا پر یاد آرہی تھی۔۔۔

بلاج نے اس کے کان کے قریب ہوتے ہوئے کہا دعا کے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔

دعا تو بالاج کو آج پہلی دفعہ اتنے غصے میں دیکھ رہی تھی وہ خوف سے کانپنے لگی تھی۔۔۔۔

کس کی اجازت سے تم سامنے آئی تھی وہ دھاڑا تھا۔۔

دعا کی آنکھوں سے آنسو نکل نکل کے اس کا چہرہ بھگو رہے تھے بالاج کا اتنا شدید رد عمل ہو گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

بولو۔۔۔۔

چھوڑیں بالاج بھائی پپ۔پلیز

بالاج نے دعا کے کان کو ہلکا سا کاٹا۔۔آہہہ دعا کی سسکی نکلی تھی آئندہ میں نے تمہارے منہ سے اپنے لئے بھائی سنا تو ہنی بھول جانا کہ میں کوئی رعایت کروں گا۔۔۔

دعا نے بالاج کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنا چاہا تو دعا کے ہاتھ بالاج کے دل کے مقام پر گئے تھے بالاج کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔

بالاج کی گرفت ہلکی ہوئی تھی گرفت ہلکی دیکھ کر دعا۔نے خوف سے باہر بھاگنا چاہا لیکن بالاج نے دوبارہ سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگا دیا۔۔۔

ہنی۔۔۔

د۔۔۔دور رہیں وہ آج بالاج سے زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔

نی میری بات سنو آئی ایم سو رہی ہوں وہ تحمل سے بولا لیکن دعا نے تو بس باہر جانا چاہتی تھی۔

آپ کیوں مجھے ایسے ڈانٹتے ہیں میرا کیا قصور ہے وہ روتے ہوئے بولی۔۔

ہنی بالاج نے اس کی لمبے بالوں کی لٹ پکڑ کر کان کے پیچھے کیا اس کی انگلیوں کے لمس سے دعا جی جان سے کانپی تھی۔۔

ہنی تم اس خان کی خانم ہو چھوٹی سی خانم۔۔

کک۔۔۔کیا مطلب۔۔۔بب۔بالاج بب۔ شش بھائی مت کہنا۔۔ تمہیں بہت جلد پتہ چل جائے گا بس تم اتنا سمجھ لو کہ بہت جلد تم میری ہو جاؤ گی تمہاری یہ خوبصورتی دیکھنے کا حق صرف مجھے ہے صرف بالاج خان کو آئی سمجھ وہ زور سے بولا وہ نہ سمجھی سے بس سر ہلا گئی تھی۔۔۔

گڈ۔۔۔

بالاج اسے حیران پریشان روتا ہوا چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

اگلے دن زرمین نے منع کیا تھا کہ وہ یونیورسٹی نہ جائے لیکن وہ چلی گئی تھی وہ بس اس ماحول سے دور جانا چاہتی تھی داہم بھی بس حور کی وجہ سے ہی یونیورسٹی گیا تھا ورنہ وہ بے چینی کی وجہ سے ساری رات سو نہیں سکا تھا۔۔۔

وہ بس حور اور اس کے گھر میں سے کسی کا نمبر لینا چاہتا تھا کہ تاکہ حور کے بارے میں خبر لیتا رہے وہ یونیورسٹی پہنچا تو بے چینی سے حور کا انتظار کر رہا تھا وہ ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا کہ اسے حور نظر آئی جو آج پھر دانش کے ساتھ آئی تھی۔۔۔

دانش کے ساتھ دیکھ کر اسے پھر سے غصہ آیا تھا جس نے ہلکے پنک کلر کا سوٹ پہنا تھا اور گلے میں دوپٹہ ڈالا تھا لیکن داہم کو آج اس کی آنکھیں اداس نظر آئی تھی۔۔۔

روئی روئی سی آنکھیں داہم کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی وہ اس کے پاس سے اسے اگنور کے گزر گئ تھے۔۔

لیکن داہم وہاں ہی ساکت کھڑا اسے دیکھ رہا تھا وہ بھی اس کے پیچھے کلاس میں گیا تو آرام سے کلاس میں بیٹھ گیا۔۔

اور آج ساری کلاس بھی حیران تھی کہ حورم ٹیچر کچھ بولی نہیں ہونا ہی داہم نے کوئی بدتمیزی کی تھی۔۔

حورم کا دھیان کل لوگوں کی باتوں کی طرف زیادہ تھا بار بار اس کی آنکھوں میں آنسو آرہے تھے جو کے داہم کی نظروں سے منفی نہیں رہ سکے تھے۔۔

حورم سے اور نہ پڑھایا گیا تو وہ ایکسکیوز کرتی کلاس ہے باہر چلی گئی اور یونیورسٹی کے بیک سائیڈ پر جا کر بیٹھ گئی جہاں بہت کم لوگ آتے تھے اسے اس ٹائم پر خالی جگہ چاہیے تھے وہ جی بھر کر رو سکے۔۔۔۔

ابھی وہ رو رہی تھی داہم اس کے پاس آکر بیٹھ گیا حورم نے اپنے پاس کسی کو محسوس کیا تو دیکھا۔داہم کو دیکھ کر وہ پھر سے سر جھکا گئی۔۔

داہم کی نظریں تو پھر سے اس کی کالی گہری آنکھوں پر تھی جو کہ آنسوں کی وجہ سے وہ زیادہ ہی حسین لگ رہی تھی۔۔

پلیز داہم ابھی چلے جاؤ میرا موڈ تمہاری بدتمیزی برداشت کرنے کا نہیں ہے وہ سوسو کرتے ہوئے بولی اور ابھی کچھ اور کہتی داہم نے رومال نکال کر اس کے آگے کیا تھا۔حور نے ایک دفعہ رومال ایک دفعہ داہم کو دیکھا۔۔

نو تھینکس وہ اگنور کرتے ہوئے بولی۔۔۔

لے لے حورم آج اس نے ٹیچر لگانا مناسب نہ سمجھا تھا آپ رو کیوں رہی ہے۔۔

میری مرضی وہ سو سو کرتے ہوئے پھر سے بولی تھی۔۔

اپ کو پتہ ہے یہ جگہ آپ کے لیے سیف نہیں ہے حورم نے آنکھیں اٹھا کر داہم کی طرف دیکھا حورم کی رو رو کر ناک لال ہو گئی تھی۔۔

مجھے پتہ ہے تم مجھے نام بتاؤ اور ابھی جاؤ یہاں سے۔۔

میں تو نہیں جاؤں گا وہ ضدی انداز میں بولا۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم میں ہی چلی جاتی ہوں وہ اٹھنے لگی تو اسے چکر آیا اس سے پہلے کے وہ گرتی داہم کے ہاتھوں نے اسے گرنے سے بچا لیا تھا حور کا پہلے دفعہ داہم لے ہاتھوں کا لمس اپنی کمر پر محسوس کر کے لال ہو گئی تھی جلدی سے دوبارہ وہ پیچھے ہو کر کھڑی ہوئی۔۔

آئی ی ایم سوری آپ گرنے لگی تھی تو۔۔۔

میرا نام حورم کے حور نہیں اور میں تمہاری ٹیچر ہو حورم میڈم کہو۔۔۔

اس بات کو چھوڑیں پہلے میرے ساتھ آئے آپ کو گھر چھوڑا آتا ہو۔۔

نہیں میں چلی جاؤں گی وہ تھوڑا دور ہوتے ہوئے بولی وہ صبح ناشتہ بھی نہیں کر کے آئے تھے جس کی وجہ سے اس کی طبیعت خراب ہو رہی تھی اسی لیے اسے چکر آگیا تھا۔۔

آئیں میں گھر چھوڑ آتا ہوں ضد نہ کریں۔

نہیں میں چلی جاؤں گی۔۔۔

آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔

میں نے کہا نا میں چلی جاؤں گی وہ غصہ کرتے ہوئے آگے بڑھیں لیکن پھر سے چکر آیا تھا۔۔

داہم نے جلدی سے آگے بڑھتے ہوئے تھام لیا چلیں آئیں اب میں آپ کی نہیں سنوں گا حور تو حیران تھی کہ یہ اتنا اچھا کب سے ہو گیا لیکن ابھی وہ مزید بحث نہیں کر سکتی تھی چپ کر کے اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

رات کے بالاج کے رویے کی وجہ سے دعا کو بخار ہو گیا تھا وہ ڈر ہی اتنا گئی تھی پہلے کب اس نے بالاج کا ایسا رویہ دیکھا تھا وہ تو خوف کے مارے کسی کو بتا بھی نہیں پا رہی تھی۔۔

زرمین اسے اٹھانے بھی آئی اسے بخار میں دیکھ کر پریشان ہو گی دعا بیٹا تمہیں تو بہت تیز بخار ہے دعا سے تو کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔بیٹا دعا

کیا ہوا ہے عثمان بھی آ گئے تھے۔۔بابا ماما آپ تو ویسے ہی پریشان ہو رہی ہیں میں ٹھیک ہوں۔۔

نہیں میرے بچے آپ ٹھیک نہیں ہوں میں ابھی ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں میری جان دعا کی آنکھوں میں آنسو ہے جسکے ماما بابا اسے کتنا پیار کرتے تھے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر آیا انجیکشن لگا کر اور میڈیسن دے کر وہ بھی چلا گیا۔۔۔

ایک دفعہ دعا کا دل کیا کہ وہ ماما پاپا کو بالاج کے بارے میں بتا دیں لیکن اس کے دل میں بالاج کا ڈر بیٹھ گیا تھا وہ بتا بھی نہ سکی۔۔دعا کے کالج نہ جانے کی وجہ سے نوال بھی کالج نہیں گئی تھی ویسے بھی ان کے پیپر شروع ہونے والا تھے کالج کم ہی جاتی تھی۔۔۔

نوال اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑی تھی کہ باہر داہم کی گاڑی دیکھ کر خوش ہوئی وہ کب سے داہم کے خیالوں میں رہنے لگے اسے پسند کرنے

لگی تھی لیکن داہم کے ساتھ حور کو نکلتا دیکھ اسے عجیب سی جلن اور غصہ آیا تھا۔۔داہم وہ بھی حور کے ساتھ وہ غصے سے نیچے گئی۔۔

حال میں کوئی بھی نہیں بیٹھا تھا عثمان بھی دعا کے کمرے سے باہر نکلے تو حورم کو دیکھا جو داہم کے کندھے سے لگی اس کے یہاں چلتی آرہی تھی۔۔۔

کیا ہوا حور بیٹا آپ کو۔۔۔۔

انکل ان کے یونیورسٹی میں طبیعت خراب ہوگئی تو میں نے گھر لے آیا۔۔۔

نوال بھی جلدی سے آگے ہوئی اور داہم کے ہاتھ سے حور کا ہاتھ چھڑوا کر حور کو صوفے پر بٹھایا لیکن حور کو الٹی ہوئی وہ چکراتے سر کے ساتھ جلدی سے واش روم بھاگی تھوڑی دیر بعد اندر سے دھرم کی آواز آئی تھی۔۔۔

تینوں ہی اندر گئے تھے اندر حور واش روم میں بے ہوش گری تھی حور

بیٹا زرمین ساجدہ بھی آگئی تھی کیا ہوا میری بیٹی کو۔۔۔

زرمین تو رونے لگی تھی داہم نے جلدی سے حور کو باہوں میں اٹھا کر اس کے کمرے میں چھوڑ کر آیا نوال کو زرہ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اور عجیب بھی لگ رہا تھا کہ داہم اتنی فکر کیوں کر رہا ہے کیا پتہ ٹیچر سمجھ کر کر رہا ہو جیسا میں سوچ رہی ہوں ایسا کچھ نہ ہو وہ کچھ سوچتے حور کے کمرے میں چلے گی۔۔

عثمان نے پھر سے ڈاکٹر کو کال کی تھی زرمین بیگم تو رو رہی تھی پتہ نہیں میری بیٹیوں کو کس کی نظر لگ گئی ہے دونوں ہی بیمار ہو گئی ہیں۔۔

داہم حور کے کمرے سے نکلا تو بہت پریشان تھا حور کی حالت دیکھ کر اس کے دل میں درد ہو رہا وہ باہر آیا تو نوال باہر کھڑی تھی۔۔۔

وہ جانے لگا تو ایک دم سے داہم کے دماغ میں خیال آیا وہ مڑا تھا اور نوال کے سامنے کھڑا ہوا نوال تو خوش ہو گئے تھے کہ داہم اس کے پاس آیا ہے۔۔۔

کیسی ہو تم نوال۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں داہم تم کیسے ہو۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہو۔۔۔۔

تم سے ایک بات کرنی ہے ذرا باہر آنا۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں وہ جلدی سے اس کے پیچھے گئی۔۔

کیا ہوا تھا حورم میڈم اتنی پریشان کیوں ہیں کہ ان کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔۔

وہ نا ان کے کل رشتہ دیکھنے والا ہے تو منع کر گئے تھے اسی لیے وہ پریشان تھی۔۔۔

اوہہہ۔۔۔۔داہم تو یہ سن کر خوش ہوا تھا رشتے سے انکار ہو گیا اچھا تو نوال کیا مجھے تمہارا نمبر مل سکتا ہے۔۔۔

کیا۔۔۔۔

نوال تو منہ کھولے داہم کے نمبر مانگنے پر حیران تھی۔۔

ارے ہاتھی اتنا حیران نہ ہو میں نے سوچا حورم میڈم کا حال چال پوچھ لوں گا اسی لیے۔۔۔

داہم کے ہاتھی کہنے پر نوال کو ہنسی آئی تم لنگور دفعہ ہو جاؤ میں نہیں دیتی تمہیں اپنا نمبر میں۔۔۔

میں داہم ملک ہو کسے میں اتنی ہمت نہیں کہ میں جس کا نمبر مانگو وہ انکار کر دے ٹھیک ہے تم نے انکار کر دیا تو میں حرم میڈم سے کل ان کا نمبر لے لوں گا وہ جانے لگا۔۔۔

نوال تو حورم کے نمبر کی بات سن کر سکتے میں آگئ تھی نہیں نہیں داہم رکو میں دیتی ہوں نمبر حور تمہیں اپنا نمبر نہیں دیں گے وہ کسی کو نہیں دیتی۔۔

داہم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔وہ جانتا تھا کہ باقی لڑکیوں کی طرح نوال بھی اس کی خوبصورتی پر مر مٹی لیکن وہ بس اب حور کے نزدیک رہنے کے لیے نوال کے پاس رہے گا اسے اب جلد سے جلد گھر والوں سے بات کرنے سے تاکہ رشتہ لے کر آسکے۔۔

نوال تو داہم کو نمبر دے کر خوش ہو گئی تو چلو بات چیت آگے بڑھائے گی کب وہ داہم کو پسند کرنے لگی تھی اسے بھی پتہ نہ چلا تھا۔۔۔

حور کو ہوش آیا تو زرمین اس کے پاس ہی بیٹھی تھی ماما وہ غنودگی میں ہی بولی تھی۔۔۔

بالاج تو دعا کی طبیعت کا سن کر آگیا تھا اور دانش بھی گھر آگیا تھا سب ہی حور کے کمرے میں موجود تھے۔۔۔

جی میری جان کیا ہوا کچھ چاہیے۔۔۔۔

ماما مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔

کہاں درد ہو رہا ہے میرے بچے کو۔۔۔

ماما سر میں۔۔۔۔

میرا بچہ ماما صدقے جائے میں بھی میڈیسن دیتی ہوں ٹھیک ہو جائے گا میں بھی سوپ بنا کر لاتی ہوں پھر میڈیسن کھانا ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے میری دوست کو دانش بھی اس کے پاس آکر بیٹھا تو حور کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔نا جانے

اتنے درد تکلیف میں بھی وہ اس کی ایک پکار پر اپنا ہر درد بھلائے مسکرا دیتی تھی۔۔۔۔

بالاج تو سیدھا دعا کے کمرے میں گیا تھا جو کہ مزے سے سوئی ہوئی تھی

بالاج دھیرے دھیرے سے اس کے پاس گئے اور اس کا دوپٹہ جو سائیڈ پہ پڑا تھا اس کو اٹھا کر اپنی ناک کے قریب کیے سونگنے لگا۔۔۔

اف ایک تو تمہاری مہک ہنی مجھے کسی دن پاگل کر دے گی وہ اس کو نظروں کے حصار میں لیے ہوئے بولا۔۔

تم بہت خوبصورت ہو ہنی اس کے بیڈ کے پاس بیٹھا ہے اسے دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔

اس کے بال جو بیڈ پر بکھرے تھے اس میں آہستہ آہستہ ہاتھ چلانے لگا تم میرا بہت ضبط آزماتی ہو ہنی جس دن تم میری دسترس میں آگئی نا اس دن تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا پائے گا۔۔میری شدتیں سہنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے لیکن کیا کروں تمہیں اب کسی اور کا ہوتا ہوا بھی نہیں دیکھ سکتا وہ پاگل سائیکو جنونی لگ رہا تھا اور اس کے لبوں پر ہلکا ہلکا انگوٹھا پھیر رہا تھا۔۔۔

وہ جلدی سے ہوش میں آیا اور اٹھ کھڑا ہوا یہ میں کیا کر رہا تھا اگر ہنی کو میں تکلیف پہنچا دیتا تو پھر وہ جلدی سے ہوش میں آتا باہر چلا گیا تھا کہ وہ غلطی سے بھی اپنی ہنی کو تکلیف نہ دے سکے۔۔اور دعا تو ہوش سے بھگانا تھی وہ نیند کی بہت پکی تھی اسے تو کوئی ہوش ہی نہیں تھی کہ کیا ہو رہا ہے اس کے اس پاس کچھ پتہ نہیں ہوتا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

داہم گھر گیا تو اس نے پکا ارادہ کر لیا تو گھر میں بات کرے گا سو اس نے سوچا رات کے کھانے کا ٹائم بات کریں ادھر دانش نے بھی رات کو اپنے ماما پاپا سے بات کرنی تھی۔۔۔

اچھا ہوا حور کے ان لوگوں نے خود ہی رشتے سے انکار کر دیا ورنہ میرے ہاتھوں ایک قتل ہو جاتا کیونکہ آپ کو پیار کرنے کا دیکھنے کا سوچنے کا صرف اور صرف داہم ملک کو حق ہے اور کسی نے آپ کو مجھ سے الگ کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا پتہ نہیں اب اس کے جنونی محبت کو جیتنا تھا یا حورم کی سچی محبت نے۔۔۔

رات کو کھانے کے ٹائم احمد ملک تانیہ اور داہم بیٹھے تھے ڈیڈ مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے داہم نے بیٹھتے ہی کہا۔۔۔

کیا بات ہے بیٹا آج مجھ سے بات کرنے کا ٹائم کیسے مل گیا۔۔۔

ڈیڈ اب ایسی بھی بات نہیں آپ ہی بزی ہوتے ہیں۔ڈیڈ مجھے ضروری بات کرنی ہے نا سنیں نا۔۔۔

چلو جی بیگم اس کی بات سن لو۔۔۔۔

ڈیڈ موم مجھے شادی کرنی ہے۔۔۔۔

احمد کا منہ میں جاتا چمچ وہیں رک گیا تھا تانیہ بھی منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ہاہا بیٹا کیا مذاق کر رہے ہو پہلے سٹڈی تو مکمل کر لو۔۔۔

ڈیڈ میں سریس ہوں کوئی مذاق نہیں کر رہا۔۔۔۔

بیٹا اگر کوئی لڑکی پسند آگئی ہے تو ٹھیک ہے لیکن اتنی جلدی شادی کی۔۔۔۔

ڈیڈ مجھے کچھ نہیں پتا آپ لوگ کل جا رہے ہیں ان کے گھر میری شادی کی بات کرنے۔۔۔

کون لوگ ہیں کہاں رہتے ہیں ہمیں کچھ پتہ تو چلیں نا۔۔۔

ڈیڈ وہ خانزادہ کمپنی آپ نے سنا ہو گا نا۔۔۔۔

او تو تم عثمان اور واجد خان کے کمپنی والوں کے بعد کر رہے ہوں۔۔۔۔

جی ڈیڈ انہی کی بیٹی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔

احمد کیا آپ جانتے ہیں انہیں۔۔۔۔

ہاں بیگم جانتا ہوں تو ہوں میں ابھی کچھ دن پہلے ہی ہماری کمپنی میں پارٹنرشپ ہوئی ہے۔۔۔۔۔

او واؤ ڈیڈ یہ تو اچھی بات ہے پھر تو کوئی مسئلہ ہی نہیں پھر۔۔۔۔۔

بیٹا جی مسئلہ ہے آپ نے لڑکی سے بات کی ہے پہلے یا نہیں۔۔

نہیں ڈیڈ میں کل بات کروں گا۔۔۔۔

مجھے دو دن کے لیے ضروری کام سے شہر سے باہر جانا ہے داہم واپس آکر میں ضرور ملوں گا ان سے۔۔۔

پکا نہ ڈیڈ۔۔۔

ہاں میرا بیٹا کہے اور میں نہ مانوں یہ کیسے ہو سکتا ہے احمد ملک تو خوش ہوے تھے کہ ان اتنی بڑی فیملی میں میرے بیٹے نے لڑکی پسند کی ہے وہ کیوں نہ مانتے۔۔۔

داہم بھی خوش ہو گیا تھا اس نے سوچا تھا کہ وہ صبح پہلے حور سے بات کرے گا وہ اس کا ری ایکشن سوچ کر خوش ہو رہا تھا اسے پتہ تھا وہ غصہ کرے گی لیکن وہ سنبھال لے گا۔۔۔

۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰

رات کے کھانے کے ٹائم سب لوگ بیٹھے تھے دعا اور حور بھی ٹھیک ہو گئی تھی وہ بھی آکر بیٹھی تھی۔۔۔

پاپا ماما مجھے آپ لوگوں سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔۔

ہاں بولو بیٹا۔۔۔۔

حور کا دل دھک سے بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

کیا بات ہے بیٹا۔۔۔

پاپا مجھے نا ایک یونیورسٹی میں لڑکی پسند ہے۔۔۔۔

کیا واجد تو چیخے تھے۔۔۔۔

پاپا کیا ہو گیا ہے میں نے لڑکی پسند کا کہا ہے یہ تو نہیں کہا کہ شادی کر لی۔۔۔۔

واجد تو کچھ اور ہی سوچ بیٹھے تھے۔۔۔۔

حور کا تو ضبط کے مارے چہرہ لال ہو رہا تھا آنسو ضبط ہی نہیں ہو رہے تھے۔۔

دعا نے اپنی بہن کو دیکھا جو آنسو ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی دعا کو حیرانگی ہوئی کہ حور کیوں رو رہی ہیں کسی اور کا دھیان حور کی طرف نہیں گیا تھا۔۔۔

کون ہے وہ لڑکی کہاں کی ہے۔۔۔

پاپا اس کے پاپا کی ڈیتھ ہو گئی ہے اور وہ غریب گھر سے ہم لیکن مجھے کوئی فرق نہیں میں اس سے پیار کرتا ہوں۔۔۔

تمہاری شادی میں کسی غریب لڑکی سے نہیں کروں گا۔۔

پاپا میں شادی کروں گا تو صرف بیا سے ہی کروں گا ورنہ کسی سے نہیں کروں گا دانش بھی زد میں اڑ گیا تھا۔۔

بکواس بند کرو اپنی واجد بھی گرجے تھے۔۔

بھائی صاحب آرام سے بچہ ہے۔۔۔۔

بچہ ہے تو کیا کرو میں کسی بھی غریب گھر کسی لڑکی کو بہو نہیں بناؤں گا ۔۔

میری بات سن لیں پھر آپ لوگ کچھ دن میں اس کے گھر رشتہ لے کر جا رہے ہیں ورنہ میں یہ گھر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلا جاؤں گا وہ بھی غصے میں بولا۔۔۔۔۔

دانش بالاج نے اسے روکا۔۔۔

کیا بھائی آپ سے میری بات سمجھے نا۔۔

میں پاپا کو سمجھاؤں گا ریلیکس رہو دانش۔۔

حور بغیر کھانا کھائے ہی اٹھ کر چلی گئی تھی اس سے اب آنسو ضبط کرنا مشکل ہو گیا جب دعا بھی اس کے پیچھے چلی گئی میں آپی کو دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔

دعا کمرے میں گئی تو حور روتے ہوئے پایا آپی آپی کیا ہوا ہے اس نے دعا کو دیکھا تو اور رونا آیا وہ اس کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔

آپی بتائیں تو کیا ہوا ہے تھوڑی دیر بعد حور الگ ہوئی تو اپنے آنسو صاف کیا کچھ نہیں دعا تم جاؤ۔۔۔

نہیں آپی میں نہیں جاؤں گی پہلے مجھے بتائیں کیا ہوا ہے۔۔۔۔

کیا آپ دانش بھائی کو پسند کرتی ہیں حور نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور بس سر ہلا دیا لیکن دعا اپنی بہن کی حالت سمجھ گئی تھی۔۔۔آپی وہ کرب سے بولی تو حور مزید اس کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔

دعا اس نے تو ہمیشہ میرا ساتھ دیا تھا ہمیشہ مجھے جانا تھا ہمیشہ میرے کہنے سے پہلے میری بات سمجھ جاتا تھا پھر وہ کیوں نہیں میرے دل کی بات سمجھا وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

میں اچھی نہیں ہوں نا سفید نہیں ہوں نہ سانولی ہوں رنگ کالا ہے اور وہ بیا بیا خوبصورت ہے نا اس لیے دانش اس سے پیار کرتا ہے۔۔۔۔

نہیں آپی آپ بھی بہت اچھی ہیں۔۔۔۔

نہیں دعا اگر میں اچھی ہوتی تو اسے کسی اور سے نہیں مجھ سے محبت ہوتی۔۔۔۔

آپی پلیز۔۔۔۔

ہاں دعا اگر میں اچھی ہوتی تو میرا رنگ سفید ہوتا تو وہ مجھ سے محبت کرتا لیکن دیکھو ایسا نہیں ہے اسے مجھ سے نہیں اپنی دوست نہیں اس سے بیا سے پیار ہو گیا ہے دعا وہ جب مجھ سے اپنی محبت کا اعتراف کر رہا تھا مگر وہ اعتراف میرے لیے نہیں کسی اور کے لیے تھا اس کے منہ سے کسی اور کی محبت کا سن کے میرا دل کیا میں مر جاؤں میرا دل بند ہونے کو تھا لیکن میرے دوست کو میرے دل کی حالت کا پتہ نہیں چلا۔۔۔

آپی پلیز دعا بھی رونے لگی۔۔

دعا مجھے دکھ ہے اس بات کا کہ کیوں وہ میری آنکھوں میں محبت نہیں دیکھ سکا کیوں وہ نہیں دیکھ سکا میں اس کے لیے اپنی جان میں دیکھ سکتی ہوں۔۔۔۔

اہ وہ زوروں سے چیخی تھی۔۔۔

آپی آپی پلیز بس کریں نا نہ روئیں دیکھنا آپ کے نصیب میں دانش بھائی سے بھی اچھا آئے گا۔۔

دعا مجھے دانش سے اچھا نہیں وہی چاہیے پلیز دعا اللہ سے مانگو نہ کہ مجھے دانش مل جائے میں تو روز مانگتی ہوں اپنے اللہ سے اللہ مجھے دانش دے دے لیکن شاید اللہ کو میری دعا قبول نہیں کرنی تھی دعا کو سمجھ نہیں آرہا تو کیسے حور کو سنبھالیں۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

اگلے دن داہم نے حور سے بات کرنے کا سوچا وہ ابھی یونیورسٹی داخل ہوئی تھی کہ اس کے راستے میں آگیا۔۔۔

حور مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔

پہلے تو تمیز سے حورم میڈم کہو اور جو بات کرنی ہے وہ تمیز سے میرے آفس میں آکر کرنا یوں راستے میں کھڑے ہو کے میں تمہاری بات نہیں سن سکتی۔۔وہ غصے میں کہتی ہوئی چلی گئی۔۔۔

داہم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی آپ داہم ملک کی محبت ہے آپ اتنا ایٹیٹیوڈ تو ہونا چاہیے آپ میں چلیں آپ سے بات کرنی ہے تو وہاں ہی چل کر لیتے ہیں وہ بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔۔۔۔

پہلے تو حورم نے کلاس لی داہم کو خوب انتظار کروایا پھر جا کر اسے اپنے آفس میں بلایا۔۔۔۔

بڑی دیر لگا دیا آپ نے حور۔۔۔اس نے میڈم کہنا پھر سے گوارا نہ کیا تھا۔۔۔

حور نے اسے گھورا جی بولو کیا بات کرنی تھی تم نے۔۔۔

وہ بھی اس کے سامنے چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔

میں نے تمہیں بیٹھنے کے لیے تو نہیں کہا تھا داہم ملک وہ چبا چبا کر بولی۔۔۔

ارے حور میں جو بات کرنے جا رہا ہوں وہ بیٹھ کر سکون سے کرنے والی ہے۔۔۔۔

جلدی کرو جو بات کرنی ہے مجھے اگلی کلاس بھی لینی ہے۔۔۔۔

بات یہ ہے حور کہ مجھے پتہ ہے کل آپ کے رشتہ دیکھنے والے آئے تھے تو وہ انکار کر گئے ہے۔۔حور نے لب بھینچ کو اسے دیکھا تو۔۔۔۔

تو یہ کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں حور کو تو جیسے سانپ سونگ گیا تھا وہ تو کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

داہم ملک اگر یہ مذاق ہے تو بہت برا مذاق ہے اور میں ایسا مذاق برداشت نہیں کروں گی۔۔

نہیں حور یہ مذاق نہیں ہے میں سچ میں آپ سے پیار کرنے لگا ہوں اور شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

گیٹ آوٹ داہم ملک مجھ پر ترس کھانے کی ضرورت نہیں ہے یہ میری کہیں شادی نہیں ہو رہی تو تم ہیرو کی طرح آو گے اور شادی کر لو گے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

لیکن داہم ڈھیٹوں کی طرح مسکراتے ہوئے اٹھا اور اس کے سامنے جا کھڑا ہو۔۔۔۔

حور آپ کی شادی تو مجھ سے ہی ہو گی اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا ایک تھپڑ کی آواز کمرے میں گونجی تھی۔۔۔

میں نے کہا اپنی بکواس بند کرو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔

داہم نے اپنی لال انگارا آنکھوں سے حور کو دیکھا حور کو آج پہلی دفعہ داہم سے ڈر لگا تھا وہ لمبا چوڑا لڑکا اس کے سامنے حور خود کو چھوٹا ہی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

داہم نے حور کو پکڑا اور دیوار کے ساتھ لگایا حور تو شاک میں تھی یہ داہم کر کیا رہا ہے۔۔۔۔۔

حور بات سنیں میری آپ اپنے اس کزن دانش کو پسند کرتی ہیں کیا۔۔ داہم نے کرب سے پوچھا۔۔۔

حور تو حیران تھی کہ آج تک دانش اس کی دل کی بات نہیں جان پایا تھا تو یہ کیسے جان گیا۔۔۔

ہاں میں پسند کرتی ہوں اسے اور چھوڑو میرا بازو وہ اپنے آپ کو چھڑواتے ہوئے بولی۔۔ لیکن داہم نے مزید مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔

حور ایک بات آپ کان کھول کر سن لیں آپ کی شادی صرف اور صرف داہم ملک سے ہوگی اور کسی سے نہیں اگر دانش نے ہمارے بیچ آنے کی کوشش کی تو میرے ہاتھوں مارا جائے گا وہ۔۔۔

ی۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہو مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔

حور میں سچ کہہ رہا ہوں دو دن بعد میرے گھر والے رشتہ لے کر آئیں گا اگر آپ نے انکار کیا تو اٹھا کر لے جاؤں گا آپ کو اگر کسی نے بیچ میں آنے کی کوشش کی تو مار دوں گا۔۔وہ جنونی انداز میں بولا۔۔۔

حور کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے پلیز داہم چھوڑو تمہیں شرم نہی آتی تم مجھ سے 5 سال چھوٹے ہو بچے ہو تم ابھی۔۔۔

محبتوں میں عمریں نہی دیکھی جاتی اور جو عمر دیکھ کر محبت کرتا ہے وہ محبت نہی ہوتی داہم اس کے آنسو دیکھ کر پیچھے ہوا تو حور نے سانس لیا

۔۔۔

حور میں آپ سے پیار کرتا ہوں میرے پیار کو پیار ہی رہنے دیں یہ نہ ہو وہ جنون بن جاے اور وہ کسی کے لیے اچھا ہے ہو گا وہ یہ کہہ کر چلا گیا۔۔

پیچھے حور حیران پریشان تھی کہ یہ کب ہوا کہ داہم اس سے پیار وہ تو ہمیشہ اس کا مذاق بنایا کرتا تھا۔۔۔

اسے اب ڈر لگنے لگا تھا وہ کیا کرے کیا نہ کرے اگر داہم رشتہ لے کر آگیا تو اس کے گھر والوں نے مجھے دیکھ کر انکار کر دیا۔۔۔

میں دانش۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اس کا سر میں ایک درد کی ٹیس سی اٹھی تھی جسے وہ اگنور کر گئی تھی اس نے اپنا بیگ اٹھایا اور گھر چلی گئی۔۔۔

وہ گھر آئی تو زرمین نے پریشانی سے پوچھا طبیعت ٹھیک تو ہے نا بیٹا۔۔۔

جی ماما میں ٹھیک ہوں میں کچھ دیر بس ریسٹ کرنا چاہتی ہوں یہ کہہ کر کمرے میں چلے گی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooo

دعا تو بالاج سے دور دور ہی رہتی تھی بالاج اس کی حرکتیں دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

جتنا بھی دور بھاگنا ہے بھاگ لو ہنی آنا تو تمہیں میرے پاس یا تم کو ہنی۔۔۔

oooooooooooooooooooo

داہم بھی گھر گیا تو سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا نہ کسی سے بات کی اور نہ ہی کچھ کھایا پیا اسے بس اپنے ڈیڈ کا انتظار تھا وہ ائیں تو وہ حور کے گھر جائیں رشتہ لے کر۔۔۔۔

دوسری طرف نوال کو تو اب داہم کے علاوہ کچھ سوچتا ہی نہیں تھا۔۔

oooooooooooooooooooo

رات کو حور کمرے میں آئینے کے سامنے بیٹی کنگھی کر رہی تھی کہ دانش آگیا۔۔۔

ارے دانی تم یہاں وہ اب دانش سے دور دور ہی رہتی تھی اس سے دور رہنے کے لیے خود کو اب عادی بنا رہی تھی لیکن جب بھی وہ اس کے سامنے آتا تھا وہ خود کو کمزور ہی پاتی تھی۔۔۔

حور یار مجھے تمہارے یہ بال بہت پسند ہے کتنے پیارے لمبے گھنے بال ہیں نا لیکن بیا کے تو چھوٹے سے بال ہیں۔۔وہ منہ بناتے ہوئے بولا بیا کے نام پر حور پھر سے اداس ہوئی تھی۔۔۔

جب بیا اس گھر میں آئے گی نا تو میں خود تیل لگایا کروں گی لمبے ہو جائیں گے وہ مسکرا کر بولی۔۔۔

ٹھیک ہے بالکل اپنی طرح کے لمبے بال کرنے ہیں۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے۔۔حور جو نوز پن میں نے لا کر دی تھی وہ کیوں نہیں پہنی تم نے۔۔۔

میرا دل نہیں کر رہا۔۔۔

اوہو لاؤ میں پہناؤ تم کو ایک تمہیں اتنے شوق سے لا کر دی اوپر سے تم نخرے کر رہی ہو۔۔۔

نہیں نہیں دانش میں پہن لوں گی۔۔۔

ارے دو نا حور۔۔۔۔

حور نے ڈبے میں سے چھوٹی سی یہ نوز پن جو ہیرے کی تھی اس کے سانولے چہرے پر بے حد خوبصورت لگ رہی تھی وہ اس سے پہنانے لگا تو دانش کو اتنا قریب محسوس کر کے سانس روک گئی تھی۔۔

وہ اس کے حواسوں پر چھا رہا تھا اس کے کلون کی خوشبو حور کو اپنے سانس بند کرنے پر مجبور کر گئی تھی لیکن وہ اس کا نہیں تھا وہ نوز پن پہنا کر پیچھے ہوا تو حور نے کھلی سانس لیا دیکھو کتنی پیاری لگ رہے ہیں یہ دانش نے کہا۔۔۔۔

حور نے خود کو آئینے میں دیکھا تو ناک میں پہنی نوز پن سے نظر اپنے پیچھے کھڑے دانش پر گئ تو بے اختیار ہی مسکرا دی۔۔۔۔

ہاں بہت پیارا لگ رہا ہے وہ اپنے اور دانش کے کپل کو دیکھ کر بے اختیار ہی کہہ گئی۔۔۔۔

اب میری طرف کیا دیکھ رہی ہو نوز پن پیاری لگ رہی ہے۔۔۔۔

ہاں ہاں وہیں وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی دانش بھی مسکرا کر باہر چلا گیا پھر سے اس کے دل کی حالت جانے بغیر۔۔۔

oooooooooooooooooooo

اگلے دن دانش نے بیا کو بتا دیا تھا کہ وہ لوگ اس کے گھر آ رہے ہیں بے بیا نے بھی اپنی ماں کے بتا دیا وہ بیچاری بھی اپنی بیٹی کے لیے چپ کر گئی تھی۔۔۔۔۔

واجد ساجدہ زرمین عثمان صاحب تیار ہو گئے تھے نوال اور دعا نے کہا بھی تھا کہ انہیں جانا ہے لیکن بڑوں نے منع کر دیا کہ پہلے ہم دیکھ آئیں پھر چلتے ہیں دعا اور نوال منہ بنا کر حور کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

دانش کا کہنا تھا کہ حور ضرور جائے گی وہ اس کی دوست اس کا حق ہے اسے کیا پتہ تھا کہ وہ اس کے دل پر کیا قیامت گزارا ہے۔۔۔

حور نے بلیک اور وائٹ کلر کا ڈریس پہنا سر پر وہیں چادر جو ہمیشہ رہتی تھی وہ چادر اسے دانش نے دی تھی اسے بہت پسند تھی آنکھوں میں کاجل پھر بھی وہ بے حد اداس لگ رہی تھی۔۔۔

دعا نے اپنی بہن کو دیکھا تو اسے دکھ ہوا کوئی اپنی محبت کا رشتہ دیکھنے جا رہا ہو تو دل میں تکلیف تو ہوتی ہے نا۔۔۔

آپی آپ تیار ہیں دعا نے حور سے کہا تو حور نے لال ہوتی آنکھوں سے دعا کو دیکھا۔۔۔

آپی آپ کی آنکھیں اتنی لال۔۔۔

حور تم ٹھیک ہو نا۔۔نوال نے بھی پوچھا۔۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں بس آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا چلو ہم لیٹ ہو رہے ہیں ہم چلتے ہیں وہ ان کی کچھ بھی کہے بغیر چلی گئی۔۔۔۔

سب لوگ گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے واجد تو بیا کہ گھر کی چھوٹی چھوٹی گلیوں کو دیکھ کر ناک منہ چڑھا رہے تھے۔۔۔۔

دانش کو پتہ تھا کہ اس کے باپ کو دولت سے پیار کے وہ ہمیشہ امیر لوگوں کو عزت دے لیکن وہ بیا سے سچی محبت کرتا تھا وہ کیسے اسے چھوڑ دیتا۔۔۔

سب لوگ بیا کہ گھر پہنچے تو اس کا چھوٹا سا گھر دیکھ کر واجد نے دانش کو غصے سے دیکھا دانش کچھ نہ بولا

اس نے حور کی طرف دیکھا خون نے سر ہاں میں لایا اور تسلی دی چلے

تایا ابو۔۔۔واجد بھی اس کی بات سن کر اندر چلے اندر بیا ذور اس کی ماں

ان کا ہی انتظار کر رہے تھے بیا کی ماں نسرین نے جب واجد خان کو دیکھا

تو اس کے رنگ اڑے تھے۔۔۔

اور واجد نے بھی نسرین کو دیکھا تو اسے دانش پر جی بھر کر غصہ

آیا۔۔۔

واجد بھائی آپ نسرین نے صدمے سے پوچھا۔۔۔

دانش تم مجھے اس شخص کے گھر لے کے جس نے ہماری کمپنی میں ہمیں

دھوکہ دیا تھا مگر اس لڑکی کا باپ بھی دھوکے باز تھا تو یہ لڑکی بھی اس

کی ہی بیٹی ہے۔۔۔

بیا کو اپنے بارے میں یہ سن کر غصہ تو بہت اس نے دانش کو خونخوار

نظروں سے دیکھا لیکن یہاں بھی دانش کی دوست ہی کام آئی۔۔۔۔

تایا ابو ا بیٹھے پلیز کیا پتا بیا ایسی نہ ہو۔۔پلیز وہ التجائی لہجے میں بولی عثمان نے بھی بھائی کو سمجھایا تو وہ بیٹھ گئے حور نے بیا کو دیکھا جو بے حد خوبصورت تھی اسے دانش کی پسند پر رشک آیا تھا۔۔۔

بیا نے بھی حور کو دیکھا تو دانش نے سب کا انٹروڈکشن کروایا بیا یہ حورم ہے میری کزن پلس بیسٹ فرینڈ۔۔

ہیلو بیا۔۔

ہیلو حورم بیا تو حورم کے سانولے رنگ دیکھ کر خوش ہوئی تھی۔۔۔

انہہ۔۔میں تو سمجھی تھی پتہ نہیں کتنی خوبصورت ہو گی ہے تو کالی نکلی وہ دل یہ دل میں ہنسی تھی۔۔حور کو اس کی تہمسرانہ نظریں اپنے وجود میں پڑھتی نظر آرہے تھے عثمان زرمین سجدہ کو تو بیا پسند آئی تھی لیکن واجد کا تو منہ ہی بنا ہوا تھا۔۔

بیا کو کسی کی کال آئی تو اس نے سب کی طرف دیکھا اور اٹھ کر کمرے میں چلی گئی تھوڑی دیر بعد حور کے کپڑوں پر بھی غلطی سے چائے گر گئی تو وہ آنٹی سے کمرے کا پچھ کر اپنا ڈریس کو دھونے چلے گئے۔۔۔۔

غلطی سے وہ بیا کہ کمرے کے آگے سے گزرنے لگے تو اسے۔اندر سے آواز آئی اور وہ وہاں ہی رک گئی۔۔۔۔

ارے میری جان وہ دانش کو میں نے اپنے جال میں ایسا پھنسایا ہے کہ وہ چاہ کر بھی نہیں نکل پائیں گے اب وہ مجھ سے سب گھر والوں کی رضامندی ہو یا نہ ہو مجھ سے ضرور شادی کرے گا اس کے لیے ایسے حالات پیدا کروں گی کہ وہ میرے جال سے نکل ہی نہیں پائے گا۔۔۔۔

حور کا تجھے سن کر کاٹو بدن لہو والا حساب تھا وہ تو سکتے میں چلی گئی تھی کہ یہ دانش کی پسند ہے وہ اسے دھوکہ دے رہے ہیں یہ اس سے یہ برداشت نہ ہوا وہ اندر چلی گئی۔۔۔۔

اور بیا جس کا چہرہ دیوار کی طرف تھا حور نے اس کا کندھا پکڑ کر اپنی طرف منہ کی اور ایک زوردار تھپڑ اسے مارا تھا۔۔۔

بے غیرت لڑکی تایا ابو ٹھیک ہے تم نے میرے دوست کو اپنے جال میں پھنسایا۔۔۔۔

بیا تو ایک دفعہ پریشان ہو گئی تھی کہ اگر اس نے دانش کو بتا دیا تو لیکن جلدی ہی خود کو کمپوز کیا۔۔۔۔۔

اچھا حور میڈم کو میری سچائی پتہ چل چکی ہے تو کیا دانش تمہارا یقین کرے گا۔۔۔۔

ہاں وہ میرا یقین کرے گا میں اس کی دوست ہوں بچپن سے وہ مجھے جانتا ہے کہ میں جھوٹ نہیں بولتی۔۔۔

حور ڈارلنگ چلو تم بھی اپنا جو شوق پورا کر کے دیکھ لو لیکن دانش صرف میرا ہے اور مجھ سے شادی کرے گا۔۔۔۔

اب میں بھی دیکھتی ہوں تم سے کیسے شادی کرتا ہے حور جانے لگی تو بیا نے اسے پکارا۔۔۔۔

حورم بے بی افسوس کی بات ہے تمہارا دوست تمہارے دل کی بات نہیں جان پایا حورم کا دل جیسے بند ہونے کو تھا۔۔

کہ کیا مطلب۔۔۔۔

مطلب یہ ہے کہ تم بیچاری اپنے سے پانچ سال چھوٹے کزن کو پسند کرتے ہو اور وہ کزن تم جیسے کالی لڑکی کو پسند نہیں کرتا وہ مجھے پسند کرتا ہوں۔۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔

ایسی ہی بات ہے حرم بی بی بیا نے تمسخرانہ لہجے میں بولا تو حورم کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر بیا کے چہرے پر مسکراہٹ ائی تھی حورم بھی بنا کچھ کہے چلی گئی۔۔۔

اہ حورم ڈارلنگ گے تم نے میری کامیابی میں رکاوٹ پیدا کی تو وہ حال کرو گی کہ تم یاد رکھو گی۔

حرم نیچے گئے تو اس نے طبیعت خرابی کا بہانہ کیا تو

سب گھر والے واپس اٹھ کر آ گئے۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

واجد بھائی پلیز معاف کر دے ہماری پرانی غلطی کو میری بیٹی کا خوشی کا سوال ہے آپ کے بیٹے کی محبت کا سوچ کر جواب دیجیے گا۔۔۔

واجد تو کچھ نہ بولے لیکن عثمان نے تسلی بخش جواب دیا کہ آپ کو سوچ کر جواب دے گے سب لوگ گھر کے لیے روانہ ہو گے تھے۔۔۔۔

حورم گھر آئی تو اس نے دانش کو بتانے کی کوشش کی لیکن دانش کے پاس ٹائم ہی نہیں تھا اور وہ چلا گیا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کسے بتائیں پھر تایا ابو کا خیال آیا تو صبح بات کرنے کا سوچا۔۔۔۔

حور بتاؤ نا کیسی تھی وہ لڑکی۔۔نوال بے صبری سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

ٹھیک تھی نا وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔

حورم آپی مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے نوال شرماتے ہوئے اپنی دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولنے لگی۔۔۔

۔ مم بولو۔۔ حورم کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔۔۔۔

حورم آپی وہ جو آپ کا اسٹوڈنٹ ہے نا داہم مجھے وہ بہت پسند ہے میں پیار کرنے لگی ہوں میری پہلی نظر کا پیار ہے اور وہ مجھے بلکل میرے زین شاہ ناول جیسے ہیرو کی طرح لگتا ہے میرا دل لے لگا ہے آپی وہ میری مدد کریں نا تاکہ وہ بھی مجھے پسند کرنے لگ جائے۔۔

حور کا دھیان بیا سے ہٹ کر داہم کی طرف چلا گیا۔۔

کک۔کیا وہ حلق کے بل چلائی۔۔۔نوال تم ایسا کیسے سوچ سکتی ہوں وہ ایک بدتمیز بے ہودہ لڑکا ہے حور نے چبا چبا کر الفاظ ادا کیے اسے داہم

کا پرپوزر کرنا یاد آگیا اگر داہم اس کا رشتہ لے کر آیا تو نوال کا دل ٹوٹ جائے گا اور وہ اسے غلط سمجھے گی۔۔حورم دل میں سوچنے لگی۔۔۔

آپی ایسے تو نہ بولیں ہا تھوڑا سا مغرور ہے مگر دل کا بہت اچھا ہے آپی وہ میرے تو دل کے ساتھ ساتھ پھیپھڑوں گردوں پر بھی پھیل چکا ہے اس کے محبت کا وائرس۔۔

نوال شٹ اپ جاؤ یہاں سے تم ایسے فالتو باتیں نہ سوچو تم چھوٹی ہو ابھی اپنی پڑھائی پھر دھیان دو ٹھیک ہے میں صبح بات کرونگی اس سے تمھارے لیے مگر تم ابھی اپنی پڑھائی پھر دھیان دو۔۔۔

ارے تھینک یو حور تم بہت اچھی ہو وہ اس کے گلے لگ گئی اور پڑھائی والی بات پھر منہ بناتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

حورم نے صبح یونیورسٹی جا کر داہم سے بات کرنے کا سوچا۔۔۔۔

نوال نے رات کو داہم کو کال بھی کی تھی داہم نے اٹھا بھی لی اوس سب کی خیر و آفیت معلوم کی تھی نوال تو خوش ہو گئی تھی کے داہم اس سے بات کر رہا ہے۔۔۔

داہم نوال کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا یہ لوگ حور کے گھر والے تھے کسی کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

داہم کو پتا تھا نوال اسے پسند کرتی ہے وہ اس کی آنکھوں میں باقی لڑکیوں کی طرح اپنے کئے پسندیدگی دیکھ چکا تھا لیکن وہ نوال کا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا وہ اسے حور کے گھر والے فرد کی طرح عزیز تھی۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اگلے دن حور اپنی یونیورسٹی کے لیے تیار ہو کر نیچے تو سب ہی وہاں موجود تھے دانش بھی وہاں آکر بیٹھ گیا۔۔۔

پاپا آپ نے کیا فیصلہ کیا۔۔واجد نے اسے دیکھا ابھی میں نے کچھ نہیں سوچا ابھی مجھے آفس جانا ہے اس بارے میں سوچ کر جواب دوں گا۔۔۔

دانش نے لب بھیچ کر واجد کو دیکھا۔۔حور نے اسے تسلی دی لیکن حور کو اب واجد سے بات کرنی تھی وہ دانش کی زندگی برباد نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

اس نے رات کو بات کرنے کا سوچا سب اٹھ کر چلے گئے تو وہاں صرف دعا نوال اور حور ہی بچے تھے۔۔۔

دعا تمہارے سٹڈی کیسی جا رہی ہے۔۔۔

آپی ایک دم ہٹ جا رہی ہے اور نوال تمہاری۔۔۔

حور میری بھی بہت اچھی جا رہی ہے لیکن بس یہاں تک ہی پڑھوں گی آگے نہیں پڑھنا۔۔

آپی مجھے بھی نہیں پڑھنا لیکن وہ کھڑوس جلاد خان مجھے آگے پڑھانا چاہتا ہے میں کیا کروں۔۔۔وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔آپی مجھے شادی کرنے کا شوق ہے۔۔وہ شرماتے ہوئے بولی نوال اور حور کا منہ ہی کھل گیا تھا اور پاس کھڑا بالاج جو پانی پینے آیا تھا اسے تو اچھو ہی لگ گیا تھا۔۔

دعا کا تو وہم گمان میں بھی نہیں تھا اس کا مذاق اس پر بھاڑی پڑے گا۔۔۔

آپی نوال منہ تو بند کریں اپنا وہ ان کے کھلا منہ دیکھ کر ہنستے ہوئے کہنے لگی۔۔نوال اور حور نے اسے اشارہ بھی کیا کہ چپ کر جاؤ لیکن دعا کو سمجھ ہی کہاں آرہی تھی۔۔۔

میں بتا رہی ہوں مجھے کوئی ہٹا کٹا پیارا سا لڑکا ملا تو میں شادی کر لوں گی وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔۔

ویسے دعا پہلے حور اور بالاج بھائی کی شادی تو ہو لینے دو پھر تمہاری بھی کر دیں گے اب نوال بھی مزے سے بولی اسے پتہ تھا اب بالاج سے دعا کو کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔

اوہو نوال تمہاری بھائی کو تو انہی کی طرح کھڑوس بیوی ملنی چاہیے ہر ٹائم مجھ پر روعب جماتے رہتے ہیں اللہ کرے ان کے جیسے بیوی ملے تب پتہ چلے گا کہ مجھ پر کیا بیتتی ہے وہ ڈرامہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

بس کرو دعا نوال نے منمناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور حور کی ہنسی نکل رہی تھی بالاج کا سرخ منہ دیکھ کر اور دعا کی درگت کا سوچ کر۔۔۔

بڑا شوق ہے تمہیں دعا کوئی جوان لڑکا ڈھونڈ کر شادی کرنے کا بالاج نے دانت پیستے ہوئے بولا اور دعا کی تو مانو جان ہی نکل گئ تھی اس نے پھر نوال اور حور کی طرف دیکھا جو مسکرا کر کندھے اچکا گئی تھیں۔۔۔

دعا نے گہرا سانس لیا خود کو اس جلاد کے غصے کو برداشت کرنے کے لیے تیار کرنے لگی۔۔۔۔

اب بتاؤ مجھے کیسے بیوی ملنی چاہیے دعا نے بالاج کی طرف منہ کیا تو وہ سینے پر ہاتھ بندھے کھڑا تھا۔۔۔۔

وہ وہ بالاج بھائی بالاج کا تو چہرہ سرخ ہو رہا ہے دعا کی ہمت کیسے ہوئی تھی کسی لڑکے کا ذکر کرنے کا۔۔۔

نوال اور حور تو آہستہ آہستہ وہاں سے کھسک گئی تھی۔۔۔۔

اللہ جی ان کے سامنے ہی میری زبان پھسلنی تھی کیا۔۔

تم ذرا میرے کمرے میں آؤ دعا یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔۔۔

دعا نے ادھر ادھر دیکھا تو دونوں ہی غائب ہوں یہ دونوں کہاں گئی منہ کھولے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔

مجھے بچانے اس جلاد سے اللہ جی وہ اپنی آنکھوں میں مضنوعی آنسو لاتے ہوئے بولی کیونکہ یہ آنسو ہی اب اسے بچا سکتے تھے مگر اسے نہیں پتہ تھا کہ آج جو وہ شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال چکی ہیں وہ کمرے میں گئ تو بالاج کمرے کے بیچ و بیچ کھڑا تھا۔۔۔

جی بلاج بھائی ابھی وہ کچھ اور کہتی ہے کہ بلاج سیکنڈ سے پہلے پلٹا اسے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔

دعا کی کمر دیوار کے ساتھ لگی تو ایک درد کی لہر وجود میں اٹھی تھی وہ ڈر سے آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔

اہہہ۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہنی کیسی اور لڑکے کا اپنے منہ سے ذکر کرنے کا بولو۔۔۔

وہ۔۔۔دعا نے ڈرتے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تو۔بالاج کی سرخ آنکھوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

وہ میں مذاق کر رہی تھی۔۔۔

آئندہ تمہارے منہ سے کسی اور کا نام سنا تمہارے یہ چھوٹی سی جان کے لیے اچھا نہیں ہو گا ہنی وہ اس کی آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔۔دعا تو بالاج کا لمس اپنے بازو پھر پا کر جی جان سے کانپی تھی۔۔۔

پیچھے ہوں بالاج بھائی پھر سے بھائی کہہ کر اس نے اپنی شامت بلوائی تھی۔۔۔۔

ہنی بولو خان۔۔۔۔دعا نے آنسو ضبط کرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

بولو ہنی وہ دعا کے بال گرفت میں لے کر بولا۔۔۔۔

خا۔۔۔خان پیچھے ہوں وہ مشکل سے بولی تو بالاج کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔

گڈ ہنی تمہیں یہ یاد رکھنا ہے کہ تم صرف میری ہو اور بہت جلد میں تمہیں اپنے پاس لے آؤں گا وہ دعا کے سر پر دھماکہ کر رہا تھا بہت جلد میں چچا سے بات کروں گا ہماری شادی کی دعا تو سکتے میں تھی اسے لگ رہا تھا کہ اس کے کانوں میں سور پھونکا جا رہا ہے۔۔میں کیوں آپ سے شادی کروں گی وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔

ہنی یہ بہت پتہ چل جائے گا لیکن یہ بات تمہارے منہ سے نکلی تو اچھا نہیں ہوگا بالاج نے پھر سے اسے ڈرایا تھا وہ ڈر کر سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔

بالاج مسکرا کر پیچھے ہوا تو دعا جلدی سے دھکا دے کر اپنے کمرے میں بھاگی۔۔۔۔

میری معصوم سی ڈرامے باز ہنی آج پھر سے ڈرا دیا تم کو اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا مسکرایا تھا۔۔۔۔

دعا کمرے میں آئی تو سے ایسا لگ رہا تھا اسے سانس مشکل سے آ رہی ہے یہ بلاج بھائی کیا کہہ رہے ہیں شادی نہیں نہیں اگر میں کسی کو بتاؤں گی تو وہ پھر سے غصہ کریں گے اس نے اپنی حالت ٹھیک کی اور کالج جانے کے لیے تیار ہونے لگی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooo

حور یونیورسٹی گئی تو وہاں اسے اب داہم کے آنے کا انتظار تھا جو کہ آ ہی نہیں رہا تھا اس کے پاس اس کا نمبر بھی نہیں تھا کہ کال کر کے پوچھ لیتی ہوں سارا دن اس نے داہم کا انتظار کیا وہ ابھی نوال کی

خوشیاں نہیں چھیننا چاہتی تھی لیکن سب کچھ غلط ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

دانش نے بیا کو بہت بار کال کرنے کی کوشش کی لیکن بیا کال ہی نہیں اٹھا رہی تھی تنگ آکر بیا نے رات کو کال اٹھائی۔۔۔۔

کیا بات ہے اب دانش۔۔۔

بیا یار کیا ہوا ہے کیوں ایسے بات کر رہی ہیں صبح سے کالز کر رہا ہوں تم اٹھا ہی نہیں رہے۔۔۔

کیونکہ مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔۔۔

کیوں نہیں کرنی دانش کی تڑپ دیکھ کر دوسری طرف بیا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی کیونکہ میں ایک بکاؤ لڑکی ہوں آئی سمجھ اور میں تمہارا لائق نہیں ہوں روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

کیا بکواس ہے بیا یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔۔

میں ٹھیک کہہ رہی ہوں دانش کل تمہاری کزن حورم میرے منہ پر تھپڑ مار کے گئی ہے اور کہہ کر گئی ہیں کہ وہ تم سے بچپن سے پیار کرتی ہے اور میں تم دونوں کے بیچ سے نکل جاؤں۔۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ بیا حور ایسا کچھ نہیں کر سکتی دانش کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔

ہاں میں جھوٹ کہہ رہی ہوں حور ہی سچ کہہ سکتی ہے مجھے پیسوں کا لالچ دے کر گئی ہے کہ تم لوگ غریب ہو جتنے چاہو گی میں پیسے دے

دوں گی تمہاری جان چھوڑ دوں اور تم سے شادی کرے گی زور زور سے رونے لگی۔۔۔

دانش میں تم کو ایسی لگتی ہو۔۔۔۔

بیا حور ایسا نہیں کہہ سکتی وہ۔۔۔۔

تو سکتے میں تھا ٹھیک ہے پھر تم ہی اس سے پوچھ لو اور فون بند کیا۔۔۔

دانش بالوں میں ہاتھ پھیرتا خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

دوسری طرف واجد خان اور ساجدہ کے پاس حور آئی۔۔۔

السلام بیٹا خیریت آج ہماری بیٹی ہمارے پاس آئی ہے۔۔۔

تائی امی کیا پہلے بھی تو آتی ہوں وہ ان کے سامنے بیٹھی۔۔

تایا ابو مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔۔

ہاں بیٹا بولو۔۔۔۔

پھر حور نے اپنے اور بیا کے بیچ ہوئے واقع اور ساری باتیں واجد اور ساجدہ کو بتائیں ساجدہ تو منہ کھلے سن رہی تھی واجد کا بھی غصے سے برا حال تھا ہمیں پہلے ہی شک تھا کہ وہ دھوکے باز باپ کی دھوکے باز بیٹی ہے وہ ضرور کچھ کھیل کھیلیں گی۔۔۔

تایا ابو میں اپنے دوست کی زندگی برباد ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی واجد نے حور کی آنکھوں میں کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کی۔۔۔

دعا حور کہاں ہے۔۔۔۔

دانش بھائی انہیں میں نے تایا ابو کے کمرے کی طرف جا کے دیکھا ہے وہ غصے سے واجد کے کمرے کی طرف گیا۔۔۔۔

حور کیا تم ہمارے دانش کو پسند کرتی ہو حرم نے اپنا جھکا ہوا سر جلدی سے اٹھایا تایا ابو وہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

تم ہماری بیٹی ہو ہم تمہارے دل کی بات نہیں جانیں گے تو کون جانے گا ساجدہ نے حیران ہوتے ہوئے حور کی طرف دیکھا۔۔

بیٹا جو بات دل میں ہے وہ کہہ دو اپنا باپ سمجھ کر ہی۔۔

تایا ابو آپ مجھے باپ کی ہی جگہ پر ہے۔۔۔۔

تایا ابو میری پسند کرنے کا کیا ہوتا ہے وہ تو بیا کو پسند کرتا ہے نا۔۔باہر کھڑے دانش پر آسمان گرا تھا میں اس سے بچپن سے پیار کرتی ہوں لیکن کیا فائدہ اس کا۔۔وہ دکھی لہجے میں بولی اسے پتہ نہیں تھا کہ وہ آج سے اپنا دوست بھی کھو دے گی۔۔دانش کا تو غصے کے مارے برا حال تھا وہ کچھ اور سننا ہی نہیں چاہتا تھا وہ لڑکھڑاتا ہوا کمرے میں چلا گیا میں بچپن سے ہی دانش سے پیار کرتی ہوں پیار کرتی ہوں تایا ابو اپ کبھی

دانش کی شادی بیا سے نہ ہونے دینا حور کی آوازیں اس کے کانوں میں بج رہی تھی۔۔۔

اہہہ۔۔۔حورم وہ غصے سے چیخا۔۔۔

نہیں حور تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا تمہیں مجھ سے میری محبت نہیں چھیننی چاہیے تھی اس کا مطلب بیا ٹھیک کہہ رہی تھی وہ اپنے بال ہاتھوں میں پھسائے بیڈ پر بیٹھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کریں جسے بچپن سے دوست سمجھا تھا وہیں سے دھوکہ دے رہے تھے اس کی محبت سے دور کر رہے تھی۔۔۔

وہ اٹھا اور جلدی سے حور کے کمرے میں یہ اندر گیا حور ابھی تک کمرے میں نہیں آئی تھی وہ وہاں ہی بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں آئی تو دانش کو اپنے کمرے میں دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔۔

ارے دانی تم کب آیئے وہ خوش ہوتے ہوئے بولی کوئی کام تھا کیا۔۔۔

وہ جھٹکے اٹھا اور اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا اور اپنی لال انگارا آنکھیں اس کے کالی آنکھوں میں ہے ڈالی۔۔۔

دانی وہ جس نے کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی اس کے سخت پکڑ اور ایسا رویہ دیکھ کر وہ دنگ رہ گئ تھی۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی حور بی بی کتنا معصوم بننے کا ناٹک کرنا ہے تم نے

۔۔۔۔

د۔۔۔دانی حرم کی آنکھوں سے آنسو بہ کر اس کے گالوں کو گیلا کر رہے تھے کیا کر رہے ہو تو پیچھے ہو دانش کے اتنے قریب آنے سے وہ شرم اور ڈر سے کانپ رہی تھی۔۔۔

دانش نے تو کبھی اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی پر اب۔۔۔۔

حور مجھے ایک بات سچ سچ بتانا مجھے جھوٹ پسند نہیں۔۔۔۔

ہاں ہاں وہ ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تم مجھے پسند کرتی ہو مجھ سے پیار کرتی ہو وہ سخت لہجے میں بولا۔۔۔۔

وہ تو آنکھیں پھاڑے دانش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہوں کہ مجھے کیسے پتہ چلا کہ تمہارے دل میں کیا ہے ہے نا۔۔۔۔

ہاں یا نہ بولو وہ دھاڑا تھا۔۔۔۔

د۔۔۔دانی پلیز درد ہو رہا ہے مجھے چھوڑو۔۔۔۔

اور مجھے درد نہیں ہوا کہ میری دوست ہی مجھے میری محبت سے دور کر رہی ہے کب سے یہ چل رہا ہے تمہارے کالے دل میں۔۔۔

حور تو شاک کی کیفیت میں تھی آج اپنے دوست کے الفاظ سن رہے تھے اس نے آنکھیں بند کر کے پھر سے کھولی کہیں اس کی غلط فہمی نہ ہونے کی آنکھیں کھولنے کے بعد بھی تلخ حقیقت اس کے سامنے تھی آج درد دینے والا اس کا دوست ہی ہے۔۔۔

دانی میری بات سنو وہ بیا ٹھیک لڑکی نہیں ہے وہ دھوکہ دے رہی ہے وہ۔۔۔

بس وہ نہیں تم دھوکہ دے رہی ہو۔۔بیا کے خلاف سارے گھر والوں کو کر دیا اور اپنے پیار کے بارے میں بتا دیا لیکن نہیں حور بی بی تم کیا سمجھ رہی ہو تم مجھے حاصل کر لو گی یہ غلط فہمی دل سے نکال دو تم اب میری دوست بننے کے بھی قابل نہیں۔۔۔

دانی۔۔۔۔

لیکن وہ بغیر اس کی سونے چلا گیا وہ دیوار کے ساتھ بیٹھی آج پھر سے اپنی قسمت پر روئی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اٹھی اور کھڑاتی ہوئی بیڈ پر گری تھی آج اس کا دوست کا یقین اٹھ گیا تھا لیکن وہ ابھی بھی دل سے اسے دوست اپنا سب کچھ مانتی تھی اس کے سر میں شدید ٹھیس اٹھی تھی لیکن اسے پرواہ ہی کب تھی اپنی وہ تو اج دانش کے رویے کو برداشت کر رہی تھی۔۔!!

ooooooooooooooo

صبح حور سے اٹھا نہ گیا وہ یونیورسٹی جانا نہیں چاہتی تھی لیکن اسے داہم کو منع بھی کرنا تھا وہ اب دانش کا یقین توڑ چکی تھی اب نوال کو موقع نہیں دینا چاہتی تھی کہ وہ اس سے نفرت کریں۔۔۔

وہ کھانے کے ٹیبل پر آئی تو اس کی طبیعت بہت خراب تھی۔۔۔۔

آپی کیا ہوا ہے آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔۔

زرمین نے بھی اپنی بیٹی کو دیکھا جس کا چہرہ مرجھایا مرجھایا ہوا تھا کیا ہوا ہے ہماری گڑیا کو عثمان بھی بولے تھے۔۔۔۔۔

اتنے پیار سے حور کی آنکھوں میں پھر سے آنسو آگئے تھےکچھ نہیں پاپا ماما میں ٹھیک ہوں بس سر میں درد ہیں بیٹا یونیورسٹی نہ جاؤ نا۔۔۔۔

نہیں پاپا جانا ضروری ہے آج ٹیسٹ بھی لینے ہیں اور ایک اہم میٹنگ بھی ہے۔۔۔۔۔

چلو میں دانش کو کہتا ہوں چھوڑ آئے گا۔۔دانش کا نام سن کر اسے پھر سے رات کا واقعہ یاد آیا تھا۔۔۔۔

ن۔۔نہیں بابا میں خود چلی جاؤں گی ڈرائیور انکل کے ساتھ۔۔

لیکن بیٹا۔۔۔

پاپا پلیز مجھے لیٹ ہو رہا ہے ابھی میں چلتی ہوں ٹھیک ہے بیٹا دھیان سے جانا اوکے پاپا وہ عثمان کے گلے لگی اور ان کے ماتھے پر ایک بوسہ دے کر چلی گئی عثمان بھی اس کی پشت دیکھ کر مسکرائے تھے۔۔۔

ہماری بیٹی کتنی سمجھدار ہیں نہ بہت اچھی ہے اللہ اس کے نصیب اچھے کرے آمین آمین سب کے منہ سے آمین نکلا تھا۔۔

واجد خان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اب ان کے کھیلنے کا وقت آگیا تھا۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooo

حور یونیورسٹی گئی وہاں اس نے داہم کو ڈھونڈنے کی کوشش کی اور کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ اسے پیچھے سے آواز آئی۔۔۔

مجھے ڈھونڈ رہی ہیں کیا حور ایک دم سے ڈر کر دور ہونے لگی لیکن قسمت کی ماری کا پاؤں مڑ گیا وہ گرنے لگی۔۔۔

داہم نے اسے گرنے سے بچا لیا اپنی باہوں میں لے کر حور نے آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔

ارے میری حور آنکھیں کھولے میں نے آپ کو بچا لیا ہے کبھی گرنے نہیں دوں گا یہ داہم ملک کا آپ سے وعدہ ہے حور نے اپنی آنکھیں کھولیں جلدی سے پیچھے ہوئے سوری کہنے لگی۔۔۔۔

مجھے ڈھونڈ رہی تھی کیا وہ بھی مسکراتا ہوا بولا۔۔۔

ہاں میں نے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔

کیا بات کرنی ہے آپ کو۔۔۔۔۔

وہ دونوں ایک سائیڈ پر چلے گئے۔۔۔

دیکھو داہم۔۔۔۔

دیکھ ہی تو رہا ہوں آپ کو حور کتنی خوبصورت ہیں آپ سچی اگر کبھی کوئی مجھ سے پوچھے نہ کہ دنیا کی حسین ترین لڑکی کون سی ہے تو میں کہوں گا کہ وہ حور ہے صرف اور صرف داہم ملک کی حور وہ حور کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔۔۔

حور کے اتنے میں ہی گال لال ہو گئے تھے۔۔۔۔

ارے حور آپ تو بلش کر رہی ہیں میں نے تو ابھی کچھ کیا ہی نہیں وہ شراتی لہجے سے بولا۔۔۔

بدتمیز بے شرم ایسی کوئی بات نہیں تم شروع سے ہی ڈھیٹ ہو بے شرم ہو یا میرے سامنے بنتے ہو وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

آپ مجھے ایک دفعہ بے شرم بننے کا موقع تو دے پھر میں آپ کو بتاؤ گا بے شرم کیسے بنتے ہے آپ بھی میری بے شرمی دیکھ کر شرما جاے گی وہ جزبات میں آکر کہنے لگا۔۔۔

حور تو اس کی ایسی بکواس سن کر جانے لگی تھی لیکن داہم نے ہاتھ پکڑ کر دوبارا اسے بٹھا دیا۔۔۔۔

سوری وہ ابھی بھی مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی حور۔۔۔۔

حور اسے دیکھنے لگے کے ایک وہ شخص تھا جسے وہ جسے وہ بچپن سے جانتی تھی وہ اس کے دل کا حال نہیں جان پایا تھا اور ایک یہ ہے جو کچھ مہینے پہلے ملا اتنا پیار کرنے لگا ہے اس کے دل کا حال جان جاتا ہے لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو دغا دے چکا تھا کہ اب دانش کے علاوہ کسی اور کا سوچ بھی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔۔

کیا سوچ رہی ہیں حور آپ۔۔۔

داہم پلیز تم میرے گھر رشتہ لے کر مت آنا وہ نوال ہے نا میری بہن وہ تم کو پسند کرتی ہیں اور میں نہیں چاہتی کہ وہ مجھے غلط سمجھے کہ میں نے اس کی محبت چھین لی وہ سسکتے ہوئے بولی داہم کچھ نہ بولا حور نے اس کی چپ دیکھتے ہوئے سر اٹھا کر دیکھا تو داہم کی آنکھیں لال ہو رہی تھی۔۔۔

حور میری بات کان کھول کر سن لے میں نے آپ کی بہن کو نہیں کہا تھا کہ مجھے پسند کرے اور نہ میں ان سے محبت کرتا ہوں میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ سے ہی شادی کروں گا۔۔

لیکن داہم پلیز۔۔۔

میں آج آپ کے گھر آرہا ہوں اگر آپ نے انکار کیا تو مجھے زبردستی بھی کرنی پڑی آپ کے ساتھ تو میں کروں گا سمجھ رہی ہے نا آپ۔۔۔

حور کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔۔۔۔

حور آپ کی یہ خوبصورت آنکھیں رونے کے لیے نہیں بنی ہیں یہ صرف مجھے دیکھنے کے لیے بنی ہے میں ان میں آنسو نہیں اپنا عکس دیکھنا چاہتا ہوں وہ حور کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

لیکن میں دانش سے پیار کرتی ہوں۔۔۔۔

ایک دفعہ مجھ سے شادی ہو جائے مجھ سے بھی پیار ہو جائے گا وہ ضدی لہجے میں بولا۔۔۔

پلیز داہم۔۔۔۔

نو حور میرے دل پر میرا اختیار نہیں ہے اب میں کچھ نہیں کر سکتا آپ جانتی ہمیں کتنا ضدی ہوں حور نے چپ ہو جانا ہے بہتر سمجھا وہ جانتی

تھی وہ کتنا ضدی ہے وہ بعد میں کچھ کرنے کا سوچ کر چپ ہو گئی تھی

اور گھر آگئی تھی سمجھ نہیں آرہا تھا وہ ماما پاپا کو کیسے بتائے کے داہم رشتہ لانا چاہتا ہیں اس میں اتنی ہمت نہیں تھی خود گھر والوں کو بتائیں----

اسے ایک طرف نوال کی بھی ٹینشن تھی کیونکہ وہ کیا سوچے گی سب سوچوں کو جھٹکتے ہوئے بیڈ پر بیٹھے موبائل دیکھنے کی جس میں اس کی اور دانش کی تصویریں تھیں----

جس میں وہ کبھی ہنس رہے اور کبھی ایک دوسرے کی ناک کھینچ رہے ہیں اس کی آنکھوں سے آنسو بہن نکلے تھے کیا میں اب اپنا دوست ہو چکی ہوں کیا کئی آنسو تواتر اس کی آنکھوں سے نکلے تھے---

oooooooooooooooooooooooo

دانش نے بیا سے معافی مانگی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ وہ اس سے ہی شادی کرے گا بیا تو اپنے پلان میں کامیاب ہونے پر بہت خوش تھی کہ دانش کے دل میں حور کی نفرت کا وہ پہلا بیج لگا چکی ہیں اب بس کسی طرح سے وہ جلدی سے شادی کرے بعد کی وہ بعد میں دیکھ لیں گی۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooo

بالاج کو احمد ملک نے بتا دیا تھا کہ وہ آج رات ان کے گھر آنا چاہتے ہیں حور کو پتہ ہی نہیں تھا کہ بالاج بھی انہیں جانتے ہوں گے بلاج نے خوش ہوتے ہوئے انہیں آنے کا کہا تھا اور گھر میں بھی بتا دیا تھا زرمین ساجدہ نے بھی تیاریاں شروع کر دی تھی۔۔۔

ماما کون آرہا ہے ہمارے گھر جو اتنے تیاریاں ہو رہی ہیں۔۔۔

ارے نوال وہ بالاج کے بزنس پارٹنر ہے نا وہ آرہے ہیں۔۔۔

او اچھا کون ہے وہ ماما دعا اور حور بھی کچن میں آگئی تھی۔۔۔

حور تو پریشان تھی کہ رات کو تو داہم لوگوں نے آنا ہے لیکن وہ چپ رہی۔۔۔

پتہ نہیں بیٹا تمہیں پتہ تو ہے بالاج کہاں بتاتا ہے ہمیں کچھ۔۔۔

ہاں ماما وہ تو ہے ہی کھڑوس دعا منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

شرم کرو بڑا بھائی ہے تمہارا۔۔

انہہک۔۔۔بھائی ہی تو نہیں کہنے دیتے وہ دل میں سوچتے ہوئی چلی گئی۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

حور نے دانش سے بات کرنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ اس کی بات ہی نہیں سن رہا تھا وہ اپنا دوست کی بے اعتباری سے جی بھر کر رونا آرہا تھا۔۔

رات کا وقت تھا سب لوگ تیاریاں کر چکے تھے احمد ملک تانیہ اور ساتھ میں داہم بھی اگیا تھا واجد داہم کو احمد ملک کے ساتھ دیکھ کر خوش ہوا تھا۔۔۔

احمد ملک بھی سب سے مل کر خوش ہوئے تھے عثمان نے بتایا انہیں کی داہم حور کا سٹوڈنٹ ہے نوال اور حور کو داہم کے پاپا کو بالاج کر بزنس پارٹنر دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔۔۔۔

ایک طرف نوال تھی کہ اب شاید ان کی شادی ہو جائے اور حور نوال کی خوشی دیکھ کر دکھی ہو رہی تھی اسے داہم پر بے حد غصہ آرہا تھا جو کہ انتہا کا ضدی تھا۔۔۔۔

ارے داہم بیٹا ہمیں تو پتہ ہی نہیں تھا کہ آپ ہماری بزنس پارٹنر احمد ملک کے بیٹے ہیں۔۔۔۔

جی انکل مجھے بھی نہیں پتہ تھا کہ آپ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔۔۔۔

حور اور نوال نے کھانا وغیرہ آگے رکھا تو احمد ملک اور تانیہ نے نوال کو حور سمجھا تھا نوال بس تھوڑی سی ہیلتھی تھی ورنہ وہ بھی بہت پیاری تھی ان کی تو وہم گمان میں بھی نہیں تھا کے داہم حور کی بات کر رہا ہے۔۔۔۔

بالاج اور دانش بھی بیٹھے تھے کھانا کھانے کے بعد داہم نے احمد کو اشارہ کیا تو انہوں نے بات کرنا شروع کی نوال دعا اور سب ہی بیچ میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

حور دانش کو دیکھ رہی تھی جب کہ دانش ناراض حور کو آج دیکھ بھی نہیں رہا تھا جبکہ داہم کی نظریں تو حور کے خوبصورت چہرے پر ٹکی تھی ۔۔لیکن حور کو بار بار دانش کی طرف دیکھنے پر اسے غصہ آرہا تھا لیکن ضبط کیے وہ خاموش بیٹھا رہا۔۔۔

نوال بھی داہم کو آج جی بھر کر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

واجد اور عثمان ہم لوگ آپ لوگوں سے ایک بات کرنے آئے ہیں سب نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا۔۔۔۔

کیا بات ہے احمد کیا بات کرنی ہے واجد نے کہا۔۔۔۔۔

بلاج تو داہم کو دیکھ رہا تھا جس کی نظر حور پر اٹکی تھی اور کچھ کچھ معاملات سمجھ گیا تھا۔۔۔۔

اسے بھی داہم اچھا لگا تھا اگر حور کا وہاں ہو جاتا تو اپنی بہن کے لیے بہت خوش ہوتا۔۔۔

ہم اپنے بیٹے داہم کے لیے آپ کی بیٹی حورم خان کا رشتہ لے کر آئے ہیں اور وہاں بیٹھے سب لوگوں کو ہی سانپ سانگ گیا تھا۔۔۔۔

حور کا تو چہرہ سفید پڑا تھا لیکن نوال کی تو مانو جان ہی نکل گئی تھی دانش کا چہرہ حد تک سرخ ہوا تھا اس نے نظریں اٹھا کر حور کو دیکھا جو کہ پہلے ہی دانش کو دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں کئی آنسو تھے لیکن دانش نے نظریں پھیر لی جیسے کے اسے کوئی فرق نہ پڑتا ہو۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں اپ احمد آپ کا بیٹا ہماری بیٹی سے چھوٹا ہے۔۔۔

احمد ملک حیران ہوا کہ نوال تو دیکھنے سے بڑی نہیں لگتی لیکن یہ حورم ہے نا انھوں نے نوال کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

حور کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو یعنی کہ وہ نوال کے خوبصورتی دیکھ رہے تھے اور اس سے ہی حور سمجھ رہے تھے۔۔۔

آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے احمد میری بیٹی یہ نہیں یہ ہے میری بیٹی حورم۔۔۔احمد اور تانیہ نے حورم کی طرف دیکھا جو کہ بلیک کلر کے سوٹ میں سرپر دوپٹہ لیا پرکشش لگ رہی تھی لیکن احمد ملک کا چہرے کا تاثرات بگڑے تھے انہوں نے داہم کی طرف دیکھا جو کہ حورم کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

نوال نے خونخوار نظروں سے حور کو دیکھا تھا جو کہ اس کی محبت کو چھین رہی تھی دعا تو اپنی بہن کے لیے بہت خوش تھی۔۔۔

ہماری بیٹی داہم سے بیٹے سے بڑی ہے۔۔۔

کوئی بات نہیں انکل میں آپ کی بیٹی حور کو دل سے چاہتا ہوں اور اپنی مرضی سے شادی کرنا چاہتا ہوں آپ یقین کریں اپ کی بیٹی کو میں بہت خوش رکھوں نا داہم نے عثمان اور زرمین کو کہا تو وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔

نوال اٹھ کر چلی گئی حور کو پتہ تھا وہ ناراض ہو گئی ہے۔۔۔

حور تو کچھ بولی ہی نہیں رہی تھی۔۔۔تانیہ ملک کو تو حور بہت اچھی لگی تھی سلجھی ہوئی پیاری سی بچی تھی وہ خوش تھی اپنے بیٹے کی پسند سے۔۔۔

دیکھیے احمد ہم آپ کو سوچ کر جواب دیں گے اپنی بیٹی سے پوچھ کر عثمان نے کہا۔۔۔

داہم بہت چھوٹا ہے حورم بیٹی سے۔۔۔عثمان صاحب سے مخاطب ہوئے۔۔۔۔

انکل شادی تو میں صرف حور سے ہی کرونگا کیوں کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں اور میری نظر میں عمر معنی نہی رکھتی میں نے ان سے محبت کی ہے مجھے فرق نہی پڑتا دنیا کیا سوچتی ہے لوگ کیا سوچتے ہے میں کرونگا شادی تو بس حورم سے اور کسی سے نہی سمپل سی بات ہے انکل جی اگر حور نے رشتے ہے انکار کیا یا آپ لوگوں نے تو مجھے کوئی شرمندگی نہی ہوگی میں حور کو اٹھا لے جاؤنگا اور نکاح کر لونگا وہ ایک نظر حورم پھر ڈال کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔حورم کے پاؤں ہاتھ سن پڑھ گئے تھے جیسے کوئی جسم مردہ سا ہو جاتا ہے

سب حیرت سے کھلے منہ کے ساتھ داہم کے جنونی روپ کو دیکھنے لگی۔۔۔تانیہ حیران تھی اس کا بیٹا اتنا بڑا کب سے ہو گیا ہے جو اتنے بڑے بڑے فیصلے کرنے لگ گیا ہے۔۔۔

بھائی صاحب دیکھے سوچ سمجھ کر جواب دیجئے گا کوئی جلدی نہیں ہے ہمیں حورم بیٹء بہت پسند آئی ہے اور سب سے بڑی بات میرے بیٹے کو بہت پسند ہے حورم اور مجھے اپنے بیٹے کی پسند اور انشاللہ آپ لوگوں سے مجھے امید ہے ہمیں جواب ہاں میں ملے گا تانیہ بیگم حورم کے پاس گئی اور اس کے ماتھے پھر بوسہ دے کر مخاطب ہوئی۔۔۔

بیٹا میرے بیٹے کی زندگی کا سوال ہے سوچ سمجھ کر جواب دیتا میرا بیٹا عشق کرتا ہے تم سے دل مت توڑنا اس کا تمھیں نفرت کرنے والے ہر موڑ پھر ملے گے مگر محبت کرنے والوں میں سے میرا بیٹا بھی شمار ہے پلیز بیٹا جواب ہاں میں دینا اور وہ اٹھ کر چلے گی۔۔۔۔

حور کچھ سمجھ ہی نہی آیا وہ تو بلکل ساکت سی بیٹی ہوئی تھی وہ کیسے اپنا آپ کسی اور کو سونپ دیتے جب کہ اس کے دل میں دانش تھا آج وہ کس کرب سے گزر رہی تھی وہ وہی جانتی تھی ایک طرف دانش ایک

طرف نوال اپنا دل اپنے کیفیت اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے کیا نہیں۔۔۔۔

گڑیا۔۔بالاج نے حورم کے ہاتھ پھر ہاتھ رکھ کر اسے مخاطب کیا۔۔۔۔۔

حورم کا سکتہ ٹوٹا تھا۔۔جج۔جی۔۔بیٹا جاؤ آرام کر لو کوئی زور زبردستی نہی ہے سوچ سمجھ کر جواب دیتا

حور بھی بھاگتی ہوئی جلدی سے نوال کے کمرے میں گئی وہ نوال کے دل میں اپنے لیے غلط فہمی پیدا کرنے نہیب چاہتی تھی مگر نوال نے دروازہ بند کیا ہوا تھا۔۔۔۔

نوال پلیز دروازہ کھولو اندر سے توڑ پھوڑ کی آوازیں آرہی تھی۔۔چلی جاؤ حور یہاں سے ورنہ میں کچھ کر دوں گی تم جھوٹی ہو چلی جاؤ یہاں سے

حور بھی آنسو بہاتی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔مہمان بھی چلے گئے تھے۔۔۔۔

سب لوگ آپس میں صلاح مشورہ کر رہے تھے بلاج کو تو داہم ٹھیک لگا تھا چاچو چاچی ہمیں تو اچھا لگا ہے ایک دفعہ حور سے پوچھ لیں اگر وہ راضی ہے تو آگے بڑھاتے ہیں بات۔۔۔

دانش بیٹا تمہاری تو دوست ہے تم کیا کہتے ہو۔۔۔

مجھے اس معاملے میں کچھ نہیں پتہ میں آپ لوگ جیسا آپ لوگ چاہیں وہ رکھے لہجے میں بولتا ہوا کمرے میں چلا گیا۔۔۔

سب لوگ اس کے رویے کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے کہ اسے کیا ہو گیا ہے دانش کا تو غصے کے مارے برا حال تھا اس کی محبت چھین کر اب وہ کسی اور سے شادی کرے گی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

دعا نوال کے کمرے میں گئی تو یہ سارا سامان ادھر ادھر بکھرا ہوا تھا۔۔۔

نوال یہ کیا حال کیا ہے کمرے کا۔۔۔۔

چلی جاؤ تم بھی دعا تم تو اپنی بہن کا ہی ساتھ دو گی نا میں نے تم لوگوں کو بتایا تھا کہ مجھے داہم پسند ہے میں اسے پیار کرنے لگی ہوں لیکن حور نے مجھ سے میرے محبت چھین لی۔۔

اور باہر کھڑا دانش جو یہاں سے گزر رہا تھا وہ اپنی بہن کی بات سن کر اس کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا تھا وہ حور کے کمرے میں گیا لیکن وہاں حور کو اپنے ماں باپ کے سامنے رشتے کی رضامندی دینا دانش کو آگ لگا گیا تھا۔۔۔۔

عثمان اور زمین تو خوش تھے انہیں اتنا اچھا لڑکا ملا ہے عثمان و زرمین چلے گئے۔۔۔۔

دانش اندر آ گیا ہے حور اٹھ کر واش روم جانے لگی لیکن دانش نے اس کا بازی پکڑ کر اس پھر گرفت سخت کر دی حور کو لگا جیسے ابھی اس کا بازو ٹوٹ جائے گا وہ اس حملے کے لیے تیار نہیں تھے وہ ڈر اور خوف سے کانپنے لگی تھی۔۔۔

حور بی بی یہ رو رو کر اپنا درد کس کو دکھا رہے ہو اب تمہارا کام تو پورا ہو گیا ہے نا۔۔۔

چھ۔۔۔ چھوڑو مجھے دانی۔۔۔

ششششش۔۔ آواز نا آئے تمہاری۔۔۔۔

وہ اسے چھوڑ کر پیچھے ہوا اور بیڈ پر جاکر بیٹھ گیا تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر حور کو دیکھنے لگا۔۔ حور آہستہ آہستہ چلتے اس کے پاس آئی۔۔

وہاں ہی کھڑی رہو میرے پاس مت آنا وہ اٹھا اور اس کے ارد گرد چکر لگانے لگا۔۔۔۔

چھا چلو ایک بات بتاؤ۔۔۔۔

حور اسے الجھی نظروں سے دیکھنے لگی اور اسے آج دانش سے خوف آ رہا تو اس کا لہجہ اس کے حرکتیں وہ بے ہوش ہونے کے در پر تھی۔۔۔

پہلے میری محبت مجھ سے چھینی گھر والوں کو منع کیا کہ تم مجھ سے پیار کرتی ہو ہے نا مجھ سے پیار کرتی ہو نا وہ اس کے سامنے آتا ہے اس کا منہ دبوچے دھاڑا تھا۔۔۔

ہاں ہاں کرتی ہوں وہ سسکتے ہوئے بولی۔۔۔

تو پھر میری بہن کی محبت کیوں چھینی بولو۔۔۔۔

اہہہ۔۔۔وہ ڈر کر پیچھے ہونے لگی لیکن دانش نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگایا حور تو سانس روک گئی تھی دانش کے اس قدم پر۔۔

پہلے میری پھر میری بہن کی محبت دور کرنے کی کوشش کی تمہارے یہ معصوم سے چہرے کے پیچھے کتنے گھناؤنے چہرے ہیں پہلے یہ بتاؤ مجھے چلو بتاؤ وہ زور سے چیخا تھا۔۔۔

مجھے درد ہو رہا ہے چھوڑو۔۔۔۔

میں تو شادی کر لوں گا بیا سے لیکن اپنی بہن کی محبت نہیں چھیننے دوں گا دیکھتا ہوں تم کیسے اپنے یار اس داہم سے شادی کرتی ہو وہ اس سے بیڈ پر پھینکتا چلا گیا۔۔۔۔

حور تو صدمے میں تھی یہ اس کا دوست ہے دانش یہ تھا لیکن وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی دیتی اس نے تو دانش سے دور رہنے کے لیے رشتہ کے لیے ہاں کی تھی اور داہم نے بھی دھمکی دی تھی کہ وہ دانش کو

نقصان پہنچائے گا اگر میں نے اس رشتے سے انکار کیا تو میں کیا کرتی وہ سوچتی ہوئی کب سے پتہ نہ چل۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooo

یہ داہم تم مجھے وہ سانولے کلر کی لڑکی دکھانے لے گئے تھے آر یو میڈ تم پاگل ہو جس طرح کہ ہماری سوسائٹی ہے وہاں وہ لڑکی سروائیو نہیں کر سکتی۔۔۔۔

لیکن پاپا وہ میری محبت ہے اور وہ سمجھدار ہے وہ سروائیو کر لے گی میں کچھ نہیں جانتا مجھے حور سے ہی شادی کرنی ہے وہ بھی غصے میں کہہ کر چلا گیا۔۔۔

دیکھ رہی ہوں پاگل ہو گیا تمہارا بیٹا۔۔۔

احمد مسئلہ ہی کیا ہے اتنی اچھی بچی ہے حور مجھے تو بہت پسند آئی ہے

تم تو بس اپنے جیسے ہی پسند آتی ہے تمہیں بھی تو غریب گھر سے ہی لے کر آیا تھا نا۔۔۔۔

احمد دیکھے نہ میں بھی تو رہ رہی ہوں نا یہاں سروائیو کر رہی ہوں تو وہ بھی کر لے گی۔۔۔۔

میں سمجھنا نہیں چاہتا میں سوچا ہے داہم کی شادی حور سے نہیں ان کی دوسری بیٹی نوال سے کروں گا اتنی پیاری بچی ہے وہ کہہ کر چلے گئے۔۔۔

اف یہ باپ بیٹوں کا کیا کروں گی میں۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

نوال نے رات کو داہم کو کال کی تھی جو کہ بڑی مشکل سے داہم نے اٹھائی تھی۔۔۔

داہم۔۔۔

جی کیا ہوا ہے نوال وہ جان کے بھی انجان بن رہا تھا۔۔۔

داہم کیا تم کو حور نے بتایا نہیں کہ میں تم کو پسند کرتی ہوں پھر تم کیوں حور کا رشتہ لے کر آگئے ہو نوال نے روتے ہوئے بولی۔۔۔

دیکھو نوال میں حور کو شروع سے ہی پسند کرتا ہوں میں تم سے محبت نہیں ہے مجھے حور نے بتایا تھا لیکن دل کا کیا کروں جو صرف اسی سے محبت کرتا ہے نوال کی ہچکیاں بند ہی نہیں ہو رہی تھی دوسری طرف داہم نے نوال کے سسکیاں سن کر لب بھینچ گیا۔۔۔

پلیز نوال لیکن آگے سے ٹوں ٹوں کی آواز آنے لگی کال بند ہو چکی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

عثمان اور زرمین تو بہت خوش تھے کہ انہیں اتنا اچھا لڑکا ملا ہے دعا بھی خوش تھی لیکن حور اور دعا نوال کے لیے دکھی تھی حور نے نوال سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن نوال نے بات کرنا بھی گوارا انہ سمجھا وہ سمجھتی تھی کہ حور نے اس سے اس کی محبت چھینی ہے حور دانش کے سامنے بھی کم ہی آتی تھی بیا نے دانش کا سر کھا رکھا تھا تھا کہ وہ اس سے شادی کرے اس سے ورنہ وہ جان دے دے گی تنگ آکر دانش آج بیا سے ملنے گیا تھا بیا نے خودکشی کی دھمکی دی تھی جو کہ دانش بیچارے نے سچ مان لیا۔۔۔

وہ اس سے ملنے چلا گیا پیار بھی تو وہ بہت کرتا تھا بیا یار یہ کیا پاگل پن ہے تم نے خودکشی کرنے کی کوشش کیوں کی۔۔۔

کیونکہ دانش میں تم سے پیار کرتی ہوں اور تمہارے گھر والوں نے غریب سمجھ کر رشتے سے انکار کر دیا اگر تم مجھ سے سچا پیار کرتے ہو تمہیں آج ہی مجھ سے شادی کرنی ہوگی۔۔۔۔

کیا آج وہ اچھا خاصا حیران ہوا تھا شادی لیکن اتنی جلدی دیکھو بیا میں گھر والوں کو راضی کروں گا دوبارہ وہ مان جائیں گے نہیں۔۔۔

دانش وہ نہیں مانیں گے مجھے آج ہی شادی کرنی ہے نہیں کرنی تو بتاؤ امی نے میرے لیے رشتہ دیکھا ہے میں وہاں ہاں کر دوں گی پلیز بیا یار ایسی بات نہ کرو تو کیسی باتیں کروں دانش بیا غصے سے بولی۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے مجھے سوچنے کا ٹائم دو اور پریشان ہوا تھا اور بیا کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی ٹھیک ہے کل تک کا ٹائم ہے نہیں

تو مجھے چھوڑ دینا یہ کہہ کر وہ چلی گئی دو دن ہو گئے تھے داہم نے حور سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن حور کو تو بے حد غصہ تھا داہم نے اس میں اس کے دوستوں کے سامنے ذلیل کروا دیا ہے ان کی دوستی توڑ دی ہے داہم گھر آیا تھا کہ اس کے ماں نے بتایا کہ اس کی خالہ کی طبیعت اور اسے ابھی دبئی جانا ہے داہم کو ساتھ جانا ہو گا۔۔۔

لیکن ماما میں کیسے جا سکتا ہوں بیٹا میں اکیلی کیسے جاؤں گی تم میرے ساتھ چلو گے جلدی سے ٹکٹ بک کرواؤں داہم یہ سن کر کمرے میں چلا گیا اس نے حور سے اس کا موبائل نمبر لیا تھا اس نے کمرے میں آکر حور کو کال کی جو کہ حور نے اٹھا بھی لی۔۔۔ہیلو حور لیکن حور کچھ نہ بولی وہ کم ہی بات کرتی تھی حور کچھ تو بولیں پلیز میں کیا بولوں حور نے غصے سے کہا۔۔۔۔

حور میری خالہ کی طبیعت خراب ہے جس کی وجہ سے میں اور ماما دبئی جا رہے ہیں آپ پلیز اپنا خیال رکھیے گا میں تین دن تک واپس آجاؤں گا۔۔۔۔۔

آپ اپنا خیال رکھیں گی نا۔۔۔

میری فکر مت کرو وہ بے روخی سے بولی اور فون رکھ دیا۔۔۔

اف میری حور میں آکر آپ کو منا لوں گا اسے کیا پتہ تھا وہ چلا گیا تو حور کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھو دے گا۔۔۔

حور کتنی ہی دیر نوال اور داہم کے بارے میں سوچ رہی ہو ان سب میں پھنس گئی تھی۔۔۔۔

دانش نوال کے کمرے میں گیا دیکھا نوال اداس سے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا نوال ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔۔

کچھ نہیں بھائی ویسے ہی۔۔۔

میں جانتا ہوں نوال تم کیوں اداس ہو۔۔۔۔

نوال نے سر اٹھا کر دانش کی طرف دیکھا دانش نے سر ہاں میں ہلایا

۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تم داہم کو پسند کرتی ہو۔۔۔۔۔

بھائی وہ وہ رونے لگی تھی۔۔۔

میری بہن میرا وعدہ ہے تم سے تمہاری محبت دوں گا داہم کی شادی

حورم سے نہیں تم سے ہی ہو گی۔۔۔۔

نوال نے بھیگی آنکھیں اٹھا کر دانش کی طرف دیکھا بھائی آپ سچ کہہ

رہے ہیں نا۔۔۔

ہاں میری جان تم پریشان نہ ہو حورم کو تمہاری محبت نہیں چھیننے دوں گا وہ غصے سے حورم کو سوچنے لگا۔۔۔

وہ ایک طرف داہم اور اس کی ماں چلیں گے ایک طرف حور اور دعا اس بات سے انجان سوئی ہوئی تھی اگلے دن ان پر کیا قیامت گزرے گی۔۔۔

اگلے دن سب ناشتہ کرنے بیٹھے تھے حور نے دانش کو دیکھا جو اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا بیٹا آج ہمیں تمہاری ماما کی دوست کے بیٹے کی شادی ہمیں وہاں جانا ہے آپ لوگوں نے جانا ہے کیا عثمان نے حور و دعا سے پوچھا۔۔۔

حور تو پہلے ہی نہیں جاتی تھی لیکن دعا کو بڑا شوق تھا ایسی جگہوں پر جانے کا۔۔۔

نہیں پاپا میں نہیں جاؤں گی میری کچھ طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

لیکن پاپا میں جاؤں گی دعا خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے تم کو دعا کہیں جانے کی بالاج بھی بولا تھا۔۔۔۔

کیوں میں کیوں نہیں جا سکتی۔۔۔

بالاج نے غصے سے دعا کو دیکھا۔۔۔

پاپا دیکھے نہ بالاج بھائی کیسے دیکھ رہے ہیں۔۔۔

ارے بالاج بیٹا کیوں ہماری معصوم سی بیٹی کو تنگ کرتے ہو۔۔۔۔

چھوٹے پاپا آپ کی یہ بیٹی کو قابو بھی تو میں ہی کر سکتا ہوں نا۔۔۔۔

ہاں ہاں یہ بات تو ہے عثمان بھی ہنستے ہوئے بولے تھے۔۔۔

پاپا کیا آپ بھی بالاج بھائی کے ساتھ مل جاتے ہیں دعا جان بوجھ کر بھائی کو لمبا کرتے ہوئے بولی تو مسکراتے ہوئے بالاج کو دیکھا تھا۔۔۔

بالاج اس کی شرارت سمجھ کر مسکرا گیا تھا۔۔۔

نہیں بیٹا ہمیں دیر ہو جائے گی آپ تھک جاؤ گی اور ہمیں کیا پتہ وہاں رہنا پڑ جائے تو آپ کے پیپر ہو رہے ہیں نا۔۔۔

پاپا آخری پیپر ہے میرا تو بیٹا وہ دھیان سے دے۔۔۔

پاپا جب میں آؤں گی تب چلے جانا وہ ضدی انداز میں بولی۔۔۔

بیٹا واجد بھی بول رہے تھے۔۔۔

تایا ابو اب آپ بھی پاپا کے سائڈ لیں میں نہیں بولتی وہ جان بوجھ کر روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

سب اس کی بات پر ہنس رہے تھے۔۔۔

حور نے نوال سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن نوال نے اسے اگنور کیا جس کی وجہ سے حور کو دکھ ہوا اور وہ بھی چپ کر کے ایک سائیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

بڑی مشکل سے دعا کو منایا تھا کہ وہ نہ جائے اور وہ مان بھی گئی تھی جو کہ اس کے لیے اچھا ہی تھا۔۔۔۔

دانش نے بہت سوچنے کے بعد فیصلہ کیا تھا کہ وہ آج بیا سے شادی کرے گا بعد میں وہ اس سے گھر لے آئے گا تو سب کو اسے قبول کرنا پڑے گا لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔۔..

دعا اور نوال پیپر دے کر آگئی تھی حور بھی گھر آگئی تھی رات کا وقت تھا سب کھانا کھا رہے تھے کہ بالاج کے نمبر پر کسی کی کال آئی اس نے کال اٹھائی اور جو کچھ اسے سننے کو ملا تھا وہ سکتے میں چلا گیا تھا پھٹی پھٹی آنکھوں سے سب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا بالاج واجد نے اسے پتھر کا بنا ہوا دیکھ کر پوچھا۔۔۔

پاپا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیسے بولے۔۔۔

کیا ہوا بالاج حور بھی بولی۔۔۔

چھوٹے پاپا چھوٹی مما کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے وہ ہاسپٹل میں ہے دعا اور حور تو مرنے کے قریب تھی کیا ماما پاپا نے دعا نے بھاگتے ہوئے باہر جانا حور کا بھی برا حال تھا بالاج نے مشکل سے دعا کو پکڑا۔۔۔

بالاج بھائی وہ وہ ماما پاپا وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

واجد ساجدہ سب ہی ہاسپٹل چلے گئے تھے دعا اور حور بھی چلی گئ تھی وہاں جا کر ان پر ایک اور قیامت ٹوٹی کے زرمین کا تو موقع پر انتقال ہو گئیا تھا دعا اور حور کو تو صدمے پا صدمہ مل رہا تھادعا تو بے ہوش ہوگئ تھی۔۔۔حور کو بھی کہاں ہوش تھا لیکن اسے اپنی چھوٹی بہن کو سنبھالنا تھا بالاج اور دانش کو چکر لگا رہے تھے کبھی ادھر تو کبھی ادھر

۔۔۔

واجد تو بس ایک جگہ کھڑے تھے ویسے انہیں کوئی دکھ نہ تھا لیکن دکھاوے کے لیے وہ بھی جھوٹے آنسو بہا رہے تھے۔۔۔

بالاج نے مشکل سے دعا کو ہوش میں لے کر آئے لیکن اس کی کافی طبیعت ہوتی تھی جا رہی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔

میرے چاچو کیسے ہیں بالاج۔۔۔۔

دیکھیے ان کی حالت بھی خراب ہے وہ آپ سب لوگوں سے آخری بار ملنا چاہتے ہیں سب لوگ اندر چلے۔۔۔۔۔

حور اور دعا کی تو اپنے باپ کی حالت دیکھ کر دل پھٹنے کو تھا بھاگتے ہوئے عثمان کے گلے لگی۔۔۔۔

عثمان نے اپنا آکسیجن ماسک اتارا تو بالاج اور دانش کو بلایا۔۔۔۔۔

بیٹا میری بیٹیوں کے ذمہ داری اب آپ لوگوں پر ہے وہ اٹکتے ہوئے بولے میرے پاس وقت کم ہے داہم کو بلائیں میں اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں میری آنکھوں کے سامنے میری بیٹیوں کی ذمہ داری پوری ہو جائے۔۔۔

نہیں پاپا آپ کو کچھ نہیں ہو گا ماما تو ہمیں چھوڑ کر چلی یہاں آپ نا جائیں پلیز ہم مر جائیں گے دعا اور حور تو دھاڑے مار مار کر رو رہی تھی۔۔۔۔

بڑے پاپا آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

داہم کو بلائیں عثمان نے مشکل سے کہا۔۔۔۔

پاپا وہ نہیں آئے گا وہ دوسرے ملک گیا ہوا ہے حور نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بالاج بیٹا کیا تم میری بیٹی سے شادی کرو گے وہ اٹکتے ہوئے بولے۔۔۔۔

پاپا حور صدمے میں بولی تھی۔۔۔

چاچو آپ ٹھیک ہو جائیں بعد میں سب دیکھ لیں گے۔۔۔۔

نہیں بیٹا میرے جانے کے بعد میری بیٹیوں کو اگر اسے مضبوط ہاتھوں میں دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔

ساجدہ تو دعا اور حور کو مشکل سے سنبھال رہی تھی دعا ساجدہ بیگم گلے لگ کر رونے لگی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے چاچو میں دعا سے شادی کروں گا دعا کو صدمے کے مارے برا حال تھا وہ اور اس کی شادی بالاج بھائی سے ساجدہ اور واجد بھی حیران تھے۔۔۔

بس پھر کیا تھا تھوڑی دیر بعد ہی دعا عثمان سے دعا بالاج خان گئی تھے اس نے اپنے پاپا کے جوڑے ہاتھوں کی لاج رکھی تھی اور شادی کے لیے مان گئی تھی۔۔۔۔

بھائی صاحب میری جانے کے بعد حور اور داہم کی شادی کروا دینا۔۔۔

عثمان تم ایسے نہ بولو کچھ نہیں ہو گا بس تم کو۔۔۔

نہیں چھوٹے پاپا میں حور سے شادی کروں گا دانش نے اپنی بہن کی وجہ سے حور سے شادی کا بول دیا تھا۔۔۔لیکن میں تم سے شادی نہی کر سکتی حور کے سر پر دھماکہ ہوا اسے دانش کا رویہ یاد آیا تھا۔۔واجد

تو بے حد ہوش ہوئے تھے عثمان کو ایک دفعہ پھر سے آکسیجن ماسک لگا دیا گیا تھا انہیں سانس لینے مشکل آرہی تھی۔۔۔۔

اسی وقت حورم بھی حورم دانش خان بن گئی تھی اس میں اب سکت نہیں تھی کہ وہ کچھ بول سکے۔۔۔۔

اور سب کو باہر بھیج دیا گیا تھا کچھ دیر گزرنے کے بعد عثمان کی موت کی بھی خبر آگئی تھی دعا اور حور کے سر پر قیامت گزرنے تھے انہیں تو کوئی ہوش ہی نہیں تھا گھر میں قیامت برپا ہو گئی تھی آج خان حویلی میں سکندر کے چھوٹے بیٹے چھوٹی بہو کی لاشیں پڑی تھی دعا تو بار بار بے ہوش ہو رہی تھی اور اپنی بہن کے حالات دیکھتی اور رو رہی تھی

۔۔۔۔۔

بالاج کس ضبط سے دعا کی حالت دیکھ رہا تھا وہ وہیں جانتا تھا نوال کو بھی گہرا صدمہ پہنچا تھا بالاج اور دانش نے کس طرح اپنے چچا اور چچی کو کندھے اندیا تھا وہ وہی جانتے تھے۔۔۔۔

ان کی میتیں لے جاتے وقت حور دعا کی حالت خراب ہو گئی تھی آج وہ یتیم ہو گئی تھی۔۔۔۔

ساجدہ پر ساری ذمہ داری آگئی تھی وہ بڑی مشکل سے دعا اور حور کو سنبھال رہی تھی نوال بھی بیچاری صدمے میں تھی۔۔۔

رات کو بڑی مشکل سے دونوں کو تھوڑا سا کھانا کھلا کر نیند کی میڈیسن دے کر سلا دیا تھا۔۔۔۔

بالاج آدھی رات کو دعا کے کمرے میں آیا تھا اس کی سوجھی ہوئی آنکھیں دیکھ کر اس کے دل پر گھونسا پڑا تھا میری ہنی میری شہزادی میں تمہیں بے حد خوش رکھو گا بس اس غم سے باہر آجائے نا وہ اس

کے بالوں میں ہلکے ہلکے انگلیاں چلا رہا تھا بس جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ

دانش تو حور کے پاس گیا ہی نہیں تھا۔۔۔

رات کو داہم نے حور کو کتنی ہی کالز کی تھی لیکن حور نے کال ہی نہیں اٹھائی وہ مشکل سے تو سوئی تھی۔۔

داہم وہاں پریشان ہو رہا تھا کہ حور کال اٹینڈ کیوں نہیں کر رہی پھر اس نے نوال کو کالز کی اس نے بھی کال نہیں اٹھائی وہ تھوڑا پریشان ہوا کہ دونوں ہی کالز نہیں اٹھا رہی۔۔۔

صبح کال کرنے کا سوچ کر وہ اپنی ماں کے پاس چلا گیا۔۔۔

دن آہستہ آہستہ گزر رہے تھے بالاج تو دعا کو بے حد خیال رکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔

حور کی دنیا دعا کے ساتھ تھی دانش دو سے تین بار اس کے پاس آیا تھا بس تسلی دینے جس کی حور کو ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔

دس دن گزر گئے تھے بیا بھی دانش کے چچا چاچی کی دیتھ کا سن کر چپ ہو گئی تھی اسے ابھی پتہ نہیں تھا کہ دانش شادی کر چکا ہے ورنہ وہ ہنگامہ کھڑا کر دیتی۔۔۔

داہم نے نوال کو کال کی نوال نے بتایا کہ حور کے ماما پاپا کے دیتھ ہو گئی ہیں داہم کی خالہ کی بھی دیتھ ہو گئی تھی جس کی وجہ سے اس سے وہاں مزید کچھ دن رہنا پڑا ورنہ وہ کب کا پاکستان آچکا ہوتا۔۔۔

نوال نے داہم کو حور کی شادی کا نہیں بتایا تھا وہ دل سے خوش بھی تھی کہ حور کا کانٹا راستے سے نکل گیا ہے وہ اب حور سے صحیح سے بات کرتی تھی حور بھی خوش تھی کہ نوال اب اس کے ساتھ صحیح ہو گئی ہے اسے اور کیا چاہیئے۔۔۔۔

دعا کا خیال بالاج بچوں کی طرح رکھ رہا تھا وہ آہستہ آہستہ بالاج سے اٹیچ ہو رہی تھی اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتا تھا۔۔۔۔

دعا تو شادی کا بھول گئی تھی اس کی شادی بالاج سے ہو چکی ہے لیکن حور سمجھدار تو اسے یاد تھا لیکن وہ تلخ حقیقت اور دانش کی نظروں کو نہیں بھولی تھی وہ چاہ کر بھی دانش کو سمجھا نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

بالاج کس طرح اپنی ہنی سے دور تھا وہ وہی جانتا تھا اب تو وہ اس کے نکاح میں تھی۔۔۔

رات کو وہ سوئی ہوئی تھی کہ گہری نیند میں تھی اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور بالاج چل کر اس کے پاس آیا اس کے چہرے سے بلینکٹ ہٹایا تو دعا کا خوبصورت چہرہ نظر آیا اور نیلی آنکھیں بند تھی جن کا بالاج خان دیوانہ تھا وہ تو سارا دن بھی اپنی ہنی کو دیکھتا رہے تو اس کا

جی نا بھرے اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گیا تھوڑا اس پر جھکا اور اس کے ماتھے پر لب رکھ دیے دعا تھوڑا سا کسمکائی اور پھر سو گئی۔۔۔۔

وہ اس کے کان کے پاس جھکا اور سرگوشی کرنے لگا بہت جلد تم میرے پاس ہو گیا نہیں اب میں اور انتظار نہیں کر سکتا کل ہی پاپا سے بات کرتا ہوں وہ اسے ایک نظر دیکھ کر چلا گیا۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

اگلے دن داہم واپس آگیا تھا وہ سب سے پہلے آکر حور کے گھر آیا تھا تاکہ افسوس کا سکے اور اپنی حور کو دیکھ سکیں اسے کیا پتہ تھا کہ قیامت اس کا انتظار کر رہی ہے وہ حور کے گھر گیا تو اس نے واجد ساجدہ سے افسوس کیا حور بھی اس کا سن کر پہلے پریشان ہوئی تھی کہ اس کی شادی کا سن کر کیا ریکشن دے گا وہ اسے ملنے گئی دانش بھی ساتھ تھا وہ بھی داہم کا ری ایکشن دیکھنا چاہتا تھا وہ داہم کی محبت چھین کر وہ خوش ہو رہا

تھا۔حور اس کے سامنے آئی داہم جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا حور آپ ٹھیک تو ہے نا دانش نے مسکرا کر اس کے ہاتھ میں حور کا ہاتھ دیکھا اور کھڑا ہوا۔۔۔حور کچھ نہ بولی دانش اس کے پاس آیا اور داہم کے ہاتھ سے حور کا ہاتھ چھڑوای۔۔۔۔

دور رہو داہم ملک یہ اب میری بیوی ہے۔۔پہلے تو اس نے الجھی ہوئی نظروں سے حور اور دانش کو دیکھا لیکن بات سمجھ آنے پر اس کے سر پر ساتوں آسمان گرے تھے وہ بے یقینی سے حور کو دیکھنے لگا دو قدم پیچھے ہوا۔۔حور اس سے تو کچھ بولنے ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

حور کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے تھے نوال اور دعا بھی اسے دیکھ رہی تھی۔حور میں آپ سے کہا تھا میرا انتظار کرنا اور آپ نے میرے جانے کا بعد شادی کر لی وہ کس ازیت سے بولا تھا وہ وہی جانتا تھا اس کے دل کے ہزار ٹکڑے ہوئے تھے۔آپ نے اچھا نہیں کیا اور آپ

نے یہ اچھا نہیں کیا اور کیا بولتا وہ کچھ بھی کہہ بنا چلا گیا حور کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے اور نوال بھی رو رہی تھی اس کی محبت بھی یک طرفہ تھی دانش نے اپنی بہن کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو اسے حور پر اور غصہ آیا اسے اپنی بہن کے۔آنسو دیکھ رہے تھے لیکن اپنی دوست کے نہیں۔۔۔۔پاپا مجھے آج رخصتی چاہیے اب میں نہیں چاہتا کہ کوئی غیر آکر یو میری بیوی کے ہاتھ پکڑے اس نے تنزیہ مسکراہٹ سے حور کی طرف دیکھا۔۔حور نے کرب سے دانش کی طرف دیکھا تھا واجد اور ساجدہ بھی حیران نظروں سے دیکھ رہے تھے لیکن انہیں یہ فیصلہ ٹھیک لگ تھا کیونکہ دعا کو بھی بالاج ہی سنبھال سکتا تھا۔۔۔۔بالاج بھی اسی بات پر راضی تھا لیکن دعا تھوڑا بہت بالاج سے اٹیچ ہو چکی تھی لیکن پھر بھی اسے ڈر لگتا تھا وہ تیار نہیں تھی لیکن حور نے اسے سمجھایا جس کی وجہ سے وہ مان گئی تھی۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

داہم گھر جا کے اور ہر چیز اٹھا اٹھا کر دیوار کے ساتھ مارنے لگا اس کا چہرہ بے حد لال ہو رہا تھا غصے سے ضبط سے۔۔ آپ نے ایسا کیوں کیا ہو کیوں کیا حور۔۔۔۔۔۔۔وہ اٹھا اور کھڑکی کے پاس جا کر رک گیا کچھ سوچتے ہوئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی وہ آپ کیا سمجھی تھی کہ آپ شادی کریں گی اور میں آپ کا پیچھا چھوڑ دوں گا آپ نے ایسا سمجھا ہے تو پھر آپ ابھی تک داہم ملک کو نہیں جان پائی ہیں ایک جنونیت تھی اس کے لہجے میں۔۔

میں نے آپ کو کہا تھا میرا پیار پیار ہی رہنے دے جنون نہ بنائے ورنہ وہ آپ کے لئے اچھا نہیں ہو گا لیکن آپ نے میری بات نہیں مانی۔۔۔ کوئی بات نہیں حور آپ کو آزادی پسند نہیں تھی نا اسے لئے آپ میرے پاس قید ہونا چاہتی ہیں وہ کھڑکی کے باہر سے اپنے گارڈن میں

قید چڑیوں کو دیکھ رہا تھا جس طرح میں نے ان چڑیوں کو قید کیا ہے نا اسی طرح میں آپ کو اپنے پیار کے پنجرے میں قید کر لوں گا۔۔۔ایک دن اسی طرح آپ میری قید میں ہوں گی حور کیونکہ آپ صرف اور صرف میری ہیں میری ضد ہے اب آپ کو پانے کی اس کی آنکھوں میں سرد مہری تھی۔۔۔۔تانیہ داہم کے کمرے میں آئی تو ہر طرف بکھرا سامان دیکھ کر حیران ہوئی اور داہم کو کھڑکی کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔۔۔۔۔

داہم بیٹا یہ کیا حال کیا ہوا ہے آپ نے کمرے کا لیکن داہم کچھ نہ بولا تانیہ نے اس کا کندھا پکڑ کر اپنی طرف کیا اس کی لال آنکھیں دیکھ کر ڈر گئ داہم تمیاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا وہ اسے لے کر بیڈ پر بیٹھی۔۔۔

داہم نے تانیہ کی گود میں سر رکھ دیا ماما حور نے ایسا کیوں کیا وہ کرب سے بولا تھا۔۔۔

کیا ہوا داہم کچھ بتاؤ تو۔۔۔۔

ماما حور نے شادی کر لی میں نے انہیں کہا تھا کہ میں اسے پیار کرتا ہوں لیکن انہوں نے ایسا کیوں کیا تانیہ کو حیرت ہوئی تو رشتہ وہ مانگنے گئے تھے تو شادی۔۔۔

مما حور کے ماما پاپا کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔۔

اوہہہہ کیسے کب تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا داہم۔۔۔احمد ملک تو سب سے پہلے ہو کر آئے تھے۔۔۔۔

ماما حور نے کیوں ایسا کیا مجھے وہ چاہیے ماما مجھے وہ چاہیے مجھے ان کی محبت چاہیے ورنہ میں مر جاؤں گا آپ مجھے حور لا دیں گی نہ وہ صرف میرے

بارے میں سوچے گی نا میں انہیں ساری خوشیاں دوں گا بس مجھے وہ چاہیے وہ آج بچوں کی طرح رو رہا تھا۔۔۔

تانیہ کو داہم کی حالت دیکھ کر دکھ ہو رہا تھا بیٹا وہ آپ کے نصیب میں نہیں تھی۔۔۔۔

وہ ان کی گود سے اٹھا نہیں ماما میں انہیں اپنا نصیب خود بناؤں گا دیکھ لینا کچھ دنوں بعد میرے پاس ہو گی میرے کمرے میں۔۔۔

بیٹا ایسا کچھ مت کرنا کے وہ محبت کی جگہ تم سے نفرت کرنے لگ

جائے۔۔۔۔۔

نہیں ماما اگر حور میری نہ ہوئی تو میں خود کو مار دوں گا وہ جنونی انداز میں بولا تانیہ تو ڈر گئے تھے وہ اپنے اکلوتے بیٹے کی حالت کیسے دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

رات کو دعا کو بالاج کے کمرے میں اور حور کو دانش کے کمرے پہ پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔

دعا کمرے میں بیٹھی بالاج کا انتظار کر رہی تھی بالاج سے آج پھر سے ڈر لگنے لگا تھا وہ ان 10 دنوں میں تو بھول ہی گئی تھی کہ اس کی شادی اس کے جلاد خان سے ہو گئی ہے لیکن اب وہ اس کے کمرے میں موجود تھی اسے ڈر لگ رہا تھا۔۔بالاج جب کمرے میں آیا تو دعا نے ڈر کر بالاج کی طرف دیکھا۔۔۔

ارے ہنی مجھ سے ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔

و۔۔۔وہ بالاج بھ۔۔۔۔ششششش۔۔۔میں تمہارا کوئی بھائی نہیں ہو اب شوہر ہوں کیوں بھائی کہہ کر ہمارے نکاح توڑنا چاہتی ہوں وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔تم اب سے مجھے خان کہو گی۔۔کیا کہو گی۔۔۔

خ۔۔۔خان ہوہ اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

میری ہنی میری جان مجھے پتہ ہے کہ تم مجھ سے ڈرتی ہو تم اب تک میرا سخت روپ ہی دیکھا لیکن میں وعدہ کرتا ہوں تو میں اپنی محبت سے اپنا بنا لوں گا وہ اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا۔دعا کو بہت عجیب سے احساس نے آگھیرا تھا وہ اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی لیکن بالاج نے اور مضبوطی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔بس تم کبھی مجھ سے چھوڑ کر مت جانا نہیں تو پتہ نہیں تمہارا یہ خان کیا کر گزرے وہ تھوڑا سنجیدہ لہجے میں بولا۔۔دعا کے تو ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے لیکن بالاج اسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

آج وہ اپنی ہنی کے بہت قریب تھا اس کی ہنی اس کے اتنے قریب تھی دعا کو تو بالاج۔کی گرم سانس سے اپنے چہرے پر جلتے لاوے کی طرح۔محسوس ہو رہی تھی اس نے اپنی آنکھیں زور سے میچ کی تھی۔۔۔

گھبراہٹ کے مارے دعا کا سانس پھول رہا تھا۔۔۔

میری ہنی ڈرو مت میں کچھ نہیں کروں گا جب تک تم 18 کی نہیں ہو جاتی میں کچھ نہیں کروں گی لیکن چھوٹی موٹی گستاخیاں تو کر سکتا ہوں نا وہ شوخ لہجے میں بولا دعا کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔۔پھر بالاج اس کا سر اپنے سینے پر رکھ کر خود بھی سو گیا۔۔۔دوسری طرف حور کا ڈر کے مارے برا حال تھا وہ دانش کا ری ایکشن سوچ کر ڈر رہی تھی وہ جلدی سے کمبل لے کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔

oooooooooooo

وہ آج دلہن بنی اپنے من پسند شخص کے کمرے می بیٹھی تھی وہ شخص جس سے اس نے بے پناہ کی تھی لیکن جس طرح اس نے سوچا تھا اس طرح شادی نہیں ہوئی تھی اور وہ ڈر رہی تھی کہ ابھی دانش آکر اس کا کیا حال کرے گا کیا وہ اسے مارے گا نہیں نہیں وہ تو اس کا بہترین

دوست تھا۔ لیکن۔۔۔ابھی کچھ اور سوچتی کہ کمرے کا دروازہ کھلا تھا اس کو دل دھک دھک کرنے لگا۔۔دانش کمرے میں آیا تو اس کی آنکھوں سے خون اتر رہا تھا اس نے آتے ہی اس سے کمبل ہٹایا اور سوئی ہوئی حورم کا بازو جکڑ کر اسے کھینچ کر اٹھایا جس کی وجہ سے اس کے چیخ نکلی تھی۔اہ دانش۔۔۔

چپ ایک دم چپ اگر ایک لفظ بھی بولا تو جان نکال دوں گا تمہاری۔۔۔۔۔

د۔۔۔دانش اس میں میرا کیا قصور۔۔۔۔

سارا قصور تمہارا ہی ہے شکل دیکھی ہے اپنی جو تم میری بیوی بننے کے خواب دیکھ رہی تھی۔۔بھولو دھاڑا تھا۔۔۔

وہ جو سب کے طعنے سنتی آرہی تھی لیکن آج اس شخص کے منہ سے یہ لفظ سن کر اس کے دل پر کسی نے چھڑیاں چلائی تھی اس نے کھینچ کر

اسے شیشے کے سامنے کیا جس میں ریڈ کلر کا سوٹ پہنے ہلکی پنکلی لپ اسٹک لگایے بہت پیاری لگ رہی تھی لیکن دانش کو تو وہ زہر سے بھی بری لگ رہی تھی دیکھو میرا اور اپنا مقابلہ کرو۔۔۔تم کہاں اور میں کہاں وہ غم اور غصے میں کیا کہتا جا رہا تھا اسے کچھ پتہ نہیں تھا لیکن اگلے بندے کا وہ دل کرچی کرچی کر چکا تھا۔چلو بڑا شوق تھا نا میری بیوی بننے کا میری محبت چھیننے کا چلو ابھی بیوی ہونے کا فرض پورے کرو جلدی کرو اس نے حورم کو دھکہ دیا۔۔ابھی وہ پہلے ہی لفظوں کے تیر سے گھائل ہوئی تھی اب بھی پھر سے اس کی روح پر زخم لگانے کی بات کر رہا تھا۔نن۔۔نہیں۔۔دانش۔۔

ششششش بے بی میں تمہارا شوہر ہو چلو اپنا حق تو میں لے کر رہوں گا۔۔نہیں پلیز میرا کوئی قصور نہیں ہے۔سارا قصور تمہارا ہے اپنا حق لینے کے بعد میں وہیں کروں گا جو میرا دل کرے گا۔۔۔

تم تو میرے دوست تھے نا۔دانش۔۔۔۔

دوستی تم نے چھوڑی ہے میں نے نہیں اس نے اس کا منہ دبوچا تھا۔۔۔۔

پلیز درد ہو رہا ہے۔۔۔۔

ابھی تو ایسے ایسے درد دوں گا کہ تڑپ اٹھو گی تم دیکھتی جاؤ۔۔۔۔۔وہ اس کے قریب جانے لگا پہلے ہی حور کے سر میں درد ہو رہا تھا دانش کا رویہ دیکھ کر اور درد ہونے لگا تھا۔۔۔دانش نے اپنی شرٹ اتاری اور غصے سے حور کے منہ پر پھینک دی حور تو ہر بڑا ہی گئی تھی اور ڈر کر پیچھے ہونے لگے۔۔پیچھے کیوں ہو رہی ہو اور تم تو مجھے پسند کرتی تھی نا ۔۔۔حور نہ نہ میں سر ہلانے لگی۔۔تو اب میں تمہارا شوہر اپنا حق لینے لگا ہوں تو کیوں ڈر رہی ہوں وہ اس کا قریب ہوتا ہوا بولا۔۔اس سے پہلے کچھ کرتا حور بے ہوش ہو چکی تھی دانش اسے بے ہوش ہوتا دیکھ کر

گھبرا گیا تھا اور وہ حور کا چہرہ تھپ تھپانے لگا حور کی حالت دیکھ ایک دفعہ تو گھبرا گیا تھا۔۔اس نے حور کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے تو وہ تھوڑا تھوڑا ہوش میں اپنے آپ پر دانش کو جھکا دے کے ڈر رہی تھی۔۔پپ۔۔۔پلیز دانش وہ مزید ڈرنے لگی تھی اور رونے لگی۔۔۔

ریلیکس حور میں کچھ نہیں کر رہا وہ لب میچ کر پیچھے ہوا تو حور نے سکھ کا سانس لیا دانش بھی ایک سائیڈ پر جا کر لیٹ گیا۔۔۔۔

ساری رات حور روتی رہی تھی یہ اس کا دوست تو نہیں تھا یہ تو کوئی اور نہیں تھا لیکن وہ اپنے ہی سچائی میں جھوٹی قرار پائی تھی۔۔

oooooooooooooooooooooo

صبح بالاج اٹھا تو اپنے سینے پر دعا کو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اس کی ہنی اس کا عشق اس کے پاس تھا۔۔بالاج نے اس کے ماتھے پر بوسہ دے اور اسے سائیڈ پر کرنا چاہا لیکن دعا نے مزید بالاج

کر گرد حصار تنگ کر دیا وہ تو اسے اپنے ٹیڈی بیر سمجھ رہی تھی

جسے ہمیشہ ساتھ لے کر سوتی تھی۔۔۔دعا کی اس حرکت سے بالاج کے

مسکراہٹ گہری ہوئی تو میری ہنی کی نیند اتنی پکی ہے۔۔۔۔لیکن میرے

پاس طریقہ ہے بالاج نے اس کا چہرہ پکڑا اور اپنے لب اس کے لبوں

سے جوڑ دیے دعا کا جب سانس بند ہونے پر آیا تو اسے ہوش آیا اور

پہلی دفعہ بالاج کے ہونٹوں کا لمس اپنے ہونٹوں پر

محسوس کر کے وہ سن پڑ گئی تھی اس نے بالاج کے کندھوں پر

مکے مارے تو بالاج کو ہوش آیا تھا۔۔۔

یہ کیا کر رہے تھے آپ۔۔۔

ارے میری ہنی اٹھ گئی میں تو تمہیں اٹھا رہا تھا تم نے مزید مجھے پکڑ لیا

اور میں نے آفس جانا تھا تم اٹھ نہیں رہی تھی تو مجھے یہ طریقہ بیسٹ لگا

دیکھو میرا طریقہ کام کر گیا نا وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

آپ گندے ہیں۔۔۔

لیکن میں نے تو کچھ نہیں کیا۔۔۔۔

آپ آپ نے یہ۔۔۔۔۔

یہ تو تم میری بیوی ہو ہنی بالاج نے اس کی کمر پر ہاتھ ڈالا اپنے سینے سے لگایا تم میری بیوی ہو اور میں ایسے چھوٹی موٹی گستاخیاں کرتا رہوں گا تم کو برداشت کرنی پڑے گی اور باقی کا اپنا حق تمہارے

یونیورسٹی کی پڑھائی کے بعد۔۔۔۔

مجھے نہیں پڑھنا وہ منہ بناتے ہوئے بولی شرم اسے الگ آرہی تھی۔۔۔۔

میری جان تم پڑھو گی۔۔۔۔

لیکن ماما کہتی تھی کہ لڑکی شادی کے بعد گھر سنبھالتی ہیں میں تو آپ کی بیوی ہوں نا۔۔۔۔

میری چھوٹی سی جان لیکن ابھی آپ کا پڑھنا ضروری ہے نا۔۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن ایک شرط پر۔۔۔۔

وہ کیا ہے وہ اسے شوخ نظروں سے دیکھ رہا تھا وہ اب اس سے ڈرتی کم ہی تھی اس کے ساتھ اٹیچ ہو رہی تھی اسے بے انتہا محبت دینا چاہتا تھا تاکہ وہ ساری دنیا کو بھول کر صرف اپنے خان کو یاد رکھیں۔۔۔

پھر میرے ساتھ نوال بھی جائے گی میں اکیلی نہیں جاؤں گی۔۔۔

چلو ٹھیک ہے نوال سے بھی بات کرتے ہیں تم دونوں ہی جاؤ گی۔۔۔۔

یاہو وہ خوش ہوتے ہوئے بولی چلو جلدی سے اٹھو ماما ناشتے پر ویٹ کر رہی ہوں گی ہاں ہاں میں تو بھول ہی گئی تھی وہ جلدی سے اٹھی بھاگ کر کر واش روم میں بند ہوئی تھی۔۔۔۔

****

صبح حور کو جلدی اٹھنے کی عادی تھی رات کو وہ مشکل سے سوئی تھی پھر بھی جلدی آنکھ کھل گئی تھی اپنے ساتھ لیٹے دانش کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں پھر سے آنسو نکلے تھے رات کو دانش نے کس طرح اس کی عزت خراب کرنے کی کوشش کی تھی وہ سسکیاں بھر بھر کا رونے لگی آج اسے اپنے ماما پاپا بے حد یاد آرہے تھے۔۔۔

حور چپ کرو کیوں رو رہی ہو کوئی مر تو نہیں گیا نا جو صبح صبح رو رہی ہو اس نے روکھے انداز میں کہا وہ اس کی سسکیوں سے تنگ آکر بولا تھا

۔۔۔۔۔

حور نے اپنی سسکیاں اپنے ہاتھوں میں دبا دی تھی اور اٹھ کر واش روم چلی گئی اور وہ منہ دھونے لگی تو ناک سے ایک لہر بہی تھی خون جسے دیکھ کر وہ ڈر گئی تھی۔۔

یہ خون وہ بار بار اپنا ناک چیک کر رہی تھی تھوڑی دیر بعد خون خود ہی رک گیا تھا۔۔۔۔

وہ پریشان ہوتی باہر آئی تھی وہ دانش کو ایسے ہی سوتے ہوئے پایا اس نے ناشتہ بنایا ساجدہ کو اس کی طبیعت خراب لگی لیکن حور نے تسلی دی کہ وہ ٹھیک ہے جس کی وجہ سے ساجدہ بھی ریلیکس ہو گئی تھی واجد خان کو بے حد خوشی کے گھر کی دولت گھر میں ہی رہے گی۔۔۔۔

لیکن کہتے ہیں نا گناہوں کی سزا مل کر رہتی ہے دوسری طرف بیا نے بھی اپنے باپ کا بدلہ لینے کے لیے دانش سے شادی کرنے کی الگ جلدی مچائی ہوئی تھی۔۔

بالاج بھی آفس چلا گیا دعا اور نوال کو یونیورسٹی جانے سے موت پڑ رہی تھی صبح بالاج نے اعلان کیا تھا کہ دعا کے ساتھ نوال بھی جائے گی

جس کی وجہ سے اس کا منہ بنا ہوا تھا اور دعا خوش ہو رہی تھی کہ اب وہ اکیلے نہیں جائے گی۔۔۔۔

رات کو حور کمرے میں گئی تو دانش کو بیا سے اتنے پیار سے بات کرتے دیکھ کر اس کے دل میں درد ہوا تھا وہ چپ کر کے بیڈ پر جا کر لیٹ گی دانش نے ایک نظر حور کو دیکھا تو مسکرایا۔۔۔۔

ارے میری جان بیا میں بہت جلد تم سے شادی کروں گا تم کیوں پریشان ہوتی ہو اگر میری شادی حور سے ہو بھی گئی ہے تو کوئی بات نہیں لیکن تم میری من چاہی بیوی ہو گی حور تو یہ سب سن کر دل کر رہا تھا دھاڑے مار مار کر روئے کیوں اس کو کسی کی محبت نہیں مل سکتی دانش نے حور کی سسکیاں سنتے لب میں بھیچے تھے لیکن وہ خور کے دھوکے کو بول نہیں پا رہا تھا لیکن دانش خود بہت بڑج غلط فہمی میں تھا۔

داہم بھی ایک سائیڈ ہو گیا تھا حور بھی حیران تھی کہ داکم اب اس کے راستے میں نہیں آتا یونیورسٹی میں بھی چپ چپ رہنے لگا ہے لیکن اسے یہ نہیں پتہ تھا یہ خاموش طوفان سے پہلے کی ہم خوشی ہے۔۔۔۔

ایک مہینہ گزر گیا تھا ان کی شادی کو بالاج نے دعا کو اپنے پیار کا عادی بنا دیا تھا اب وہ حور اور ساجدہ سے اپنے کام کم اور بالاج سے لاڈ پیار میں زیادہ اٹھواتی تھی۔۔۔

اس کے بال بنانا اسے گھمانا ادھی رات کو اس کے لیے گول گپے لے کر آنا سب بالاج کر رہا تھا اور وہ ہمیشہ کہتا تھا کہ دعا مجھے تم سے محبت ہے اور وہ اس کی محبت ازمانے کے لیے ہمیشہ اپنی معصوم معصوم شرائط رکھتی تھی جو وہ منٹوں میں پوری کر دیتا تھا تب جا کر دعا کو یقین آتا تھا کہ اس کا خان اس سے محبت کرتا ہے۔۔

ورنہ پھر سے کہتی تھی کہ خان آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے وہ پیار سے کہتا تھا ہنی مجھے تم سے بے حد محبت ہے دعا بھی پیار محبت میں اپنے رشتے کو سمجھنے لگی تھی۔۔

دانش کو جب بھی موقع ملتا وہ حور کو تکلیف دیتا تھا اس ایک مہینے میں دانش نے حورم کو تنگ کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔۔

آج بھی وہ اس سے بدتمیزی ہی کر رہا تھا حور کو بولا تھا کہ میری شرٹ استری کر دے اور تم نے جلا دی حور ہال میں بیٹھی دعا اور سجدہ کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔

وہ وہ دانش مجھ سے جل گئی میں دوسری استری کر کے رکھ ائی ہوں وہ ڈرتے ڈر ہوئے بولی۔۔۔۔

دانش نے ایک تھپڑ حور کے منہ پر مارا وہ سب شاکڈ تھے۔۔۔

دانش ساجدہ بیگم چپی تھی۔۔۔۔

دانش بھائی آپ نے آپی کو کیوں مارا باہر سے آتے واجد اور بالاج نے بھی یہ سین دیکھا تھا۔۔۔

کیونکہ تمہاری بہن سے میں نفرت کرتا ہوں جب جو مجھے موقع ملے گا تب تب اسے تکلیف دوں گا۔۔۔

دانش یہ کیا بدتمیزی ہے کیا حرکت ہے یہ واجد غصے سے بولے۔۔۔۔

پاپا آپ تو رہنے ہی دیں آپ دونوں نے مجھ سے میری محبت دور کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔

آپ کو اس نے بتایا ہے کہ یہ مجھ سے پیار کرتے ہو اور آپ نے میرے لیے بیا کو پروپوزل کو انکار کر دے میری محبت چھیننے کے بعد یہ

میری بہن نوال کی محبت چھیننے کی کوشش کر رہی تھی دل اہم ملک سے شادی کر کے۔۔۔۔

حور تو آنسو بہاتے ساکت سی منہ پر ہاتھ رکھنے دانش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

لیکن میں نے اپنی بہن کی محبت بچانے کے لیے اس سے شادی کر لی ورنہ میں اس سے کبھی شادی نہ کرتا وہ کیا بولتا جا رہا تھا سنگین الفاظ حور کے دل میں پیوست ہو رہے تھے۔۔۔۔

خبردار اگر آئندہ تم نے حور پر ہاتھ اٹھایا ورنہ مجھ سے برا۔کوئی نہیں ہو گا بالاج غصے سے بولا۔۔۔۔

دانش ایک نظر بالاج اور حور کو دیکھ کر اپنی شرٹ وہاں ہی پھینکتا کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

آپی دعا اس کے گلے لگی تھی آپ نے کیوں نہیں بتایا کہ دانش بھائی کا رویہ آپ کے ساتھ ایسا ہے۔۔۔۔

ہاں بیٹا تم نے ہمیں کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔

لیکن حور کچھ نہ بولی بس چپ چاپ کمرے میں چلی گئی دعا اس کے پیچھے گئی دیکھا حور بیڈ پر بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔۔۔

آپی پلیز چپ کر جائیں آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ دانش بھائی اپ سے ایسا رویہ رکھتے ہیں کہ آپ مجھے غیر سمجھنے لگی ہیں۔۔۔۔۔

نہیں دعا ایسی بات نہیں ہے میں بس پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

آپی دانش ایسا کیوں کر رہے ہیں وہ تو آپ سے دوست مانتے تھے آپ سے پیار کرتے تھے پھر کیوں وہ ایسا کر رہے ہیں۔۔۔۔

دعا مجھے دانش کی باتیں اندر ہی اندر مار رہی ہیں مجھے اذیت ہوتی ہے مجھے مجھے لگتا ہے میں اندر مر رہی ہوں پلیز دعا میں تھک گئی ہوں دعا کرو میں مر جاؤں۔۔۔۔

آپی پلیز آپ مجھے اکیلا چھوڑ دینے کی بات کر رہی ہیں دعا روتے ہوے بولی۔۔

دیکھنا دعا ابھی میرے جزبات سمجھ نہیں رہا جس دن میرے جذبات سمجھے گا نا اس دن وہ مجھے کھو چکا ہو گا دور چلی جاؤں گی میں اس سے روتے ہوئے کھانسنے لگی۔۔۔۔

دعا اٹھی اور ٹیبل پر سے گلاس اٹھا کر دینے لگی حور نے ناک پر ہاتھ لگ گیا تو دوبارہ سے خون آیا مہینے میں اسے تین بار خون آرہا تھا وہ جلدی سے واش روم میں بھاگی تا کے دعا کو پتا نہ چلے۔۔۔۔

آپی آپی کیا ہوا۔۔۔۔

کچھ نہیں دعا میں آتی ہوں باہر بس تھوڑی وامٹنگ ہو رہی ہے۔۔۔۔

آپی آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔

میری جان میں ٹھیک ہوں تم جاؤ میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں ٹھیک ہے آپی دعا بھی کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔

وہ خون دیکھتی جا رہی ہے تو پھر ایسے ہنسی تھی اور ہنستی جا رہی تھی اتنا ہنسی ایک دم اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے خوب سارا رو کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

oooooooooooooooo

نوال نے بھی داہم کو کالز کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا نمبر بن جا رہا تھا۔۔۔۔

آج کا دن سب کے لیے نئی داستان لے کر آنے والا تھا۔۔

کچھ کی زندگی میں طوفان آنے والا تھا۔۔۔۔۔

کسی کے زندگی کچھ کی محبت سے یقین اٹھ جانا تھا۔۔۔۔۔

اور کچھ کی زندگی میں محبت نے قدم رکھنا تھا۔۔۔۔۔

کسی کی زندگی کی بازی ہار جانی تھی۔۔۔

آج سے کچھ کی زندگیوں میں پچھتاووں کا سلسلہ شروع ہونا تھا۔۔۔۔

آج دعا نوال کی یونیورسٹی میں پہلا دن تھا نوال نے لال رنگ کا کرتا پجامہ پہنا تھا جو اس کی سفید رنگت میں بہت کھل رہا تھا۔۔۔۔

دعا تو بس اپنے بالوں میں الجھی تھی بالاج کمرے میں آیا جو دعا کو بالوں سے الجھتے ہوئے پایا۔۔۔۔۔

کیا ہوا وہی محبت والا لہجہ جس کی دعا عادی ہو چکی تھی۔۔۔۔

خان یہ بال مجھ سے برش نہیں ہو رہے میں کیا کروں وہ اکتاتے ہوئے بولی۔۔۔

بالاج کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی میرا چھوٹا سا بچہ میری ہنی میں ہوں اور تم کیوں پریشان ہوتی ہو۔۔۔۔

بالاج کی وجہ سے اس کے بال اتنا لمبے ہو گئے تھے جو کہ دعا کو تو کسی عذاب سے کم نہیں لگتے تھے۔۔۔۔

خان ایک دفعہ انہیں کٹوا لوں نہیں سمنھالے جاتے مجھ سے وہ انتہا کے بیزار تھی بالوں سے۔۔۔۔

خبردار ہنی اگر ان نے کٹوانے کے بارے میں سوچا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا وہ اس کے بالوں کی چٹیاں بناتا ہوا بولا۔۔۔

لیکن خان۔۔۔

تمہاری چٹیاں میں کر دیتا ہوں تو پھر کیا مسئلہ ہے۔۔۔

اتنے بھاری ہے خان۔۔۔

میری جان تم اپنے خان کے لئے اتنا نہیں کر سکتی وہ منہ بناتا ہوا بولا۔۔۔

ٹھیک ہیں لیکن انہیں آپ ہی سنبھالنے گے۔۔۔۔

ٹھیک ہے میری ہنی چلو اب جلدی سے تیار ہو جاؤ یہ ناہو پہلے دن لیٹ ہو جاؤ۔۔

لو جی آگئی یونیورسٹی نوال پہلے اتری دعا اترنے لگے تو بالاج نے اسے اپنی طرف کھینچا۔

خان یہ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں وہ شیشے کے باہر دیکھتے ہوئے بولی۔۔

ہنی میری ایک بات یاد رکھا تم صرف میری ہو گی تمہیں میں نے کسی لڑکے کے ساتھ بات کرتے دیکھ لیا یا کسی لڑکے کو دوست بنایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا پھر نہ کہا کہنا کہ خان غصہ کرتا ہے آئی بات سمجھ میں۔۔۔

ہاں اگئی اب چھوڑیں نا افقف ایک تو آپ کی ہے پوزیسو

ہونا۔۔۔

ہنی تم صرف بالاج خان کی ہو بالاج کی دعا صرف بالاج کی دعا۔۔۔

دعا بھی مسکراتے ہوئے نکل گئی ابھی بالاج گاڑی چلاتا ہے کہ دعا واپس آئی تھی۔۔۔

خان میں صرف آپ کی ہوں صرف آپ کی وہ شرماتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔۔۔

بالاج کو آج حیرت ہوئی تھی پہلی دفعہ دعا نے اسے ایسے کہا تھا وہ خوش ہو تو آفس چلا گیا۔۔۔۔

نوال اور حور اپنا ڈیپارٹمنٹ ڈھونڈ رہے تھے کہ نوال کی ٹکر کسی سے ہوئی تھی اور نوال کا موبائل ہاتھوں سے گرا تھا۔۔۔۔

اف کیا بدتمیزی ہیں وہ غصے سے بولی تھی اس کا موبائل ٹوٹتے ٹوٹتے بچا تھا۔۔۔

سوری وہ دیکھ کر معذرت کرنے لگا۔۔۔۔

آپ کے پاس آنکھیں ہیں یا نہیں جو ا اندھوں کی طرح چل رہے ہیں نوال کو تو غصہ ہی آگیا تھا۔۔۔۔

نوال بس کرو یار دعا نے اسے روکنا چاہا۔۔۔۔

میں سوری بول رہا ہوں نا اپ کو کیوں جھگڑا کر رہی ہیں۔

میرا اتنا مہنگا موبائل ابھی آپ کی وجہ سے ٹوٹ جاتا اسے تو غصہ ہی آگیا تھا۔۔

تو کیا ہوا آپ غریب ہیں کیا نیا لے لیتی۔۔۔۔

تو کیا تم لے کر دیتے نیا نوال کمر پر ہاتھ رکھے اب لڑنے کو تیار تھی کہا منظور تھا اس کے موبائل کو کوئی کچھ بولے۔۔۔۔۔

اب وہاں کھڑے بازل شاہ کو بھی اس سے لڑنے میں مزہ آنے لگا تھا

۔۔۔۔۔

میں کیوں لے کر دیتا آپ کو اتنی بڑی یونیورسٹی آئی ہیں اس کا مطلب غریب تو آپ نہیں ہے۔۔۔۔۔

میں تمہارا منہ توڑ دوں گی آئندہ غریب کہا تو۔۔۔۔۔

زیادہ شوق ہے لڑکوں سے بات کرنے کا جو فضول کی بحث کر رہی ہو۔۔وہ بھی زچ کرنے والے انداز میں بولا۔

بھاڑ میں جاؤ تم آیندہ سامنے آئے تو زندہ نہیں بچوں گے

میرے ہاتھوں سے وہ پیر پٹختی ہوئی دعا کے ساتھ چلی گئی۔۔۔

بازل نے دور تک دیکھا یہ تھا۔۔۔

بازل شاہ شاہ خاندان کا اکلوتا ضدی بگڑا ہوا وارث بس اپنی ضد منوانا چاہتا تھا چاہے اس کے سامنے اس سے اپنے پسندیدہ شخص کو پیروں میں ہی کیوں نہ گرانا پڑے۔۔

دیکھ لو گا میں تمہیں موٹی کہیں کی وہ بھی غصہ سے کہتا چلا گیا۔۔

سارا دن لیکچر لے کر دونوں ہی تھک گئی تھی یار کتنا فضول دن گزر رہے ہیں نہ آج دونوں ہی بیڈ پر گری تھیں یار کتنے فضول تھلے پہلے دن اتنے پڑھائی کون کرواتا ہے۔

دونوں نے منہ بنا کر بالاج کو کوسا تھا اور کر بھی کیا سکتی تھی۔۔

حور یونیورسٹی سے نکلنے لگی کہ داہم اس کے پاس آیا حور نے مینے بعد داہم کو دوبارہ سے بات کرتے دیکھا تھا ورنہ وہ چپ ہو گیا تھا۔۔

حور مجھے آپ سے بات کرنی ہے آنکھوں میں سرد مہری تھی جسے دیکھ کر حور کو ڈر لگا تھا۔۔۔

جو بھی بات کرنی ہے یہاں ہی کرو۔۔

حور میں نے کہا گاڑی میں بیٹھے مجھے بات کرنی ہے وہ تھوڑا غصہ سے بولا

۔۔

حور نے وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا وہ جانے لگی۔۔

داہم نے اس کا بازو پکڑ کر کھینچتے ہوئے لے جانے لگا۔۔۔

داہم چھوڑو مجھے یہ کیا بتمیزی ہے چھوڑو لیکن داہم نے پہلے کبھی سنی تھی جو وہ سنتا۔۔

گاڑی کے پاس لا کر گاڑی میں بٹھایا اور سٹارٹ کر دی۔۔۔

کہا لے کر جا رہے ہو مجھے جو بات کرنی ہے گاڑی میں کرو۔۔

چپ کر کے بیٹھے حور ورنہ میرا ضبط ختم ہو جائے گا جو اپ کے لیے اچھا نہیں ہو گا حور سہم کر دروازے کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک فلیٹ میں لے کر آئے مجھے اندر نہیں جانا حور نے ڈر کر کہا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اپنی وجہ سے ڈر دیکھ کر داہم کو شاک کے ساتھ ساتھ دکھ ہوا تھا۔۔

حور کیا آپ مجھے جانتی نہیں کہ میں آپ کے ساتھ کچھ غلط نہیں کروں گا آپ میرا عشق ہے میری محبت ہے میں کیسے آپ کے ساتھ کچھ غلط کر سکتا ہوں چلیں باہر آئیں۔۔۔

حور بھی اس کی بات سن کے باہر نکلی اس کا کیا بھروسہ تھا اٹھا کر لے جاتا۔۔۔

وہ کمرے میں گیا اور حور کو بیڈ پر بٹھایا اور پانی لینے چلا گیا حور نے پانی پیا اور گلاس ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

دانش ہم آج شادی کر رہے ہیں نا۔۔۔۔

جی میری جان اب ہم ابھی شادی کر رہے ہیں دونوں ہی کورٹ میرج میں چلیں گے تھوڑی دیر بعد بجا سے بیا دانش خان بن چکی تھی۔۔

اب شروع ہوتی ہیں بدلے کی کہانی۔۔۔۔

پچھتاؤں کی کہانی۔۔۔۔

محبت کے ہار جانے کی کہانی۔۔

****

جب بھی دعا گھر آتی تھی اسے اپنے آنکھوں کے سامنے خان چاہیے ہوتا تھا وہ بالاج کی عادی ہوتی جا رہی تھی وہ اتنا پیار بھی تو اتنا کرتا تھا نا کوئی بھی اس کا عادی ہو جاتا ہے دعا بھی اب بالاج سے دل ہی دل میں پیار کرنے لگی تھی۔۔۔

دو دن بعد اس کی سالگرہ تھی اس نے 18 کا ہو جانا تھا یہ ہو سکتا ہے بالاج اپنی ہنی کی سالگرہ بھول جائے۔۔۔۔

کہو کیا بات کرنی ہے تمہیں داہم۔۔۔۔

داہم اس کے پاس ہی بیڈ کے پاس نیچے بیٹھ گیا حور دور ہٹنے لگنے لیکن داہم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک دیا۔۔۔۔

حور آپ نے دانش سے شادی کیوں کی میں نے کہا تھا نہ صرف میری ہیں داہم حور کے ہاتھوں پر اپنا انگوٹھا پھیر رہا تھا حور کے جسم میں سنسنی سی دار گئی تھی۔۔۔۔

بولے حور داہم نے اپنا انگوٹھے کے زور سے اس کی کلائی پہ زور دیا جس سے وہ سسک اٹھی۔۔۔۔

اسے خوف محسوس ہوا تھا اسے جلد اندازہ ہو گیا تک اس نے یہاں آکر غلطی کی ہے۔۔۔

بولے نہ حور۔۔۔۔

وہ پاپا کروا گئے تھے۔۔۔

داہم نے نظر اٹھا کر دیکھا اس کا مطلب آپ کی رضامندی نہیں تھی وہ خوش ہوتا ہوا بولا۔۔۔

نن۔۔۔نہیں نہیں وہ اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی۔۔۔

چلے پھر حور ایسا کرتے ہیں کہ آپ کی طلاق دلواتے ہیں پھر میں آپ سے شادی کر لوں گا اس نے دوبارہ سے حور کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

ط۔۔طلاق حور کا مانو سر ہی چکرا گیا تھا۔۔۔

کیوں آپ نہیں چاہتی کہ طلاق اگر آپ کی رضامند نہیں تھی تو آپ کو طلاق لے لینی چاہیے تھی نا۔۔۔

نہیں طلاق نہیں لوں گی میں وہ روتے ہوئے بولی۔۔

آپ کیوں ڈر رہی ہوں میں ہوں نہ آپ کے ساتھ۔۔۔

ہم۔۔۔

ایسا کرتے ہیں آج کے رات آپ میرے ساتھ یہاں رہے میرے فلیٹ میں صبح میں دانش کو کہوں گا کہ تمہاری بیوی میرے ساتھ تھی تو وہ تمہیں غصے میں آکر طلاق دے دے گا اور پھر میں آپ سے شادی کر لوں گا کیسا ہے آئیڈیا وہ خوش ہوتے ہوئے حور کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔

حور تو کچھ بولنے کے لائق نہیں رہی تھی۔۔۔

نہیں داہم میں بدنام ہو جاؤں گی۔۔۔

تو میں ہوں نا آپ کو عزت دینے کے لیے۔۔۔

میرا دل ٹوٹ جائے گا۔۔۔

میں اپنے پیار سے آپ کا دل جوڑ دوں گا۔۔

حور سسکتے ہوئے اسے پیچھے دھکلنے لگی اور زور سے دھکا مارا تھا جسکی وجہ سے داہم تھوڑا سا پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

حور بھاگنے لگی دروازے تک پہنچی تھی کہ داہم نے دوبارہ سے پکڑ لیا۔۔

حور پلیز آپ کو مجھ سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں آپ کو کچھ نہیں کہوں گا بس میں آپ کو اپنے پاس قید کر لینا چاہتا ہوں تا کہ آپ کو کوئی اور نہ دیکھے کوئی اور نہ سنے بس آپ کو میں دیکھ سکوں

میں چھو سکوں میں سن سکوں آپ کو پیار کرنے کا حق صرف داہم ملک کے پاس ہونا چاہیے۔۔۔۔حور داہم کے حصار میں کانپنے لگی تھی۔۔۔۔

ارے حور اپ کانپ کیوں رہی ہے یہاں آئے بیٹھے۔۔۔۔

مجھے جانا ہے داہم پلیز۔۔۔۔

آپ اپنی طبیعت خراب نہ کریں میں آپ کو ابھی چھوڑ آؤ گا لیکن کچھ دیر میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں کتنے دن ہو گیے نا آپ کو صیح سے دیکھے بات کی ہے اب وہ ساری کثر پوری کرنا چاہتا ہوں میں۔۔۔۔۔

حور کے پاس بیٹھنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا داہم مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا اور روتی جا رہی تھی۔۔۔۔

حور کے مزے مزید آنسو دیکھ رہا تھا وہ غصہ اٹھ کر اؤ چلے میں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں لیکن ایک بات یاد رکھے کہ جلد ہی آپ میرے پاس

آئیں گی چاہے زبردستی سے یہ اپنی مرضی سے اور یہ کہہ کر باہر چلا گیا۔۔

حور نے بھی جلدی سے چادر ٹھیک کی اور باہر چلی گئی۔۔۔

وہ اسے صحیح سلامت گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔

وہ گھر اور جا کر کمرے میں آرام کرنے لگی اور اپنی زندگی کے بارے میں سوچنے لگی کیا ہو گئی تھی اس کی زندگی دانش اس کے ساتھ کتنا برا کر رہا تھا لیکن اب اس کے دل میں اس کے لیے نفرت کیوں پیدا نہیں ہو رہی تھی وہ تو بچپن سے اسے پسند کرتی آئی تھی۔۔۔

تو کیسے اس کے دل میں اس کے لیے نفرت پیدا ہوتی لیکن اسے یہ پتہ نہیں تھا کہ آج اس کی سر پر قیامت گزرے گی دانش نفرت کا پہلا بیج اس کے دل میں بو دے گا۔۔۔

رات کے سات بجے دعا میڈم کا گول گپے کھانے کو دل کر رہا تھا لیکن وہ کہاں سے لے کر آتی ابھی تک اس کا خان بھی نہیں آیا تھا اس نے موبائل اٹھایا اور بالاج کو کال کی۔۔۔۔۔

بالاج ابھی ابھی میٹنگ سے فری ہوا تھا اپنی ہنی کی کال دیکھ کر مسکرایا

۔۔۔۔۔

میری ہنی کو میری یاد آرہی ہے اس نے موبائل اٹھایا اور جو اسے اگے سننے کو ملا تھا اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔۔۔۔

خان آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے نا۔۔۔۔۔۔

میری ہنی میری جان میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔۔

میں کیسے مان لوں دعا بھی بولی۔۔۔۔

کیا چاہیے تم کو اسے پتہ تھا دعا کو کوئی کام ہو گا جس کی وجہ سے ویسا کہہ رہی ہے۔۔۔۔

خان مجھے نا گول گپے کھانے ہیں۔۔۔۔

نہیں دعا طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں آپ سے بات نہیں کروں گی آپ نہیں کرتے مجھ سے پیار۔۔۔۔

میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں اتی دفعہ گول گپے لے آؤں گا۔۔

ہیں سچی وہ خوشی سے اچھلی تھی۔۔۔۔

آئندہ میری محبت میں شک مت کرنا۔۔۔۔

نہیں کرتی خان مجھے پتہ ہے آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں اور وہ ہمیشہ کام ہو جانے کے بعد ایسے ہی کہتی تھی۔۔۔۔۔

رات کو بالاج لیٹ آیا تھا وہ دعا اس کا انتظار کرتے کرتے تھک گئی تھی وہ پکا آج اپنے خان سے ناراض ہونے والی تھی۔۔۔۔

کہ اس کے گول گپے لیٹ کر دیا۔۔

گھڑی نے نو بجائے تھے کے بالاج آگیا۔۔۔۔۔

ہنی وہ اسے دیوار کی طرف منہ کرکے کھڑی دیکھتا پکارا۔۔۔۔

خان میں ناراض ہوں آپ سے وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔۔

بالاج کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اسے پتہ تھا وہ ناراض ہیں سوری میری جان میں لیٹ ہو گیا آئندہ نہیں ہو گا۔۔۔۔

بالاج بالکل اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا تھا اور دعا بھی بچی بنی رہتی تھی ساجدہ کبھی کبھی کہتی تھی کہ بالاج اسے تھوڑا سنجیدہ کرو سریس

لیں وہ پڑھائی کو اپنا رشتے کو اور دعا منہ بنا کر بالاج کو دیکھتی تھی۔۔اور وہ وہیں ہی چپ کر جاتا تھا۔۔۔

ماما میری بیوی بہت سمجھدار آہستہ آہستہ سمجھ جائے گی وہ پیار سے دعا کو اپنے ساتھ لگا کر کہتا تو سجدہ بیگم مسکرا دیتی اتنا پیار دیکھ کر۔۔۔حور بھی اپنی بہن کے لیے بہت خوش تھی کہ بالاج اس کا اتنا خیال رکھتا ہے

۔۔۔۔۔

دعا نے کوئی جواب نہی دیا بس منہ پھلائے بیٹھی تھی اچھا تو میرے بچے کو گول گپے نہی کھانے چلو میں واپس سے لے جا کر واپس کر دیتا ہو ۔۔۔ویسے بھی تم نے تو کھانے نہی ہے۔۔۔

گول گپوں کو دیکھ کر دعا کے منہ میں پانی آنے لگا وہ اپنے ہونٹوں پھر زبان پھیرنے لگی۔۔بالاج کو اس کی حالت دیکھ کر قہقہ لگانے کا دل کر رہا تھا۔۔ہاں مجھے نہی کھانا آپ واپس لے جائے بس۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں لے کر جا رہا ہوں بالاج اٹھ کر جانے لگا ابھی اس کے قدم دروازے تک ہی گئے تھے کے دعا کے اس کے ہاتھ سے شاپر لے کر گول گپے کھانے لگی کیونکہ گول گپے اس کی کمزوری تھی۔۔۔

بالاج اسے دیکھ کر مسکرانے لگا تھا۔۔۔

خان آپ کھائیں گے۔۔۔۔

نہیں ہنی تم کھاؤ میں بس تم کو دیکھ لوں گا وہ مسکرا کر بولا اور اسے ندیدوں کی طرح کھاتے ہوئے دیکھا۔۔۔

یہ بات سچ ہے بالاج نے کبھی اسے ماں باپ کے یاد نہیں آنے دی تھی اسے اپنے میں اتنا مصروف کر لیا تھا کسی اور کے بارے میں سوچنے نہیں دیتا تھا یہی تو وہ چاہتا تھا کہ اس کی ہنی صرف اس کے بارے میں سوچے اسی کی ہو جائے لیکن زندگی میں خوشیاں اتنی آسانی سے نہیں آتی طوفانوں سے گزرنا پڑتا ہے تب جا کر خوشیاں ملتی ہیں اور ان کی

زندگی میں بھی طوفان آنے والا تھا جو ان کی زندگی تباہ کر کے رکھ دے گا۔۔۔۔

دانش تو رات کو گھر ہی نہیں آیا تھا واجد ساجدہ اپنے اپنے بیٹے کی وجہ سے بہت پریشان تھے بے وجہ کہ ضد غصہ کرنا اب دانش کا کام تھا۔۔۔۔

حور ساری رات روتی رہی تھی اسے کچھ دن پہلے بنا واقعی یاد آنے لگا جب دانش کے دوست نے حور و دانش کو کھانے پہ بلایا تھا دانش کا دل تو نہیں تھا حور کو لے جائے لیکن ساجدہ نے ڈانٹا تھا۔۔۔۔

وہ غصے سے حور کو کمرے میں لے کر آیا اچھے سے تیار ہونا اور وہاں میری بے عزتی مت کروانا۔۔۔

دانش میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس کی واقعی طبیعت ٹھیک نہیں تھی آج پھر سے اسے ناک سے خون آیا تھا اس کا سر چکرا رہا تھا لیکن دانش کو اس کا ڈرامہ ہی لگا۔۔۔

حور بی بی میں بھی تم کو ساتھ نہیں لے کر جانا چاہتا لیکن ماما نے کہا ہے تو اس لیے لے کر جا رہا ہوں۔۔۔

اور بڑی مشکل سے تیار ہوئی تھی بڑی مشکل سے گئی تھی وہاں جا کر اس کی طبیعت خراب رہی جس کی وجہ سے دانش کو بڑا غصہ آیا کہ وہ ڈرامے کر رہی ہیں۔۔۔

گھر آکر اس کو بہت ڈانٹا کہ اس نے اس کے دوستوں کے سامنے بےعزتی کروا دی ہے حور کو تو اس کا دوست دانش لگتا ہی نہیں تھا جو اسے خوشیاں دینے کا وعدہ کیا کرتا تھا۔۔۔

اب حور ہو دوستی محبت سے یقین اٹھ رہا تھا اسی لیے وہ داہم کی محبت پر چاہ کر بھی یقین نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

دانش تم کیوں ایسا کر رہے ہو وہ سوچتے ہوئے کہنے لگی صبح ناشتے کے ٹائم سب جمع تھے لیکن دانش نہیں تھا۔۔۔

حور بیٹا دانش کہاں ہے۔۔۔۔

تایا ابو وہ رات کو گھر نہیں آیا پتہ نہیں کہاں ہے وہ سر جھکاتے ہیں اپنے آنسو پیتے ہوئے بولی۔۔۔

میں یہاں ہوں سب نے دانش کی آواز کی طرف دیکھا دانش کے ساتھ کھڑی بیا کو دیکھ کر ایسا بھی حیران ہوئے تھے اور حور کو تو لگا تھا اس کا سانس بند ہو جائے گا تو وہ لے آیا تھا اس کے سر پر سوتن۔۔۔

دانش نے بیا کا ہاتھ پکڑا اور اندر لے گیا۔۔۔

بیا کو دانش بتا چکا تھا کہ مجبوری میں حور سے شادی کرنی پڑی تھی بیا نے بہت وہ ویلا مچایا تھا لیکن دانش نے سمجھا دیا تھا بیا نے حور کو دیکھا تو بیا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

تم اسے یہاں کیوں لے کر آئے ہو دانش۔۔۔

پاپا یہ میری بیوی ہے میری من چاہی بیوی اور جہاں میں رہوں گا وہاں ہی رہے گی وہ سب کے سروں پر بم گرا رہا تھا کہ۔۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ دانش واجد نے ایک بار پھر دانش کے منہ پر تھپڑ لگایا تھا۔۔۔

سب ہی ہکا بکا دانش کو دیکھ رہے تھے حور تو بس آنسو بہاتی جا رہی تھی دعا حور کے پاس آئی۔۔۔۔

آپی۔۔۔۔

لیکن حور کچھ نہ بولی دعا نے لب میچ کر بالاج کی طرف دیکھا تو اسے بھی بے حد غصہ آیا دانش یہ کیا حرکت کی تھی۔۔۔۔

واجد نے بیا کو بھی تھپڑ مارنا چاہا لیکن کی دانش نے آج پہلی بار اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا تھا بیا نے اپنے چہرے کے آگے ہاتھ کیا۔۔۔۔۔

نہیں پاپا بیا میری بیوی ہے میں اپنے اور اوپر تھپڑ کھا سکتا ہو لیکن بیا پر نہیں میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔

بیا کو تو آج میں نے دفعہ اس دنیا میں تحفظ کا احساس ہوا تھا لیکن وہ صرف یہاں اپنے باپ کا بدلہ لینے آئی تھی اور دولت اکٹھی کرنے۔۔۔

اس نے واجد کی طرف تنزیہ مسکراہٹ اچھالی۔۔۔

دانش میں تھک گئی ہوں پھر اپنے کمرے میں جاؤں گی اوکے ٹھیک ہے بیا تم جاؤ۔۔۔۔

دانش یہ حور بھی تمہاری بیوی ہے اس کا خیال تو میں نہیں آیا بالاج بھی غصے سے بولا۔۔۔۔

نہیں بھائی یہ مجبوری بھی مسلط کی ہوئی بیوی ہے من چاہی نہیں بیا اور گھر والوں کے سامنے اتنی تذلیل پر حور کو سانس مشکل سے آرہا تھا وہ مر جانا چاہتی تھی لیکن اس کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔۔

اپنے آنسو اندر اپنے اتارتے وہ وہاں ہی بیٹھ گئی۔۔۔۔

دانش نے ایک نظر سب پر ڈالی اور بیا کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گیا۔۔۔۔

دعا نے ناراض نظروں سے بالاج کی طرف دیکھا تھا کہ بالاج اس کا بھائی ہی تو اس کی آپی کو اس نے تکلیفیں پہنچا رہا تھا۔۔۔۔

حور چپ چاپ کر کے اٹھی اور کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

وہ کمرے میں گئی اپنا سامان پیک کرنے لگی بیا اسے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہی تھی دانش بھی چپ چاپ حور کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

دانش جان مجھے بھوک لگی ہے ذرا کسی سے ناشتہ ہے تو منگوا دو پلیز وہ اس سے پیار سے کہنے لگا۔۔۔

ہاں کیوں نہیں بیا حور ذرا میری بیوی کے لیے ناشتہ بھجوا دینا۔۔

اتنا پیار اس دھوک کے باز لڑکی کے لیے اس کے پیار میں کیا کمی رہ گئی تھی کہاں کھوٹ تھی کہ دانش اس کے جذبات دیکھ نا پایا سمجھ نہ پایا وہ کچھ نہ بولی وہ باہر نکلنے لگی۔۔۔

جب اپنے پیچھے کچھ گرتے ہوئے محسوس کیا اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کی مخصوص بلیک چادر تھی جو دانش نے اسے اتنے پیار سے دی تھی۔

اس نے ایک نظر چادر کو دیکھا ایک نظر دانش کو لیکن کے دانش کی نظریں پر ہر تاثر سے پاک تھی۔۔۔اس نے چادر اٹھائی ہونٹوں سے چوما

اور پھر سینے سے لگا لیا دانش اس کی اس حرکت کی وجہ سے دنگ رہ گئی

یہ چادر میرے لیے بہت قیمتی ہے

کسی نے بہت پیار سے دی تھی وہ یہ کہہ کر چلی گئی۔لیکن دانش کو بت بنا چھوڑ کر اتنے پاک سچے جزبات میرے لیے لیکن وہ پاس کھڑی اپنے من چاہی بیوی کے بارے میں سوچنے لگا وہ پھر سے ایک دفعہ اپنی دوست کو بھول گیا تھا۔۔۔

حور واپس اپنے کمرے میں آگئی تو اس نے اپنے کمرے کی سیٹنگ کی اور بیڈ پر لیٹ گئی اب تو اس کے آنسو بھی خشک ہو گئے تھے آج اس نے یونیورسٹی بھی نہیں جانا تھا۔۔۔

دعا یار بات تو سنو میری ہنی کا موڈ آف ہے۔۔۔۔

آپ کو کیا فرق پڑتا ہے دانش بھائی میری آپی کے ساتھ اتنا برا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

اور آپ کچھ نہیں کرتے وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔

بالاج نے اس کو کندھوں سے پکڑو اور بیڈ پر بٹھایا دعا یہ ان دونوں کی زندگی کا معاملہ ہے میرا یہاں تک بس چلیں تھا میں وہ دانش کو سمجھاؤں گا لیکن میں اس کے دل میں کیسے یہ بات ڈالوں تو حور سے پیار کرنے لگ جائے حور تو اس کی بیوی ہو کر یہ کام نہیں کر پا رہی ہم کیا کریں گے۔۔۔

دعا غور سے اس کی باتیں سن رہے تھے ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔

لیکن میں پھر بھی آپ سے ناراض ہوں۔۔۔

کیوں اب کیوں ہوں۔۔۔

ویسے ہی میرے دل کر رہا ہے۔۔۔

چلو میرا تو دل تھا آج یونیورسٹی سے واپسی پر تم کو ایسکریم کھلاؤں گا تم ناراض ہوں تو پلین کینسل کر دیتے ہیں۔۔۔

اس کے سامنے سے اٹھنے لگا تو دعا نے جلدی سے بالاج کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔

نہیں خان میں ناراض نہیں ہوں آئس کریم کا سن کر جلدی سے بولی۔۔۔۔۔

نہیں اب تم ناراض ہو۔۔۔

نہیں خان میں مذاق کر رہی تھی مجھے پتہ ہے آپ مجھے ناراض نہیں دے سکتے۔۔۔۔

لیکن ابھی تو تم کہہ رہی تھی کہ مجھے تمہاری پرواہ نہیں ہے چلو ٹھیک ہے آج کا دن اور آئس کریم میری طرف سے رات کو ہم سب چلیں گے۔۔۔

خان آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔

میں پیار کرتا ہوں یا نہیں اس نے دوبارہ پوچھا۔۔۔

ہاں نہ آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں اچانک دعا بالاج کے گلے لگی تھی اور بالاج کے جسم میں برقی سی دوڑی تھی دعا کا نرم نازک جسم اپنے ساتھ لگتا ہے دیکھ کر اس کو جذبات مچل رہے تھے بالاج نے دعا کا چہرہ پکڑا اور اپنے سامنے کیا۔۔۔۔

رات کو میں آئس کریم کھلاؤں میں لیکن ابھی مجھے میرا کام کرنے دو۔۔۔۔

کیا مطلب ابھی وہ کچھ اور کہتی کہ بالاج اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور دعا تو پھٹی پھٹی آنکھوں سے بالاج کو دیکھ رہی تھی وہ اس کے کندھوں پر مکے مارنے لگی۔۔۔۔

بالاج پیچھے ہوا اور دعا نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔۔

گندے خان۔۔۔۔

لیکن میں نے تو کوئی گندا کام نہیں کیا۔۔۔۔

یہ یہ کیا کیا یہ یہ جو آپ نے کس کی۔۔۔۔

یہ تو میں نے اپنا انعام لیا ہے نا اور ایسے ہی لیتا رہوں گا تم مجھے روک نہیں سکتی۔۔۔۔

خان پیچھے ہو میں نے یونیورسٹی جانا ہے وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔۔۔

بالاج مسکراتے ہوئے پیچھے اور بھاگتے ہوئے ڈریسنگ روم میں بند ہوئی تھی۔۔۔

دعا اور نوال دونوں ہی دانش اور حور کی لڑائی کی وجہ سے پریشان تھی

دونوں کنٹین میں بیٹھی حور اور دانش کے بارے میں بات کر رہے تھے

اور باتیں کرتے کرتے وہ اٹھ گئی تھی نوال اپنا موبائل وہاں ہی بھول گئی تھی۔۔

دعا یار دانش بھائی کی وجہ سے حور کو کتنی تکلیف پہنچ رہی ہے۔۔۔

نوال میں تو دانش بھائی کو ایسا نہیں سمجھتی تھی ابھی وہ باتیں کر رہی تھی کہ پیچھے سے آواز آئی۔۔۔

ایکسکیوز می مس۔۔۔

نوال اور دعا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کل والے لڑکے کو دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔۔

جی کیا بات ہے نوال تو کڑے تیوروں کے ساتھ دیکھ رہی تھی اور میں مس نہیں نوال نام ہے میرا اور تم یہاں کیا

ہمارا پیچھا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

بات تو سنیں۔۔۔۔۔

کیا بات سنی ہاں کیا بات سنے گنڈے لفنگے کل ٹکر کیا ہو گئی تم ہمارا پیچھے کر رہے ہو کوئی ایسی ویسی لڑکی مت سمجھنا منہ توڑ دوں گی میں۔۔۔۔۔

بازل لب بھیچ کر اسے سن رہا تھا اسے نوال پر بے حد غصہ آرہا تھا اس نے نوال کا موبائل دینا تھا جو کہ اب ارادہ ترک کر چکا تھا۔۔۔۔

مس نوال میں آپ کا یہ فون دینے آیا تھا جو آپ کنٹین میں بھول گئی تھی لیکن اب یہ میرے پاس اور میں لفنگا ہوں تو یہ فون اب لفنگے کے لڑکے کے پاس رہے گا۔۔۔۔

نوال نے جلدی سے اپنا موبائل بیگ میں چیک کیا اور دعا بھی نوال کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

دیکھو نوال نے سر اٹھا کر بازل کی طرف دیکھنا چاہا لیکن بازل غائب تھا وہ میرا موبائل دعا میرا موبائل مجھے ہار اٹیک ہونے والا ہے میرا موبائل وہ چور لے گیا اب میں کیا کروں گی ل۔۔۔۔۔

دعا اپنا موبائل دو جلدی میں نے کال کرنی ہے اپنے موبائل پر دعا نے جلدی سے اسے موبائل دیا بیل جا رہی تھی جو کہ دو بیل کے بعد اٹھا لی گئی تھی۔۔۔۔

ہیلو لفنگے مسٹر۔۔۔

لفنگا مسٹر نہیں بازل شاہ نام ہے میرا۔۔۔

جو بھی نام ہے مجھے میرے موبائل دو۔۔۔۔

لیکن وہ تو لفنگا چور لے گیا اب تو آپ کا موبائل نہیں مل سکتا۔۔۔

پلیز مسٹر بازل میرا موبائل دے دیں اس نے چبا چبا کر کہا تو بازل کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

اوکے اب سوچا جا سکتا ہے آپ کا موبائل دے دوں گا اور کال بند کر دی۔۔۔

بدتمیز انسان ایک دفعہ ملے اس کا منہ توڑ دو گی کمینا انسان کہی جا

۔۔۔۔۔

آج تو بالاج نے اپنی ہنی اور نوال کو یونیورسٹی سے پک کیا تھا اور خوب ساری شاپنگ کروائے تھے کھانا کھلایا دعا کرو تو منہ ہی کھل گیا تھا اتنی خوشی اور بالاج بھی اسی خوش ہوتا دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔۔۔

ooooooooooooooo

داہم نے بھی کچھ بڑا سوچ لیا تھا وہ حور کے اس پاس رہنا چاہتا تھا اس لیے اس نے دوبارہ سے اپنے موم ڈیڈ سے بات کی کہ حور کی شادی ہو چکی تو اب وہ نوال سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔

احمد اور تانیہ حیران ہوئے تھے کہ پہلے وہ حورم سے شادی کرنا چاہتا تھا اور اب نوال کے ساتھ۔۔۔۔

داہم بیٹا وہ لوگ اب نوال کا رشتہ نہیں دیں گے۔۔۔

کیوں نہیں دیں گے ماما کیا کمی ہے مجھ میں۔۔۔

کمی تو کوئی نہیں لیکن پہلے حور اور اب نوال۔۔۔

ماما پلیز آپ ایک دفعہ بات تو کر کے دیکھیں نا ٹھیک ہے بیٹا احمد ملک بھی خوش ہو گئے تھے کہ اتنی پیاری اور اتنی بڑی فیملی لڑکی کی شادی ان کے بیٹے سے ہو گئی۔۔۔

داہم بھی بس حور کی خبریں اور اس کے اس پاس ان کے گھر جانے کے بہانے کے لیے منگنی رہا تھا اور بس ایک ہی موقع چاہتا تھا کہ حور اس کی ہو جائے۔۔۔۔

حور کی دنیا اس کی ڈائری اور اس کا کمرہ تھا وہ بار بار بیا کے سامنے جا کر اپنی تذلیل نہیں کروانا چاہتہ تھی

ابھی وہ بیٹھی تھی کہ اس کے نمبر پر داہم کی کال آئی پہلے تب اٹھانا نہیں چاہتی تھی لیکن اسے پتہ تھا وہ ضدی ہے وہ باز نہیں آئے گا اس لیے اٹھالی۔۔۔

جیسے ہی اس نے کال اٹھائی اس کی آواز سن کر ساکت ہوئی تھی۔۔۔۔

روح میں شامل ہے فقت نس نس میں نہیں۔۔۔۔

وہ ایک شخص جو میری دسترس میں نہیں۔۔۔

حل ہیں ہے جناب کو بھول جائیں۔۔۔۔

کیسے بس ایک یہیں بات میرے بس میں نہیں۔۔۔۔

وہ یہ کہہ کر چپ ہو گیا لیکن حور کچھ نہ بولی۔۔۔۔

حور کچھ بولیں۔۔۔۔

پلیز داہم تم اس راستے سے ہٹ کیوں نہیں جاتے۔۔۔

میں نے عشق کیا ہے اسے اور کوئی مذاق نہیں میرا عشق کوئی ٹین ایج بچوں والا نہیں تھا نا ہی میں نے آپ کی جسم کی ہوس کی تھی کیا۔۔۔۔۔

حور مجھے تو آپ کی صورت سے آپ کی ناک میں پہنی لونگ سے آپ کے خوبصورت کالی آنکھوں سے عشق ہے۔۔میری جان تو جا سکتی ہے لیکن آپ سے عشق کرنا نہیں چھوڑ سکتا ہوں۔۔۔

میں اتنی محبت کے قابل تو نہیں تھی داہم۔۔۔۔

آپ سے عشق کرنا تو مجھ پر فرض ہے اور حور نے آپ میری زندگی میں میرا جنون عشق سب کچھ ہے بہت جلد میں آپ اپنے پاس لے آؤں گا۔۔۔

لیکن میری شادی ہو چکی تم سمجھتے کیوں نہیں ہو وہ چیخی تھی۔۔۔۔

طلاق بھی ہو سکتی ہے اور آپ مجھے ہر حال میں قبول ہیں وہ اطمینان نے بولا۔۔۔۔۔۔۔

کتنے ضدی ہو تم داہم۔۔۔۔

لیکن آپ میرا سکون ہے اور وہ آنکھیں بند کر کے اسے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

حور کال کاٹ چکی تھی لیکن دہم ابھی اس کی کی آواز میں گم تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے ڈائری لے کر بیٹھی تھی پہلے پیج میں بڑا سا حورم خان کا تھا۔۔۔۔

اس دنیا میں بہت سارے لوگ ہوتے ہیں بہت ساری خواہشات ہوتی ہیں میں نے بھی خواب دیکھے تھے لیکن جب جب بڑی ہوتی گئی لوگوں کی باتوں نے میرے خواب توڑنا شروع کیا پھر مجھے میرا ایک دوست ملا وہ دوست جس نے مجھے زندگی جینا سکھائی تھی بس مجھے ہر ٹائم اس کے پاس رہنے کا دل کرتا تھا وہ کہتا تھا میں اس کے شہزادی ہوں۔۔۔۔

یہ لکھتے ہوئے کئی آنسو حور کی ڈائری پر گرے تھے اس نے مجھے دوبارہ سے خواب دکھانا شروع کیا تھا اور میں اسی کے ساتھ خواب دیکھتی رہی مجھے پتہ نہ چلا کب وہ میرے دل میں اتر گیا لیکن اس کی ہمیشہ خوبصورتی دیکھ کر میں خاموش ہو جاتی تھی اچانک سے حور کے ناک سے خون آنے لگا تھا جس کے قطرے ڈائری پر گرے تھے۔۔۔

اس نے جلدی سے ڈائری بند کی اور واش روم میں بھاگی جب خون دکا تو باہر ہے اور آتے ہی بیڈ کا لیٹ گئی اور اذیت بڑی مسکان اس کے چہرے پر آئی تھی اسے پتہ تھا کہ اسے جان لیوا بیماری ہے وہ جان بوجھ کر علاج نہیں کروانا چاہتی تھی وہ اس بدتر زندگی سے اچھا مر جانا چاہتی تھی۔۔

ابھی وہ سوتی کہ اس کی موبائل پر میسج ٹیون بجی تھی اس نے اٹھا کر دیکھا تو داہم کا میسج تھا جس میں لکھا تھا۔۔۔۔

Hoor u r only mine my love

جس سے دیکھ کر حور کے چہرے پر دوبارہ سے مسکان کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں آنسو آئے تھے ایک طرف آنسو تھے دوسری طرف دانش بیا کو اس کا حق دے رہا تھا۔۔۔۔

بیا کسی کی خوشیاں اجاڑ کر خوش ہو رہی تھی لیکن کب۔۔۔۔۔۔

دعا اٹھ جاؤ یونی جانا ہے بالاج اس کا کندھا ہلاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔

خان آج چھٹی کرنی ہے میرا دل نہیں کر رہا ہے یونی جانے کو۔۔۔۔

تمہارا دل کب کرتا ہے جانے کو یونیورسٹی وہ اسے سمجھدار بنانا چاہتے ہیں لیکن دعا کی کہ بس بچی بن جاتی تھی۔۔۔

اٹھو کوئی چھٹی نہیں کرنے والا میں ناراض ہو جاؤں گا۔۔۔

وہ اپنے خان کا ناراض ہو جانے کی بات سن کا جلدی سے اٹھی تھی

اب وہ بھی کہاں اپنے خان سے سے دور رہنے والی تھی۔۔۔

اسے خان کی اتنی عادت ہو گئی تھی کہ اس کے بغیر کھانا بھی نہیں کھاتی تھی۔۔۔

آپ ناراض نہ ہوا کریں خان آپ کو پتہ ہے آپ کی ہنی بھی آپ کو پسند کرتی ہے آپ ناراض ہونے سے تو مجھے اچھا نہیں لگتا نا۔۔۔

بلاج کا یہ سن کے چہرے پر مسکرائے آئی تھی وہ اپنی ہنی کو پانے پیرا میں ڈبو چکا تھا۔۔۔

آپ جو روز روز مجھے یونی بھیجتے ہیں نا دیکھنے ایک دن دور چلے جانا ہے میں نے آپ سے میری بات نہیں مانتے ہیں۔۔۔

بکواس بند کرو دعا دور جانے کی آئندہ بات کی پھر تو دو لگاؤں گا۔۔۔

لیکن دعا بھی ڈرتی نہیں ہوتی اسے پتہ تھا اس کا خان اسے بے انتہا پیار کرتا ہے۔۔۔

اچھا سوری آئندہ نہیں کرتی آج چھٹی کرنے دے نا۔۔۔

نہیں اٹھو جلدی کرو وہ مایوسی سے اٹھ کر واش روم چلی گئی تھی۔۔۔

بالاج بھی تیار ہونے چل گیا اگر وہ جان جاتا کہ آج ہی دعا کے یونی جانے سے اس کی زندگی میں تباہی آئیں گی تو کبھی نہ جانے دیتا۔۔۔۔۔

حور یونیورسٹی گئی تو اسے راستے میں ہی داہم مل گیا۔۔۔

ہیلو حور۔۔۔۔

حور کو تو اب داہم سے ڈر لگتا تھا وہ کچھ ایسا نہ کرتا جس کی وجہ سے اس کی عزت خراب ہو جائے۔۔۔۔

حور نے داہم کو اگنور کرنا ہی بہتر سمجھا۔۔۔

اہہہہہ۔۔۔میری حور کیوں آپ مجھے اگنور کر رہی ہیں یہ سب کرنے سے میں آپ کا پیچھا چھوڑ نہیں دوں گا۔۔۔

پلیز داہم کیوں میرے ساتھ اسا کر رہے ہو کیا تم ایک شادی شدہ لڑکی کے ساتھ شادی کر لوں گے۔۔۔

حور آپ مجھے ہر حال میں قبول ہیں میں نے آپ سے عشق کیا ہے اور مجھے پتہ ہے آپ دانش کے ساتھ خوش نہیں ہیں اس کی سوجی سوجی آنکھوں کو دیکھ کر بولا تھا۔۔۔۔۔

یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو۔۔۔۔

کیونکہ آپ دانش سے پیار کرتی تھی لیکن دانش کے ساتھ شادی کرنے کے بعد آپ کی آنکھوں میں وہ چمک نہیں ہے جو ہونی چاہیی تھی میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔۔۔

یہ میرا اور دانش کا معاملہ ہے۔۔۔۔

نہیں حور آپ کا معاملہ میرا معاملہ ہے اگر دانش کی وجہ سے آپ کو بھی تکلیف دکھ پہنچا تو یقین کریں اسے قبر میں اتارنے میں میرے ہاتھ نہیں کانپیں گے۔۔۔

آپ کو خوشی میں دے سکتا ہوں دکھ ہو تو صرف میری وجہ سے تکلیف بھی صرف میں دوں اس تکلیفوں پر مرہم رکھوں اپنی محبت سے تو صرف میں ان سب پر صرف میرا حق ہونا چاہیے اور کسی کا نہیں وہ ایک جنونی انداز میں بولا۔۔

حور کے پاس کچھ بولنے کا الفاظ نہیں تھے وہ اسے اگنور کرتے ہوئے آگے چلی گئی۔۔۔۔

وہ بھی مسکرا کر اس کے پیچھے چلا گیا کلاس میں گیا لیکن اسے آج سب سے آگے بیٹھا تھا لیکن سب سے اگلے کسی اور لڑکے کا بیٹھا دیکھ کر جو

کلاس کا ٹاپر تھا حورم سے ہر ٹائم اپریشییٹ کرتی رہتی تھی اور داہم کا دل جلاتی تھی اسے آج آگے بیٹھا دیکھ کر اسے غصہ آیا تھا سفیر اٹھو یہاں سے۔۔۔۔۔

سفیر نے اسے الجھی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

میں نے کیا اٹھو۔۔۔۔۔

داہم تم پیچھے بیٹھ جاؤ حور نے ضبط سے کہا۔۔۔۔

حورم ٹیچر میں نے کہا میں نے یہاں بیٹھنا ہے ساری کلاس کو پتہ تھا وہ کتنا ضدی ہے سو سفیر بھی آرام سے اٹھ کر پیچھے بیٹھ گیا۔۔۔۔

داہم مسکراتا ہوا عین حور کے سامنے بیٹھ گیا سارے لیکچر میں وہ حور کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھا حور اس کی نظروں سے کنفیوز ہوتی بار

بار لیکچر بھول رہی تھی اسے غصہ آرہا تھا اس کی اس کی چھوٹی سی باریک ناک غصے سے پھول جاتی تھی۔۔۔۔

جو کے داہم کے جزبات بھڑکانے کا کام کرتی تھی۔۔۔۔

اسے کی ناک اور ناک میں پہنی لونگ سے داہم کو عشق تھا اس کی ناک میں پہنی کو نھمگ اس کی کمزوری بن چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ کوئی بھی سوٹ پہنتی لیکن وہ دانش کیڈی گئی کالی چادر ضرور اوڑھتی تھیں جو کہ اس کے سانولے چہرے پر بہت جچتی تھی۔۔۔۔

اگر داہم کو پتہ چلتا ہے کہ یہ چادر دانش نے دی ہے تو اس آگ لگا دیتا ہے لیکن اس چادر کی جان ابھی بھی باقی تھی جو کہ داہم کے غصے سے بچی ہوئی تھی۔۔۔۔

نوال کو آج اپنا فون واپس لینا تھا وہ ادھر ادھر بازل کو ڈھونڈنے لگے لیکن وہ کہی نظر نہیں آرہا تھا اس نے دوبارہ سے اپنے نمبر پر کال کی جو کہ بازل نے اٹھالی۔۔۔۔

بازل شاہ میرا موبائل مجھے دے دیں۔۔۔۔

ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے یونی کے پچھلے سائیڈ پر آجائیں میں آپ کو دے دیتا ہوں۔۔۔۔

وہ دعا کو کلاس میں جانے کا کہ کر خود پچھلی سائد پہ چلی گی جہاں بازل کھڑا اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔۔

لاؤ میرا موبائل دو۔۔۔۔۔

بازل نے اس سے نیچے سے اوپر تک دیکھا جو کہ بلیک کلر کے سوٹ میں اس سے کافی پیاری لگی تھی ایسے نہیں پہلے مجھ سے معافی مانگو۔۔۔۔

میں کیوں معافی مانگوں میں نے کیا کیا ہے نوال نے ضبط سے کہا۔۔۔

تم نے کل مجھے لفنگا چور بولا۔۔۔۔

دیکھیں مسٹر بازل میرا فون دے دے ورنہ۔۔۔

ورنہ کیا۔۔۔۔

نوال کو بہت غصہ آرہا اور اس کا دل کر رہا تھا اسے دو تھپڑ لگا دیں۔۔۔۔

ورنہ میں تمہاری ٹیچر کو کمپلین کر دوں تم نے میرے موبائل چوری کیا ہے۔۔۔

یہ سنتے ہی بازل شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

نوال میڈم آپ مجھے جانتی نہیں اب یہ یونیورسٹی آدھی میرے باپ کے پیسوں سے چلتی ہیں تم نے مجھے دھمکی دے رہی ہوں تمہاری اتنی ہمت اس نے نوال کا بازو پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔

نوال ڈر گئی تھی چھوڑو مجھے بدتمیز انسان اسے نئے اپنا بازو چھڑوا کر اچانک تھپڑ مارا تھا۔۔۔

نوال کا ہاتھ بے اختیار ہی اٹھا تھا اس نے خود کے ہاتھ کو دیکھا اور ایک دفعہ بازل کی سرخ آنکھوں کو اسے ڈر لگ اس نے اپنا موبائل بازل کے ہاتھ سے چھینا اور بھاگ گئی۔۔۔

اہہہہ۔۔۔۔نوال تم نے اچھا نہیں کہ مجھ پر ہاتھ اٹھا کر اس کے قیمت تمیں چکانی پڑے گی اس نے غصے میں بدلہ لینے کا سوچا اور ایک دفعہ جو سوچ لیتا تھا وہ کر کے ہی رہتا تھا۔۔۔۔

دعا اپنی کلاس میں جا رہی تھی ایک لڑکا اس کے ٹکرا گیا اندھے ہیں آپ نظر نہیں آتا لیکن اگلا بندہ تو اسے دیکھ کر حیران تھا اس کی نظریں دعا کے چہرے سے ہٹنے سے انکاری تھی دعا نہ جانے کیا کیا سنا کر چلی گئی لیکن وہ لڑکا کچھ بول نہ سکا۔۔۔۔

دعا چلی گئی تو اسے ہوش آیا تو اس کے منہ سے بس ایک لفظ نکلا تھا

"بیلا"۔۔۔۔۔

ہلکے گلابی کلر کی قمیض گلابی رنگ کی شلوار دوپٹہ سر پہ لیا وہ ابراہیم کو چونکا گئی تھی۔۔۔۔۔

اور وہ 10 سال پیچھے چلے گئے تھے اپنے ماضی میں۔۔۔۔۔

ابراہیم یونیورسٹی میں پروفیسر آج ہی آئے تھے اور آتے ہی اس کے ٹکر دعا سے ہو گئی تھی وہ اونچا لمبا بے خوبصورت مرد 32 سالے ابراہیم

تھا دعا کے جانے کے بعد اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اور پھر وہ بھی اپنی کلاس میں چلا گیا۔۔۔۔۔

****

وہ اپنے ڈائری لے کر بیٹھی تھی پہلے پیج میں بڑا سا حورم خان کا تھا۔۔۔۔

اس دنیا میں بہت سارے لوگ ہوتے ہیں بہت ساری خواہشات ہوتی ہیں میں نے بھی خواب دیکھے تھے لیکن جب جب بڑی ہوتی گئی لوگوں کی باتوں نے میرے خواب توڑنا شروع کیا پھر مجھے میرا ایک دوست ملا وہ دوست جس نے مجھے زندگی جینا سکھائی تھی بس مجھے ہر ٹائم اس کے پاس رہنے کا دل کرتا تھا وہ کہتا تھا میں اس کے شہزادی ہوں۔۔۔۔

یہ لکھتے ہوئے کئی آنسو حور کی ڈائری پر گرے تھے اسنے مجھے دوبارہ سے خواب دکھانا شروع کیا تھا اور میں اسی کے ساتھ خواب دیکھتی رہی مجھے

پتہ نہ چلا کب وہ میرے دل میں اتر گیا لیکن اس کی ہمیشہ خوبصورتی دیکھ کر میں خاموش ہو جاتی تھی اچانک سے حور کے ناک سے خون آنے لگا تھا جس کے قطرے ڈائری پر گرے تھے۔۔۔

اس نے جلدی سے ڈائری بند کی اور واش روم میں بھاگی جب خون دکا تو باہر ہے اور اتے ہی بیڈ کا لیٹ گئی ایک اذیت بڑی مسکان اس کے چہرے پر آئی تھی اسے پتہ تھا کہ اسے جان لیوا بیماری ہے وہ جان بوجھ کر علاج نہیں کروانا چاہتی تھی وہ اس بدتر زندگی سے اچھا مر جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ سوتی کہ اس کی موبائل پر میسج ٹیون بجی تھی اس نے اٹھا کر دیکھا تو داہم کا میسج تھا جس میں لکھا تھا۔۔۔۔

Hoor u r only mine my love

جس سے دیکھ کر حور کے چہرے پر دوبارہ سے مسکان کے ساتھ آنکھوں میں آنسو آئے تھے ایک طرف آنسو تھے دوسری طرف دانش بیا کو اس کا حق دے رہا تھا۔۔۔

بیا کسی کی خوشیاں اجاڑ کر خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔

ooooooooooooooooo

دعا اٹھ جاؤ جونی جانا ہے بالاج اس کا کندھا ہلاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

خان آج چھٹی کرنی ہے میرا دل نہیں کر رہا ہے یونی جانے کو۔۔۔

تمہارا دل کب کرتا ہے جانے کو یونیورسٹی وہ اسے سمجھدار بنانا چاہتے ہیں لیکن دعا کی کہ بس بچی بن جاتی تھی۔۔۔

اٹھو کوئی چھٹی نہیں کرنے والا میں ناراض ہو جاؤں گا۔۔

وہ اپنے خان کا ناراض ہو جانے کی بات سن کا جلدی سے اٹھی تھی اب وہ بھی کہاں اپنے خان سے سے دور رہنے والی تھی۔۔۔

اسے خان کی اتنی عادت ہو گئی تھی کہ اس کے بغیر کھانا بھی نہیں کھاتی تھی۔۔۔۔

آپ ناراض نہ ہوا کریں خان آپ کو پتہ ہے آپ کی ہنی بھی آپ کو پسند کرتی ہے آپ ناراض ہونے سے تو مجھے اچھا نہیں لگتا نا۔۔۔

بالاج کا یہ سن کے چہرے پر مسکرائے آئی تھی وہ اپنی ہنی کو اپنے پیار میں ڈبو چکا تھا۔۔۔

آپ جو روز روز مجھے یونی بھیجتے ہیں نا دیکھنے ایک دن دور چلے جانا ہے میں نے آپ سے میری بات نہیں مانتے ہیں۔۔۔۔

بکواس بند کرو دعا دور جانے کی آئندہ بات کی پھر تو دو لگاؤں گا۔۔۔۔

لیکن دعا بھی ڈرتی نہیں ہوتی اسے پتہ تھا اس کا خان اسے بے انتہا پیار کرتا ہے۔۔۔۔

اچھا سوری آئندہ نہیں کرتی آج چھٹی کرنے دے نا۔۔۔

نہیں اٹھو جلدی کرو وہ مایوسی سگ آٹھ کر واش روم چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

بالاج بھی تیار ہونے چل گیا اگر وہ جان جاتا کہ آج ہی دعا کے یونی جانے سے اس کی زندگی میں تباہی آئیں گی تو کبھی نہ جانے دیتا۔۔۔

حور یونیورسٹی گئی تو اسے راستے میں ہی داہم مل گیا۔

ہیلو حور۔۔۔۔۔

حور کو تو اب داہم سے ڈر لگتا تھا وہ کچھ ایسا نہ کرتا جس کی وجہ سے اس کی عزت خراب ہو جائے۔۔۔۔

حور نے داہم کو اگنور کرنا ہی بہتر سمجھا۔۔۔۔

اہہہہہ۔۔۔میری حور کیوں آپ مجھے اگنور کر رہی ہیں یہ سب کرنے سے میں آپ کا پیچھا چھوڑ نہیں دوں گا۔۔۔

پلیز داہم کیوں میرے ساتھ اسا کر رہے ہو کیا تم ایک شادی شدہ لڑکی کے ساتھ شادی کر لوں گے۔۔۔۔

حور اپ مجھے ہر حال میں قبول ہیں میں نے آپ سے عشق کیا ہے اور مجھے پتہ ہے آپ دانش کے ساتھ خوش نہیں ہیں اس کی سوجی سوجی آنکھوں کو دیکھ کر بولا تھا۔۔۔۔۔

یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو۔۔۔۔

کیونکہ آپ دانش سے پیار کرتی تھی لیکن دانش کے ساتھ شادی کرنے کے بعد آپ کی آنکھوں میں وہ چمک نہیں ہے جو ہونی چاہیی تھی میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔۔۔

یہ میرا اور دانش کا معاملہ ہے۔۔۔۔۔

نہیں حور آپ کا معاملہ میرا معاملہ ہے اگر دانش کی وجہ سے آپ کو بھی تکلیف دکھ پہنچا تو یقین کریں اسے قبر میں میرے ہاتھ نہیں کانپیں گے۔۔۔۔

آپ کو خوشی میں دے سکتا ہوں دکھ ہو تو صرف میری وجہ سے تکلیف بھی صرف میں دوں اس تکلیفوں پر مرہم رکھوں اپنی محبت سے تو صرف میں ان سب پر صرف میرا حق ہونا چاہیے اور کسی کا نہیں وہ ایک جنونی انداز میں بولا۔۔۔۔

حور کے پاس کچھ بولنے کا الفاظ نہیں تھے وہ اسے اگنور کرتے ہوئے آگے چلی گئی۔۔۔۔

وہ بھی مسکرا کر اس کے پیچھے چلا گیا کلاس میں گیا لیکن اسے آج سب سے آگے بیٹھا تھا لیکن سب سے آگے کسی اور لڑکے کا بیٹھا دیکھ کر جو کلاس کا ٹاپر تھا حرم سے ہر ٹائم اپریشییٹ کرتی رہتی تھی اور داہم کا دل جلاتی تھی اسے آج آگے بیٹھا دیکھ کر اسے غصہ آیا تھا۔۔۔۔

سفیر اٹھو یہاں سے۔۔۔۔

سفیر نے اسے الجھی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

میں نے کیا اٹھو۔۔۔

داہم تم پیچھے بیٹھ جاؤ حور نے ضبط سے کہا۔۔۔۔

حورم ٹیچر میں نے کہا میں نے یہاں بیٹھنا ہے ساری کلاس کو پتہ تھا وہ کتنا ضدی ہے سو سفیر بھی آرام سے اٹھ کر پیچھے بیٹھ گیا۔۔۔۔

داہم مسکراتا ہوا عین حور کے سامنے بیٹھ گیا سارے لیکچر میں وہ حور کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھا۔۔۔

حور اس کی نظروں سے کنفیوز ہوتی بار بار لیکچر بھول رہی تھی اسے غصہ آرہا تھا اس کی اس کی چھوٹی سی باریک ناک غصے سے پھول جاتی تھی۔۔۔۔

جو کے داہم کے جزبات بھڑکانے کا کام کرتی تھی۔۔۔

اسے کی ناک میں پہنی لونگ سے داہم کو عشق تھا اس کی ناک میں پہنی کونھمگ اس کی کمزوری بن چکی تھی۔

وہ کوئی بھی سوٹ پہنتی لیکن وہ دانش کیڈی گئی کالی چادر ضرور اوڑھتی تھیں جو کہ اس کے سانولے چہرے پر بہت جچتی تھی۔۔

اگر داہم کو پتہ چلتا ہے کہ یہ چادر دانش نے دی ہے تو اسے آگ لگا دیتا ہے لیکن اس چادر کی جان ابھی بھی باقی تھی جو کہ داہم کے غصے سے بچی ہوئی تھی۔۔۔۔

oooooooooooooooooo

نوال کو آج اپنا فون واپس لینا تھا وہ ادھر ادھر بازل کو ڈھونڈنے لگے لیکن وہ کہی نظر نہیں آرہا تھا اس نے دوبارہ سے اپنے نمبر پر کل کی جو کہ بازل نے اٹھالی۔۔۔۔

بازل شاہ میرا موبائل مجھے دے دیں۔۔۔۔

ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے یونی کے پچھلے سائیڈ پر آجائیں میں آپ کو دے دیتا ہوں۔۔۔۔

وہ حور کو کلاس میں جانے کا کہ کر خود پچھلی سائد پہ چلی گی جہاں بازل کھڑا اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔

لاؤ میرا موبائل دو۔۔۔

بازل نے اس سے نیچے سے اوپر تک دیکھا جو کہ بلیک کلر کے سوٹ میں اس سے کافی پیاری لگی تھی ایسے نہیں پہلے مجھ سے معافی مانگو۔۔۔

میں کیوں معافی مانگوں میں نے کیا کیا ہے نوال نے ضبط سے کہا۔۔۔۔۔

تم نے کل مجھے لفنگا چور بولا۔۔۔

دیکھیں مسٹر بازل میرا فون دے دے ورنہ۔۔۔

ورنہ کیا۔۔۔۔

نوال کو بہت غصہ آرہا اور اس کا دل کر رہا تھا اسے دو تھپڑ لگا دیں۔۔۔۔

ورنہ میں تمہاری ٹیچر کو کمپلین کر دوں تم نے میرے موبائل چوری کیا ہے۔۔۔۔

یہ سنتے ہی بازل شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

نوال میڈم آپ مجھے جانتی نہیں اب یہ یونیورسٹی آدھی میرے باپ کے پیسوں سے چلتی ہیں تم نے مجھے دھمکی دے رہی ہوں تمہاری اتنی ہمت اس نے نوال کا بازو پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔۔

نوال ڈر گئی تھی چھوڑو مجھے بدتمیز انسان اسے نئے اپنا بازو چھڑوا کر اچانک تھپڑ مارا تھا۔۔۔

نوال کا ہاتھ بے اختیار ہی اٹھا تھا اس نے خود کے ہاتھ کو دیکھا اور ایک دفعہ بازل کی سرخ آنکھوں کو اسے ڈر لگ اس نے اپنا موبائل بازل کے ہاتھ سے چھینا اور بھاگ گئ۔۔۔۔

اہہہ۔۔۔۔نوال تم نے اچھا نہیں کہ مجھ پر ہاتھ اٹھا کر اس کے قیمت تمیں چکانی پڑے گی اس نے غصے میں بدلہ لینے کا سوچا اور ایک دفعہ جو سوچ لیتا تھا وہ کر کے ہی رہتا تھا۔۔۔

دوسرج طرف دعا اپنی کلاس میں جا رہی تھی کہ اس کے ٹکر ایک لڑکے سے ہوئی دعا نے اسے سنانا چاہا۔۔۔۔

اندھے ہیں آپ نظر نہیں آتا لیکن اگلا بندہ تو اسے دیکھ کر حیران تھا اس کی نظریں دعا کے چہرے سے ہٹنے سے انکاری تھی دعا نہ جانے کیا کیا سنا کر چلی گئ لیکن وہ لڑکا کچھ بول نہ سکا۔۔۔۔

دعا چلی گئی تو اسے ہوش آیا تو اس کے منہ سے بس ایک لفظ نکلا تھا

"بیلا"۔۔۔۔

ہلکے گلابی کلر کی قمیض گلابی رنگ کی شلوار دوپٹہ سر پہ لیا وہ ابراہیم کو چونکا گئی تھی۔۔۔۔۔

اور وہ 10 سال پیچھے چلے گئے تھے اپنے ماضی میں۔۔۔۔

ابراہیم یونیورسٹی میں پروفیسر آج ہی آئے تھے اور آتے ہی اس کے ٹکر دعا سے ہو گئی تھی وہ اونچا لمبا بے خوبصورت مرد 32 سالے ابراہیم تھا دعا کے جانے کے بعد اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اور پھر وہ بھی اپنی کلاس میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

دانش تمہارے گھر والے تو مجھ سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتے بیا نے دانش کو کہا..۔۔

یار تھوڑا ٹائم لگے گا تم کو قبول کر لیں گے۔۔۔۔

اور تم حور کو کب طلاق دو گے۔۔۔۔۔

میں بہت جلد اسے طلاق دے دوں گا ایک دفعہ نوال کی شادی داہم سے کر دوں۔۔۔۔

داہم سے مطلب۔۔۔۔

پھر دانش نے اسے ساری کہانی بتائی کہ نوال داہم کو پسند کرتی تھی اور وہ حور کے رشتا لے کر آگیا تھا۔۔۔

اسی ٹائم بیا کے دماغ میں بہت بڑی سازش بن چکی تھی او اچھا حور کتنی معصوم لگتی ہے نا شکل سے لیکن دیکھو سب کی محبت چھیننے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔۔

ہاں میں تو اپنی دوست کو بہت معصوم سمجھتا تھا لیکن مجھے نہیں پتہ تھا وہ ایسے کرے گی میں اس سمجھ ہی نہیں پایا۔۔۔۔

بیا نے اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ دیا۔۔۔۔

آئی لو یو دانش۔۔۔۔

آئی لو یو ٹو بیا۔۔۔۔۔۔

بیا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھیں۔۔۔۔۔

بازل تو اسی ٹائم گھر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

بیٹا کیا ہوا اتنے غصے میں کیوں لگ رہے ہو شفق شاہ جو اس کی ماں تھی بازل کے لال چہرے کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

کچھ نہیں ماما بس تھوڑی طبیعت ٹھیک نہیں وہ یہ کہہ کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

کیا کروں اس لڑکے کا شاہ صاحب نے اسے بگاڑ کر رکھ دیا ہے وہ سر جھٹکی ہوئی کمرے میں چلی گئی جہاں ان کے شوہر اکمل شاہ انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔

کیا ہوا بیگم اتنی پریشان کیوں ہے۔۔۔۔

اکمل کیا آپ نے ہمارے بیٹے کو بگاڑ دیا ہے نہ اس سے صحیح غلط کے پہچان ہے نہ کچھ اور بس اپنی ضد پوری کرنا جانتا ہے۔۔۔۔

بیگم اس میں شاہوں کا خون ہے اور شاہ ہمیشہ نے دوسروں کو جھکاتے ہیں کبھی جھکتے نہیں۔۔۔۔

آپ بھی نا۔۔۔۔

بیگم ہمارا بیٹا ہماری جان ہے اس کے بارے میں ہم کوئی بات نہیں سنیں گے۔۔۔۔

میں آپ کے لاڈلے کے کچھ کہہ بھی نہیں رہی دونوں ہی ہنسے لگے

۔۔۔۔

بازل ان کی شادی کے 10 سال بعد پیدا ہوا تھا جو انہیں جی جان سے پیارا تھا لاڈ پیار کی وجہ سے وہ ضدی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

حور یونی سے نکلنے لگی داہم اس کے پاس آیا۔۔۔۔

آئے حور میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں اس نے گلاسز لگاتے ہوئے کہا

میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔۔

حور آپ میرے ساتھ جائیں گے داہم نے ضدی انداز میں کہا۔۔۔۔

میں کیوں تمہارے ساتھ جاؤں تم ہو کون صبح سے وہ اسے زچ کر رہا تھا اور اب تنگ آچکی تھی حور نہ غصے سے کہا۔۔۔۔

حور کی پھولی پھولی ناک داہم کو بہت اچھی لگی و اسے دیکھ کر مسکرانے لگا تھا۔۔۔۔

اب کیا مصیبت ہے داہم۔۔۔۔

آپ چلیں یا زبردستی گاڑی میں بٹھاؤں آپ کو وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

دور رہا کرو مجھ سے وہ غصے سے بولی۔۔۔

چلیں پھر وہ مسکراتا ہوا گاڑی میں جا بیٹا وہ بھی ایک گہرا سانس لیتے اس کی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

پورے راستے داہم نے حور کا سر لگایا مگر حور اسے اگنور کرتی رہیں۔۔۔۔

وہ اسے گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا بہت جلد وہ دوبارہ اس گھر میں آنے والا تھا۔۔۔

نوال اور دعا کو بھی ڈرائیور کر لے کر آگیا تھا وہ بس اب خان کا انتظار کر رہی تھی جب بالاج کی گاڑی کا ہارن سن کر خوش ہوئی تھی۔۔۔

بالاج کمرے میں گیا تو دعا جلدی سے اس کے گلے لگ گئی۔۔۔

خان آپ جلدی آگئے آج۔۔۔

کیونکہ مجھے پتہ ہے میری ہنی مجھے مس کر رہی ہے۔۔۔۔

خان آپ کو کیسے پتہ وہ آنکھیں ٹپ ٹپاتے ہوئے بولی۔۔۔

کیونکہ مجھے اپنی ہنی سے محبت ہے وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتی ہوئے بولا۔۔۔۔

دعا کو بھی آپ سے محبت ہے وہ شرماتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا مگر کب سے مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا۔۔۔

خان نہیں تنگ کرے نا۔۔۔

ہا ہا ہا میرا چھوٹا سا بچہ میں جب تم اپنے عمل سے محبت کا اظہار کروں گا تب تم بتانا کہ تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو۔۔۔۔

دعا نے بالاج کو الجھی نظروں سے دیکھا کیا مطلب خان۔۔۔۔

کچھ نہیں میری جان مجھے بھوک لگی ہے کھانا لا دو او ہاں سچ میں آپ کی اچھی بیوی ہو نا میں کھانا لے کر آتی ہوں جلدی سے بھاگ نیچے گئی۔۔۔

میری اچھی بیوی وہ بھی مسکراتے ہوئے فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

oooooooooooooooooo

نوال گھر آکر بھی پریشان رہی تھی اس نے غلطی سے تھپڑ تو مار دیا تھا لیکن وہ ڈر رہی تھی کہ نہ جانے وہ کیا کرے گا لیکن پھر سوچ کر مطمئن ہوگئی کل جا کر اس سے معافی مانگ لے گی اور سونے کے لیے لیٹ گئی ابھی وہ لیٹی تھی اس کے نمبر پر کال آئی تھی۔۔۔

ہیلو کون۔۔۔

وہی جس کو تم سوچ رہی ہو۔۔۔۔

میں۔۔۔میں کسی کو نہیں سوچ رہی وہ حیرانگی سے کہنے لگی۔۔۔۔

بہت جلد تم مجھے سوچو گی صرف مجھے جانو گی۔۔۔۔

ک۔۔۔کون ہو تم۔۔۔۔۔

لیکن اگلا بندہ کال کاٹ چکا تھا۔۔۔۔

پتہ نہیں کون تھا شاید رونگ نمبر تھا وہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔۔

oooooooooooooooo

آج پھر حور اپنی ڈائری لکھ رہی تھی پھر سے اپنا درد ان صفوں پر اتار رہی تھی کہ اسے ایک میسج آیا اسے پتہ تھا کہ اس کا میسج ہو گا کیونکہ وہ ایک ہی شخص ہے جو ہر ٹائم اس کے ساتھ تھا۔۔۔۔

اس نے ڈائری لکھنا بند کی اور موبائل اٹھایا اور دیکھا ابھی وہ دیکھ ہی رہے تھے کال آگئی۔۔۔۔۔

پہلے تو حور نے سوچا نہ اٹھا لیکن وہ ڈھیٹ انسان چار دفعہ کال کر چکا تھا اس نے غصے سے کال اٹھا لی۔۔۔۔

شرم نہیں آتی شادی شدہ لڑکی کو تنگ کرتے ہوئے۔۔۔۔۔

اگر شادی شدہ لڑکی محبوبہ ہو تو کوئی شرم نہیں آتی۔۔۔۔

حور نے غصے سے لپ میچ لئے۔۔۔۔

چاہتے کیا ہو تم ڈھیٹ انسان۔۔۔۔۔

صرف اور صرف آپ کو چاہتا ہوں۔۔۔۔

میں مر جاؤں گی تب جاؤں چھوڑو گے میری۔۔۔۔۔

حور وہ اتنی زور سے فون میں ہی دھاڑا تھا کہ حور کو لگا اس کے کان کے پردے پھٹ جائیں گی وہ ایک دفعہ ہل سی گئی تھی۔۔۔۔۔

ابھی آپ نے مرنے کے بات کی ہے لیکن آئندہ ایسی بات کی تو اسی ٹائم گھر سے اٹھا کر اپنے پاس لے آؤں گا سمجھی۔۔۔۔

حور میں نے کچھ کہا۔۔۔

ہ۔۔۔ہاں سمجھ گئی۔۔۔۔

کوئی شام آتی ہے تمہاری یاد لے کر۔۔۔۔۔

کوئی شام جاتی ہے تمہاری یاد دے کر۔۔۔۔۔۔

ہمیں تو اس شام کا انتظار ہے جو آئے آپ کو ساتھ لے کر۔۔۔

وہ شوخ لہجے میں بولا۔۔۔۔

حور کا چہرہ لال ہوا تھا۔۔۔۔۔

یار ہا ہا حور آپ بلش کر رہی ہیں نا وہ ہنستے میں بولا۔۔۔۔۔

حور نے ادھر ادھر دیکھا اسے کیسے پتہ چلا۔۔۔۔

حور آپ مجھے ادھر ادھر نہیں ڈھونڈے میں تو آپ کے دل میں ہوں۔۔۔۔

دفع ہو جاؤ بدتمیز حور نے ہر برا کر فون بند کر دیا۔۔۔

افف تم بھی نا داہم سر جھٹکی سو گئی۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

آج دعا کی سالگرہ تھی جو کہ سب گھر والوں کو یاد تھی لیکن بالاج نے منع کیا تھا کوئی اسے وش نہ کرے رات کو اس نے سرپرائز ہو گا اور آج کے دن کو دعا بالکل یونیورسٹی نہیں جانے والے تھے جو کہ بالاج نے بھی آج اس کی بات مان لی تھی۔۔۔

لیکن نوال کو جانا تھا آج اس کا آج ٹیسٹ ہے دعا کا تو کسی بات کی ٹینشن نہیں تھی لیکن نوال نے ٹیسٹ دینا تھا سو وہ چلی گئی نوال کا صرف ایک ٹیسٹ ہے جس کی وجہ سے وہ لیٹ یونی آئی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ یونی داخل ہوئی تھی کہ سامنے اسے بازل نظر آیا وہ اسے اگنور کرتی آگے چلنے لگی لیکن بازل شاہ کو تو اپنا اگنور کرنا آگ لگا گیا تھا۔۔۔

وہ نوال کے سامنے آیا نوال نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جی کیا بات ہے مسٹر سائڈ پر ہو۔۔۔۔

لیکن بازل اسے کہ آگے ہی کھڑا رہا۔۔۔

وہ سائیڈ سے نکلنے لگی بازل نے اس کا ہاتھ پکڑا اور کھینچتا ہوا لے گیا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے تم ہوتے کون ہو میرا ہاتھ پکڑنے والے بد تمیز چھچھوڑے لفنگے انسان چھوڑوں۔۔۔۔

لیکن بازل صدا کا ڈھیٹ اس سے ایک سائیڈ پر لے جا کے دیوار کے ساتھ پن کیا اور دونوں طرف اپنے بازو رکھ دیے۔۔۔۔

نوال تو ڈر گئی تھی وہ ڈر سے سانس بھی روک دی۔۔۔۔۔

میں کون ہوتا ہوں یہ تم کو بہت جلد پتہ چل جائے گا کہ میں کون ہوتا ہوں اور آئندہ مجھے اگنور کرنے کی کوشش کی تو بہت برا ہو گا تمہارے لیے میرے پانڈے۔۔۔۔۔۔

نوال تو پھٹی پٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی یہ پانڈا کس کو بولا اسے تو غصہ آگیا تھا کہ اسے موٹی کہا۔۔۔۔

تمہیں پانڈا بولا پانڈے کی طرح موٹی ہو نا پیچھے ہٹو اس نے اسے دونوں ہاتھوں سے اس کے سینے پر زور دیا تو وہ تھوڑا پیچھے ہوا مسکراتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

خبردار آئندہ مجھے موٹی یا پانڈا بولا وہ تو غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی میرا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی تو پہلی دفعہ غلطی سے تھپڑ مار رہا تھا اس دفعہ تھپڑ ماروں گی یہ ساری زندگی یاد رکھو گے ایسی ویسی لڑکی مت سمجھنا لفنگے کہیں کے۔۔۔۔

تھپڑ والی بات سے بازل کی آنکھوں میں سرد مہری آئی تھی جو کہ اگر نوال دیکھ لیتی تو یہ غلطی کبھی نا کرتی۔۔۔۔

نوال تو یہ کہہ کر چلی گئی لیکن بازل کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ چھوڑ گئی تھی نوال بہت جلد تم اب مسز بازل شاہ بنو گی تم دیکھتی جاؤ

میں تمہارے ساتھ کرتا گیا ہوں وہ اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے چلا گیا۔۔۔۔

ooooooooooooooooooo

سارا دن دعا نے انتظار کیا کہ ابھی کوئی وش کرے گا بھی کوئی وش کرے گا لیکن کسی نے بھی نہیں کیا وہ رونے بیٹھ گئی تھی کہ سب اس سے بھول گئے ہیں۔۔۔۔

رات کو بالاج بھی گھر لیٹ آیا تھا دعا سو چکی تھی وہ اب پکا اپنے خان سے ناراض تھی جو اس کی سالگرہ بھول گیا تھا رات کے 12 بجے تک کے سب نے دعا کے کمرے میں انٹری دی ہے۔۔۔۔۔۔

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو دعا نے شور سے آنکھیں تو سب کو دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔۔۔۔

جائے میں نہیں بولتی آپ سے سارا دن وش نہیں کیا اب آگے ہیں سب کے چہروں پر اس کی شکوؤں پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔

لیکن یہ سب بالاج نے کہا تھا کہ تو میں سرپرائز دیں گے۔۔۔۔

دعا نے بالاج کی طرف دیکھا تو فورا سے منہ موڑ لیا۔۔۔۔

ارے میری ہنی تو ناراض ہو گئی اس کے پاس بیٹھتا ہوا بولا دعا نے بھی سب کی موجودگی محسوس کر کے راضی ہی ہونا بہتر سمجھا۔۔۔۔

دانش اور بیا بھی شامل تھے حور بیا کو دیکھ رہے ہیں جو کہ اس کے حق پر ڈکا مارے اس کے شوہر کے ساتھ چپک کر کھڑی تھی دانش کی بھی بھولی بھٹکی نظر حور پر گئی تھی اسے حور بہت کمزور لگی تھی آنکھوں کے نیچے خلکے وہ اپنی پرانی دوست کو ڈھونڈنا چاہتا تھا۔۔۔۔

لیکن ساتھ کھڑی بیا نے دانش کو خود کی طرف متوجہ کروایا دانش بھی اس کی طرف دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔

سب کے سامنے کیک کاٹا سب نے اسے اچھے اچھے گفٹ دیے ہیں دعا کو آج پھر سے اپنے ماما پاپا یاد آئے تھے لیکن اتنے سارے لوگوں کا پیار دیکھ کر جو وہ دکھ کے ساتھ ساتھ خوش بھی ہوئی تھی۔۔۔

دانش نے اسے گفٹ دینا چاہا لیکن کی دعا نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ جو میری بہن کو خوش نہیں رکھ سکتا تھا اس سے بھی اس شخص سے کچھ نہیں تھا دانش نے لب بھینچ کر غصے سے حور کی طرف دیکھا سب اس کی وجہ سے دانش سے دور ہو گئے تھے دانش نے بیا کا ہاتھ پکڑا اور کمرے میں آگیا۔۔۔۔

بیا کو بھی غصہ ہے کہ اس کے شوہر کو ایسے کیسے باتیں سنا سکتا ہے دانش تم پریشان نہ ہو میں آہستہ آہستہ سب کے دل میں جگہ بنا لوں گی۔۔۔۔

دانش نے بیا کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ہونٹوں سے لگایا آئی لو یو بیا دانش نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔۔

آج بیا کا الگ کا احساس ہوا تھا اس کے دل میں آج پہلی دفعہ اپنے دل میں لالچ کے علاوہ دانش کے لیے اور فیلنگز آئی تھی۔۔۔۔

اس نے بھی خوش ہوتے ہوئے اپنے ہونٹ دانش کے ہونٹوں پر رکھ دیر دونوں ہی ایک دوسرے میں گم ہو چکے تھے۔۔۔۔

دوسری طرف سب اپنے اپنے کمروں میں چلیں گئے تھے حور بھی سونے لگے تو روز کی طرح اس کی میسج ٹیون بجی تھی جس پر لکھا تھا۔۔۔

..... Hoor u r only mine my love

حور کو تو عادت ہو گی تھی داہم کے ایسے میسج کی وہ مسکرا دیتی اور اگنور کر کے سو جاتی وہ کوئی جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔

خان میں آپ سے ناراض ہوں۔۔

لیکن ابھی تو تم خوش تھی پھر سے ناراض۔۔۔

مجھے نہیں پتہ سارا دن آپ نے مجھے ستایا اب میں بھی آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔۔

ارے میری جان آئی ایم سوری وہ تو میں تم کو سرپرائز دینا چاہتا تھا نا بالاج نے اس کا چہرہ پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔

اچھا تو میرا گفٹ وہ اپنا ہاتھ اس کے آگے کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

چلو اپنی آنکھیں بند کرو۔۔۔۔

کیوں خان۔۔۔

کرو تو۔۔۔

دعا نے اپنی آنکھیں بند کے اور بالاج اٹھ کر باہر چلا گیا تھوڑی دیر بعد وہ آیا تو اس کے ہاتھ میں چھ فٹ کا جو کہ دعا سے بھی بڑا ٹیڈی بیئر تھا

اپنی آنکھیں کھولوں۔۔۔

دعا نے اپنی آنکھیں کھولی تو سامنے ہی اس کا پسندیدہ ٹیڈی بیئر تھا۔۔۔۔

اہہہہکک۔۔وہ اتنا زور سے چیخی کے بلاج نے بھالو چھوڑ کر اپنے کانوں میں ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔

دعا یار آہستہ بولو کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔

سوری سوری خان یہ میرے لیے ہے کیا۔۔۔

دعا سالگرہ تمہارے لیے ہی ہو گا نا۔۔۔

تھینک یو تھینک یو خان آپ بہت اچھے وہ جلدی سے ٹیڈی بر اٹھایا اور
بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اور یہ میرے پاس اب بیڈ پر ہی سوئے گا نا۔۔۔

نہیں ہنی تمہارے پاس صرف میری جگہ ہے اور کسی کی نہیں میرے
بعد تم اس کو پکڑ سکو لیکن جب تمہارے سامنے میں ہوں تو مجھے اگنور
مت کرنا ورنہ میں بھالو اٹھا کر باہر پھینکاؤں گا تمہارے پاس سونا تو دور
کے بعد زیادہ ٹائم بھی نہیں دینا تم نے اسے۔۔۔

خان یہ کیا بات ہوئی وہ منہ بناتے ہیں۔۔۔

ہنی میری جان میں پیار کرتا ہوں نا۔۔۔

ہاں پیار تو کرتے ہیں نا آپ۔۔۔

تو اب ناراض تو نہیں ہونا مجھ سے۔۔۔۔

نہیں خان آپ نے سب سے اچھا گفٹ دیا ہے مجھے۔۔۔

اب کیوں ناراض ہوں گی آپ سے۔۔۔

چلو تم مان گئی ہو تو میرا انعام۔۔۔

آپ کا کون سا انعام میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔۔۔۔

تمہارے پاس ہی تو سب کچھ ہے۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔

میں ابھی سمجھتا۔۔۔

ابھی وہ کچھ اور کہتی کہ بالاج نے سے بیڈ پر لٹا دیا اور اس اس پر

جھک گیا۔۔۔

خ۔۔خان۔۔۔۔

ششششش۔۔۔میری جان وہ جلدے سے اس کے لبوں پر جھک تھا۔۔۔۔

دعا نے زور سے خان کا کالر پکڑ رہا تھا۔۔۔

جب بالاج کو لگا کے دعا کو سانس مشکل سے لے رہی ہے تو پیچھے ہوا میں نے تو لے لیا اپنا انعام اور مسکرا کر پیچھے ہوا۔۔۔

بہت گندے خان۔۔۔

میری پیاری ہنی۔۔۔بالاج نے اس کے ناک پکڑ کر کہا اور پھر بلاج نے اس کے پیٹ میں گدگدی کے زور زور سے ہنسنے لگے ایسے ہی حسین شام ختم ہوئی تھی۔۔۔۔۔

****

آج سنڈے تھا اور آج سب ہی گھر پر رہنے والے تھے بالاج جو صبح اٹھا اپنی شرٹ کھینچی کھنچی لگی اسے پتہ تھا یہ کام دعا کا ہے وہ ہمیشہ اس

کی شرط پکڑ کر سوتی تھی پتہ نہیں کون سا ڈر تھا کہ وہ اسے اب اپنے سے دور نہیں ہونے دیتی تھی۔۔۔۔

اس کے لب مسکرا اٹھے میری ہنی میری جان بالاج نے اس کی آنکھوں پر بوسہ دیا۔۔۔

دعا نے بھی اپنی ہلکی ہلکی آنکھیں کھولی خان نہیں کرے نا۔۔۔۔

جی میری جان۔۔۔

سونا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔

تو سو جاؤ میری جان وہ مزید بالاج کے قریب ہوئی تھی کہ بالاج کی نظر اس کی گردن پر بنے تل پر اٹک گئی تھی۔۔۔۔۔

بالاج کا دل کیا ایک دفعہ بس اس تل کو اپنے ہونٹوں سے چھو لیں وہ اپنے دل کی بات سنتے اس کے تل پر جھکا تھا ایک بار دو بار نہ جانے

کتنے ہی بار وہ اپنے دہکتے لب اس تل پر رکھے تھے اس سے پہلے کہ وہ اور زیادہ جذبات میں آکر بہکتا دعا تھوڑا سا کسمکائی۔۔۔۔

خان نہیں کرے نہ پلیز۔۔۔۔

بالاج نے پیچھے ہو کر گہرا سانس لیا اف میری ہنی کب تو میری شدتیں سہنے کے لیے تیار ہو گئی مجھ سے اب صبر نہیں ہوتا اتنا کہہ کر گہرا سانس لے کر خود پر قابو پایا اور اپنی شرٹ چھڑوا کر واش روم چلا گیا۔۔۔

oooooooooooooooooo

حور بھی لیٹ اٹھی تھی سب ناشتے پر بیٹھے تھے السلام علیکم انکل آنٹی بیا دانش کے ساتھ تو سب کو سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام بس تھوڑا سا جواب دیا۔۔۔

واجد نے تو سلام کا جواب دینا بھی گوارہ نہ کیا اس نے دانش کی طرف دیکھا تو دانش نے اشارہ کیا تو وہ بھی چپ کر کے بیٹھ گئی۔۔۔

بیا کے بیٹھتے ہی حور اٹھ کر کمرے میں جانے لگی حور بیٹا ناشتہ تو کرو

۔۔۔۔۔

نہیں تائی امی بس کر لیا۔۔۔

بیٹھے نہ آپی بیا کو تو سب کی حور کی طرف فکر کرتے تھے غصہ آیا تھا۔۔کہ سب اس سے اتنا پیار کرتے ہیں وہ بھی تو اس گھر کی بہو تھی لیکن کوئی اسے پوچھتا تک نہیں تھا لیکن وہ خاموشی سے بیٹھی رہی۔۔۔

آپی آج نا آپ میرے بالوں میں تیل لگا دینا بڑے روکھے ہو گئے ہیں آپ لگائیں گی نا۔۔۔

ہاں کیوں نہیں میری جان جب تم بولو گی میں لگا دوں گی۔۔۔

اہہہ تھینک یو آپی وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔

نوال بھی بیٹھی کمرے میں ناول پڑھ رہی تھی کسی ایک نمبر سے کال آئی ایک تو پتہ نہیں کس کی کال ہے ناول بھی نہیں پڑھنے دیتے۔۔۔۔

اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو ان نون نمبر تھا پتہ نہیں کون ہے اس نے اگنور کر دیا۔۔۔۔

لیکن کال کرنے والا بھی ڈھیٹ تھا تنگ آکر نوال نے کال اٹھا لی۔۔۔

کیا مصیبت ہے کون ہے جس کو سکون نہیں۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہے میری کال اگنور کرنے کی۔۔۔۔

نوال نے دوبارہ موبائل سامنے کیا پھر کان سے لگایا۔۔۔

او ہیلو مسٹر ٹھرکی کہیں کے تم ہو کون اور میں نے تمہاری کال اگنور کی ہے کیونکہ میں تمیں نہیں جانتی اب چلتے بنو آئے بڑے تم پتا نہیں کہاں کہاں سے آجاتے ہے منہ اٹھا کر۔۔۔۔۔۔

خبردار نوال میری کال کاٹی۔۔۔۔

نوال جو کال بند کرنے لگی تھی اپنا نام سن کر دل گئی۔۔۔۔

تمیں میرا نام کیسے پتا۔۔۔۔۔۔

میں تو تمہارے بارے میں سب پتہ ہے نوال خان۔۔۔۔

تم کون ہو۔۔۔۔

میں جو کوئی بھی نہیں ہو بس یہ جان لو تم صرف میری ہو میں تمہارا فیوچر میں ہونے والا شوہر ہوں میں۔۔۔۔

بکواس بند کرو تم جو کوئی بھی ہو بھاڑ میں جو آیا بڑا شوہر کہنے والا آئندہ کال آئی تو ناک منہ ہاتھ پیر سب دوڑ دوں گی اور ٹھک سے کال بند کر دی۔۔۔

بازل نے لب بھیچ کر دوبارہ کال کی نوال نے موبائل ہی بند کر دیا تھا۔۔۔

تم اپنے لیے بہت مشکلیں پیدا کر رہی ہو نوال خان تم بالکل گولو مولو سا پانڈا کی طرح میرا پانڈا۔۔۔

ہا ہا بہت جلد تم اس لفنگے کے کی ہونے والی بیوی ہو کیونکہ جو چیز شاہ کو پسند آجاتی اسے حاصل کر کے رہتا ہے اور تم تو مجھے دل اور جان دماغ سب سے پسند ہے تمہیں میرا ہونا ہی ہو گا۔۔۔

وہ نوال کا سراپا اپنی آنکھوں کے سامنے لاتے ہوئے بولا۔

پھر ایک اور میسج لکھ کر نوال جو سینڈ کر دیا۔۔۔۔

تم صرف اس شاہ کی ہو بہت جلد تم سے ملوں گا۔۔۔۔

بیا ہال میں ہی بیٹھی تھی اور حور کچن میں تھی کہ دعا نیچے آئی۔۔۔۔

آپی میرے بالوں میں تیل لگا دے۔۔۔۔

اوکے تم چلو کمرے میں میں تیل لے کر آتی ہوں اس نے کچن سے ہی آواز دی دعا کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

بیا کے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا وہ جلدی سے اٹھی ہوں اس نے جلدی سے تیل اٹھایا اور تھوڑا سا اپنے پاس برتن میں ڈال دیا اور واپس تیل والی شیشی وہاں ہی رکھ آئی۔۔۔۔

حور جسے ہی باہر نکلی اور وہیں شیشے اٹھا کر چلی گئی بیا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

وہ اٹھی اور سیڑھیوں کے پاس چلی گئی تیل گرا کر برتن دھو کر دھیان سے اوپر کمرے میں چلی گئی۔۔۔

دانش کمرے میں بیٹھا تھا دانش کیا کر رہے ہو کچھ نہیں بے تم بتاؤ نیچے سے اوپر کیوں آگئی۔۔۔۔

کیوں میں اپنے شوہر کے پاس نہیں آسکتی کیا بیا پر شوق نظروں سے دیکھا اس کے دل میں دن با دن دانش کے لیے محبت پیدا ہوتی جا رہے تھے لیکن اسے ابھی واجد سے بھی انتقام لینا تھا۔۔۔۔۔

ابھی اپنے دل میں پلنے والا جذبے سے انکاری تھی تھوڑی دیر بعد بہانے سے دانش کو کافی کا پوچھا تو دانش نے کہا بنا کر لا دو وہ شیطانی مسکراہٹ لے کر نیچے چلے گی۔۔۔۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا اور اپنا پاؤں سلپ کروا دیا۔۔۔۔

اہہہہ۔۔۔دانش ایک زور دہ چیخ اس کے منہ سے نکلی تھی دانش بھی بھاگتا ہوا آیا تھا بیا کو نیچے گرا دیکھ وہ جلدی سے آگے آیا۔۔۔

ساجدہ نوال بھی باہر آگئی تھی کیا ہوا بیا۔۔۔

پتہ نہیں دانش کس نے تیل گرا دیا تھا میرا پاؤں پھسلا ہے میں گر گئی تھی بہت درد ہو رہا ہے اپنی کمر پکڑتے ہوئے بولی۔۔۔

کس نے تیل گرایا اس نے بھی غصے سے سب سے پوچھا۔۔۔

ساجدہ نے سیڑھیوں پر جا کر دیکھا تو وہاں واقعی تیل گرا ہوا تھا۔۔۔

دانش میں نے حور کو تیل لے جاتے ہوئے دیکھا تھا دانش کا یہ سن کر رگیں تنی تھے۔۔۔

حور حور باہر آؤ حور اور دعا جو اپنے کمرے میں باتیں کر رہی تھی اور ہنس رہی تھی دونوں کی ہنستی ہوئی باہر آئی تھی۔۔۔

حور کا ہنسنا دانش کو آگ لگا گیا تھا تم میری بیوی کو گرا کر اب ہنس رہی ہو۔۔۔۔

حور اور دعا نے عجیب

نظروں سے دانش کو دیکھا۔۔۔۔

کیا مطلب دانش۔۔۔۔

زیادہ معصوم مت بنو تم نے سیڑھیوں پر تیل گرایا تا کہ

بیا گر جائے۔۔۔۔۔

لیکن میں اسے کیوں گراؤں گی دانش حور کا اپنے اوپر الزام لگنے پر

آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔۔۔۔

کیونکہ تم نہیں چاہتی کہ میں دانش کے ساتھ رہوں تم نے مجھے مارنے کی دھمکی بھی دی تھی۔۔۔۔

میں نے یہ کب کہا اب حور کو بھی غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی حور۔۔۔

باہر سے آتے واجد اور بالاج نے بھی حیرانگی سے سب کو دیکھا۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں واجد بھی بولے تھے۔۔۔

آئے آئے بابا اپ کی لاڈلی نے میری بیوی کو مارنے کی کوشش کی ہے۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا دانش۔۔۔

کیا تم تیل لے کر دعا کے روم میں گئی تھی بیا نے پوچھا تو حرم نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

تو اس کا مطلب تم نے ہی گرایا ہے۔۔

دانش بھی چیہا تھا۔۔۔

دانش میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

دانش بھائی میری آپی نے کچھ نہیں کیا کیوں آپ ان پر الزام لگا رہے ہیں۔۔۔

تو میری بیوی جھوٹ بول رہی ہے کیا۔۔۔

دانش یہاں مجھے کوئی پسند نہیں کرتا میں اب اس گھر میں نہیں رہوں گی جہاں میری زندگی خطرے میں ہو میں اپنے گھر جا رہی ہوں جب سب مجھے قبول کر لیں گے میں آجاؤں گی۔۔۔

بیا بھی آرام آرام سے چلتی کمرے میں چلے گی بیگ پیک کیا اور گھر کے لیے نکلنے لگی۔۔۔

بیا پلیز میں سمجھا دوں گا سب کو تم نہ جاؤ۔۔۔

نہیں دانش اب حور مجھ سے معافی مانگیں گی تو میں ہی اس گھر میں رہوں گی۔۔۔

میں معافی کیوں مانگوں میں نے کچھ نہیں کیا تو میں کیوں معافی مانگوں حور بھی ضدی انداز میں بولی۔۔۔

ٹھیک ہے دانش اب میں اس گھر میں نہیں آؤں گی وہ چلی گئی دانش بھی پیچھے جانے لگا تو بیا نے روک دیا کہ تم میرے ساتھ مت اور اور باہر نکل گئی لکین۔دانش بھی پیچھے چلا گیا۔۔۔

تائی امی میں نے کچھ نہیں کیا تھا وہ جھوٹ بول رہی ہے حور روتے ہوئے ساجدہ کے گلے لگی۔۔۔

میری بچی میں جانتی ہوں تم نے کچھ نہیں کیا ساجدہ نے افسردگی سے واجد کی طرف دیکھا۔۔۔

خان دانش بھائی آپی کے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔۔۔

میری جان میں کیا بولوں کتنی دفعہ سمجھایا لیکن وہ بیا کے پیار میں پاگل ہے کچھ بھی نہیں سمجھے گا۔۔۔

مجھے آپی کے لیے دکھ ہوتا ہے میں کیا کروں مجھ سے آپی کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی میں چاہتی ہوں آپی ہمیشہ خوش رہے۔۔۔

کاش آپی کی شادی دانش بھائی کی جگہ داہم بھائی سے ہو جاتی تو وہ خوش ہوتی داہم بھائی کتنا پیار کرتے تھے آپی سے۔۔۔

دعا میری جان تم پریشان نہ ہو اللہ ہے نہ وہ ضرور حور کے لیے اچھا ہی کریں گے چلو اور تمہارا موڈ فریش کرنے کے لیے مووی دیکھتے ہیں۔۔۔

نہیں خان دل نہیں میرا وہ اداس سے بولی۔۔۔۔۔

بالاج کو کچھ کسی بھی طریقے سے اپنی ہنی کا موڈ ٹھیک کرنا تھا چلو پھر تھوڑا رومینس کرتے ہیں وہ شرارت سے بولا۔۔۔

ن۔۔نہیں مووی ہی دیکھتے وہ جلدی سے گھبرا کر بولی تو بالاج ہنس دیا۔۔۔۔

خان آپ گندے ہیں۔۔۔

میری ہنی بہت اچھی اس کے ناک کو چھڑتا ہوا بولا۔۔۔

باہر بارش بھی شروع ہو چکی تھی رات ہونے والے تھے سبھی اپنے کمرے میں گھسے ہوئے تھے دانش بھی آگیا تھا لیکن بیا نہیں ائی تھی اس کا کہنا تھا کہ وہ حور نے اس سے معافی مانگے گی تو ہی وہ اس گھر میں آئے گی مووی دیکھتے دیکھتے ابھی ایک گھنٹہ گزرا تھا کہ بالاج کو اپنے کندھے پر بوجھ محسوس ہوا اس نے دیکھا کہ دعا اس کے کندھے سے لگی سو چکی ہے۔۔۔۔

بالاج کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی دعا نے ہمیشہ کی طرح اس کی شرٹ کو پکڑا ہوا تھا مضبوطی سے۔۔۔

بالاج کو تو آج دل کر رہا تھا وہ اپنے شدتوں سے اپنی ہنی کو بتا دے کہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے اور وہ اس کے ساتھ لگی تھی اس کے جذبات مچل رہے تھے لیکن وہ اپنے ہنی کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا جب تک اس کی پڑھائی مکمل نہ ہو جاتی۔۔۔

اس نے آرام سے اٹھایا اور بیڈ پر ہٹا دیا دن با دن تم میرے صبر کا امتحان لے رہے ہو ایک نظر سوئی ہوئی دعا پر ڈال کر وہ بھی سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔۔

نوال جو بھی سونے کے لیے لیٹے تھے ایک نمبر سے پھر سے کال آتے دیکھ اسے غصہ آیا تھا۔۔۔

یہ بندہ ایک دفعہ سامنے آجائے۔اپنے ہاتھوں سے اس کا قتل کروں گی وہ غصے سے بولی اور موبائل بند کر کے رکھ دیا۔۔۔

دوسری طرف بازل شاہ غصے سے برا حال تھا اس نے کال نہیں اٹھائی تھی صبح پوچھنے کا ارادہ رکھتے ہوئے بھی سو گیا۔۔۔

حور دانش کے کمرے میں جانے سے ہچکچا رہی تھی دانش نے دوبارہ سے اس کے بے عزتی کی تو لیکن وہ اپنے دوست کے سامنے مزید بری نہیں بننا چاہتی تھی وہ اپنی آخری حد تک کوشش کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس لیے وہ ہمت کرتی کمرے میں چلی گئی۔۔۔

جہاں دانش سویا ہوا تھا جاگ رہا تھا اس حور کو سمجھ نہیں آئی وہ آہستہ آہستہ چلتے بیڈ کے پاس جا کر بیٹھ گئی آج کتنے عرصے بعد اس نے اپنے دوست کو غور سے دیکھا تھا ورنہ دانش نے تو اب اس سے بات تک نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

دانش۔۔۔۔۔

حور نے اس کا سر کے بالوں میں ہاتھ پھیرا دانش نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولی تو سامنے حور کو دیکھا تو اس کا ہاتھ جھٹک دیا کر اٹھ بیٹھ گیا۔۔۔۔

کیا لینے آئی ہو یہاں وہ اپنی سرخ ہستی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

دانش پلیز میرے ساتھ ایسا نہ کرو میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔

سب کچھ تم نے کیا ہے آئی سمجھ۔۔۔۔

دانش میں نے کچھ نہیں کیا وہ بیا جھوٹ بول رہی ہے وہ تمہیں دھوکہ دے رہی ہے پلیز میری بات سنو وہ پھر سے اپنی صفائیاں دینے آگئی تھی۔۔۔۔

تم ابھی بھی میری بیوی پر الزام لگا رہی ہوں۔۔۔

میں بھی تو تمہاری بیوی ہوں نا۔۔۔۔

تم ایک ان چاہی بیوی ہو جو میں نے صرف اپنی بہن کی محبت بچانے کے لئے تم سے شادی کی تھی۔۔۔

دانش میں مر جاؤں گی تمہاری بے روخی تمہاری باتیں مجھے مار رہے ہیں۔۔۔۔۔

تو تم کیا چاہتی ہو میں تمہیں تمہارا حق دوں۔۔۔

دانش وہ ہکا بکا اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا دانش کیا دانش۔۔۔۔

تم نے دیکھا بیا نہیں ہے کمرے میں تم آگئ مجھے معافی مجھ سے معافی مانگ میں تمہارے حق دے دوں اور بعد میں تم مجھے بلیک میل کر سکو۔۔۔۔

نہیں دانش وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر سسکی تھی۔۔۔۔

تم مجھے ایسا سمجھتے ہو کہ میں اپنا حق لینے تمہارے پاس آؤں گی وہ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

دانش میں مر جاؤں گی۔۔۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔

تم تو مجھے دوست کہتے تھے نا شہزادی کہتے تھے۔۔۔

تو تم نے خود کو شہزادی سمجھ کر مجھے سے اپنا

شہزادہ سمجھ لیا وہ تنزیہ ہنسا تھا۔۔۔

اور حور کا تو اتنی تذلیل پر سرخ ہوئی تھی وہ قدم بہ

قدم پیچھے ہوتے کمرے سے بھاگی تھی۔۔۔۔۔

دانش جہاں حور کھڑی تھی وہاں دیکھ رہا تھا اسے بعد میں اپنے الفاظوں

پر غور کیا تھا اففف یہ میں نے کیا کر

دیا وہ بھی حور کے پاس جاتا کہ بیا کے بارے میں سوچ کر رک

گیا۔۔۔

oooooooooooooooooooo

صبح سب ناشتہ کرنے بیٹھ دانش دندناتا ہوا آیا اور سیدھا حور کے پاس

آکر کھڑا ہو گیا۔۔

میں بیا کو لینے جا رہا ہوں وہ آئے تو اس سے معافی مانگ لینا۔۔۔

وہ کیوں معافی مانگے گی جب وہ کہہ رہی ہے کہ اس نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

اس نے کیا ہے یا نہیں کہ یہ معافی مانگے گی ابھی ساجدہ کچھ اور کہتی کہ حور بول پڑی۔۔۔

تائی امی میں معافی مانگی جاو دانش لے آؤ بیا کو دانش بھی سب کو دیکھ کر چلا گیا۔۔۔

حور تم کیوں معافی مانگو گی ساجدہ نے ڈانٹا۔۔۔

امی اسی وجہ سے گھر میں سکون ہو گا تو کوئی بات نہیں میں معافی مانگ لوں گی میں کوئی چھوٹی نہیں ہو جاؤں گی۔۔۔

oooooooooooooooooooo

ماما کل احمد ملک ہے یا ہمارے پاس آئیں گے وہ نواز کا رشتہ اب داہم کے لیے لانا چاہتے ہے۔۔۔

کیا نوال کے لیے۔۔۔

ہاں ماما داہم نے خود بولا ہے۔۔۔

اور حور کا یہ سن کر پتہ نہیں کیوں دل میں اداسی چھائی تھی۔۔۔

اور نوال تو سن کر منہ ہی کھل گیا تھا خوشی کے مارے اس سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

وہ شرماتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔۔۔

نوال بھی یونیورسٹی سے چھٹی کرنی تھی اور دعا بھی نہیں گئی تھی۔۔۔۔

دانش بیا کو لے کر آیا تھا بیا پلیز مجھے معاف کر دو حور نے آنسو ضبط کر اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔۔۔

بیا نے اس کی طرف تنزیہ مسکراہٹ سے دیکھا تھا کوئی بات نہیں حور آئندہ خیال رکھنا وہ مسکراتے ہوئے کمرے میں چلی گئی اور حور کو اس کی مسکراہٹ اپنا مذاق اڑاتے ہوئے محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

ooooooooooooooo

بازل آج سارہ دن نوال کا انتظار کرتا رہا یعنی کہ نواز نے نہ آنا تھا نہ وہ آئی بازل نے نوال کو کال بھی کی تھی لیکن نوال کا موبائل ہی بند تھا اسے غصہ تو بہت ہے لیکن ضبط کر کے اسے اب جلد سے جلد کچھ کرنا تھا۔۔۔

ooooooooooooooo

داہم اور اس کے گھر والے بھی آگئے تھے داہم تو بس حور کو دیکھے جا رہا تھا داہم کے گھر والوں نے واجد سے بات کی۔۔۔۔

بالاج کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا بیا تو بس داہم کی خوبصورتی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

انہہہہ۔۔۔اچھا ہوا حور کو نہیں ملا کہاں داہم اور کہاں ہو حور۔۔۔۔

آج نوال اور داہم کا رشتہ پکا ہو گیا تھا اور حور بے حد غصہ رہا تھا کہ پیار وہ حور سے کرتا ہے تو کیوں نوال کی زندگی برباد کرنے کے لیے اسے شادی کر آیا وہ منہ پھیلاتے ہوئے کمرے میں چلے گئی۔۔

نوال تو آج بے حد خوش تھی نواز نے رات کو موبائل ان کیا تو اتنی ساری کالز دیکھ کر حیران تھا یہ لڑکا جو اسے تنگ کرتا تھا لیکن وہ پھر سے اگنور کرتے ہوئے پھر سے لیٹ گئی۔۔۔۔

****

حور واجد کے کمرے سے آگے سے گزر رہی تھی اس نے سوچا واجد اور تانیہ کے پاس بیٹھ جائے لیکن جیسے ہی اس نے دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا اسے جو سننے کو ملا اس کا سارا وجود زلزلوں کی زد میں آگیا تھا۔۔۔

ارے اس اکبر کو کہو تم میں تمہارے کام کے پیسے مل جائیں گے میں نے اتنی ساری جائیداد حاصل کرنے کے لیے اپنے ہی بھائی اور بھابھی کا قتل کروایا ہیں اگر وہ کسی کے ہاتھ لگ گیا تو میں مارا جاؤں گا۔۔

حور کا تو صدمے کے مارے برا حال تھا تایا ابو وہ بولنے سے بھی قاصر تھی اس لگ رہا تھا وہ ایک قدم بھی چلی تو مر جائے گی۔۔۔۔

وہ غصے کی بدولت دروازہ کھول کے اندر گئی غم اور غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا واجد نے مڑ کر دیکھا تو حور کا سرخ چہرہ دیکھ کر تو پہلے گھبرا گئے تھے لیکن جلدی سے سنبھلیں۔۔۔۔

کیا ہوا حور بیٹا جلدی سے کال بند کی۔۔۔

مت کہیں مجھے بیٹا حور چہی تھی کہ آپ قاتل ہیں میرے ماں باپ کے۔۔۔

آپ۔۔۔اپ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کہیں۔۔۔۔

واجد نے ادھر ادھر دیکھا دیکھا کہ کسی نے سنا تو نہیں نہیں حور میں....

میں سب کو بتاؤں گی کہ آپ قاتل ہیں میرے باپ کے میری ماں کے

وہ باہر کو بھاگی تھی واجد بھی باہر گئے تھے.....

حال میں جا کر واجد نے حور کا بازو پکڑ کر رکا تھا اور اوپر سے آتے دانش اور بیاجو ہنستے ہوئے باہر آرہے تھے وہ حور کو اپنے باپ کے ساتھ بدتمیزی کرتے دیکھ کر جلدی سے نیچے آیا تھا۔۔۔

حور نے واجد سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر ایک زوردار تھپڑ واجد کے منہ پر مارا تھا واجد تو حقہ بکا تھے کے چھٹانک بھر کی لڑکی نے اسے تھپڑ مارا ہے ۔۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے حور دانش بھی گرجا تھا۔۔۔

تم چپ کرو دانش آج تم کچھ نہیں بولو گے خبردار تم میرے سامنے بولے۔۔۔

شور سن کر ساجدہ دعا بلاج نوال سب ہی آگئے تھے حور کو اتنا اونچا گرجتے دیکھ سب ہی حیران تھے۔۔۔

کیا ہوا آپی دعا بھی جلدی سے آگے ہوئی۔۔

یہ یہ آدمی دعا یہ آدمی ہمارے ماں باپ کا قاتل ہے۔۔۔

آپی دعا بھی صدمے سے بولی تھی۔۔۔

یہ پاگل ہو گئی ہے دعا بیٹا واجد دعا کے پاس ہے لیکن حور نے دعا کو اپنے ساتھ لگا دیا میں نے خود آپ کی باتیں سنی ہیں آپ نے مارا ہے ہمارے ماں باپ کو میں آپ کو زندہ نہیں چھوڑوں گی وہ غم اور غصے میں کچن میں گئی اور چھری اٹھا لئی اور واجد پر حملہ کرنا چاہا۔۔۔۔

دانش نے آگے آ کر کو روکا اور ایک زوردار تھپڑ مارا خبردار بے غیرت لڑکی یہ باپ کی جگہ ہے تمہاری اور تم انہی پر حملہ کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔

خبردار میرے باپ کا کچھ بولا۔۔۔

حورم تھپڑ کی وجہ سے نیچے گری تھی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا بیا حور کی حالت دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔

دعا نے جلدی سے حور کو اٹھایا آپی۔۔۔

حور بھی دعا کے گلے لگ رو رہی تھی۔۔۔

بیٹا دانش بالاج یہ میرے پاس آئی تھی اور کہا کہ دانش سے طلاق لینا چاہتی ہوں اس کے حصے کی آدھی جائیداد پر میرا حق ہے مجھے میرا حصہ دے دیں میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔

سب نے شاکڈ نظروں حور کو دیکھا تھا حور نے خونخوار نظروں سے واجد کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ اب اپنی صفائی نہیں دینا چاہتی تھی لیکن اپنے محبوب کی نظروں میں بے یقینی دیکھ کر وہ تڑپ گئی تھی۔۔۔۔

نہیں دانش یہ جھوٹ بول رہے ہیں انہوں نے مارا ہے میرے باپ کو میری ماں کو دعا تم یقین کرو میرا۔۔

آپی لگتا ہے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں چلے آئی میرے ساتھ۔۔۔

نہیں اب میں اس گھر میں نہیں رہوں گی۔۔۔۔

تمہیں طلاق چاہیے تو میں دانش خان اپنے پورے ہوس و حواس میں تمہیں اگلا لفظ بولنے سے پہلے واجد نے اسے تھپڑ مارا تھا۔۔۔

خبردار دانش تم نے سے طلاق دی بیٹی ہے وہ ہمارے گھر کی واجد نے مصنوعی آنسو بہا کر کہا کیا ہوا اگر وہ جائیداد کی وجہ سے بدل گئی پھر بھی وہ میری بیٹیوں کی طرح ہے۔۔۔

حور تو دانش کے منہ سے طلاق کا لفظ سننے کی دیر تھی کہ وہ ڈھ گئی تھی اسے یقین نہیں آیا تھا کہ دانش اسے طلاق دے گا۔۔۔

بیا بھی خوش ہوئی تھی کہ طلاق ہو جائے گی لیکن واجد کے بیچ میں آنے کی وجہ سے رہ گئی یہ بڈھا بیچ میں نہ ہوتا تو طلاق ہو جاتی اس بڈھے کا کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔

حور اب کچھ نہیں کہنا چاہتی تھی اسے لگ رہا تھا کہ وہ مر چکی ہے وہ مر جانا چاہتی تھی وہ اب اور سب کو اور دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

دعا نے اسے پکڑنا چاہا لیکن حور نے ہاتھ بڑھا کر اور روک دیا میں خود کمرے میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔

دانش نے خونخوار نظروں سے حور کو دیکھا ساجدہ بھی رو رہی تھی یہ حور ان کے شوہر پر کیوں الزام لگا رہی ہے۔۔۔۔

بیا کو ایک آئیڈیا آیا تھا کہ اس بڈھے سے اپنے باپ کا بدلہ بھی لے لیتی اور الزام حور پر آتا ہوں حور کو پتہ نہیں تھا کہ وہ سب کے سامنے واجد کو دھمکی دیکھ کر اتنا برا پھنس گئی ہے۔۔۔۔

حور کمرے میں آکر بیڈ پر گرسی گئی تھی اس کی ناک سے خون آرہا تھا لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی اپنی اب خون نکل نکل کر بیڈ پر گر رہا تھا اور وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔

خان حور آپی کیا کہہ رہی تھی بالاج خود بہت پریشان تھا کہ حورم ایسا کیوں کہہ رہے ہیں پتہ نہیں ہنی حور کیوں ایسا کہہ رہی ہے۔۔۔۔

مجھے آپی کی بہت ٹینشن ہو رہی ہے۔۔۔

تم ٹینشن نہ لو ہنی سب کچھ ٹھیک ہو گا۔۔۔۔

دیکھ لیا ہے تم نے دانش کتنی بری لالچی ہے تمہاری وہ کزن کیسے دولت کے لیے تمہارے باپ پر الزام لگا رہی تھی۔۔۔

پلیز بیا تم چپ کر جاؤ مجھے پہلے ہی حور پر بے حد غصہ ہے۔۔۔

تو رک کویں گے تھے دے دیتے طلاق۔۔۔۔

اگر بابا بیچ میں نہ آتے تو میں طلاق دے دیتا بے۔۔۔۔۔

بیا اس کے قریب گئی اور اس کا چہرہ پکڑ کر اس پر جھک گئی اور اسے پرسکون کرنے لگی۔۔۔

وہ پیچھے ہوئی تو دانش مسکرایا مجھے تمہارے جیسے ہی بیوی چاہیے تھی کہ مجھے ہر حالت میں پر سکون کر سکیں۔۔۔۔۔

بیا بھی مسکرائی تھی اور پھر وہ ایک دوسرے میں گم ہوتے چلے گئے۔۔۔۔

حور کو اٹھانے کے لیے دعا آئی تو ان کو بے ہوش دے کر وہ ڈر گئی تھی۔۔۔

آپی آپی کیا ہوا یہ خون اور ڈرتے چلاتے بالاج کو بلانے بھاگی تھی ۔۔۔

تھوڑی دیر میں سب گھر والے وہاں جمع تھے سوائے دانش واجد اور بیا کے ڈاکٹر سٹرس کا کہہ کر چلا گیا انجیکشن میڈیسن دے گیا تھا۔۔۔

دعا نوال تم لوگ 2 چھٹیاں کر چکی ہوں سب یعنی جاؤ نہیں میں آپی کے پاس رکوں گی۔۔۔

نہیں دعا تم جاؤ حور کے پاس ہم سب ہیں نا ساجدہ بھی بولی تھی۔۔۔

نوال اور دعا جانا تو نہیں چاہتی تھی لیکن چلی گئی۔۔۔

بارش ہلکی ہلکی اب بھی ہو رہی تھی اور دعا کو تو بارش بے حد پسند تھی

۔۔۔۔۔۔

بالاج خود چھوڑنے آیا تھا یونیورسٹی۔۔۔

نوال باہر نکلی اور جلدی سے چھتے کے نیچے کھڑی ہو گی۔۔۔

دعا باہر نکلنے لگی تو بالاج نے روک دیا۔۔۔

میری جان آئی لو یو سو مچ بارش میں مت بھیگنا ورنہ بیمار ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔

تو آپ ہیں نا میرا خیال رکھنے کے لیے وہ یہ کہہ کر جلدی سے نیچے اتری اور ہمیشہ کی طرح شیشے کے اندر منہ کر کے بولی۔۔۔

خان آپ کی ہنی بھی آپ سے بہت محبت کرتی ہے اور ہمیشہ کی طرح شرماتے ہوئے اندر بھاگی تھی۔۔۔

اب تو بالاج کو یہ لفظ سننے عادت ہو گئی تھی جب تک وہ سن نہ لے تو اسے سکون نہیں آتا تھا۔۔۔۔

بالاج نے بھی مسکرا کر گاڑی آگے بڑھا دی تھی نواز تو آپ نے ڈیپارٹمنٹ میں چلیں گے اور دعا اپنی کلاس کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔۔

دعا کو لگا کہ جیسے اسے کوئی دیکھ رہا ہے دعا نے لال رنگ کے قمیض کے ساتھ سفید شلوار کے ساتھ لال رنگ کا دوپٹہ نیلی آنکھوں میں خوشی وہ بے حد خوبصورت گڑیا ہی لگتی تھی۔۔۔

اسے لگا اس کا کوئی دیکھ رہا ہے اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا وہ سر ہلاتی کلاس میں چلی گئی پیچھے پلر کے پیچھے کھڑا ابراہیم اپنی بیلا کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔

میری بیلا۔۔۔۔۔

افف تم مجھے مل گئی دوبارہ اب تم میرے پاس آئے تو کوئی طاقت تمیں مجھ سے الگ نہیں کر سکے گی وہ بھی اپنی کلاس میں چلے گئے۔۔۔

نوال کا لیکچر فری ہوا تو وہ کنٹین میں آکر بیٹھ گئی اور باہر ہوتی ہلکی ہلکی بارش کو دیکھ رہی تھی اس نے داہم کا نمبر ڈائل کیا جو کہ دو بیل کے بعد اٹھا لیا گیا۔۔۔

ہیلو داہم۔۔۔

ہیلو نوال۔۔

کیسے ہو۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔۔۔۔

نوال میں بھی ٹھیک ہوں داہم تھینک یو سو مچ میرے گھر رشتہ لانے کے لیے تم نہیں جانتے وہ تم سے کتنا پیار کرتی ہوں میں بہت خوش ہوں اسی طرح ان کی بات ہو رہی تھی اور دوسری طرف جانے کیا کہا گیا نوال ہنس پڑی اور اسے ہنستا ہوا دیکھ دور کھرا بازل بھی مسکرایا تھا۔۔۔

میرا پانڈا تم ہنستے ہوئے بھی کتنی پیاری لگتی ہو لیکن تم کس سے اتنی خوش ہو کر بات کر رہی ہوں کہیں کوئی لڑکا تو نہیں۔۔۔

نہیں میرے پانڈے تم صرف اس لفنگے کی ہو اور کسی کی نہیں۔۔۔۔

نوال بھی بات کر رہی تھی کہ دعا آگئی۔۔۔

چلو داہم میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں دعا آگئی ہے۔۔۔۔۔

اوئے ہوئے داہم بھائی سے باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔

ہاں دعا مجھے یقین نہیں ہو رہا کہ میرے کل منگنی ہو چکی ہے داہم کے ساتھ میں بہت بہت خوشی تو مجھے میری محبت مل چکی ہے وہ شرماتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

اور پیچھے بازل جو نوال سے بات کرنے آیا تھا یہ سن کر اس کا چہرہ غصے سے لال ہوا تھا۔۔۔۔

نوال کا شرماتا ہنستا کسی اور کے لیے بازل کو آگ لگا گیا تھا وہ ویسے ہی چلا لیا اور ایک کال کی اسے جو بھی کرنا تھا اب جلد کرنا تھا۔۔مم

oooooooooooooooooo

حور کو ہوش آیا تو اس کے پاس ہی ساجدہ بیٹھی تھی۔۔۔

حور بیٹا تم ٹھیک تو ہو نام۔۔۔

جی امی میں ٹھیک ہوں وہ آنسو پیتی بولی۔۔۔

امی آپ کو بھی لگتا ہے کہ آپ کی حور جھوٹ بول رہی ہے میں نے سچ میں تایا ابو کسی سے بات کرتے دیکھا تھا۔۔۔

ساجدہ نے اس کے بات خاموشی سے سن لیکن کچھ بولی نہیں۔۔۔

امی کچھ بولے نہ لیکن وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔۔

آپ بھی میری بات نہیں سن رہے نہ دیکھنا ایک دن سب کو پچھتاوا ہو گا اور میں سب لوگوں کے پاس نہیں ہوں گی وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔

ابراہیم چلتا ہوا ایک کمرے میں گیا دروازہ کھلا چڑچڑ کی آواز سے اس کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

اب وہ ایک تصویر کے سامنے جا اور کا جس میں ایک لڑکی فل بلیک سوٹ میں نیلی آنکھیں لئے بہت معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

بیلا میری بیلا ابراہیم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی بیلا تم تو دور ہو گئی تھی مجھ سے لیکن دیکھو تم مجھ سے اتنا پیار کرتی ہو کہ مجھے دوبارہ مل گئی ہو میرے پاس واپس آگئی ہوں۔۔۔

وہ لڑکی کیا نام تھا اس کا۔۔۔۔

ہاں دعا دیکھو بالکل تمہارے طرح لگتی ہے کہ آج سے وہ دعا نہیں صرف وہ صرف ابراہیم کی بیلا ہے اس دنیا والوں نے تمہیں تو مجھ سے چھین لیا لیکن اگر کسی نے اب میری بیلا کو دور کرنا چاہا تو میں اسے مار دوں گا جیسے تمہارے گھر والوں کو مارا تھا وہ اب اس کی آنکھوں میں

وحشت تھی ایسی وحشت کہ کوئی بھی دیکھ کر اس کی روح کانپ جائے۔۔۔۔۔

ایک آدمی ایک کمرے میں بیٹھے ایک دائرہ کھینچ کر اس کے بیچ بیٹھا تھا اور منتر پڑتا جا رہا تو اس کے پاس ایک کھوپڑی اور خون کا پیالہ پڑا تھا۔۔۔

پانی پانی رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا کہ اچانک سے دعا کی آنکھوں کھلی تھی۔۔۔۔

خ۔۔۔۔۔خان پانی۔۔۔

بالاج جلدی سے اٹھا دعا دعا میری جان کیا ہوا ہے۔۔۔

پاپا۔۔پانی پانی۔۔۔

بالاج جلدی سے اسے پانی پلایا جو کہ دعا سے پیا بھی نہیں جا رہا تھا سارا اس کے کپڑوں پر گر گیا تھا وہ اتنی حواس باختہ تھی کہ اسے پانی بھی نہیں پیا جا رہا تھا۔۔

خان خان وہ مجھے لے جائے گا مجھے نہیں جانا۔۔۔

شش۔۔۔کیا ہوا ہے کون لے جائے گا کوئی نہیں لے کے جا سکتا میری جان کو۔۔۔۔۔

وہ خواب میں دیکھا وہ مجھے لے جا رہا تھا آپ سے تو وہ بہت بہت ڈرونا تھا خان مجھے نہیں جانا اس کے ساتھ دعا اس کے سینے سے لگی رونے لگی۔۔۔۔

بالاج اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا میں ہوں نہ کوئی نہیں لے جا سکتا کہ میری ہنی کو۔۔۔

خان مجھے کبھی اپنے آپ سے دور مت کیجیے گا آپ کی ہنی آپ سے بہت پیار کرتی ہیں نہ جانے کس ڈر کے تحت دعا نے بالاج کی شرٹ مضبوطی سے پکڑ لی تھی۔۔۔

خان بھی اپنی ہنی سے بے حد محبت کرتا ہے۔۔۔۔

دوسری طرف وہ آدمی بہت مسکرایا تھا۔۔۔۔

اہہہ۔۔۔میری بیلا وہ آنکھیں بند کیے دعا کو سوچنے لگا۔۔۔۔۔

صبح بالاج کی آنکھوں الارم کی آواز سے کھلی۔۔۔۔

بالاج نے دیکھا کہ دعا اس کے سینے پر سر رکھ کے سوئی ہوئی ہے وہ رات کی وجہ سے پریشان ہو گیا تھا پہلے کبھی دعا نے ایسا نہیں کیا تھا دعا کسی بچے کی طرح اس میں گھسی ہوئی سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

بلال اس سے الگ ہونے لگا تھا دعا نہ مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔۔

دعا اٹھو کافی ٹائم ہو گیا ہے لیکن دعا نا ہلی۔۔۔۔

دعا اٹھو وہ بالاج نے اسے جنجورا۔۔۔۔

یونی نہیں جانا۔۔۔۔

نہیں خان آج نہیں جانا میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔

رات کا سوچ کر بالاج نے بھی مزید فورس نہ کیا اوکے سو جاؤ دعا بھی خوش ہونے لگی۔۔۔۔۔

نہیں نہیں اٹھو پہلے ناشتہ کرو بعد میں سو جانا۔۔۔۔۔

افففف خان اپ بھی نا اس کا خان اتنی جلدی مان گیا تو اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ آج یونی نہیں جائے گی۔۔۔

اس نے تو ویسے ہی کہا تھا لیکن بالاج جان گیا تھا وہ خوشی میں اٹھی ناشتہ کیا اور بالاج کو آفس بیج کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔

بالاج کو لگا تو اس کی طبیعت خراب ہے لیکن جو اسے آگے دیکھنے کو ملے گا افففف۔۔۔۔۔۔

حور بھی یونی چلی گئی تھی داہم کو بس اب حور کا بے صبری سے انتظار تھا اس کا انتظار ہوتا ختم ہوا اسے حور آتے ہوئے دکھائی دی۔۔۔۔

گم۔سم سی حور داہم کو بہت بیمار لگی تھی اس سے پہلے کے داہم حور کے پاس جاتا اور ایک نظر اسے دیکھ کر چلی گئی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔

اوپر سے اپنے عزیز تایا کی خقیقت سامنے اس کی موت کے برابر تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کہے کسے کہے کسے سچ بتائیں۔۔۔۔

داہم بھی حیران پریشان اس کے پیچھے چلا گیا۔۔۔

دوسری طرف ابھی بلاج آدھے رستے ہی گیا تھا اسے یاد ہے اس کے تو موبائل گھر چھوڑا ہے اس کی بہت اہم ڈیٹیلز اس میں تھی اسی لیے سے واپس جانا تھا۔۔۔۔۔

گھر میں دعا خوش تھی کہ اس کا خان گیا سونا کیس خاک تھا اس نے ٹی وی پر ہلکی سی سپیکر پر گانے لگائے ساتھ میں چپس کے پیکٹ کھو کے اور ہلکا ہلکا ڈانس کرنے لگی وہ آج کے دن کو انجوائے کرنا چاہتی تھی۔۔۔

بالاج سیدھا اپنے کمرے میں گیس لیکن کمرے کا دروازہ کھولنے سے پہلے اپنے کانوں میں پڑتی گانوں کی آواز سے وہ ساکن ہوا تھا اس نے ہلکا سا دروازہ پر دیکھا تو سامنے منظر دیکھ کر شاکڈ ہوا تھا۔۔

دعا چھوٹو سے سلیپنگ سوٹ پہنیں ہی ہاتھ میں ریموٹ پکڑے ڈانس کر رہے تھے جیسے وہ خود گانا گا رہی ہوں اور بالاج تو اس کی طبیعت خرابی کی وجہ سے چھٹی کرنے کا کیا تھا۔۔۔

لیکن آگے دیکھ کر اس سے دعا پر غصہ آیا۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں وہ دھاڑا تھا اور دعا کا تو مانو سانس رک گیا تھا۔۔۔

خ۔۔۔خان آپ گلے میں گلٹی بن کر معدوم ہوئی اور چپس کے پیکٹ ریموت ہاتھ سے چھوٹ کر بیڈ پر گرا تھا۔۔۔

تمہاری طبیعت خراب ہے دعا اور تم یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔۔

وہ خان اس کی نیلی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں تمیں ریسٹ کرنے کو کیا کہہ گیا تھا۔۔۔۔۔

آپ بہت برے ہیں خان آپ بالکل بھی مجھ سے پیار نہیں کرتے ہو وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی آپ گندے ہیں جائے میں آپ سے بات نہیں کروں گی آپ کو چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔۔۔

بالاج تو الٹا اسے روتے تھے دیکھ کر اپنے لہجے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

میری ہنی میری جان ایم سوری۔۔۔۔

نہیں نہیں آپ اچھے نہیں ہیں کیا ہو گیا میں تھوڑی سی مستی کر لی تو اتنی مشکل سے آپ سے چھٹی دی تھی وہ منہ بناتے ہوئے بھولی۔۔۔

میری جان تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے بولا ہے۔۔۔

آپ نے مجھے ڈانٹا۔۔۔

چیخے ہے آپ مجھ پر۔۔۔۔

بالاج نے اس کے نیلی آنکھوں سے آنسو صاف کیا اور آنکھوں پر بوسہ دیا۔۔۔۔

جس سے دعا سرخ ہوئی خان آپ کیوں ہیں واپس آئے۔۔۔۔

میرا موبائل گھر را گیا تھا ورنہ مجھے کیا پتہ چلتا کہ میرے پیچھے یہ سب بہت ہے وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

خان آپ آئیں گے تو دونوں ہی انجوائے کریں گے ہاں ٹھیک ہے میری جان کا جیسے حکم وہ دوبارہ سے اس کے ماتھے پر بوسہ دے کے چل گیا ہے۔۔۔

پیچھے سے دعا نے شکر کا گہرا سانس لیاافف بچ گئی۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

آج دعا یونی نہیں گئی تھی ابراہیم کو بہت غصہ آرہا تھا اب وہ ایک دن بھی اپنی بیلا کو دیکھے بنا نہی رہ سکتا تھا۔۔۔

اب مجھے جلد سے جلد دعا کے گھر تک رسائی حاصل کرنی تھی اس نے جب پہلی دفعہ دعا کو دیکھا تھا اسے دن اس کا سارا بائیو ڈیٹا نکلوا لیا تھا اب وہ جلد اپنے پاس چاہتا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

ساری کلاس میں حور نے صحیح سے لیکچر نہیں دیا تھا اور داہم حور کو دیکھ دیکھ کر پریشان ہو رہا تھا حور کلاس سے باہر نکلی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس نے گھر جانا ہی بہتر سمجھا۔۔

داہم اس کے پیچھے جانے لگا تو کلاس کے لڑکے نے روک دیا حور گم سم سی چلتی جا رہی تھی داہم نے دور سے دیکھا کہ حور کا دھیان کہیں اور ہے وہ سامنے درخت تھا اور حور کو کوئی ہوش نہیں تھا۔۔۔

داہم جلدی سے بھاگا اس سے پہلے کہ حور کی ٹکر درخت سے ہوتی داہم نہ کھینچ کر اپنے سامنے کیا۔۔۔

کہاں دھیان ہے آپ کا حور وہ دبا دبا غرایا تھا۔۔

حور کو داہم کی آواز سن کر خوش آیا تھا اس نے ادھر ادھر دیکھا اور سامنے درخت اور اپنے کندھوں پر داہم کے ہاتھوں کو۔۔۔

چچ۔۔۔ چھوڑو مجھے داہم حور کو چکر آنے لگے تھے۔۔۔

مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی چلیں میں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔

میں ٹھیک ہوں میں ہو چلی جاؤں گی۔۔۔

آپ اتنی ضدی کیوں ہے۔۔۔

کیا میں ضدی ہوں یا تم پہلے خود کو دیکھو بعد میں مجھے کہنا غصے سے بولی۔۔

چلیں میں ضدی ہوں اب چلیں میں چھوڑ رہا ہوں۔۔۔

تم اب نوال کی فکر کیا کرو تمہاری ہونے والی بیوی ہے میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

ہائے حور آپ کی فکر میں نہیں کروں گا تو کون کرے گا آپ کو کوئی بھی ٹینشن ہے تو پلیز مجھ سے شیئر کریں۔۔۔

پلیز داہم۔۔اس سے پہلے کے حور کچھ کہتی حور کا سر بری طرح چکرایا تھا۔۔اس سے پہلے کے وہ نیچے گرتی داہم نے اپنی باہوں میں تھام لیا تھا۔۔۔۔

حور کی چادر سر سے اتر چکی تھی ارد گرد کے سٹوڈنٹ حیران نظروں سے دیکھ رہے تھے داہم کی باہوں میں حور کو لیکن وہ صدا کا ڈھیٹ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اس نے حور کو اٹھایا اور گاڑی میں جا کر بٹھا دیا۔۔۔

کہا بھی تھا آرام سے چلے لیکن بہت ضدی ہے داہم اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooo

نوال اکیلے ہی یونی گئی تھی کہ سارا دن وہ بور ہوتی رہی اور دعا کو کوستی رہی کی کیا ضرورت چھٹی کرنے کی ہمیشہ مجھے اکیلا بھیج دیتی ہے۔۔۔۔

ابھی وہ اوف کے بعد یونی کے باہر کا ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی کہ سامنے اس گول گپے لگے نظر آئے۔۔۔

اہہہ۔۔گول گپے چلو جب تک ڈرائیور نہیں آتا میں وہ کھا لیتی ہوں وہ تھوڑا اگے ہوئی تھی کہ اس کے پاس ایک گاڑی آکر رکی نوال جھٹکے سے پیچھے ہوئی تھی ابھی وہ سنبھلتی کہ ایک عورت باہر نکلی تھی اور اس کے بھاگنے سے پہلے اس کی ناک پر رومال رکھ چکی تھی اور وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد نوال کو ہوش آیا اس کا سر بری طرح چکرا رہا تھا اس نے ارد گرد دیکھا تو ایک وہ ایک خوبصورت کمرے میں بند تھی۔۔۔۔

کک۔۔۔کوئی ہے اس نے ادھر ادھر کمرے میں دیکھا اور بھاگ کا دروازے کے پاس گئی کافی دیر چلانے کے بعد کوئی نہ آیا تو اس نے اپنا بیگ ڈھونڈا جو سے نہ ملا میرا موبائل۔۔۔۔

کون ہے یہاں کون لے کر آیا ہے مجھے۔۔۔

ابھی وہ کچھ اور کہتی تھی دروازہ کھلا تھا اور

سامنے آنے والے بندے کو دیکھ کر اس کے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔۔۔۔

بازل تم۔۔۔۔

ہاں میری جان میں وہ مسکراتا ہوا اس کے پاس آیا۔۔۔

کیوں لائے ہو مجھے یہاں۔۔۔۔

اہ میں نہیں لایا تمہیں تم خود یہاں آئی ہو۔۔۔۔

میں میں آئی ہوں تم نے کڈنیپ کیا ہے مجھے۔۔۔۔

تم ایسی حرکتیں نہ کرتی تو مجھے یہ نہ کرنا پڑتا۔۔۔

نوال کو وہ تھپڑ یاد آیا تھا۔۔۔۔

پلیز پلیز مجھے معاف کر دو یوں میں تمہاری آگے ہاتھ جوڑتی ہوں میں سب کے سامنے بھی تم سے معافی مانگ لوں گی لیکن مجھے جانے دو۔۔۔۔

ارے ارے میرے پانڈے رو نہیں وہ تھپڑ والی بات تو میں بھول چکا ہوں لیکن میں نے کہا تھا کہ تم صرف میری ہو تمہاری ہمت کیسی ہوئی اور کسی سے منگنی کرنے کے بازل نے اس کا بازو دبوچ کر اپنے قریب کیا۔۔۔

اہ نہیں نہیں چھوڑو مجھے اس کے حصار میں کانپنے لگی تھی پلیز جانے دو۔۔۔

کیوں جانے دوں میں نے کہا تھا تم صرف میری ہوں اور یہاں سے تم تب بھی جاؤ گے جب میری بن جاؤ گی۔۔۔

کک۔۔کیا مطلب۔۔۔۔

میں تمہارے پاس دو آپشن دیتا ہوں وہ اسے چھوڑ کر

پیچھے ہوا۔۔۔

نوال نے چور نظر دروازے کی طرف دیکھا اور ایک نظر بازل کو۔۔۔

بازل اس کی ہر حرکت دیکھ رہا تھا۔۔۔

میرے پانڈے دروازے کی طرف دیکھنا چھوڑ دو کیونکہ یہ میرا گھر ہے
اور اس گھر میں تو کوئی اپنی مرضی سے

سکتا ہے لیکن میری مرضی کے خلاف ایک قدم بھی باہر نہیں نکال
سکتا۔۔۔

میں مجھے معاف کر دوں۔۔۔۔

آپشن تو سن لو تم یا تم مجھ سے نکاح کر لو یہ ساری زندگی اسی کمرے
میں رہو گی میرے پاس۔۔۔

بازل نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

میں ہرگز تم سے شادی نہیں کروں گی میں داہم سے پیار کرتی ہوں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اب یہاں سے آزاد ہونا تمہارا خواب ہی رہ جائے گا۔۔۔۔

میرے بھیا پاپا کو پتہ چلا تو وہ تمہیں چھوڑیں گے نہیں نوال بھی غصے سے بولی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ نوال کی بات سن کر بازل نے قہقہ لگایا تھا ہاہا میرے پانڈے تم واقعی معصوم ہو تمہاری بھائیوں کو کون بتائے گا کہ تم یہاں ہو اور اگر بتا بھی دیا ہے تو پھر بھی وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔۔

میں آؤں گا پانچ منٹ بعد تمہارا جو بھی فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہو گا یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔۔۔

اس کے جانے کے بعد کمرے کو دیکھنے گنے کی ہر ہر طرف سے کمرہ بند تھا اسے بھاگنے میں کوئی راستہ نہیں ملا تھا۔۔۔

میں کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آرہا ایک دفعہ شادی کر لوں بعد میں بھائیوں کو بتا کر طلاق لے لوں گی۔۔۔

پانچ منٹ بعد بازل آیا اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا دوپٹہ تھا اور ساتھ میں مولوی۔۔۔

میں نے سوچا کہ تم ساری زندگی اس کمرے میں نکاح کے بغیر تو رہو گی نہیں اس لیے میں مولوی کو بھی ساتھ لے آیا۔۔۔۔

چلو نکاح کے لیے تیار ہو جاؤ ساتھ میں اس آئی عورت نے اس کے سر پر دوپٹہ دیا نوال کے آنسو متواتر گر رہے تھے وہ کیا منہ دکھائے گی اب سب کو مولوی نے نکاح پڑھوایا شروع کیا۔۔۔

کب کیسے اس نے قبول کیا اسے کوئی ہوش ہی نہیں تھا وہ بس اب اپنی محبت سے دور ہو چکی تھی کتنی خوش تھی داہم اس کا ہونے والا شوہر تھا اس کے ناولوں کا ہیرو ملنے والا ہے لیکن یہاں تو ناولاں کا ولن مل گیا۔۔۔مولوی کے جانے کے بعد بازل نوال کو سوچوں میں ڈوبا دیکھ کر اس کے پاس آیا۔۔۔۔

جانم۔۔۔۔۔

نوال بازل کی آواز سن کر ہوش میں آئی اور وہ بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے وہی ہچکیاں لیتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

چلو آؤ میں تمہیں گھر چھوڑ دو۔۔۔۔۔

نوال جلدی سے اٹھی کہیں اس کا ارادہ ہی نہ بدل دے سارا راستہ نوال خاموش رہی گاڑی سے نیچے اترنے لگی تو بازل نے کھینچ کر اپنے پاس کیا۔۔۔

جانم تم اب صرف میری ہو اس دماغ میں اور اس دل میں اپنے اس منگیتر کا خیال نہ لے کر آنا ورنہ وہ میرے ہاتھوں مارا جائے گا سمجھی۔۔۔

ہاں ہاں سمجھ گئی وہ ڈر کر بولی۔۔۔

چلو جاؤ شاباش۔۔۔

وہ جلدی سے گاڑی سے اتر کر اندر بھاگی۔۔۔۔۔

نوال گھر اگئی تھی کھانا کھاتے ہوئے بھی اس کی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھی وہ چاہ۔کر بھی کسی کو بتا نہیں پا رہی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

ابھی وہ سب کھانا کھاتے کے دروازے پر داہم کی باہوں میں حور کو بے ہوش دیکھ کر سب اس کی طرف دوڑے تھے اور دانش تو اپنی بیوی کو داہم کی باہوں میں دیکھ کر تیش میں آیا تھا۔۔۔

داہم نے ایک جلا دینے والی مسکراہٹ دانش کو دکھائی تھی۔۔۔۔

نوال بس چپ کر کے دیکھ رہی تھی اس کے ساتھ خود اتنا کچھ ہو گیا تھا وہ کسی کو کیا کہتی۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی دانش نے اس کا کالر پکڑا۔۔۔

دعا نے فورا حور کو ہوش میں لانے کے لئے اس پر پانی کے چھینٹے مارے تھے جس کی وجہ سے حور کو ہوش آیا تھا۔۔۔

پہلے وہ سب کو دیکھتی جا رہی تھی ایک دم سب یاد آیا اور دانش کی آواز کانوں میں پڑی تو جلدی سے اٹھی۔۔۔

حور کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی وہ بے ہوش ہو گئی تو انہیں میں اپنی باہوں میں اٹھا کر لایا ہوں داہم اسے اور جلانے کا کام کر رہا تھا۔۔

حور تو شرم کے۔مارے سر جھکا کر کھڑی تھی بیا کے دماغ میں شیطانی کیڑے پھر سے چلنا شروع ہو گئے تھے آج اسے اپنے سب سے بڑے دشمن کا کام ختم کرنا تھا۔۔۔

اب وہ بھی دانش سے پیار کرنے لگی تھی اب وہ برداشت نہیں کر پا رہے تھے کہ دانش کی زندگی میں کوئی اور لڑکی ہو یا وہ بے شک کسی

پسند نہ کرتا لیکن بیوی تو وہ تھی نا آج پھر وہ اسی کے آنسو کی وجہ بننے والی تھی۔۔۔

داہم حور کو ایک نظر دیکھ کر چلا گیا اس کا ارادہ تھا اگلی دفعہ اگر وہ اس گھر میں آیا تو حور کو طلاق دلوا

کر ہی جائے گا۔۔۔۔

کتنی معصوم بنتی ہونا حور تم لیکن میری ہی بہن کے ہونے والے شوہر کی باہوں میں تم گھر تک آئی ہو حور کو اس دفعہ غصہ آیا وہ کیسے اس کے کردار کے بارے میں بات کر سکتا تھا۔۔۔

وہ آگے آئی اور ایک تھپڑ دانش کے منہ پر مارا تھا سب کے ہاتھ منہ تک گئے تھے کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔۔۔۔

خبردار دانش خان اگر ائندہ تم نے میرے کردار پر انگلی اٹھائے میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں اگر میرے کردار پر تم نے کوئی بکواس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔

دانش پھٹی پھٹی آنکھوں سے آج حور کو دیکھ رہا تھا جس نے زندگی میں پہلی دفعہ تھپڑ مارا تھا دانش کی آنکھیں اتنی بےعزتی پر سرخ ہوئی تھیں۔۔۔

ابھی وہاں سب کھڑے تھے کہ بیا کو الٹی ہوئی تھی اور بھاگتی ہوئی واش روم گئی تھی دانش کا دھیان بیا کی

طرف جا چکا تھا۔۔۔

بیا بیا تم ٹھیک تو ہو نا وہ باہر آئی جو دانش نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

دانش پتہ نہیں کل سے مجھے الٹیاں آرہی ہیں۔۔۔

تم نے مجھے بتایا تک نہیں بیا۔۔۔

کیسے بتاتی بس موقع ہی نہیں ملا چلو اب ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں بیا کی فکر کرتے تھے ایک حور کی آنکھیں پھر سے نمکین پانی سے بھر گئی تھی اس کی اتنی فکر کبھی

نہیں کی تھی وہ کون سا اس کی من چاہی بیوی تھی۔۔۔

سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

شام کے وقت سب لوگ باہر لاونج میں بیٹھے تھے جب دانش اور بیا گھر آئے تو ان کے ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ تھا واجد بالاج بھی گھر آگئے تھے

۔۔۔۔۔

مبارک ہو ماما آپ دادی بننے والی ہیں ساجدہ تو یہ سن کر خوش ہوئی تھی ان کے گھر کی پہلی خوشی تھی ساجدہ نے اٹھ کر بے بیا کو گلے لگایا تو بیا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی واجد نے بھی اس کے سر پر پیار دیا تھا۔۔

بیا نے ڈبے سے ایک مٹھائی اٹھائی اور حور کے پاس آگئی یہ لو حور کھاؤ تمہاری سوتن ماں بننے والی ہے تمہیں خوشی نہیں ہوئی کیا۔۔۔۔

حور نے نم آنکھیں اٹھا کر دانش کو دیکھا اور ایک نظر مٹھائی کو اسے سانس مشکل سے آنے لگی تھی اپنے محبوبوں کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا دنیا کا سب سے مشکل کام تھا وہ حور دیکھ چکی تھی اب اس کے بچے کا باپ بننے والا تھا۔۔۔

ازیت سے اس نے تھوڑی سی مٹھائی کھائی اور اٹھ کر کمرے میں چلی گئی بیا نے ایک نظر حور کو دیکھا اور اب اس دانش کے پاس آکر کھڑی ہوگئی۔۔۔

سب کھانا کھا کر کمرے میں چلے گئے تھے۔۔۔۔

میرے پیار میں کیا کمی تھی دانش جو تم نے مجھے ہر خوشی سے محروم رکھ رہے ہو وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر سسکی تھی۔۔۔۔۔

نوال کمرے میں بیٹھی بازل کے بارے میں سوچ رہی تھی کیوں کیا اس نے یہ سب کیا وہ مجھ سے پیار۔۔۔۔

نہیں نہیں وہ اپنے اس سوال کا جواب سننا چاہتے تھےاس نے بازل کو کال کی جو کہ دو بیلوں کے بعد اٹھا لی گئی۔۔۔۔

ارے ارے آج تو بڑے بڑےلوگوں نے کال اٹھائی۔۔۔۔۔

بکواس بند کر اپنی بازل شاہ تم نے میری زندگی کیوں برباد کی کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔۔۔۔

دوسری طرف بازل کچھ بول نہ سکا نہیں میں تم سے محبت نہیں کرتا جانم میں تم سے عشق کرتا ہوں اس لیے تو اتنا بڑا قدم اٹھایا تھا کہ تم کسی اور کی نہ ہو جاؤ۔۔۔

یہ تم نے اچھا نہیں کیا بازل میں اس رشتے کو نہیں مانتی۔۔۔۔

بہت جلد تم ماننے لگ جاؤ گی میں تمہیں اپنے طریقے تمھیں ماننے پر مجبور کر دوں گا۔۔۔

میں اپنے گھر والوں کو بتا دوں گی۔۔۔۔۔

بتاؤ اس سے اچھا کیا ہو سکتا ہے پھر وہ لوگ تمہیں میرے حوالے کر دیں گے اور پھر بس میں اور تم وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

لفنگے بدتمیز بد دماغ انسان میں تم سے طلاق لوں گی۔۔۔

نوال۔۔۔۔وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ نوال اچھل پڑی تھی۔۔۔۔۔۔

آج طلاق کی بات کی آئندہ کی تو یہ تمہارے جو منہ میں زبان ہے نا وہ کاٹ دوں گا سمجھی۔۔۔۔۔

مر جاؤ تم نوال نے کہہ کر فون رکھ دیا اب میں کیا کروں گی کہاں پھنس گئی میں۔۔۔

دوسری طرف بازل کے چہرے پھر مسکراہٹ آئی تھی اس نے فرصت سے ملاقات کا سوچا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooo

رات کو دعا کو بالاج پڑھا رہا تھا لیکن دعا بور ہو رہی تھی وہ پڑھائی میں بہت نالائق تھا لیکن بلاج اسے زبردستی ہی پڑھاتا تھا۔۔۔۔

دعا کہاں دھیان ہے تمہارا۔۔

خان وہ کل جو ہم نے مووی دیکھی تھی نا اس میں وہ لڑکی کتنی پیاری دلہن بنی لگ رہی تھی نا مجھے بھی دلہن بننا ہے۔۔۔

واٹ بالاج چیہا تھا دعا تمہیں پتہ ہے تمہاری شادی مجھ سے ہو چکی ہے۔۔۔

او ہو خان مجھے دوبارہ سے شادی کرنی ہے نا۔۔۔

ہنی اگر تم میرے سامنے دلہن کے روپ میں آئی نا تو یقین کرو میرا ضبط کھو دوں گا۔۔

خان وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

اوکے میری جان تم نے دل لگا کر پڑھنا ہے اور اچھے سے نمبر آجائیں گے تو ہم دوبارہ سے شادی کریں گے۔۔۔

پکا خان۔۔۔

ہاں میری جان پکا۔۔۔۔۔

لیکن مجھ سے پڑھا نہیں جاتا خان۔۔۔۔

چلو پھر ایسا کرتے ہیں کوئی ٹیچر ڈھونڈتے ہیں اسکے بعد اکیڈمی جایا کرو۔۔۔۔

خان۔۔۔۔

نہ میری جان کوئی بہانہ نہیں۔۔۔۔۔

افففف اب مجھے دوبارہ شادی کرنی ہے تو پڑھنا پڑے گا نا وہ سوچ کر رہ گئی۔۔۔۔

پھر سے ایک آدمی کھوپڑیاں رکھے الو بھی ایک جگہ

بیٹھا ہوا تھا ایک دائرے میں بیٹھا ہوا منتر پڑھ رہا تھا سامنے دعا کی تصویر پڑھ رہی تھی۔۔۔۔

ادھر دعا بالاج کے سینے سے لگی تڑپ اٹھی تھی۔۔۔

اہ وہ تڑپ کر اٹھ بیٹھی تھی ادھر ادھر تڑپ کر اپنی تکلیف کم کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

بالاج اپنے پاس حرکت کی وجہ سے اٹھ گیا۔۔

دعا دعا کیا ہوا ہے۔۔۔

لیکن دعا سن ہی کب رہی تھی۔۔ پیچھے ہوں ہاتھ نہ لگائیں دعا نے غصے سے بالاج کا ہاتھ جھٹکا تھا جو کہ بالاج کے لیے حیران کون تھا دعا نے پہلے کبھی ایسا نہیں کیا تھا۔۔

دعا ہنی ہنی میری جان۔۔۔

لیکن وہ تڑپ رہی تھی جیسے ابھی اس کی جان نکل جائے گی مجھے جانا ہے یہاں سے مجھے جانا ہے دعا کہتے ہی بالاج کو دھکا مارا اور دروازے کی طرف بھاگی۔۔۔

بالاج نے اسے پکڑا لیکن دعا تو بالاج کی حصار میں مچل رہی تھی۔۔۔

وہ مجھے بلا رہا ہے مجھے جانا ہے اس کے پاس جانا ہے۔۔۔

کون بلا رہا ہے۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔

بالاج نے حیران پریشان ہو کر اسے دعا کو تھپڑ مارا تھا اور دعا وہاں ہی گری تھی۔۔۔

کیا ہو گیا میری ہنی کو اس نے جلدی سے دعا کو اپنی گود میں اٹھایا

۔۔۔۔۔

خان خان مجھے بچالیں مجھے درد کو رہا ہے میرے

جسم میں درد ہو رہا ہے۔۔۔

وہ دھیمے لہجے میں بولی تھی غنودگی میں جا رہی تھی مجھے بچالیں وہ لے جائے گا مجھے مجھے اس کے پاس نہیں جانا لیکن وہ مجھے لے جائے گا وہ کہتا ہے میں تمہیں

لے آؤں گا اپنے پاس مجھے آپ سے دور نہیں جانا وہ بھاگتی جا رہی تھی۔۔۔

بالاج نے صبح گھر والوں سے بات کرنے کا سوچا۔۔۔

یہ بات کوئی عام نہیں تھی تین دفعہ رات کو دعا کے ساتھ یہ ہو چکا تھا وہ اپنی ہنی کو اور تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

ہنی تم صبح پرفیوم لگا کر یونیورسٹی مت جانا اسے دعا کا خواب میں ڈر جانا کسی اور ہی طرف دھیان چلا گیا تھا کہیں میری ہنی پر آسیب تو نہیں ہو گیا۔۔۔

دعا نے بس سر ہاں میں ہلایا تھا۔۔۔

بالاج کو وہم نے آگھیرا تھا اور محبت عشق انسان کو وہمی بنا دیتی ہے۔۔۔۔

oooooooooooooooooooo

اگلے دن دعا یونیورسٹی اکیلی ہی گئی تھی لیکن نوال نہیں گئی تھی وہ ابھی بازل کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

ابراہیم تو دعا کو دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا دعا کو بہت عجیب بھی لگ رہا تھا کہ یہ سر ایسے کیوں دیکھ رہے ہے۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

حور بھی داہم سے دور دور رہتی تھی اب داہم بھی حور کے پاس جا کر اس کے کردار پر انگلی نہیں اٹھا اٹھوانا چاہتا تھا۔۔۔

حور کو تو کل دانش کے اپنے کردار پر لگائے الزام ہی نہیں بھول پا رہی تھی حور نے واجد سے بھی کبھی بات نہیں کی تھی گھر والوں نے حور کو سمجھا ہے لیکن اس نے خود باتیں سنے تھے وہ کیسے سمجھ جاتی۔۔

oooooooooooooooooooooo

یونی آف کے بعد دعا گھر جانے کے لئے کلاس سے نکلی اس سے پہلے کہ وہ دعا یونی سے باہر جائے تو اس کے سامنے ابراہیم آیا تھا۔۔۔

السلام علیکم سر۔۔

وعلیکم السلام بیلا۔۔

دعا نے عجیب نظروں سے ابراہیم کو دیکھا سر میرا نام بیلا نہیں دعا ہے۔۔۔۔

او اچھا سوری وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ جاتی ابراہیم نے اپنی آنکھیں بند کی تھی اور کچھ پڑھا تھا دعا کو تو یکدم سے چکر آرہے تھے اس نے اس سے پہلے تو وہ گرتی ابراہیم نے اسے اٹھایا تھا اور گاڑی میں بٹھا کر لے جا چکا تھا۔۔۔۔

بالاج تھوڑی دیر بعد آیا تو چوکیدار نے پوچھا چوکیدار نے کہا کہ وہ جا چکی ہے۔۔۔۔

بالاج کو حیرت ہوئی لیکن وہ گھر چلا گیا ابراہیم تو ایک گھنٹہ دعا کو سامنے بٹھا کر دیکھتا رہا تھا اسے سے پہلے کے دعا کو ہوش آتا تو وہ گھر چھوڑنے چلا گیا۔۔۔

بالاج گھر آیا تو ساجدہ سے پوچھا دعا گھر آئی یا نہیں ابھی وہ پوچھ ہی رہے تھے کہ ابراہیم کی باہوں میں دعا کو دیکھ کر دھچکا لگا وہ جلدی سے دعا کے پاس گیا۔۔

کیا ہوا دعا کو اور ابراہیم تم یہاں دعا کہاں سے ملی ارے بالاج تم یہاں۔۔۔

ہاں یہ میری بیوی۔۔۔

او اچھا اور تم بالاج دعا کا پکڑا صوفے پر لٹا دیا۔۔۔۔

میں اس کا ٹیچر ہوں یہ وہاں بے ہوش ہو گئ تھی ابھی بھی تھوڑی تھوڑی غنودگی میں ہے۔۔۔۔

بالاج تو پریشانی میں یہ تو پوچھنا ہی بھول گئے تھے کہ اسے ایڈریس کیسے پتہ چلا۔۔۔

بیٹا آپ کی مہربانی آپ دعا کو لے آئیں۔۔۔۔

نہیں آنٹی کیسی مہربانی یہ تو میرا فرض ہے دعا کا خیال رکھنا وہ دعا کو نظروں کے حصار میں لیے بولا۔۔۔

تھینک یو یار ابراہیم۔۔۔

بار بار تھینکس نا بولو تم میرے دوست ہو اتنا تو میں کر سکتا ہوں نا اور میں تمہارے ساتھ دو گھر چھوڑ کر ہی بنگلے میں شفٹ ہو گیا ہوں۔۔۔

ارے سچی تم نے بتایا ہی نہیں۔۔۔

ہاں بس دو دن پہلے ہی آیا ہوں۔۔۔۔

بیٹا آتے رہنا۔۔۔۔

جی آنٹی ضرور چلو اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے۔۔۔۔

ابراہیم ایک نظر دعا کو دیکھ کر چلا گیا۔۔۔۔۔

دعا کیا ہوا ہے ساجدہ نے دعا کو ہوش میں لایا ابراہیم کے جاتے ہی دعا کو ہوش آنا شروع ہوا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔۔

پتہ نہیں امی رات کو بھی دعا کی طبیعت خراب ہو گئی تھی ایسے جیسے ڈر جاتی ہے خواب میں۔۔۔۔

ہائے میری بچی کو کہیں آسیب تو نہیں ہو گیا ساجدہ جلدی سے بیٹھی دم کرنے لگی اس پر۔۔۔۔

تائی امی میں ٹھیک ہوں بس اپنے کمرے میں جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

بالاج نے اسے باہوں میں اٹھایا جب کہ دعا کو ساجدہ کے سامنے اتنی شرم آرہی تھی لیکن بلاج کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔

کمرے میں جا کر دعا کو بیڈ پر لٹایا ہنی تم ٹھیک ہونا کیا ہوا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں خان بس وہ سر ابراہیم کے پاس کھڑی تھی کہ اچانک کے چکر آگئی تھی مجھے گھر کون آیا ہے۔۔۔۔

وہ تمہارے سر ابراہیم میرے دوست ہی ہیں۔۔۔۔۔

وہ آپ کے دوست کیسے بنے۔۔۔۔

یہ سب بات میں بتاؤں گی لیٹ جاؤ۔۔۔۔

اوکے آپ بھی میرے پاس ہی رہیں۔۔۔۔۔

بالاج بھی اس کی ضد کی وجہ سے اس کے پاس ہی لیٹ گیا۔۔۔۔۔

واجد کمرے میں بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے کچن میں۔۔۔

ساجدہ نوال کو ساتھ لگائے کھانا پکا رہی تھی۔۔۔۔

ماما مجھ سے نہیں کھانا بنتا۔۔۔۔

ارے رکو کہیں نہیں جانا تم نے اب سے تم یونی سے آکر میرے ساتھ کھانا پکایا کرو گی اگلے گھر تم کو بیجنا ہے پھر سسرا والے بولیں گے کچھ سیکھا کر نہیں بھیجا میں نے۔۔۔۔

ویسے تو داہم کی ماما بہت اچھی ہے لیکن پھر بھی۔۔۔۔

نوال بیچاری دل میں ہی بازل کو بددعائیں دے رہے تھی داہم کی ماما تو اچھی تھی لیکن پتہ نہیں بازل کی کیسی ہو گی وہ سوچ کر کڑھ رہی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooo

بازل جو ابھی یونی سے گھر پہنچا تھا اس کی ماما نے

اسے مخاطب کیا۔۔۔

بیٹا بازل۔۔۔

جی ماما۔۔۔

بیٹا تم کب شادی کا ارادہ رکھتے ہو۔۔۔

ماما مجھے کوئی پسند آجائے گی تو میں بتا دوں گا۔۔۔

ابھی تک میرے خوبرو جوان بیٹے کو کوئی پسند نہیں آئی۔۔۔

مما ایک پسند تو ائی لیکن وہ مان ہی نہیں رہی تھی اس لیے میں نے اسے زبردستی سے شادی کر لی۔۔۔

کیا شفق تو منہ کھلے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی جو کہ کسی سے زبردستی سے شادی کر کے آرام سے بیٹھا تھا۔۔

بیٹا یہ کیا کیا ہے تم نے۔۔

ہاں ماما وہ کسی اور سے شادی کر رہی تھی تو میں نے کر لی اب وہ صرف میری ہے۔۔۔

لیکن بیٹے ایسے کہتے ہیں تم نے تم ہمیں بتاتے ہم رشتہ لے کر چلے جاتے۔۔۔

نہیں ماما وہ نہیں مانتی اور جو میں نے کیا وہ مجھے اس پہ کچھ پچھتاوا نہیں ہے۔۔۔

تمہیں تمہارے باپ نے بگاڑ دیا میری یہاں مانگتا ہی کون ہے وہ ناراض ہو گئی تھی بازل سے۔۔۔۔

ارے ماما میری پیاری سی ماما میں آپ کا لاڈلا بیٹا ہوں نا ایسے ناراض نہ ہوں۔۔۔۔

تمہارے باپ آئے تو میں انہی سے بات کروں گی۔۔۔

پاپا تو مجھے کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔۔

تم کب سدھرو گے بازل۔۔۔

جب میری بیگم مجھے سدھار دے گی۔۔۔۔

ہا ہا دکھاؤ مجھے میری بہو کیسی ہے شفا بھی ہنسنے لگی۔۔۔۔

بازل نے موبائل سے تصویر نکال کر شفق کو دکھائی

ماشاءاللہ اس پیاری تو بہت ہے بس ایک بار اس گھر میں رونق لگ جائے گی۔۔۔

ہاں ماما بہت تیز ہے آتے ہی رونق لگائے گی اس نے نوال کا منہ پھاڑ کر جواب دینا یاد آیا۔۔۔

شرم کرو بس میری بہو زیادہ تکلیف مت دینا۔۔

ماما پہلے آتو جائے اپنی بہو کو بعد میں اس کی سائڈ لے لیجیے گا بازل ہنستے میں بولا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

واجد حور کے کمرے میں اس سے بات کرنے آئے تھے۔۔۔دھمکا نے بھی آئے تھے کہ اگر اس نے ثبوت اکٹھے کرنے بعد نہ کیے تو وہ دعا کو بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔۔۔

آپ انسان نہیں جلاد ہیں مجھے شرم آتی ہے آپ کو تایا کہتے ہوئے اگر آپ کو دولت ہی چاہیے تھی تو پاپا کو کہتے مارنے کے کیا ضرورت تھی حور تو گرج رہی تھی اور باہر کھڑی بیا جو حور کو جلانے آئی تھی اس کے چہروں پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

تمہارے باپ کو کیا کہتا وہ تو ساری جائیداد پر سانپ بن کے بیٹھا ہوا تھا اسی لیے میں نے اسے مار دیا اور میرے خلاف سے ثبوت ڈھونڈنا بند کر دو ورنہ ابھی کے ابھی اپنے بیٹے کو کہہ کر تم کو طلاق دلوا کر اور دعا کو بھی طلاق دروا کر اس گھر سے چلتا کرونگا۔۔۔۔

ارے تھوکتی ہوں میں آپ کی اس گھر پر اور جائیداد پر خبردار اگر میری بہن کی زندگی برباد کی چلو دانش تو آپ کی باتوں میں آکر مجھے طلاق دے دے گا لیکن مجھے بالاج پر پورا یقین ہے وہ میری بہن کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔

چلیں جائیں آپ یہاں سے ورنہ میں صبح پولیس اسٹیشن جاکر آپ کے خلاف رپورٹ درج کروا دوں گی میرا ضبط مزید مت آزمائے میرے سامنے آپ مت آیا کرنے ورنہ میرے ماں باپ کا قاتل میرے سامنے آتا ہے تو میرا خون کھول اٹھتا ہے چلے جائیں آپ یہاں سے۔۔۔

ورنہ میں اپنے اس رشتے کا بھی الحاظ نہیں کروں گی۔۔۔

زبان بند کرو پھر لڑکی میں تمہارے ماں باپ کو مارا اسی طرح تم کسی دن غائب ہوگئی تو کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا واجد بھی غصے میں آگئے تھے۔۔۔

غصے سے وہ کمرے سے نکلے تھے بیا جلدی سے دروازے کے پیچھے ہوئی تھی حور نے جلدی سے دعا کے کمرے میں جانا چاہا۔۔۔۔

ایک طرف بیا تھی درمیان میں واجد اور ایک طرف حور تھی ابھی واجد سیڑھوں کے پاس ہی پہنچے تھے کہ بیا نے اپنا پاؤں جان بوجھ کر واجد کے آگے کیا تھا اس سے پہلے کہ وہ گرتے حور نے جلدی سے واجد کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

تایا ابو۔۔۔۔حور چیخی تھی۔۔۔

بیا تو پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی تھی لیکن حور کے ہاتھ سے واجد کا ہاتھ چھوٹتا چلا گیا اور وہ سیڑھیوں سے لڑکتے ہوئے نیچے گرے تھے حور کی ایک دم سے چین نکلی تھی۔۔۔

اور یہ منظر باہر سے آتے دانش اور کچن سے نکتی نوال اور ساجدہ نے دیکھا تھا کہ حور نے واجد کو گرا دیا تھا۔۔

پاپا دانش بھاگتا ہوا آگیا ساجدہ تو اپنے شوہر کو خون میں لت پت دیکھ کر شاکڈ میں تھی۔۔۔۔

دعا اور بالاج بھی کمرے سے باہر آچکے تھے بالاج بھی جلدی سے واجد کے پاس آتا تھا۔۔۔

حور ڈرتے ڈرتے واجد کے پاس کھڑی ہوئی کہ دانش نے اٹھا کر تھپڑ مارا تھا تھا۔۔۔۔

حور نے منہ پر ہاتھ رکھ کر خیرانگی سے دانش کو دیکھا تھا۔۔۔۔

تم نے میرے باپ کو مارنے کی کوشش کی ہے کہ میرے باپ کو کچھ ہوا تو حور میں تمہیں میں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔۔۔۔۔

ابھی بحث بعد میں کرنا جلدی سے گاڑی نکالو بالاج دانش ساجدہ سے گاڑی میں بیٹھے تھی۔۔۔۔

آپی یہ دانش بھائی کیا کہہ رہے تھے آپ نے مارا ہے۔۔۔

نہیں دعا میں نے نہیں مارا وہ بیا نے جان بوجھ کر دھکہ دیا تھا میں نے ہاتھ پکڑا تھا بچانے کے لیے لیکن وہ ہاتھ چھوٹ گیا حور ہوتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

کیا ہو رہا تھا اس کی زندگی میں سب کچھ غلط ہو رہیا تھا کیا بگا رہا تھا اس نے کسی کا جو اس کے ساتھ ایسا بو رہا تھا۔۔۔۔۔

اپی پلیز دعا کریں تایا ابو بچ جائیں ورنہ دانش بھائی آپ کو مار دیں گے دعا روتے ہوئے حور کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔

حور تو ڈر سے کانپ رہی تھی اگر تایا کو کچھ ہو گیا تو وہ کیا سب کو جواب دے گئی۔۔۔۔

بیا تو یہ سب گھر والوں کی حالت دیکھ کر خوش ہو رہی تھی چلو اس بڈھے سے بھی چھٹکارا مل جائے گا۔۔۔

سب بہت پریشان ہیں ڈاکٹر کوئی بھی جواب نہیں دے رہے تھے ماما میں بتا رہا ہوں اگر پاپا کو کچھ ہوا تو میں حور کو زندہ نہیں چھوڑوں گا حور نے ایسا کیوں کیا اس سے دن اس نے دھمکی دی تھی۔۔۔

لیکن مجھے پتہ نہیں تھا حور واقعی میرے شوہر کو مار دے گی۔۔۔

دانش صبر کرو پہلے ڈیڈ کو ٹھیک ہو لیں تو پھر بات کرتے ہیں۔۔۔

دانش نے لب بھینچ کر بلاج کو دیکھا تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا تو جو خبر ملی وہ ساجدہ دل بند ہونے کو تھا۔

واجد خان کومے میں چلے گئے تھے اگر وہ کومے اسے اٹھتے بھی تو کبھی اپنے ٹانگوں پر چل نہیں پائے گے اور وہ کومے سے باہر اتے ہیں یا نہیں ڈاکٹروں نے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

مما یہ حور نے اچھا نہیں کیا دانش نے غصے سے کہا۔۔

ریلکیس دانش۔۔۔۔

نہیں بھائی اس کی ہمت کیسے بھی ہمارے پاپا کو مارنے کی ساجدہ خود حیران تھی کہ حور یہ قدم کیسے اٹھا سکتی ہے۔۔۔۔

حور دعا نوال سب دعا کرتی رہی تھی بیا ریلکس سی سوئی ہوئی اسے تو کوئی ٹینشن نہیں تو وہ تو چاہتی تھی کہ واجد مر جائے۔۔۔۔

اگلے دن گھر کے ماحول کی وجہ سے حور نوال بھی یونی نہیں گئے تھے جبکہ ایک طرف ابراہیم کا غصے کے مارے برا حال تھا اور دوسری طرف

بازل کا پہلے تو اس نے سوچا کہ وہ نوال کو اپنے پاس لے ہی آئے لیکن ایک دفعہ وہ پہلے نوال سے بات کرنا چاہتا تھا جب سے شادی ہوئی تھی نوال کو ایک دفعہ بھی سامنا نہیں ہوا تھا آج رات اس نے گھر جانے کا ارادہ کیا جا کے اپنی بیوی کو مل کر آئے گا۔۔۔

دانش ساجدہ بھی گھر آ گئے۔۔۔

حور حور دانش نے اتے ہی حور کو آوازیں دی۔۔

کہ۔۔۔کیا ہوا دانش۔۔۔

اتنی معصوم کیوں بن رہی ہو تم حور بی بی تمہارا تو شوق پورا ہو گیا میرے بابا کو مار کر لیکن ایک بات تم کو بتاؤں میرے پاپا قومے میں گئے ہیں جس دن وہ ہوش میں اگر وہ تمہیں خود اٹھ کر سزا دیں گے

دانش حور کا بازو دبوچتا ہوا بولا تھا۔۔۔

جس سے حور کی ایک سسکی نکلی تھی۔۔۔

چھوڑے دانش بھائی میری بہن کو آپ ہوتے کون ہیں میری بہن کو تکلیف دینے والے۔۔۔۔

میں کون ہوتا ہوں تمہاری بہن میرے عشق میں پاگل تھی مجھ سے شادی کرنے کے لیے اس نے کیا کیا ڈرامے نہیں کی اور اب میرے بابا کو مارنے کی کوشش کی ہے۔۔۔

حور خاموش تھی وہ ساجدہ اور دانش کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھ رہی تھی اور بیا کے چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ تھی حور نے اپنی صفائیاں دینی بند کر دی تھی۔۔۔۔

دعا جاؤ حور کو کمرے میں لے جاؤ بالاج نے ماحول کو دیکھتے ہوئے کہا دعا نے حور کو پکڑا اور کمرے میں لے گئی۔۔۔

آپی آپ کچھ بولے نہ۔۔۔

میرے پاس کوئی الفاظ نہیں دعا کہ میں کچھ بولوں میرے بولنے سے کیا ہو گا سچ سب کے سامنے نہیں آئے گا کہ میں بے قصور ہوں دعا یہ سب میرے ساتھ ہی کیوں ہو رہے میں کیا کروں میں مر جانا چاہتی ہوں میں اور اپنی محبت کی تذلیل برداشت نہیں کر سکتی وہ ہچکیاں لیتے ہوئے رو پڑی تھی۔۔۔

دعا کے پاس بھی اب بولنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔۔

ooooooooooooooooooo

رات کو نوال واش روم سے نکلی لیکن واش روم سے نکلتے ہی اپنے بیڈ پر بازل بیٹھا دکھائی دیا اس سے پہلے کہ نوال کی چیخ نکلتی بازل نے جلدی سے اٹھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

ارے ارے میرے پانڈے نوال واقعی میں سلیپنگ سوٹ جو کہ بلیک کلر اور وائٹ کلر کا تھا تھا گولو مولو سے پانڈا ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔

پپ۔۔چچ۔پیچھے ہو بازل وہ ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

چلو اؤ یہاں بیٹھو اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا لیکن نوال کی نظر دروازے کی طرف تھی۔۔۔۔

ارے میری جان وہاں مت دیکھو میں نے لاک لگا دیا ہے۔۔۔۔

تو۔۔۔۔ت۔۔۔تم یہاں کیسے آئے ہو۔۔۔۔

اب کیا نہ صیحح سوال میں نے سوچا شادی کے بعد تو میری بیوی غائب ہو گئی ہے میں پتہ کر کے آتا ہوں کہیں کچھ ہو تو نہیں گیا پہلے تو میں نے سوچا کہ اپنے سسرالیوں سے مل لوں وہ انکھوں میں شرارت لیے بولا۔۔۔۔

شٹ اپ بازل چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔

میری جان تم اپنے شوہر کو جانے کا کہہ رہی ہو۔۔۔۔

تم میرے شوہر نہیں ہو۔۔۔۔

اہہ۔۔۔تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور تمہارے بغیر میرا یونی میں دل ہی نہیں لگ رہا اس لیے کل تم یونہی آرہی ہو۔۔۔۔

میں نہیں آؤں گی میری مرضی۔۔۔۔

تمہاری مرضی تھی اب تم میری بیوی ہو اب میری مرضی چلے گی۔۔۔۔۔

میں نہیں آؤں گی وہ دبا دبا چیخی تھی۔۔۔۔

بازل نے کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا اور اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ دیے۔۔۔

نوال تو پہلی دفعہ کسی کا لمس محسوس کر کے جی جان سے کانپی تھی وہ اس کے کندھوں پر مکے مارنے لگے تھے پر بازل اپنی مرضی سے ہی پیچھے ہوا تو نوال گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔

لفنگے بتمیز یہ کیا کیا۔۔۔

یہ میری جان میری بات نہ ماننے کی سزائے اور اگر تم کل یونی نہ آئی تو پھر اس سے بھی ڈبل سزا ملے گی لیکن نوال کچھ نہ بولیں۔۔۔

تم آؤ گی نا یونی۔۔۔

ہاں ہاں آؤ گی وہ آنکھوں میں نمی لیے ہوئے بولی۔۔۔

گڈ اب میں چلتا ہوں کل تمہارا انتظار کروں گا اب اس کا گال تھپتپاتا ہوا بولا کھڑکی سے پھلانگ کر جیسے ایا تھا ویسے چلا گیا۔۔۔

نوال نے جلدی سے کھڑکی بند کی اور اپنے دل پر ہاتھ رکھ کے بیڈ پر بیٹھ گئ۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

حور دانش کی باتیں سوچتی ابھی سونے ہی لگی تھی کہ موبائل کی ٹیون بجی۔۔۔

حور کا دل دھڑکا تھا نہ جانے کیسا احساس تھا اب جب بھی داہم کا میسج آتا تھا اس کا دل دھڑک اٹھتا تھا کہتے ہیں نا کہ جب کوئی اپ کی ہی محبت کو تذلیل کرے آپ کی محبت کے بدلے اپ کو محبت نہ دے تو اب کہیں اور پیار ڈھونڈتے ہیں۔۔۔

یہیں حور کے ساتھ ہو رہا تھا کہ داہم مجھ سے اتنا پیار کرتا ہے۔۔۔۔۔

اس کی باتیں۔۔۔۔۔

دانش نے کبھی حق پر ہونے پر بھی کبھی نہیں کی تھی۔۔

داہم اسے ہمیشہ خوش رکھتا تھا حور نے موبائل اٹھا کر دیکھا سامنے ہی لکھا تھا۔۔۔

Hoor u r only mine my love

لیکن حور نے دہم کو تنگ کرنا تھا حور نے غصے والے ایموجی بھیج دی۔۔۔

اور داہم کے میسج کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

میری حور آپ غصے میں بھی پیاری لگتی ہیں دل کرتا ہے آپ کو کھا جاؤں۔۔۔۔

حور کا یہ سن کر چہرہ لال ہوا تھا تمہیں شرم نہیں آتی داہم ملک کسی کی بیوی کو ایسے کہتے ہوئے۔۔۔

اور اگر وہ کسی کی بیوی میری محبوبہ ہو تو بالکل شرم نہیں آتی۔۔۔۔

اور حور آپ تیار ہو جائیں حور دانش خان سے حور داہم ملک بننے کے لیے کیونکہ اب بہت جلد میرے پاس آنے والی ہیں اب اور مجھ سے ضبط نہیں ہوتا آپ سے دوری برداشت نہیں ہوتی۔۔۔۔

دیکھو داہم۔۔

دیکھ رہا ہوں حور۔۔۔

پوری بات سنو وہ غصے سے بولے۔۔۔

تم بہت پیارے ہو داہم۔۔۔

لیکن صرف اور صرف اپ کا ہو حور۔۔۔۔

داہم تمہیں کوئی بھی لڑکی مل جائے گی۔۔

لیکن وہ آپ نہیں ہوں گی حور ہر لڑکی میرے لیے حور نہیں ہو سکتی اور نہ ہی مجھے کسی سے لینا دینا ہے۔۔۔

حور داہم نے جزبات سے بھرپور لہجے میں بولا۔۔۔

ہا۔۔۔ہاں۔۔۔۔

میرا دل کرتا ہے آپ کے لمبے بالوں سے کھیلوں آپ کی ناک میں پہنی لونگ کو اپنے ہونٹوں سے چھو لو۔۔۔

د۔۔۔۔داہم پلیز کیا ہو گیا ہے۔۔۔

آپ سے عشق ہو گیا ہے حور اور بے انتہا ہو گیا ہے۔۔۔

تم اتنے رومینٹک کب سے ہو گئے ہو۔۔۔

جب سے آپ ملی ہیں۔۔۔

آپ صرف اور صرف داہم ملک کی ہے اب مجھ سے مزید صبر نہیں ہو رہا کہ دانش سے طلاق دلوا کر آپ سے شادی کر لوں میں آپ کو کسی اور کے دسترس میں نہیں دیکھ پا رہا ہوں میرا دل کر رہا ہے دانش کو مار دوں۔۔۔۔

داہم۔۔۔وہ دہل کر بولی۔۔۔تم اتنے شدت پسند کیوں ہوں۔۔۔

صرف اور صرف آپ کے لیے ہوں۔۔۔

حور کے تو اتنے پیار پے اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔۔۔

حور آپ کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

میں نہیں میں نہیں رو رہی وہ جلدی سے آنسو پوچھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

یقین کریں اور کسی وجہ سے میں نے آپ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ لیے ہیں نا تو میں اس کے چمڑی ادھیڑ کر رکھ دوں گا یہ بات یاد رکھیے گا۔۔۔

اور آئی لو یو مائی لو حور۔۔۔۔

بدتمیز دفعہ ہو جاؤ حور نے جلدی سے کال بند کر دی۔۔

اور داہم مسکرا اٹھا تھا اسے پتہ تھا اس کی ساری باتوں کے آخر میں اسے یہیں سننے کو ملے گا دفع ہو جاو داہم شرم نہیں آتی۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا میری حور میری حور وہ مسکراتے ہوئے بیڈ پر گرا تھا۔۔۔۔

****

تین دن گزر گئے تھے بیا کو برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ حور ابھی بھی دانش کی زندگی میں ہے اسے اب افسوس تھا کہ وہ واجد مرا نہیں تھا۔۔۔

حور نے ساجدہ سے بات کرنے کی بھی کوشش کی تھی ساجدہ بھی حور سے بدگمان ہو چکی تھی۔۔۔

امی حور دوبارہ سے ساجدہ کے پاس آئی تھی۔۔۔

یقین کریں میرا میں نے تایا ابو کو نہیں گرایا وہ بیا نے گرایا تھا آپ تو میرا یقین کریں نا اس نے ساجدہ کے ہاتھ کو پکڑا۔۔۔

ساجدہ نے آرام سے حور کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا مجھے یقین نہیں ہوتا کہ تم ایسا کرو گی ساجدہ نے دکھی لہجے میں بولا۔۔۔

امی حور نے حیران نظروں سے دیکھا۔۔۔

اب تم میرے شوہر کو تو بستر پر پہنچا چکی ہو اب میری بہو پر الزام نہ لگاو وہ بے رخی سے بولی تھی حور دو قدم پیچھے ہوئی تھی اسے پتہ چل چکا تھا اب اس گھر میں کوئی اس پر یقین نہیں کرے گا۔۔۔وہ چپ کر کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

آج نوال اور دعا بھی یونی گئی تھی۔۔۔

دعا خیال رکھنا اپنا کچھ الٹی سیدھی چیز مت کھانا اور اب سے ابراہیم بھی تمہارا خیال رکھے گا میں اسے کہہ دیا ہے۔

خان اس کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔

ضرورت تھی میری جان چلو جاؤ اندر اور اب میں جب تک نہ آؤں تم کسی کے ساتھ مت جانا نوال خیال رکھنا دعا کا۔۔۔۔

جی بھائی وہ دونوں اندر چلی گئی۔۔۔

ابراہیم کے لیکچر میں دعا کو پھر سے غنودگی ہونے لگی تھی اس نے جلدی سے سر سے کلاس سے باہر جانے کی اجازت لی تھی جو ابراہیم دینا تو نہیں چاہتا تھا لیکن دے دی تھی۔۔۔۔

وہ دوبارہ سے کلاس میں نہیں آئی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ابراہیم کلاس سے باہر آیا تو اس نے غصے سے دعا کو دیکھا۔۔۔۔

دعا تم کلاس میں دوبارہ کیوں نہیں آئی۔۔۔

سر۔۔۔سر وہ میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اسی لیے اس نے ڈرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ابراہیم کے ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ آئی تھی کیا ہوا۔ تمہاری طبیعت کو۔۔۔

پتہ نہیں سر میرا سر چکرا رہا ہے اور دماغ تیزی سے گھوم رہا ہے۔۔۔

چلو اب میں گھر جا رہا ہوں میں چھوڑ آتا ہوں۔۔۔

نہیں سر وہ خان آئیں گے تو لے جائیں گے۔۔۔

بالاج کا ذکر سن کے ابراہیم کو غصہ آیا تھا میں نے کہا نا میں چھوڑ آتا ہوں وہ ذرا غصے سے بولا۔۔۔

دعا جلدی سے اٹھی جی سر وہ ڈر گئی تھی پہلے ہی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اوپر سے غصہ۔۔۔

اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا کے وہ ابراہیم کی شکایت خان سے کرے گی۔۔۔

میں نوال کو بتا دوں۔۔۔۔

اوکے جلدی آنا میں ویٹ کر رہا ہوں وہ یہ کہہ کر چلے گئے۔۔۔

دعا نے نوال کو بتایا نوال نے منع کیا تھا لیکن ابراہیم کے غصے کی وجہ سے دعا کو جانا پڑا وہ خان کے دوست ہیں اگر انہوں نے شکایت کر دی تو وہ ناراض ہو جائیں گے۔۔۔۔

دعا ابراہیم کے ساتھ چلی گئی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooo

آج بازل کسی وجہ سے یونی نہیں آیا تھا جس کی وجہ سے نوال کو سکھ کا سانس آیا تھا۔۔۔

بیا کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔

دانش مجھے ذرا ایک کام ہے بازار تک جانا ہے۔۔۔۔

اے یار اپنی حالت دیکھو احتیاط کیا کرو جو بھی لینا ہے مجھے بتاؤ میں لے آتا ہوں۔۔۔

نہیں دانش وہ مجھے کچھ پرسنل چیزیں لینی ہیں۔۔۔

تو مجھ سے کیا چھپانا وہ شرارت سے بولا۔۔۔

دانش میں ٹھیک ہوں سکینہ کے ساتھ جا کر لے آتی ہوں وہ اسے پیار سے مناتے ہوئے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن دھیان سے جانا۔۔۔

اوکے بیبی وہ مسکراتے ہوئے چلے گئی۔۔۔

اس کے جانے کے بعد دانش نے اپنی الماری کھولی تو سارے کپڑے اس کے پاؤں پر آکر گرے تھے۔۔۔

افف بیا تم ایک میری الماری سیٹ نہیں کر سکتی اور ایک حور تھی جو۔۔۔وہ کہتے کہتے رکا تھا اور خاموش ہو گیا۔۔۔

حور جو یہاں سے گزر رہی تھی دانش کو الماری کے پاس کھڑا دیکھ کر کمرے میں گئی۔۔۔

د۔۔دانش حور نے پکارا۔۔۔

دانش نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔

کیا ہے اب کیا لینے آئی ہو وہ رکھے لہجے میں بولا۔۔۔

میں میں کر دوں الماری سیٹ وہ آنسو پیتی بولی تھی۔۔

مرضی ہے وہ یہ کہہ کر اپنی شرٹ اٹھا کر واش روم میں چلا گیا۔۔۔

حور روتے ہوئے الماری سیٹ کرنے لگی اسے اپنا پرانا وقت یاد آنے لگا تھا۔۔۔

دانش تم ایسے تو نہیں تھی میرا دوست ایسا تو نہیں تھا وہ اس کے ایک ایک کپڑے کو سیٹ کرتے ہوئے بولتی جا رہی تھی۔۔۔

اور دانش واش روم کے دروازے کے پاس کھڑا حور کی سب باتیں سن رہا تھا اور اسے آج پھر سے حور کا الماری سیٹ کرتے ہوئے پرانی دوست یاد آئی تھی۔۔۔

حور۔۔دانش نے پکارا۔۔

حور ایک جھٹکے سے اٹھی اور جانے لگی تو دانش نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا کئی آنسو ٹوٹ کر حور کی آنکھوں سے نکلے تھے۔۔۔

دانش وہ اس کے گلے لگ کر سسکی کی تھی دانش تم کیا کر رہے ہو میں وہیں تمہاری دوست ہوں میرے ساتھ ایسا نہیں کرو مجھے پرانے والا اپنا دوست چاہیئے۔۔۔

دانش وہ سر اٹھا کر دیکھنے لگی۔۔۔۔

دانش نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس کی ناک کو پکڑ کر کھینچا تھا۔۔۔

اف دانش کیا ہے وہ اپنا ناک مسلتے ہوئے بولی وہی پرانا انداز۔۔۔

حور کو تو یقین نہیں آرہا تھا دانش اس سے ایسے طریقے سے بات کر رہا ہے۔۔۔

دانش حور نے کہا تو دانش کو ہوش آیا اور ایک جھٹکے سے اسے دور کیا۔۔

دانش پلیز۔۔۔۔

حور جاو یہاں سے جاؤ۔۔۔

دانش میری بات تو سنو میں نے کچھ نہیں کیا پلیز۔۔۔

جاؤ حور پلیز میں مزید ایسا کچھ نہیں کہنا چاہتا جس سے تمہیں تکلیف ہو۔۔۔۔

مجھے تمہارے رویے سے تکلیف ہو رہی ہے دانش۔۔۔۔

اس لیے کہا ہے جاؤ وہ داڑھا تھا۔۔۔۔

حور سسکیاں لیتے ہوئے الٹے قدموں بھاگی تھی۔۔۔۔

ایک آنسو ٹوٹ کر دانش کی آنکھوں سے نکل کر داڑھی میں جذب ہوا تھا تم میری دوست ہی ہو اور ہمیشہ رہو گی۔۔۔۔

اسے نہیں پتا تھا وہ ایک دفعہ پھر سے اس کا دل دکھانے والا ہے۔۔۔۔

Episode 22

تین دن گزر گئے تھے بیا کو برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ حور ابھی بھی دانش کی زندگی میں ہے اسے اب افسوس تھا کہ وہ واجد مرا نہیں تھا۔۔۔

حور نے ساجدہ سے بات کرنے کی بھی کوشش کی تھی ساجدہ بھی حور سے بدگمان ہو چکی تھی۔۔۔

امی حور دوبارہ سے ساجدہ کے پاس آئی تھی۔۔۔

یقین کریں میرا میں نے تایا ابو کو نہیں گرایا وہ بیا نے گرایا تھا آپ تو میرا یقین کریں نا اس نے ساجدہ کے ہاتھ کو پکڑا۔۔۔

ساجدہ نے آرام سے حور کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا مجھے یقین نہیں ہوتا کہ تم ایسا کرو گی ساجدہ نے دکھی لہجے میں بولا۔۔۔

امی حور نے حیران نظروں سے دیکھا۔۔۔

اب تم میرے شوہر کو تو بستر پر پہنچا چکی ہو اب میری بہو پر الزام نہ لگاو وہ بے رخی سے بولی تھی حور دو قدم پیچھے ہوئی تھی اسے پتہ چل چکا تھا اب اس گھر میں کوئی اس پر یقین نہیں کرے گا۔۔۔وہ چپ کر کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

آج نوال اور دعا بھی یونی گئی تھی۔۔۔

دعا خیال رکھنا اپنا کچھ الٹی سیدھی چیز مت کھانا اور اب سے ابراہیم بھی تمہارا خیال رکھے گا میں اسے کہہ دیا ہے۔

خان اس کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔

ضرورت تھی میری جان چلو جاؤ اندر اور اب میں جب تک نہ آؤں تم کسی کے ساتھ مت جانا نوال خیال رکھنا دعا کا۔۔۔۔

جی بھائی وہ دونوں اندر چلی گئی۔۔۔

ابراہیم کے لیکچر میں دعا کو پھر سے غنودگی ہونے لگی تھی اس نے جلدی سے سر سے کلاس سے باہر جانے کی اجازت لی تھی جو ابراہیم دینا تو نہیں چاہتا تھا لیکن دے دی تھی۔۔۔۔

وہ دوبارہ سے کلاس میں نہیں آئی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ابراہیم کلاس سے باہر آیا تو اس نے غصے سے دعا کو دیکھا۔۔۔۔

دعا تم کلاس میں دوبارہ کیوں نہیں آئی۔۔۔

سر۔۔۔ سر وہ میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اسی لیے اس نے ڈرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ابراہیم کے ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ آئی تھی کیا ہوا۔تمہاری طبیعت کو۔۔۔۔

پتہ نہیں سر میرا سر چکرا رہا ہے اور دماغ تیزی سے گھوم رہا ہے۔۔۔۔

چلو اب میں گھر جا رہا ہوں میں چھوڑ آتا ہوں۔۔۔۔

نہیں سر وہ خان آئیں گے تو لے جائیں گے۔۔۔۔

بالاج کا ذکر سن کے ابراہیم کو غصہ آیا تھا میں نے کہا نا میں چھوڑ آتا ہوں وہ ذرا غصے سے بولا۔۔۔

دعا جلدی سے اٹھی جی سر وہ ڈر گئی تھی پہلے ہی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اوپر سے غصہ۔۔۔۔

اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا کے وہ ابراہیم کی شکایت خان سے کرے گی۔۔۔۔

میں نوال کو بتا دوں۔۔۔۔

اوکے جلدی آنا میں ویٹ کر رہا ہوں وہ یہ کہہ کر چلے گئے۔۔۔

دعا نے نوال کو بتایا نوال نے منع کیا تھا لیکن ابراہیم کے غصے کی وجہ سے دعا کو جانا پڑا وہ خان کے دوست ہیں اگر انہوں نے شکایت کر دی تو وہ ناراض ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

دعا ابراہیم کے ساتھ چلی گئی تھی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooo

آج بازل کسی وجہ سے یونی نہیں آیا تھا جس کی وجہ سے نوال کو سکھ کا سانس آیا تھا۔۔۔۔

بیا کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔

دانش مجھے ذرا ایک کام ہے بازار تک جانا ہے۔۔۔۔۔

اے یار اپنی حالت دیکھو احتیاط کیا کرو جو بھی لینا ہے مجھے بتاؤ میں لے آتا ہوں۔۔۔

نہیں دانش وہ مجھے کچھ پرسنل چیزیں لینی ہیں۔۔۔

تو مجھ سے کیا چھپانا وہ شرارت سے بولا۔۔۔

دانش میں ٹھیک ہوں سکینہ کے ساتھ جا کر لے آتی ہوں وہ اسے پیار سے مناتے ہوئے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن دھیان سے جانا۔۔۔

اوکے بیبی وہ مسکراتے ہوئے چلے گئی۔۔۔

اس کے جانے کے بعد دانش نے اپنی الماری کھولی تو سارے کپڑے اس کے پاؤں پر آ کر گرے تھے۔۔۔

افف بیا تم ایک میری الماری سیٹ نہیں کر سکتی اور ایک حور تھی جو۔۔۔وہ کہتے کہتے رکا تھا اور خاموش ہو گیا۔۔۔

حور جو یہاں سے گزر رہی تھی دانش کو الماری کے پاس کھڑا دیکھ کر کمرے میں گئی۔۔۔

د۔۔دانش حور نے پکارا۔۔۔

دانش نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔

کیا ہے اب کیا لینے آئی ہو وہ رکھے لہجے میں بولا۔۔۔

میں میں کر دوں الماری سیٹ وہ آنسو پیتی بولی تھی۔۔

مرضی ہے وہ یہ کہہ کر اپنی شرٹ اٹھا کر واش روم میں چلا گیا۔۔۔

حور روتے ہوئے الماری سیٹ کرنے لگی اسے اپنا پرانا وقت یاد آنے لگا تھا۔۔۔

دانش تم ایسے تو نہیں تھی میرا دوست ایسا تو نہیں تھا وہ اس کے ایک ایک کپڑے کو سیٹ کرتے ہوئے بولتی جارہی تھی۔۔۔

اور دانش واش روم کے دروازے کے پاس کھڑا حور کی سب باتیں سن رہا تھا اور اسے آج پھر سے حور کا الماری سیٹ کرتے ہوئے پرانی دوست یاد آئی تھی۔۔۔

حور۔۔دانش نے پکارا۔۔

حور ایک جھٹکے سے اٹھی اور جانے لگی تو دانش نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا کئی آنسو ٹوٹ کر حور کی آنکھوں سے نکلے تھے۔۔۔

دانش وہ اس کے گلے لگ کر سسکی کی تھی دانش تم کیا کر رہے ہو میں وہیں تمہاری دوست ہوں میرے ساتھ ایسا نہیں کرو مجھے پرانے والا اپنا دوست چاہیئے۔۔۔

دانش وہ سر اٹھا کر دیکھنے لگی۔۔۔۔

دانش نے ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس کی ناک کو پکڑ کر کھینچا تھا۔۔۔

اف دانش کیا ہے وہ اپنا ناک مسلتے ہوئے بولی وہی پرانا انداز۔۔۔

حور کو تو یقین نہیں آرہا تھا دانش اس سے ایسے طریقے سے بات کر رہا ہے۔۔۔

دانش حور نے کہا تو دانش کو ہوش آیا اور ایک جھٹکے سے اسے دور کیا۔۔

دانش پلیز۔۔۔۔

حور جاو یہاں سے جاؤ۔۔۔

دانش میری بات تو سنو میں نے کچھ نہیں کیا پلیز۔۔۔

جاؤ حور پلیز میں مزید ایسا کچھ نہیں کہنا چاہتا جس سے تمہیں تکلیف ہو۔۔۔

مجھے تمہارے رویے سے تکلیف ہو رہی ہے دانش۔۔۔

اس لیے کہا ہے جاؤ وہ داڑھا تھا۔۔۔

حور سسکیاں لیتے ہوئے الٹے قدموں بھاگی تھی۔۔۔

ایک آنسو ٹوٹ کر دانش کی آنکھوں سے نکل کر داڑھی میں جذب ہوا تھا تم میری دوست ہی ہو اور ہمیشہ رہو گی۔۔۔

اسے نہیں پتا تھا وہ ایک دفعہ پھر سے اس کا دل دکھانے والا ہے۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooo

خالہ۔۔۔۔

ساجدہ ابھی کچن میں کام کر رہی تھی کہ انہیں کسی کی آواز سنائی دی

خالہ۔۔۔حور دعا۔نوال کہاں ہوا آپ لوگ

دیکھو تو کون آیا ہے۔۔۔۔

ساجدہ نے کچن سے باہر نکل کر دیکھا تو سامنے ماہی کو دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی۔۔۔

ماہی تم۔۔۔

خالہ ماہی چیختی ہوئی ساجدہ کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔

ارے میری جان کیسی ہے۔۔۔۔

میں تو ٹھیک ہوں خالہ۔۔۔۔

ماہی تم نے بتایا بھی نہیں کہ تم آنے والی ہو۔۔۔۔

خالہ میں نے سوچا آپ کو سرپرائز دوں اور یہ دعا نوال حور کہاں ہے۔۔۔۔

ماہی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

دعا اور نوال تو یونی گئی ہیں حور کمرے میں ہیں تم تھک گئی ہو گی نا۔۔

جی خالہ لیکن مجھے نا بہت بھوک لگی پہلے کچھ کھانے کو دے دیں۔۔۔

اور یہ دانش بالاج بھائی کہاں ہے۔۔۔

ارے وہ بھی یہاں ہی ہے۔۔۔

بیا بازار سے واپس آئی تو صحن میں ایک انجان لڑکی کو دیکھ کر حیران ہے لیکن اسے کیا لینا دینا تھا وہ اپنے کمرے میں جانے لگی تو ساجدہ نے روکا۔۔۔

بیا رکو۔۔۔

بیا نے رک کر ماہی کو دیکھا جو کہ پینٹ شرٹ میں کندھے تک آتے بالوں سفید رنگت نازک سی کوئی 22 سال کی لڑکی تھی۔۔۔

بیا اس سے ملو یہ ہے ماہین میری بھانجی لندن سے آئی ہے۔۔۔۔

اور ماہی یہ بیا ہے دانش کی دوسری بیوی۔۔۔۔

بیوی ماہی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

لیکن وہ تو حور تھی نا۔۔۔۔

ہاں لیکن دانش اسے پسند کرتا تھا تو دوسری شادی اس سے کر لی۔۔۔۔

اوہہہہ۔۔۔ماہی بہت تیز تھی اسے پہلی نظر میں ہی بیا کچھ اچھی نہ لگی تھی اکڑ مزاج کی تھی۔۔۔۔۔

ہیلو بیا ماہی نے ہاتھ آگے کیا تو بیا نے بھی رسما ہاتھ ملا کر مسکرا کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

اففف خالہ کتنی اکڑ ہے نہ وہ منہ بناتے ہوئے۔۔۔۔

ہاہاہا میری جان تمہارے آتے ہی گھر میں رونق ہو جائے گی۔۔۔۔

میں اب ادھر ہی رہوں گی میں پانچ چھ مہینے یا ہر ہوں گے مجھے پاکستان دیکھنا ہے گھومنا ہے۔۔۔۔

ہاں ہاں ضرور دانش دکھائے گا نا۔۔۔

وہ ہے کہاں پر میں تو اسے دیکھنے کو بے تاب ہوں جب بھی کال کروں اپنی بیوی کے ساتھ ہی بزی ہوتا ہے۔۔۔۔

اور خالہ خالو کہاں ہے مجھے ان سے بھی ملنا ہے۔۔۔۔

میری جان اور کمرے میں ہے تمہیں پتہ تو ہے ان کی حالت۔۔۔۔

ہاں خالہ پریشان نہ ہو بس سب ٹھیک ہو جائے گا میں فریش ہو میں پھر سب آتے ہے تو کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔

اوکے میرا بچہ جاو فریش ہو جاؤ۔۔۔

اوکے خالہ وہ ہنستے ہوئے گیسٹ روم میں چلی گئ۔

ماہی بہت ہی ہنس مکھ زندہ دل لڑکی اور حور کی رازداں۔۔۔

اسے سب پتا تھا کے حور دانش کو پسند کرتی ہے۔۔۔

جب وہ 3 سال پہلے آئی تھی تو حور کو چوری چوری دانش کو دیکھتے دیکھ کر ماھی نے پوچھ ہی لیا۔۔

حور نے منع بھی کیا لکین وہ ماھی ہی کیا جو ہار مان جائے بس جو ٹھان لیتی تھی وہ کر کے ہی رہتی تھی۔۔۔

اس نے ضد کر کر کے حور سے دل کی بات جان ہی لی تھی اور ماھی اپنی کزن حور کے لئے بہت خوش تھی ساری کزنوں میں ماھی کو حور سے پیار تھا۔۔۔

حور نے ساری باتیں ماھی کو بتائی ہوئی تھی اور ماھی آئی بھی حور کے لیے ہی تھی حور کو اس کی ضرورت تھی وہ کیوں نا آتی۔۔۔۔

اسے دانش پر بہت غصہ تھا کے وہ حور کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے وہ اپنی بچپن کی دوست کو سمجھ نہیں پایا۔۔۔۔

اس نے دانش سے بات کرنے کا سوچا تھا لیکن حور نے منع کر دیا تھا تا کے دانش اسے غلط نا سمجھے کے اس کی کزن کو اس کے خلاف کر دیا ہے۔۔۔۔۔

اسی لئے ماھی خاموش تھی اب وہ آگئی تھی اب وہ سب ٹھیک کر دیتی۔۔۔۔

کیونکہ اس کا تکیہ کلام تھا۔۔۔۔ماھی سب ٹھیک کرسکتی ہے اور وہ واقع سب ٹھیک کر دیتی تھی۔۔۔۔

ماہی فریش ہو کر حور کے کمرے میں گئی تھی حور حور وہ اونچا اونچا جب بولتی حور کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

حور جو موبائل پر بیزی تھی ایک دم سے ڈر گئی تھی۔۔۔۔

اف ماہی تم حور بھی خوش ہوتے ہوئے اٹھی تھی تم کب آئی بتایا بھی نہیں۔۔۔۔

حور ڈرامہ نا کرو تم کو تو بتایا تھا کہ میں نے سنا ہے پھر کیوں انجان بن رہی ہو۔۔۔۔

ہا ہا ویسے ہی تنگ کر رہی ہو۔۔۔

حور تم کتنی کمزور ہو گئی ہو۔۔۔۔۔

ہاں بس دانش کی وجہ سے وہ اداس ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ماہی نے حور کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا۔۔۔۔

ماہی تم تو سب جانتی ہو نا کیا کیا ہو گیا میرے ساتھ۔۔۔

میں سب جانتی ہوں حور اور میں آگئی ہوں نہ دیکھنا اس بیا کا راز کھول کر سب کے سامنے رکھ دوں گی۔۔۔۔

بیا کے راز کھلنے سے دانش کو بہت تکلیف ہو گی ماہی حور اداس ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔

حور تمہیں ابھی بھی دانش کی فکر ہے کمون یار کبھی اپنے بارے میں بھی سوچ لو۔۔۔۔

میں نے اپنا سوچا تھا ماہی دانش سے پیار ہو گیا تھا لیکن کیا ملا اب میں اپنا نہیں سوچتی ہوں اب میں کسی کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتی وہ افسردگی سے بول۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتے ہوئے کا حور کا موبائل بجا تھا اور اوپر لکھا ڈیھٹ انسان موبائل پر نظر آیا تھا۔۔۔۔

اہم اہم یہ لگتا ہے داہم ہے جو ہماری حور کی جان نہیں چھوڑ رہا ہے۔۔۔

بدتمیز ماہی اب تم تنگ مت کرنا حور نے کال بند کرنا چاہی لیکن ماہی نے جلدی سے کال اٹھا لی۔۔۔

ہیلو داہم۔۔۔

داہم نے ایک نظر موبائل کو کان سے ہٹا کر دیکھا جیسے کہہ رہا ہو یہ کون ہے۔۔۔

ہیلو کون دا ہم نے حیران ہو کر ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ماہی ہوں حور کی کزن اور اس کی بیسٹ فرینڈ۔۔۔

اور حور کہاں ہے۔۔۔۔

اوئے ہوئے بڑی جلدی ہے حور سے بات کرنے کی لیکن پہلے مجھ سے بات کریں کیونکہ تم مجھے مشکوک لگ رہے۔۔۔۔

واٹ۔۔میں مشکوک لیکن کیوں۔داہم کو تو چار سو واٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔

تمہیں شرم نہیں آتی اپنی سے پانچ سال بڑی ٹیچر سے پیار کرتے ہوئے اس نے حور کو آنکھ مار کر داہم کو تنگ کرنا چاہا۔۔۔

مس ماہی حور میری ٹیچر تھی اور جب جب دل کسی پر آجائے تو یہ نہیں دیکھا جائے تو ٹیچر ہے یا کوئی اور اسلام میں پانچ سال بڑی عورت سے نکاح جائز ہے مس ماہی اور میں اپنی حور سے نکاح کرونگا مجھ سے صرف پانچ سال ہی بڑی ہے۔۔۔۔

اوئووووو مجنوں کہیں کہ یہیں باتیں کر کے تم نے میری حور کو پھنسا رہے ہو نا وہ تو لڑنے پر آگئی تھی۔۔۔

مس ماہی آپ میری حور سے بات کروا دے داہم نے اس دماغ چوس سے ضبط کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

یہ ٹائم میرا اور میری دوست کا ہے تم بعد میں بات کرنا بائے۔۔۔

داہم ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا لیکن ماہی نے سنی ہی کب تھی کسی کی فون بند کر دیا۔۔

ماہی یہ کیا کیا تم نے حور نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔

اووو حور اس مجنوں کو تڑپنے دو اس کا کچھ نھیں ہو سکتا۔۔۔

حور تم داہم کے ساتھ ہی خوش رہ سکتی ہو اسکی وجہ سے تمہارے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے دیکھو دانش کی وجہ سے تم اداس تھی۔۔۔

حور داہم کی کال پر دیکھو کیسے مسکراہٹ آگئی ہے ماہی نے حور کا چہرہ شیشے کے سامنے کیا ہے تو واقعی حور کے چہرے پر داہم کے نام سے مسکراہٹ آئی تھی جو کے حور کے چہرے پر بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

افففففف ماہی تم بھی نا ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔

دونوں ہی ہنسنے لگی۔۔۔

oooooooooooooooo

راستے میں گاڑی میں ہی دعا کا سر چکرانے لگا تھا۔۔۔

دعا۔۔ابراہیم نے پکارا۔۔۔

دعا نے آنکھیں اٹھا کر ابراہیم کی طرف دیکھا۔۔۔

تم بالاج سے کتنا پیار کرتی ہوں۔۔۔

میں خان سے بے حد پیار کرتی ہوں وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی جا رہی تھی۔۔۔

لیکن آج سے تم بالاج سے دور رہو گی اور اس سے طلاق مانگو گی کیا کرو گی۔۔

میں آج بالاج سے دور رہونگی گی اور ان سے طلاق مانگوں گی۔۔۔

گڈ دعا۔۔۔

دعا نے مسکرا کر ابراہیم کی طرف دیکھا اور وہ اسے گھر۔چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

دعا کسی کو بھی سلام کیے بغیر کمرے میں چلی گئی نوال نے بالاج کو کال کر کے بتا دیا تھا کہ دعا گر چلی گئی ہے اس کی طبیعت خراب تھی وہ بھی جلدی سے آفس سے گھر آیا تھا اور کمرے میں گیا۔۔۔

تو دعا کو بیڈ پر بیٹھا دیکھا ہمیشہ وہ آفس سے آتا تھا دعا اس کے سینے سے لگ جاتی تھی اور کہتی تھی خان آپ آگئے لیکن آج وہ اس کے قریب نہیں آئی تھی۔۔۔

دعا بالاج اس کے پاس گیا۔۔

کیا ہوا میری جان کو طبیعت کیوں خراب ہو گئی ہے مجھے کال کرتی میں تمیں لینے آجاتا۔۔۔

بالاج بولتا جا رہا تھا دعا بس اسے دیکھتی جا رہی تھی۔۔

خان مجھے آپ سے طلاق چاہیے اور بالاج کو لگا جیسے

ساتوں آسمان اس پر گر گئے تھے کیا بکواس ہے یہ بالاج

نے بے دردی سے اس کا بازو دبوچا میں تمہیں جان سے مار دوں گا تم

نے یہ لفظ کیسے نکالا منہ سے۔۔۔

چھوڑیں مجھے مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا آپ مجھے طلاق دیں دعا کو کوئی ہوش نہیں تھا وہ کیا کہہ رہی ہے۔

مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا مجھے آپ اچھے نہیں لگتے۔۔

بالاج نے اس کے کندھوں سے پکڑا۔۔۔

دور رہیں مجھ سے۔۔۔۔

ہنی تم جانتی ہو تم مجھے روک نہیں سکتی۔۔۔

خان دور رہیں اس نے اسے دھکہ دیا اور کمرے سے بھاگ گئی نیچے ہال میں جا کر بالاج نے اسے پکڑا۔۔۔

حور ساجدہ اور ماھی بھی شور سن باہر بھی کمرے سے باہر نکلی تھی

۔۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے خان آپ مجھ سے دور رہیں کیوں مجھ سے دور نہیں ہو رہے۔۔۔۔

حور اور ماہی نے پریشانی سے دعا کے پاس جانا چاہے جب دعا نے حور کو دھکہ دیا دور رہیں آپ سب مجھ سے دعا کی آنکھیں سرخ ہوتی جا رہی تھیں اور ماہی کو دعا کے سرخ آنکھوں کو دیکھ کر دچکا لگا تھا۔۔۔۔

حور نے حیرانگی سے دعا کی طرف دیکھا جس نے اسے دھکہ دیا تھا اور حور کا سر ٹیبل سے جا لگا تھا جس سے آہستہ آہستہ خون نکل رہا تھا۔۔۔۔

مجھے خان سے طلاق چاہیے۔۔

ٹھاہ۔۔۔۔۔بالاج نے زوردار تھپڑ دعا کو مارا تھا خبردار تم نے آئندہ یہ بات منہ سے نکالی ورنہ اس گھر سے تمہارا نکلنا بند کر دوں گا۔۔۔۔

بالاج یہ کیوں ایسا کہہ رہی ہیں۔۔۔۔

پتہ نہیں ماما اس کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں آئی سمجھ۔۔۔۔

تمہاری آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں چلو کمرے میں جاؤ آرام کرو جا کر۔۔۔۔

مجھے اس گھر میں نہیں رہنا بالاج نے دعا کی گردن پر ہاتھ کر مخصوص نس دبائی جس کی وجہ سے دعا بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔

بالاج نے لب بھینچ کر حور اور ساجدہ کی طرف دیکھا اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ دعا کو ہو کیا گیا ہے وہ کیوں ایسا کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooo

بالاج نے دعا کو کمرے میں لے جا کر بیڈ پر لٹایا اور ماہی اور حور کے ساتھ نیچے ہال میں چلا گیا۔۔۔

ماہی تم کب آئی۔۔۔

بالاج بھائی میں تو آج ہی آئی ہوں آپ سب لوگوں کو سرپرائز دینے لیکن یہاں کہ حالات دیکھ کر تمہیں خود سرپرائز ہو رہی ہوں۔۔۔

اتنے میں نوال بھی آگئی۔۔۔

ماہییییی۔۔۔وہ ماہی کو دیکھتے ہی چیختے ہوئے اس کے گلے لگی تھی......

ارے موٹو بس کرو جان اسے ماروں گی کیا۔۔۔

دفع ہو جاؤ بتمیز تم نے مجھے موٹو کہا....

اوہہہ میری گول گپی تم تو ایسے ہی پیاری لگتی ہو۔میں فریش ہو کر آتی ہو پھر باتیں کرتے۔۔۔

تمیں میں بتاتی ہوں کون موٹو ہے کون نہیں وہ ہنستے ہوئے چلی گئی۔۔۔۔

بالاج بھائی آپ نے دیکھا تھا جب دعا آپ سے طلاق مانگ رہی تھی اس کی آنکھیں کتنی سرخ تھیں۔۔۔۔

ہاں میں نے غور کیا تھا ماہی اور وہ ہم میں سے کسی کو نہیں پہچان پا رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں لیکن تم کو کیوں یہ سب کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔

بالاج بھائی آپ سب کو پتہ ہے مجھے ایڈونچر کا کتنا شوق ہے اسی لیے میں نے لندن میں پیرا سائیکالوجسٹ کے سٹڈی کی ہے مجھے محسوس ہوتا ہے جب جہاں کالا علم چل رہا ہو جہاں جنات ہوں مجھے محسوس ہوتا ہے اور میں نے محسوس کیا ہے مجھے دعا اپنے ہوش میں نہیں لگی تھی وہ کسی کے دباؤ میں تھی۔۔۔۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے ماہی حور نے بے یقینی سے کہا۔۔۔۔

دیکھو حور میں خود ابھی شور نہیں ہوں لیکن مجھے دعا کی حالت دیکھ کر ایسا ہی لگ رہا ہے آئندہ اس کی ایسی حالت ہوئی تو میں خود اس کے پاس جاؤں گی۔

بالاج کو پچھلی تین راتوں والا واقعہ یاد آیا تھا۔۔۔۔

ماہی ہاں دعا راتوں کو اٹھ اٹھ کر چیختی ہم کہتی ہے کہ مجھے اس کے پاس جانا ہے وہ بلا رہا ہے تو یہ کیا جنات۔۔۔۔

ارے بالاج بھائی آپ پریشان نہ ہو میں دوبارہ دیکھوں گی دعا کو میں سارا ماجرہ سمجھنے کی کوشش کروں گی۔۔۔۔

یہ اگر آپ بتا رہے ہیں کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر ڈر جاتی ہے کوئی اسے اپنی طرف بلا رہا ہے تو یہ بات ٹھیک نہیں ہے کوئی واقعی میں اس پر

جادو کر کے اپنے پاس بلا رہا ہے وہ ہم سب سے دعا کو دور کرنا چاہتا ہے تبھی وہ اپنے ہوش حواس میں نہیں ہوتی۔۔۔۔

اتنے میں دانش بھی باہر سے آگیا۔۔۔

ہیلو دانش۔۔۔

ارے ماہی تم وہ جلدی سے اس کے گلے لگی تھی بے وفا دوست تم تو دو شادیاں کر کے بھول ہی گئے ہو۔۔۔۔

لیکن میں نے سوچا میں خود ہی مل لوں۔۔۔

بڑی مہربانی تمہاری۔۔۔۔

لیکن تم میری دوست حور کے ساتھ یہ اچھا نہیں کر رہے۔

دانش۔۔۔۔

پلیز ماہی اب تم بھی اس کی سائیڈ مت لو حور آنکھوں میں نمی لئے دانش کو دیکھا اور ماہی کا ہاتھ پکڑ کر اشارہ کیا۔۔۔۔

رہنے دو ماہی آؤ ہم کمرے میں چلتے ہیں وہ دونوں بھی خاموش ہو اور کمرے میں چلی گئ۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد دعا کو ہوش آیا تو اپنے پاس بالاج کو بیٹھے دیکھ کر وہ خوش ہو گئ۔۔۔

ooooooooooooooooooo

خان آپ آگئے وہ جلدی سے اس کے سینے لگی تھی۔۔۔

اہہہ میں سو گئ تھی کیا مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔

اور بالاج اس کے باتیں سنتا حیران ہوا تھا کہ پہلے وہ طلاق مانگ رہی تھی اب پھر سے وہیں پرانا لہجہ بالاج نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔

ہنی کیا ہوا تم کو۔۔۔

کچھ نہیں خان بس طبیعت خراب ہو گئی نا تو وہ آپ کے دوست ابراہیم سر مجھے گھر چھوڑ گئے تھے۔۔۔

ابراہیم۔۔۔۔

ہاں وہی بالاج کو حیرانگی تو ہوئی کہ وہ مزید اس کے بارے میں پوچھ کر دعا کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

خان آپ کب آئے ہے۔۔۔

ابھی آیا ہوں میری جان۔۔۔

آپ نے کھانا کھایا۔۔

نہیں میری جان میں نے سوچا میری ہنی اٹھے گی تو ایک ساتھ کھائے گے۔۔۔

اووو آپ بیٹھے میں لے کر آتی ہوں۔۔۔۔

نہیں میری جان تم فریش ہو تو جلدی سے میں ماما کو کہتا ہوں۔۔۔۔

اوکے خان میں فریش ہو جاؤ دعا اب اٹھتی واش روم میں بند ہوئی تھی۔۔۔

یہ کیا ہوا تھا دعا کو پہلے طلاق اب وہی پیار وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔

حور بھی دعا کے کمرے میں آئی تھی دعا اور بالاج ایک ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔۔۔۔

ارے حور آپی آپ آج میرے کمرے میں کیسے آگئی آپ کو آج میری یاد وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

اور یہ آپ کے ماتھے پر کیا ہوا ہے دعا نے حور کو دیکھنے لگی وہ پریشان ہوئے ہوتے اس کے پاس جا کر بولی۔۔۔۔

حور نے بالاج کی طرف دیکھا بالاج نے اشارہ کیا تو حور مسکرا دی۔۔۔۔

کیوں میری جان میں اپنی بہن کے پاس نہیں آسکتی کیا اور یہ چوٹ بس گر گئی تھی اسی لیے۔۔۔

اچھا یہاں بیٹھے کھانا کھائیں۔۔۔۔

نہیں میری جان تم لوگ کھانا کھاؤ۔۔۔۔

حور بات سنو حور باہر جانے لگی تو بالاج نے روکا۔۔۔

حور تم نے پاپا کو نیچے کیوں گرایا۔۔۔

خان دعا نے حیرانگی سے بالاج کی طرف دیکھا۔۔۔۔

تم چپ کرو دعا۔۔۔۔۔

نہیں بالاج میں نے نہیں گرایا تھا وہ بیا نے گرایا تھا۔۔۔

وہ کیوں کرنے لگی ہے ایسا اس کی تمہارے ساتھ کیا دشمنی۔۔۔۔

پھر حور نے بیا کہ گھر جانے کی بات کے بعد ساری جو باتیں ان کے درمیان ہوئے تھے دانش نے بدتمیزی کی سب دعا اور بالاج کو بتایا تھا۔۔۔

دعا تو آنکھیں پھاڑے حور کو سن رہی تھی۔۔۔۔

حور اتنا کچھ ہو گا تم نے ہمیں بتایا ہی نہیں۔۔۔

بالاج میں نے تایا ابو کو بتایا تھا اس لیے انہوں نے میری شادی دانش سے کروا دی تھی۔۔۔

بالاج تم میری بات کا یقین کرو میں نے خود تایا ابو کو باتیں کرتے سنا تھا کہ انہوں نے ہمارے ماں باپ کو مارا ہے۔۔۔۔

بالاج نے لب بھینچ کر حور کی بات سنی تھی وہ جانتا تھا حور جھوٹ نہیں بول سکتی۔۔۔

آپی اگر تایا ابو نے ہمارے ماں باپ کو مارا لیکن کیوں۔۔

انہیں ہماری دولت چاہیے تھی دعا اسی لیے حور کی آنکھوں سے آنسو نکل کر گالوں پر بہے تھے۔۔۔

کاش آپی آپ کی شادی داہم بھائی سے ہو جاتے وہ کتنے اچھے ہیں نا دعا اداس ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔

حور کے دماغ میں فورا سے داہم کا خیال آیا تھا۔

بالاج تمیں تو یقین ہے نہ مجھ پر حور نے سر اٹھا کر بالاج کی طرف دیکھا۔۔۔

یقین تو ہے حور لیکن ابھی فیصلہ نہیں ہوا ایک دفعہ پاپا کو ہوش آجائے پھر دیکھیں گے۔۔۔۔

اور تم میری بہنوں جیسی ہو میں تمہارے ساتھ ہوں گا دعا نے بھی مسکرا کر بالاج کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

حور چلی گئی تھی۔۔۔

خان آپ بہت اچھے ہیں آپ نے میری آپی کی سائیڈ لی دعا جلدی سے بالاج کے گلے لگی تھی۔۔۔

او اچھا میں اچھا ہوں تو میرا انعام۔۔۔

دعا نے بالاج کی نظریں اپنے ہونٹوں پر محسوس کی تو جلدی سے اپنے ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھے تھے۔۔۔

اور یہ دیکھ کر بالاج کا قہقہ لگا تھا۔۔۔۔

میری چھوٹی سی جان یہ ہاتھ بھی مجھے میرا انعام لینے سے نہیں روسکتے

بالاج نے اس کے ہاتھ ہٹائے اور اس پر جھک گیا تھا۔۔۔

دعا نے بھی اس کی شرٹ مضبوطی سے پکڑ لی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد بالاج پیچھے ہوا تو وہ اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

خان آپ بہت گندے ہیں وہ شرماتے ہوئے اس کے سینے سے جا لگی

۔۔۔۔۔

بالاج کے ذہن میں پھر سے تھوڑی دیر پہلے والی بات آچکی تھی وہ اس سے طلاق کیوں مانگ رہی تھی کہیں ماہی کی بات سچ تو نہیں اگر ایسا ہوا تو پھر اس سے چھٹکارا کیسے ملے گا وہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا۔۔۔

oooooooooooooooo

حور کمرے سے نکلی تو بیا نے اسے آواز دی حور نے الجھی نظروں سے بیا کی طرف دیکھا۔۔۔

حور میری کچھ طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی کیا تم مجھے ایک گلاس جوس لا کر دے سکتی ہو پلیز میرے پیٹ میں بہت درد ہو رہا ہے حور کو اس کے چہرہ دیکھ کر واقعی میں طبیعت خراب لگی تھی۔۔۔۔

اوکے میں لے کر آتی ہوں۔۔۔۔

بیا چہرے پر تکلیف کے اثار لیے بیڈ پر جا بیٹھی۔۔۔۔

کیا ہوا بیا طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔۔

ہاں دانش بس ویسے ہی پیٹ میں درد ہے۔۔۔۔۔

اوکے ریسٹ کرو۔۔۔۔

ہاں وہ حور جوس لے کر آرہی ہے وہ پیتی ہو تو ریسٹ کرو گی۔۔۔۔۔

سکینہ یہ جوس مجھے دو میں لے جاتی ہوں سکینہ اسے جوس بنوایا اور لے کر چلی گئی وہ صدا کی معصوم دل کی اچھی پھر سے پھنسنے والی تھی۔۔۔

داہم کا آج بہت دل کر رہا تھا وہ اپنی حور کے پاس جائے اسے دیکھیں وہ دل کی بات سنتا خور کے گھر کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔

اور دوسری طرف بازل کی کالز بھی نوال اگنور کرتے اپنے لیے مشکل پیدا کر گئی تھی۔۔۔

چلو جانم آج تمہارے گھر اپنے سسرالوں سے مل آتے ہیں وہ گاڈز کو تیار کرتا نوال کے گھر کے لیے نکل گیا تھا۔۔

آج پھر سے سب کی زندگیاں بدل جانی تھی۔۔۔

oooooooooooooooo

حور نے جوس کا گلاس لا کر بیا کو دے دیا تھا جو کہ دانش نے بھی دیکھا تھا۔۔۔

تھینک یو حور بیا نے مسکرا کر حور کو دیکھا تھا۔

ہم۔۔۔۔۔وہ یہ کہہ کر چلی گئی۔۔۔

بیا آرام سے بیٹھ کر پیو۔۔۔

دانش میں پینے لگی ہو آرام سے کیا ہو گیا ہے میں ٹھیک ہوں کیوں پریشان ہوتے ہو۔۔۔۔

بیا میں بہت خوش ہوں ہمارا بچہ آنے والا ہے اس لیے مجھے تمہارے زیادہ فکر رہتی ہے۔۔۔۔

اور اس بچے کے بدلے میں تم سے اتنی دولت اکٹھی کرو گی تم دیکھتے رہ جاؤ گے بیا سوچتی مسکرائی تھی۔۔۔۔

میں بھی بہت خوش ہوں دانش۔۔۔۔

بیا نے بیڈ کے ایک سائیڈ پر بیٹھ کر جوس میں کچھ ڈالا اور جلدی سے ہلا کر پی گئی۔۔۔۔

اف دانش میں تھک گئی ہوں تھوڑی دیر ارام کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

اوکے میری جان تم آرام کر لو میں یہاں ہی ہوں کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو بتانا۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد دعا بالاج کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔

دعا۔۔۔۔

جی خان۔۔۔

میں نے سوچا ہے کیوں نہ تم اپنے ٹیچر کے پاس اکیڈمی چلی جایا کرو

خان۔۔۔وہ صدمے سے بولی تھی۔۔۔

نہیں میں نہیں جاؤں گی میں اتنی مشکل سے یونی جاتی ہوں مجھے نہیں پڑھنا۔۔۔

تم نہ کل سے یونی نہیں جایا کرو گی تم بس ابراہیم سے لیکچر لیا کرو اور پرائیویٹ پیپر دینا۔۔

کیوں خان وہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

بس تمھیں یونی جانا مشکل لگتا ہے نا تو بس دو گھنٹے تم نے پڑھنا ہے میں خود چھوڑ کر آیا کروں گا۔۔

پکا خان میں یونی نہیں جاؤں گی نہ۔۔۔

ہاں میری جان تم بس ابراھیم کے پاس جا کر پڑھنا۔۔۔۔

میں چلی جایا کروں گی بس دو گھنٹے۔۔۔۔

ہا ہا ہا اوکے میری جان چھوٹی سی ہنی۔۔۔۔۔۔

میں آپ سے بہت پیار کرتی آپ بہت اچھے لگتے ہیں خان۔۔۔۔

میں بھی اپنی ہنی سے بہت پیار کرتا ہوں لیکن بلاج کے دماغ میں ماہی کی باتیں گونج رہی تھی کہیں سایہ نہ ہو گیا ہو یا کہیں کالا جادو اگر کچھ ہو گیا میری جان کو تو۔

نہیں نہیں میں اپنی ہنی کو کچھ نہیں ہونے دوں گا کہیں نہیں جانے دوں گا اس نے دعا کو اور اپنے سینے میں زور سے میچ لیا۔۔۔۔

ابھی بیا کوئی جوس بھی ہے دس منٹ ہی ہوئے تھے کہ اس سے پیٹ
میں تکلیف محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اہہہہ۔۔۔۔دانش ایک زور دار چیخ بیا کے منہ سے نکلی تھی۔۔۔

بیا بیا کیا ہوا ہے وہ اس کے گال تھپتھپاتا ہوا بولا۔۔

دانش تکلیف ہو رہی ہے وہ زور زور سے آنکھیں میچ دانش کو بتا رہی
تھی۔۔۔

دانش نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال کیا دانش کے شور سے حور ماہی ساجدہ
دعا سب اس کمرے میں آگئے تھے۔۔

ماما دیکھے نا بیا کو کیا ہو گیا ہے وہ روتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا بیٹا ساجدہ نے دانش کو تسلی دی۔۔۔

دانش بیا کے پاس جا کر بیٹھ گیا دعا ماہی حور خود بہت پریشان تھی ڈاکٹر آچکی تھی سب کو باہر بیج دیا گیا تھا۔۔۔۔

سب باہر حال میں جمع تھے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آئی تو سب نے پریشان نظدوں سے ڈاکٹر کو دیکھا۔۔۔

ڈاکٹر بیا اور میرا بچہ کیسا ہے وہ ٹھیک تو ہیں نا۔۔۔۔

دیکھیے دانش آپ کی مسز 6 منتھ پریگننٹ ہے اور انہیں بچہ ختم کرنے کی میڈیسن دی گئی ہیں اس سے اس کی کی جان بھی جا سکتی تھی سب نے حیران نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔۔

شکر کریں ماں اور بچہ سلامت ہیں ورنہ جیسے ان کی حالت تھی میں سمجھی تھی کہ بچہ ضائع ہو چکا ہے۔۔۔

انہوں نے ابھی کیا کھایا تھا ڈاکٹر نے دانش سے پوچھا۔۔

دانش نے سوچ کر جواب دیا وہ جوس لیا تھا۔۔

کون سا جوس تھا وہ حور نے دیا تھا دانش نے حور کو دیکھا جو ڈری سہمی کھڑی تھی اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔۔

اورنج جوس تھا حور نے ڈرتے کہا تھا۔۔۔

دیکھیں ان کی طبیعت بہت مشکل سے سنبھلی ہے آپ کو مزید ان کا خیال رکھنا ہو گا ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے ڈاکٹر یہ کہہ کر چلی گئی تھی۔۔۔۔

سب نے حور کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

میں۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا دانش وہ بے ہوش ہونے کے در پر تھی۔۔۔

تم نے تم نے پہلے میرے پاپا کو مارنے کی کوشش کی اور اب میرے بچے کو وہ چیخا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تم نے جوس دیا تھا نا بیا کو۔۔۔۔

ہاں میں نے دیا تھا لیکن آپ لوگ سکینہ سے پوچھ لیں میں اس کے سامنے جوس لے کر گئی تھی میں نے کچھ بھی نہیں ملایا اس میں میرا یقین کریے وہ چیخ رہی تھی گڑگڑا رہی تھی لیکن دانش کو اس پر یقین نہیں آرہا تھا دانش کو کیا کسی کو بھی اس پر یقین نہیں آرہا تھا سوائے دعا ماھی اور بالاج کے۔۔۔۔

دانش نے غصے سے اس کا گلا پکڑ لیا تھا اس کی چیہیں نکلی تھی میں تمیں زندہ نہیں چھوڑوں گا تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بچے کو مارنے کی۔۔۔۔

پیچھے ہٹو دانش بالاج نے اس کا ہاتھ چھڑوانا چاہا حور کو سانس مشکل سے
انے لگا تھا وہ خود بھی اپنا گلا چڑوانے کی کوشش کر رہے تھے اس کی
آنکھیں باہر کو نکلنے والی تھی وہ اپنا گلا چڑوا رہی تھی۔۔۔۔

دانش کی غصے سے رگیں پھولی ہوئی تھی چھوڑیں آپی کو دعا بھی
چھڑوانے کی کوشش کر رہے تھے دانش ایک دھکہ دے کر حور کو چھوڑا
تھا اس سے پہلے کہ حور گرتی اسے کسی نے گرنے سے بچایا تھا۔۔۔۔

حور کا پورا چہرہ پسینے سے بیھگا ہوا تھا اس نے مہربان ہاتھوں کو دیکھا تھا
جس نے اسے گرنے سے بچایا تھا اور اسے ہمیشہ کی طرح اسے بچانے
والا شخص میں داہم کا چہرہ ہی نظر آیا تھا۔۔۔۔

داہم اپنی محبت اپنے عشق کی حالت دیکھ کر ضبط سے اس کی آنکھیں
سرخ ہوئی تھیں۔۔۔۔

لو آگیا تمہارا یار بھی دانش نے اپنے منہ سے زہر اگلا تھا۔۔

حور نے بے یقینی سے دانش کو دیکھ رہی تھی وہ کیسے ایسے لفاظ اس کے لیے کہہ سکتا ہے۔۔۔

دددد۔۔۔۔۔۔دانش۔۔۔۔۔حور نے بمشکل لفظ کہے تھے۔۔۔۔

بکواس بند کر اپنی حور میڈم تم تو اس قابل ہی نہیں کہ میری بیوی بنو۔۔۔۔۔۔

اتنی تذلیل۔۔۔۔۔۔۔۔

ناشکل ہے نہ عقل ہے حور کا ہاتھ اپنے دل پر گیا تھا۔۔۔

داہم حور کا لحاظ کر کے چپ کر کھڑا تھا ورنہ اس کا دل کر رہا تھا وہ اپنی حور کو رلانے والے شخص کو جان سے مار دے۔۔۔

میں صرف اور صرف اپنی بہن اور پاپا کی وجہ سے چپ تھا اپنی بہن کی محبت بچانے کے لیے تم سے شادی کی تھی اور پاپا کی ضد کی وجہ سے تم

نے پہلے اپنی انا میں آکے میرے پاپا کو مارنے کی کوشش کی اب میرے بچے کو دفع ہو جاؤ اس گھر سے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا وہ اسے دوبارہ سے مارنے کو آگے بڑھا تھا لیکن بالاج نے پکڑ لیا۔۔۔۔

حور نے ڈر کر داہم کا بازو پکڑا تھا اور داہم نے ایک نظر اپنے بازو اور ایک نظر ڈری سہمی حور کو دیکھا تھا۔۔

حور اس سے اچھا ہے میں تمہیں اپنی زندگی سے نکال دوں۔۔۔۔۔۔۔

میں دانش خان اپنے ہوش حواس میں تم کو طلاق دیتا ہوں حور بھاگتے ہوئے دانش کے پاس آئی تھی۔۔۔

نہیں نہیں دانش پلیز یقین کرو میں نے کچھ نہیں کیا میں تمہارے آگے ہاتھ جھوڑتی ہوں مجھے طلاق مت دو میں میں کہاں جاؤں گی پلیز پلیز۔۔۔

دانش مجھے طلاق مت دو حور روتے ہوئے اس کے آگے گڑگڑا رہی تھی۔۔۔۔۔

لیکن دانش اس ٹائم غصے میں تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرنے جا رہے ہیں میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔

نہیں نہیں دانش میں مجھے معاف کر دو میں بیا سے بھی معافی مانگ لونگی اس کے پاؤں پر جاو گی لیکن مجھے طلاق مت دو میں اس گھر کے کونے میں پڑی رہوں گی مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے تم مجھے طلاق مت دو۔۔۔

میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔

اور بس پورے حال میں خاموشی چھائی تھی اور آج ان کی کہانی ختم ہوئی تھی اور حور کا دل خالی ہو گیا تھا وہ اس کے آگے گڑگڑانا بند کر

گئی تھی دو قدم پیچھے ہٹی تھی اور ساکت نگاہوں سے دانش کو دیکھ رہی تھی سب کے دلوں پر دھماکے ہوئے تھے۔۔۔۔

بیا ہوش میں اگئی تھی وہ بھی کمرے کے دروازے کے پیچھے کھڑی طلاق کا سن کر خوش ہو گئی تھی دانش ابھی بھی غصے میں تھا اب اپنی شکل گم کر اور خبر دار آئندہ میری بیوی اور بچے کے اس پاس بھی دیکھا ورنہ جان سے مار دوں گا۔۔۔۔

داہم نے آگے بڑھ کر دانش کو تھپڑ مارا تھا کب سے لحاظ کر رہا ہوں کیونکہ تم میری حور کی شوہر تھے اس نے قسم دی تھی کے تم اس کے شوہر ہو اور میں تم کو کچھ نا بولوں اس لیے میں تمہیں کچھ کہہ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

خبردار آئندہ میری حور کے ساتھ ایسے بات کی اب تمہارا میری حور سے کوئی لینا دینا نہیں ہے داہم نے ایک اور تھپڑ دانش کے منہ پر مارا تھا۔۔۔

تیری تو دانش بھی داہم سے الجھ پڑا تھا بلاج نے دونوں کو چھڑوانے کی کوشش کی دونوں ہی ایک دوسرے کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھے۔۔۔۔

ماہی اور دعا تو حور کو سنبھال رہی تھی جو بس ساکت نظروں سے دانش اور داہم کو لڑتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

بلاج نے مشکل سے دونوں کو الگ کیا تو داہم نے دانش کو مار مار کر لہلہان کر دیا تھا جب کہ داہم کو بھی کم ہی چوٹیں آئی تھی۔۔۔

آئندہ تم میری حور کے اس پاس بھی آئے دانش خان تو میں تمہیں جان سے مار دوں گا داہم پھنکارہ تھا۔۔۔۔

میں تم جیسے بھائیوں کی بہن کے ساتھ کبھی شادی نہیں کروں گا رکھو اپنی بہن کو اپنے پاس ساجدہ نے دہل کر داہم کو دیکھا تھا۔۔۔

لیکن بیٹا اس میں میری بیٹی کا کیا قصور۔۔۔

تمہیں میری بیوی سے شادی کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے پیچھے سے بازل بھی آٹپکا تھا سب نے حیران نظروں سے بازل شاہ کو دیکھا تھا۔۔۔

کون نہیں جانتا ٹاپ بزنس مین کا بیٹا بازل شاہ تھا کیا مطلب تمہاری بیوی بالاج نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

ارے بالاج خان بازل بھی حیران ہوتے ہوئے بالاج کے پاس آیا۔۔۔

یہ نوال خان میری بیوی ہے اور میں آج اپنی امانت لینے آیا ہوں۔۔۔۔

نوال نے ڈرتے ڈرتے سب کی طرف دیکھا۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ بالاج دھاڑا تھا۔۔۔

ارے سالے صاحب تھوڑا آرام سے بولیں میں بہرا تو نہیں ہوں مجھے آواز سنائی دے رہی ہے۔۔۔۔

نوال یہ کیا کہہ رہا ہے نوال کا چہرہ پورا آنسو سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

ببب۔۔ھھ۔۔۔بھائی اس نے زبردستی شادی کی تھی مجھ سے وہ روتے ہوئے کہنے لگی میں نہیں اسے تھپڑ مارا تھا اس نے بدلہ لینے کے لیے مجھ سے شادی کر لی۔۔۔

افففف خدایا ساجدہ کا ہاتھ دل پر گیا تھا اتنا کچھ ہو گا تم نے ہمیں بتایا تک نہیں بالاج نے اسے ڈانٹا۔۔۔

دانش تو پہلے ہی غصے میں تھا اپنی بہن کے ساتھ اتنا کچھ ہوتا دیکھ کر اور غصہ آیا تھا وہ جلدی سے بازل کے پاس گیا اس کے منہ پر مکہ مارا تھا بازل دو قدم پیچھے ہوا۔۔۔۔

بے غیرت انسان تیری ہمت کیسے ہوئی ہماری بہن کے ساتھ ایسا کرنے کی۔۔۔۔۔

بازل کے گارڈز نے جلدی سے دانش کو پکڑا اور اس کے سر پر پسٹل رکھ دی۔۔۔

سالے صاحب میری ناک ہی توڑ دی میں تو آپ سب سے پیار سے بات کرنے آیا تھا چلو کوئی نہیں اب تو میں اپنی امانت لے کر جاؤں گا دیکھتا ہوں کون روکتا ہے مجھے بازل بھی غصے میں آگیا تھا۔۔۔

اسے کہاں منظور تھا اسے آج تک ہاتھ نہیں لگایا تھا اور اس لڑکے نے اسے مکہ مارا تھا وہ نوال کی طرف بڑھا تو نوال ڈر کے بھاگ کر بالاج کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔۔

بھائی مجھے نہیں جانا وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

بازل شاہ تم ہمیں کمزور مت سمجھو کہ تم ہماری بہن کو ہماری اجازت کے بغیر نھیں لے کر جا سکتے ہو۔۔۔۔

تم مجھے کچھ سمجھدار لگے ہو بالاج خان دو منٹ ذرا ادھر آنا تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔

بالاج ایک سائیڈ پر بازل کے ساتھ چلا گیا بازل نے نوال کو غصے سے دیکھا نوال مزید اپنی ماں کے انچل میں چھپ گئی تھی ساجدہ بھی اپنی بیٹی کے لیے پریشان تھی۔۔۔۔

کیا بات ہوئی کیا کہا بازل نے کچھ پتا نہیں تھا لیکن تھوڑی دیر بعد بلاج نے نوال کو لے جانے کے لیے رضامند ہو گیا تھا سب نے حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔

کیا بکواس ہے بالاج نوال اس کے ساتھ کیسے جا سکتی ہے دانش ابھی بھی غصے میں تھا۔۔

تم چپ کرو دانش بالاج کو پہلے ہی غصہ تھا دانش پر اب پھر سے اس کے بولنے پر اور غصہ آرہا تھا۔۔

داہم خوش تھا کہ چلو اس کے سر سے بلا ٹلی حور بس وہاں ہی بیٹھی نے روتی جا رہی تھی ماہی اور دعا دونوں ہی چپ کروا رہی تھی۔۔۔

بیا بھی کمرے کے دروازے کے پیچھے کھڑی تماشہ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔۔۔

لیکن بھائی میں نہیں جاؤں گی میں نہیں جاؤں گی مجھے طلاق چاہیے بازل کو اس کی بات سن کر بہت غصہ آیا تھا لیکن وہ سب کے سامنے اسے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا گھر جا کر اس کا دماغ ٹھکانے لگانے کا سوچ کر چپ کر گیا تھا۔

دیکھو گڑیا وہ تمہارا شوہر ہے۔۔۔

بھائی وہ سسکی تھی۔۔۔

ہم آتے رہیں گے نا اور جب تمہارا دل کرے گا تم بھی آجانا۔۔۔

بھائی لیکن۔۔۔۔

جاؤ نوال تم گھر کے حالات نہیں دیکھ رہی اگر کسی نے کسی کو کچھ کہہ دیا تو نوال نے غصے سے بازل کو دیکھا تو بادل مسکرایا اور ایک آنکھ ونک کی۔۔۔

لفنگا چیچھوڑا وہ منہ میں بڑبڑائی۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی لیکن یہ مجھے لے کر آتے رہیں گے نا ملوانے کے لیے وہ سو سو کرتے ہوئے بولی اور بازل کو وہ اس ٹائم بہت معصوم لگی تھی۔۔۔۔

ہاں ہاں بیگم میں خود آپ کو لے کر آیا کروں گا ملوانے کے لیے وہ فرمانبرداری سے بولا۔۔۔۔

نوال سب سے ملتی اور آخر میں حور سے ملتی بازل کے ساتھ چلی گئ تھی۔۔۔۔

ساجدہ نے کہا بھی تھا وہ رسموں کے ساتھ شادی کریں گے لیکن بازل نے یہ کہ کر منع کر دیا کے وہ ایک دفعہ ہی بڑا سا ولیمہ کریں گے تو ساجدہ چپ کر گی۔۔۔۔

ساجدہ اب آج اپنی بیٹی کو رخصت ہوتے دیکھ کر دل پھٹ رہا تھا لیکن بالاج نے سمجھا دیا تھا کہ بازل اچھا انسان ہے وہ ہماری نوال سے پیار کرتا ہے ساجدہ بھی چپ کر گئی تھی۔۔۔۔

دانش نے غصے سے سب کی طرف دیکھا تو اوپر جانے لگا۔۔۔۔

دانش۔۔۔حور نے اسے پکارا دانش نے مڑ کر حور کی طرف دیکھا۔۔۔۔

حور چلتی ہوئی دانش کے پاس آئی۔۔۔۔

تم میرے دوست تھے دانش خان لیکن تمہیں دوستی نبھانے نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔

لہجہ ہر دکھ سے آزاد تھا۔۔۔۔

پھر تم میرے شوہر بنے لیکن تمہیں اپنا فرض نبھانا نہیں آیا۔۔۔۔

میری دعا ہے دانش خان تمیں سب کچھ ملے لیکن سکون اور پیار کبھی نہ ملے تم تڑپو تم سسکو مجھ سے معافی مانگنے کے لیے مگر تمھیں معافی نہی ملے گی دیکھنا دانش جب تمھیں سچائی پتا چلے گی میں تمھیں معاف نہی کرونگی اس وقت میرا جج میرا خدا ہو گا اور وکیل اپنی میں خود ہو نگی دانش خان یاد رکھنا میرے خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے اور جب کسی انسان کو لگتی ہے وہ کہی کا نہی رہتا حور کہتے ہوئے ضبط سے آنکھیں لال ہوئی تھی۔

دانش کے دل کو کچھ ہوا تھا ایسے جیسے یہ دعا عرش پر جا پہنچی تھی دانش نے سب کو دیکھا اور کمرے میں چلا گیا۔۔۔

داہم بھی سب کو دیکھ کر چلا گیا اسے اب عدت ختم ہونے کا انتظار تھا۔۔۔

حور بھی آرام سے کمرے میں چلی گئی کسی کو بھی کمرے میں انے سے منع کیا تھا یہ کیا ہو گیا ہے میرے گھر کو نہ جانے کس کی بری نظر لگ گئی ہے۔۔۔۔

اس چڑیل بیا کی ہی لگی ہے ماہی نے دعا کے کان میں کہا تو دعا کے چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

میری آپی کو کتنا دکھ پہنچایا ہے دانش بھائی نے میں تو کہتی ہوں اچھا ہوا دانش بھائی سے چھٹکارہ مل گیا اب داہم سے شادی کروا دیں گے۔۔۔

اور نوال کے ساتھ بھی برا ہوا اف سب کے ساتھ ہی برا ہوا ہے پتہ نہیں ہمارے ساتھ کیا ہو گا ماہی نے افسردگی سے کہا۔۔۔

****

حور سیدھا کمرے میں جا کر بیڈ پھر اوندھے منہ لیٹ گئی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اب دانش کے ساتھ دوستی کے رشتے کے ساتھ اور نہ ہی بیوی کے رشتے سے آزاد ہو چکی ہے مزید ٹینشن دباؤ سے اس کا سر چکرانے لگا تھا اسے پتہ تھا اب اس کے ناک سے خون آئے گا شاید وہ مر جائے لیکن پتہ نہیں اس کے زندگی میں کتنی اذیتیں باقی تھی وہ کچھ سوچتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

اس مسکراہٹ میں کیا کچھ نہیں تھا درد تکلیفیں ٹوٹ جانے کا درد اور اس نے ایک اہم فیصلہ لیا تھا وہ سوچتی اٹھی اور اپنی ڈائری لے کر کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ ڈائری پر چلتے جا رہے تھے اور ہلکا ہلکا ناک سے خون بہہ کر ڈائری کے کاغذ پر گر رہا تھا اور وہ کاغذ بھی آج اپنی مالکن کے آنسو

اور خون اپنے اندر تکلیف سے جذب کر رہا تھا جیسے اسے پتہ ہو کہ یہ آخری دفعہ اس پر گر رہے ہوں۔۔۔۔

میں یہ چاہتی ہوں میرے مرنے کے بعد یہ ڈائری دانش ضرور پڑے دانش فقط تمہاری دوست اور ڈائری بند کر کے کرسی سے ٹیک لگا دی۔۔۔

oooooooooooooooo

دانش آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا کمرے میں گیا تھا اس نے جلد بازی میں طلاق تو دے دی تھی لیکن اسے ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ سب کچھ ہار چکا ہوں لیکن کمرے میں پہنچتے سامنے نظر آئے اپنے من چاہی بیوی پر پڑی تو وہ جلدی سے اس کے پاس گیا۔۔۔۔۔

بیا۔۔۔۔۔۔

بیا تم ٹھیک ہو نا۔۔۔۔۔

دانش ہمارے بچے کو تو کچھ نہیں ہوا نا وہ مصنوعی آنسو بہاتے ہوئے بولی

۔۔۔۔۔

بیا تم پریشان نا ہو ہمارے بچے کو کچھ نہیں ہوا سب کچھ ٹھیک ہے

۔۔۔۔۔

وہ اس کے سینے سے لگی رونے لگی۔۔۔۔۔۔

حور کی دشمنی ہم سے تھی لیکن اس نے ہمارے بچے کو مارنا چاہا

۔۔۔۔۔۔۔۔

دانش نے لب بھینچ کر بیا کو اپنے سینے سے لگایا۔۔بس میری جان وہ اب ہمیں کچھ نہیں کہ سکے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کیا مطلب دانش وہ انجان بنتے بولی تھی۔۔۔۔۔۔

میں نے اسے طلاق دے دی ہے اب اس سے ہمارا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔۔

سچی دانش وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں تم پریشان مت ہو تم اب اپنا اور ہمارے بچے کا خیال رکھو دانش نے بیا کے ماتھے پر پیار دیا۔۔۔۔

اور بیا کو بیڈ پر لٹا کر خود بھی اس کے ساتھ لیٹ گیا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooo

دعا اور ماہی نے حور کے پاس جانا چاہا لیکن ساجدہ نے روک دیا دعا ماھی حور کو تھوڑی دیر کے لئے اکیلا چھوڑ دو اسے اپنے دال کا غبار باہر نکالنے دو تو خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔۔

دعا اور ماھی بھی اپنے اپنے کمروں میں چلی گئی۔۔۔

خان۔۔۔دانش بھائی نے آپی کے ساتھ اچھا نہیں کیا وہ کیسے آپی پر ہم سب کے سامنے ہاتھ اٹھا سکتے ہے۔۔۔۔

ہنی میری جان ہمارے لئے اللہ پاک جو بھی کرتے ہے اچھا کرتے ہیں ۔۔۔۔۔

اگر حور کو دانش نے تکلیفیں دی بھی تھی تو حور کو آج دانش سے چھٹکارا مل گیا تھا اور تمہیں اپنے اللہ پر یقین رکھنا چاہیے کہ وہ سب کچھ اچھا کریں گے۔۔۔۔۔۔

اور تم نے کل سے اکیڈمی بھی جانا ہے پیپرز ہونے والے ہیں اور یونی نہیں جاؤ گی پتہ نہیں نوال بھی اب جائے گی یا نہیں۔۔۔۔

خان آپ نے نوال کو بھیج دیا میں بہت مس کروں گی اسے۔وہ واقعی میں اس کا شوہر تھا کیا۔۔۔۔

ہاں میری جان وہ اس کا شوہر ہی تھا۔۔۔۔

اور مجھے اکیڈمی نہیں جانا دعا برے برے منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

ابھی کل تو تم مان گئی تھی۔۔۔

لیکن میرا دل نہیں کر رہا نا۔۔۔۔

تمہارا یہ دل نکال کر باہر رکھ دوں کیا۔۔۔۔

تو خان اس میں تو آپ بھی رہتے ہیں نا پھر آپ بھی باہر نکل جائیں گے وہ معصومیت سے بولی تھی۔۔۔۔

تم کبھی سمجھدار نہ ہونا میری جان۔۔۔

کیوں! وہ آنکھیں ٹپ ٹپاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

کیونکہ میری ہنی مجھے ایسے ہی اچھی لگتی ہے دعا کے چہرے پر مسکان دوڑ گئی۔۔۔۔

وہی نہ اگر میں بڑی و سمجھدار ہو گئی تو پھر آپ کو تنگ کون کرے گا

بالکل میری ہنی ایسے ہی اچھی لگتی ہے----

سو جاؤ صبح اکیڈمی بھی جانا ہے-----

اوکے خان سو جاتی ہوں دعا بھی اپنے منہ کے مزید ڈیزائن بناتے بناتے ہی سونے کے لیے لیٹ گئی----

oooooooooooooo

نوال سارے راستے بازل کو خونخوار نظروں سے گھورتی رہی تھی کہ اس کی مرضی کے بغیر وہ اسے لے کر آگیا ہے-----

جانم گھر جا کر میری ماں سے کوئی بدتمیزی مت کرنا------

شٹ اپ بازل شاہ جو تم نے کیا ہے نا اور میرے بھائی کو دھمکی دے کر مجھے لے آئے ہو تم کیا سمجھتے ہو کہ میں ہنسی خوشی تمھارے ساتھ رہ لونگی سوچنا بھی مت وہ تو بازل کے بولنے پر پھٹ پڑی تھی۔۔۔۔

سانس لے لو جانو تم تو شروع ہی ہو گئی ہو میں بس تمھیں یہ کہنا چاہتا ہو میری ماں کے ساتھ کوئی بدتمیزی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ورنہ تمہارا جینا حرام کر دوں گا۔۔۔۔

ہونہہ۔۔ آئے بڑے جینا حرام کرنے والے جینا تو میں تمہارا حرام کروں گی تم دیکھتے رہو وہ سوچ ہی سکی تھی۔۔۔۔

بازل اسے گھر لے کر آیا اتنے بڑے گھر کو دیکھ کر وہ دنگ رہ گئی۔۔۔۔

آجاؤ جانم۔۔۔

آرہی ہوں وہ الٹے سیدھے منہ بناتے اس کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔

بابا ماما کہاں ہیں آپ۔۔۔۔

لیکن شفق تو اپنے شوہر کے ساتھ روم میں بیٹھی تھی۔

آجاؤ پہلے ہم ماما پاپا سے مل لو بعد میں اپنے روم میں چلیں گے آج تمہاری رخصتی ہوئی ہے نا تو آج ہم دونوں ویڈنگ نائٹ بھی منائیں گے اور پھر انشااللہ کل صبح تم شرما کر میرے سینے نے منہ چھپا کر کہو گی بازل میں ماں بننے والی ہو اور تم بابا ہاہاہا وہ اپنی بات پھر خود ہی قہقہ لگا اٹھا۔۔۔۔

نوال کو حیران و پریشان کر چکا تھا تم میرے پاس آکے دیکھو تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گی۔۔۔

ہائے افف افف ہڈیاں تو میری ٹوٹے گی بیگم کیوں کہ ہڈیوں اور گوشت کا آپس میں بنتا نہی اور ماشاءاللہ سے میری بیگم تو پانڈا ہے پورا پانڈا اور اتنا نرم نرم گوشت ہائے افف رومینس کرنے میں بھی مزہ آئے گا

بدتمیز تمھاری رومینس کی ایسی کی تیسی تمھارے یہ ارمان کبھی پورے نہی ہونگے ترسوگے تم رومینس کے لیے۔۔۔

تمھارے منہ میں خاک پانڈے شب شب بولو میں نے تو سوچا تھا دو بچے ایک ساتھ جڑوا پیدا کرونگا مگر یہاں تو میری بیوی راضی ہی نہی رومینس کے لیے۔۔۔۔

بدتمیز انسان ہو ایک نمبر کے دیکھنا ترسا کے نہ رکھا رومینس کے لیے تو میرا نام بھی نوال خان نہی۔۔۔

پہلے چلو پھر بعد میں کمرے میں جا کر پتہ چلے گا نا جانم کے کون کسے ترساتا ہے کون کسے نہی۔۔ چلو اب آو ماما پاپا سے ملیں۔۔۔نوال بھی منہ بناتے ہوئے بازل کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔۔۔

ماما پاپا دیکھیں تو کون آیا ہے عثمان اور شفق نے دیکھا پہلے تو حیران ہوئے شفق تو پہچان گئی تھی کہ یہ ان کی بہو ہے۔۔۔

یہ کون ہے بازل عثمان نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

پاپا یہ آپ کی بہو ہے نوال بازل شاہ۔۔۔۔

السلام علیکم انکل آنٹی نوال بہت زیادہ کنفیفوز ہو رہی تھی۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔

بیٹا جی یہ راتو رات ہماری بہو کہاں سے پیدا کروا کر لے آئے ہو تم عثمان نے غصے سے بازل کو دیکھا۔۔۔۔۔

پاپا راتو رات تو نہیں میں نے ماما کو بتایا تھا عثمان نے تعجب سے شفق کی طرف دیکھا آپ کا بیٹا ہے میں کیا کہہ سکتی ہوں آپ نے اسے بگاڑا ہے شفق نے کندھے اچکا کر کہا تو عثمان سر ہلا کر رہ گئے۔۔۔

شفق بیگم مجھے بتا تو دیتی کہ یہ نالائق ہمارا بیٹا شادی کر چکا ہے۔۔۔

نوال اتنے آرام سے بازل سے ان کو بات کرتے دیکھ کر حیران تھی کہ ان کا بیٹا ان کو بغیر بتائے شادی کر چکا ہے لیکن انہیں کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔۔۔۔

انکل اس نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا اور آج میرے گھر آکر میرے گھر والوں کو دھمکا کر یہاں لے آیا ہے شفق تو اپنی بہو کو چلتی ہوئی زبان دیکھ رہی تھی جو کہیں سے بھی ڈری سہمی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

انکل آپ اپنے بیٹے کو ڈانٹ کیوں نہیں رہے بازل نے آئبرو آچکا کر نوال کو دیکھا تھا جو کیسے اس کے ماں باپ سے پہلی ملاقات میں ہی فری ہو کر بات کر رہی تھی۔۔۔

کیوں بھئی بازل تم نے ہماری بہو کے ساتھ زبردستی کی ہے جو ہمیں بالکل منظور نہیں عثمان نے غصے سے بازل کو ڈانٹا تو نوال خوش ہو گئ کے بازل کو ڈانٹ پڑی ہے۔۔۔

ادھر آؤ بیٹا شفق نے اسے اپنے پاس بلایا تم پریشان مت ہو تم آج سے مجھے ماما اور انہیں پاپا بولنا اور اگر کبھی بازل نے تنگ کیا تو مجھے ضرور بتانا۔۔۔

بازل تو حیران پریشان دیکھ رہا تھا کہ آتے ہی میرے ماں باپ کو اپنے ساتھ کر لیا۔۔۔

تم میرے بازل کی پسند ہو بیٹا اور جیسے وہ ہمیں عزیز ایسے ہی تم ہمیں عزیز ہو عثمان نے نوال کے سر پر ہاتھ پھیرا تو نوال کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔

تھینک یو انکل لیکن نوال کو ابھی تک بازل پر غصہ تھا اس نے زبردستی شادی کی تھی گھر والوں کا تو دھمکا کر اسے لے آیا تھا اسے تو اتنی جلدی معاف کرنے والی نہیں تھی۔۔۔۔

چلو جاؤ بیٹا ریسٹ کر لو تھک گئی ہو گی نا۔۔۔

جی آنٹی۔۔۔

چلیں آئیں بیگم یا ماما پاپا کے پاس ہی سونا ہے تم نے بازل دانت کچکچاتا ہوا بولا تو عثمان اور شفق کی ہنسی نکلی نوال نے غصے سے بازل کو دیکھا اٹھ کر کمرے میں چلی گئی بازل کے ساتھ۔۔۔

شفق تم نے ہمیں بتایا کیوں نہیں کہ بازل شادی کر چکا ہے۔۔۔۔

آپ کا بیٹا ہمیں کب بتاتا ہے کہ وہ کیا کرنے والا ہے کیا نہیں شفق بھی ہر بات عثمان پر ہی لے جاتی تھی کہ آپ نے ہی بگاڑا ہے جس سے عثمان سر کھجاتے چپ ہو جاتے تھے کے واقع انہوں نے بگاڑا ہے

۔۔۔۔۔

عثمان اپنی بیوی اور بازل پر جان چھڑکتے تھے بے حد پیار کرتے تھے۔۔۔۔

نوال بازل کے کمرے میں آئی سارا کمرا دیکھا جو بہت ہی بڑا اور خوبصورت تھا وہ تو مر کر بھی بازل کا ساتھ بیڈ شیر نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

آجاؤ جانم بیڈ پر سوتے ہیں۔۔۔

نہیں بالکل نہیں یا تو تم صوفے پر سو گے یا میں خود سو جاتی ہوں وہ صوفے کے تکیے ٹھیک کرنے لگی۔۔۔۔

بیڈ پھر تو تم میرے ساتھ سوگی میں بھی دیکھتا ہو تم کیسے نہی سوتی پانڈے ویسے میں خود ہی اپنے جان کا دشمن ہو تمھارے ساتھ اگر ایک بیڈ پھر لیٹ گیا تو تم نے بیڈ ہی توڑ دینا ہے میری پانڈے اور پھر ماما بابا سمجھے گے شاید رومینس زیادہ کر لیا ہے ہم نے اس لیے بیڈ ٹوٹ گیا بازل دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا۔۔۔

نوال کو تو جیسے آگ لگ گئی تھی دور ہو مجھ سے بازل شاہ تم نے منہ سے زبردستی سے شادی تو کر لے لیکن مجھے کبھی حاصل نہیں کر پاؤ گے نوال بھی غصے میں بولی۔۔۔۔

اپنا یہ ڈرامہ بند کرو نوال اور بیڈ پر جا کے سو جاؤ۔۔۔

میں نہیں سوؤں گی تم جا کر لیٹ جاؤ۔۔

وہ بھی ضدی انداز میں بولی۔۔۔۔

اچھا پھر ایسا کرتے کہ ہم دونوں ہی نہیں سوتے آج ہماری ویڈنگ نائٹ ہے ابھی منا لیتے ہیں۔۔۔۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گے بازل شاہ نوال چیخی تھی۔۔۔۔

میں کچھ بھی کر سکتا ہوں نوال اور تم مجھے جانتی ہو۔۔۔۔۔

گھٹیا انسان لفنگے تم نے مجھے ہاتھ لگایا تو بہت برا ہو گا۔۔۔۔

اچھا کیا برا کر لو گی وہ اپنے ہاتھ باندھ دے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

میں۔۔۔میں۔۔۔۔۔بیڈ پھر جا کے سو جاؤں گی یہ کہتے ہی وہ جلدی سے بیڈ پر بھاگی اور ایک سائیڈ پر جا کر فل کمبل لے کر لیٹ گئی۔۔۔۔

ہا ہا میری جان ایسے ہی قابو میں آئیں گی آئندہ مجھ سے بتمیزی کی کہ تو یہی دھمکی کام آئے گی وہ اونچا اونچا بولتا نوال کو اور تپا گیا تھا۔۔۔

دیکھتی ہوں تو مجھے سب کیسے کرتے ہو وہ سوچتے سوچتے سو گئی تھی بازل بھی ایک سائڈ پر آکر سو گیا۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

داہم نے پریشان ہو کر حور کو کال کی تھی وہ اپنی حور کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔۔

حور ابھی بھی کرسی پر ہی بیٹھی تھی کے داہم کی کال آگئی وہ افسردگی سے آخری بار کال اٹھاتے داہم کے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔۔

حور۔۔۔۔داہم نے آہستگی پکارا۔۔۔

آپ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔

ہاں داہم مجھے کیا ہونا ہے میں ٹھیک ہوں لہجے میں صدیوں کی تھکن تھی۔۔۔۔۔

مجھے آپ ٹھیک نہیں لگ رہی حور۔۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں اور آج رات کے بعد میری ساری پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔۔۔۔

کہ۔۔۔۔کیا مطلب آپ کا حور۔۔۔۔۔

کچھ نہیں تو داہم اپنا خیال رکھنا تم نے مجھے بہت خوشیاں دینے کی کوشش کی لیکن میں بد قسمتی جسے خوشیاں نہ مل سکی۔۔۔۔۔۔

اگر میں تمیں نہ ملی تم کسی اچھی لڑکی شادی کر لینا۔۔۔۔

حور وہ دبا دبا چیہا تھا۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا اور فون بند کر دیا۔۔۔

داہم کسی اندیشے کے تحت جلدی سے گھر سے بھاگا تھا اسے لگا حور خودکشی کرنے لگے وہ جلدی سے بھاگا تھا۔۔۔

دوسری طرف حور گھر میں مکمل خاموشی دیکھتے ہوئے گھر کا گیٹ پار کر گئی تھی وہ چلتے چلتے اپنی ہی سوچو میں راستے کے بیچو بھی چلنے لگی تھی تم تو اس قابل نہیں یہ حور کے میری بیوی بن سکو دانش کی کئ گئی بات اس کی دماغ میں چلنے لگی تھی تم مر جاؤ مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔

ٹی ٹی کی آوازیں اس کے کانوں میں پڑی تھی لیکن وہ سوچوں میں تھی اور ایک گاڑی سے ٹکر ہوئی تھی۔۔۔

سر سے خون بہنے لگا تھا وہ لڑکا جلدی سے گاڑی سے نکلا حور کو دیکھا جو کہ کسی سوگ کی حالت میں تھی اس نے حور کو اٹھایا اور گاڑی میں لٹا کر ہاسپٹل کے لیے نکل گیا۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں داہم حور کے گھر پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

حور حور وہ اونچی اونچی آواز لگانے لگا لیکن حور ہوتی تو نیچے آتی نا

۔۔۔۔۔

لیکن بالاج دعا ماھی سب اٹھ کر آ گئے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہوا تھا داہم کیوں شور مچایا ہوا اور تم اس وقت ہمارے گھر میں بالاج نے پوچھا۔۔۔۔۔

ح۔۔۔حور کہاں ہے وہ پریشانی میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

حور کمرے میں ہو گی۔۔۔۔

جاؤ دیکھ کر اؤ اسے ماہی جلدی سے کمرے میں گئی لیکن حور کمرے میں نہیں تھی۔۔۔۔۔

حور کمرے میں نہیں ہے سب کو تو جیسے سانپ سونگ گیا تھا۔۔۔۔

میں نے فون کیا تو وہ کہہ رہی تھی کہ وہ آخری بار وہ مجھ سے بات کر رہی ہے۔۔۔

حور کہاں چلی گئی۔۔۔۔

داہم غصے سے دانش کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

اگر میری حور کو کچھ ہوا تو خدا قسم دانش تمیں بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔

دانش خود بھی پریشان ہو گیا تھا کہ حور کہاں جا سکتی ہے۔۔۔

بالاج اور داہم جلدی سے گاڑی میں بیٹھے اور ہر جگہ حور کو ڈھونڈنے لگے۔۔۔۔

ماہی آپی کہاں چلی گئی ہیں دعا روتے ہوئے ماھی کے گلے لگی تھی۔۔۔۔

تم پریشان نہ ہو دعا خور مل جائے گی جلد ہی۔۔۔۔

دانش بھائی میری آپی کو کچھ ہوا تو میں آپ کو معاف نہیں کروں گی

دانش نے لب بھینچ کر سب کو دیکھ کر اور کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

وہ کہاں کہاں حور کو ڈھونڈتے رہے۔تھک ہار کر بالاج اور داہم گھر واپس آگئے تھے۔۔۔۔

بالاج حور کا کچھ پتہ چلا ساجدہ بھی پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔۔

نہیں ماما کہیں پتہ نہیں چلا بہت حور کہاں چلی گئی ہے۔۔۔۔

داہم کو بے حد غصہ آرہا تھا وہ پھر سے اپنی حور کو کھو چکا تھا پتہ نہیں وہ کہاں چلی گئی۔۔۔

خان آپی کہاں چلی گئی ہیں دعا روتے ہوئے بالاج کے گلے لگی۔۔۔۔

دعا میری جان تم پریشان نہ ہو حور کو ہم ڈھونڈ لیں گے جلدی ہی

داہم بھی گھر کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔۔

دوسری طرف وہ لڑکا ہاسپٹل کے کوریڈور میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا اسے بہت بے چینی ہو رہی تھی اندر لیٹے مریض کے لیے

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا تو وہ لڑکا جلدی سے آگے بڑھا۔۔۔

دیکھیے آپ کی پیشنٹ کو پہلے ہی برین ٹیومر تھا سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ کومے میں چلی گئی ہیں۔۔۔۔

یہ خبر سامنے کھڑے لڑکے کے اوپر بم بن کر گری تھی وہ بم پھٹ گیا تھا۔۔۔

برین ٹیومر اس نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

ابھی تو وہ کشش اسے ملی تھی اور اب اتنی بری خبر اسے مل گئی تھی۔۔۔۔

جی سیکنڈ لاسٹ سٹیج پر ہے ابھی سے علاج شروع نہ کیا تو ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔

کومے سے کب تک باہر آسکتی ہیں۔۔۔۔

یہ ہم ان کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتے امید ہے تین سے چار ماہ تک یا اس سے پہلے یا سالوں بھی لگ سکتے ہیں آپ جتنا انہیں زندگی کی طرف لوٹ آنے پر کہیں گے اگر وہ آنا چاہتی ہے تو وہ جلدی میں کومے سے اٹھ جائیں گی۔۔۔۔

وہ سن سب سکتی ہے لیکن ریکٹ نہیں کر سکتی۔۔۔

تھینک یو ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔

کوئی بات نہیں آپ بس ان کا اچھے سے یاد رکھیے گا۔۔۔

میں اپنی کشش کو کچھ نہیں ہونے دوں گا اب۔۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○

کیا میں انہیں دیکھ سکتا ہوں.۔۔

ہاں ضرور ڈاکٹر بھی یہ کہ کر چلا گیا۔۔۔

وہ لڑکا اندر کمرے میں چلا گیا آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس گیا تھا۔۔۔

یہ آپ نے اچھا نہیں کیا کشش ابھی تو آپ مجھے ملی تھی ابھی پھر سے دور ہونے کا سوچ رہی ہیں اب آپ صرف میری ہیں صرف میری اب آپ کو کوئی مجھ سے الگ نہیں کر سکتا یہ میرا آپ سے وعدہ ہے اس نے اس کا بے جان ہاتھ پکڑ کر ضبط سے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooo

بالاج نے دعا کو بھی بہت مشکل سے سلایا تھا اور ماہی کو تو نیند ہی نہیں آرہی تھی ساجدہ بے پریشان تھی گھر کی بیٹی غائب تھی کس کو نیند آنی تھی۔۔۔

ماھی کمرے میں گئی پورا کمرہ سنسان پڑا تھا ماہی کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے حور کہاں سے چلی گئی ہو ایک دفعہ تو مجھے بتایا ہوتا وہ چلتے چلتے

ٹیبل کے پاس ہی جہاں حور کے ڈائری کے اوپر ایک کاغذ پڑا تھا ماہی نے وہ کاغذ اٹھایا۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ کہ یہ خط کون پڑے گا شاید ماہی ہاں ماہی کیونکہ دعا تو میرے کمرے میں نہیں آئے گی اسے بالاج سنبھال لے گا اور ماہی ہی آسکتی ہے۔۔ماہی میری پیاری دوست پتہ نہیں ہم دوبارہ ملیں گے یا نہیں لیکن تم میری بہت اچھی دوست ہو ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہےماہی مزید رونے لگی تھی۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں کہ یہ ڈائری جب دانش کو بیا کی سچائی پتہ چلے تو تمہاری ذمہ داری ہے دانش کو یہ ڈائری پڑھانا اسی کے لیے ہی تو لکھی ہے۔۔۔۔

ماہی ڈائری پر اپنا ہاتھ پھیرا۔۔۔اہہہ حور پر ماھی تم سے ایک وعدہ چاہیے مجھے پتہ ہے تو وعدہ پورا کرو گی اپنے دوست کی بات مانوں گی

۔۔۔میں جانتی ہوں کبھی نہ کبھی تو بیا کی سچائی سامنے آئے گی اور دانش ٹوٹ جائے گا میری ایک گزارش ہے تم دانش کو سنبھالینا پلیز ماھی یہ تم یہ کر سکتی ہو میں جانتی ہو تم یہ کرو گی فقط تمہاری دوست حور۔۔۔۔

ماہی کے ہاتھ کانپنے لگے تھے اہہہہہ۔۔۔۔کہاں چلی گئی ہو یار چھوڑ کر ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا کیوں دانش کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی تکلیف دے گئی ہو وہ حور کے کمرے کتنی ہی دیر بیٹھی اس کے ساتھ گزارے لمحے یاد کرتی رہی اور پھر حور کی ڈائیری اٹھا کر اپنے کمرے میں لے گئی یہ حور کی امانت تھی اور اب بس اسے بیا کی سچائی سامنے لانی تھی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooo

اگلے صبح پھر سے دعا نیند سے جھاگی تو پھر سے حور کی یاد آئی تھی۔۔۔۔

خان خان مجھے آپی کے پاس جانا ہے۔۔۔۔

ہنی پلیز چپ کر جاؤ ہم جلدی ڈھونڈ لیں گے حور کو نہیں خان مجھے ابھی آپی چاہیے پتہ نہیں وہ کہاں ہوں گی روتے ہوئے وہ بالاج کے سینے سے لگی تھی بالاج نے دکھ سے دعا کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا چپ کر جاو ہنی میری جان پکا وعدہ آج رات کو حور کو ڈھونڈ لیں گے۔۔۔

دعا نے جلدی سے سر اٹھایا پکا وعدہ وہ سوسو کرتی ہوئی بولی۔۔۔۔

ہاں میری جان پکا تھا چلو تم تیار ہو جانا پتہ ہے نا اکیڈمی جانا ہے۔۔۔۔

نہیں خان جب تک آپی نہیں ملیں گی مجھے سکون نہیں آئے گا پھر مجھ سے پڑھا نہیں جائے گا نا وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تم بہت لاپرواہ اور ڈرامے باز ہو دعا۔۔۔۔۔

افففف آپ بھی نا خان۔۔۔۔۔

ہا ہا میری جان چلو اٹھو فریش ہو جو ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooo

صبح نوال کی آنکھ کھلی تو ساتھ سوئے بازل کو دیکھا اسے بہت غصہ ہے رات کو کیسے اس نے دھمکی دی تھی میں تمہیں ناک کو چنے چبواؤں گی بازل شاہ دیکھنا تم پھر وہ اٹھ کر فریش ہو کر کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔

بازل جب اٹھا تو کمرے سے میں نوال کو نہ پا کر پہلے پریشان ہوا پھر جلدی سے فریش ہو کر باہر چلا گیاماما نوال کہاں ہے۔۔۔۔

ارے بیٹا زرا صبر تو کر لو میری بہو یہی ہے کچن میں ہے اور ناشتہ کر کے تم نوال کو یونی چھوڑ آؤ میں نہیں چاہتی کہ اس کی پڑھائی کا حرج ہو۔۔۔۔

واٹ ماما یونی۔۔۔۔ابھی کل ہی تو شادی ہوئی اور آج یونی۔۔۔۔

آنٹی اسے کہہ دیں میں یونی جاؤں گی میں نے آگے پڑھنا ہے وہ تو ایسے شفق کے ساتھ چپک گئی تھی جیسے کب سے جانتی ہوں۔۔۔۔

کوئی بحث نہیں تم چھوڑ کر آؤ گے۔۔۔

اوکے ماما اس نے نوال کو غصے سے دیکھا تو نوال مسکرانے لگی اسے دیکھ کر پھر سے ناشتہ کرنے لگا جلدی سے باہر آؤ وہ نوال کو کہہ کر چلا گیا۔۔۔

عہ گاڑی میں بیٹھے تو نوال نے بازل کو پکارا۔۔۔

آج مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔

کیوں اب تم کل ہی آئی ہو اور ابھی ہی یاد ستانے لگی

ہاں تو کیا تم اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر آؤ نا تو تمہیں پتا چلے کے کتنی یاد آتی ہے۔۔ آئے بڑے باتیں کرنے والے۔۔۔۔

ارے ارے میری جان تم تم لڑنے پر آگئی ہو اوکے چھوڑ آؤں گا تمہیں میرے ساتھ ہی واپس آنا پڑے گا تبھی لے کر جاؤں گا۔۔۔

نہیں میں کچھ دن رہوں گی۔۔۔

نہیں پھر میں تمھیں لے کر نہیں جاؤں گا۔۔۔

میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔

میں تمہیں جانے نہیں دوں گا۔۔۔

تمھارے بغیر مجھے نیند نہیں آتی پانڈے۔۔

تم نے بھائی سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے رکو گے نہیں۔۔

ہاں تو میں نے کب روک رہا ہوں کہہ تو رہا ہوں ہم ساتھ ہی واپس آئیں گے۔۔

مرو تم۔۔۔۔

مر ہی تو گیا ہوں تم پر۔۔۔۔

یہ تھرڈ کلاس کے ڈائیلاگ کہاں سے سیکھتے ہو لفنگے۔۔۔

جب سے تم ملی ہو خود بخود آجاتے ہیں۔۔۔۔

اف چپ کر بیٹھ جاؤ وہ تنگ ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

وہ یونی پہنچ گئے تھے۔۔۔

نوال دعا کا انتظار کرتی رہی اور دعا نہیں آئی تھی

اسے پتہ تھا گھر میں پریشانی اس وجہ سے نہیں آئی لیکن اسے ابھی حور کے بارے میں پتہ نہیں تھا۔۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

کشش۔۔۔۔

وہ لڑکا پھر سے حور کے پاس آ کھڑا ہوا تھا دیکھیے آپ کے بغیر میرا دل نہیں لگ رہا ہے پلیز اٹھ جائیں ورنہ میں خود کو کچھ کر لوں گا مجھے مزید مت آزمائیں اس نے حور کا ہاتھ پکڑا اور کئی آنسو اس کے ہاتھوں پر گرے تھے۔۔۔۔

رات کو داہم نے بالاج دعا اور ماھی کو بلا لیا تھا وہ سب ہی حور کے پاس کھڑے تھے۔۔۔۔

تم کو حور کہاں سے ملی۔۔۔۔

بالاج نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔۔۔

میں جب آپ لوگوں کے گھر آ رہا تھا تو راستے میں میری گاڑی کے ساتھ ٹکڑا گئی تھی۔۔۔

تو تم نے وہ ڈرامہ کیوں کیا۔۔۔۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ اب آپ لوگوں میں سے کوئی میری حور سے ملے۔۔۔۔

تو اب کیوں بلایا ہے بالاج کو غصہ آرہا تھا وہ لوگ کل سے کتنا پریشان تھے۔۔۔۔۔

جو مجھے کل رات سننے کو ملا تھا وہ آپ لوگوں کو بتانا ضروری ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔

مطلب کہ آپ لوگوں میں سے کسی کو پتہ تھا کہ حور کو برین ٹیومر ہے۔۔۔

واٹ سب کو شاک لگا تھا برین ٹیومر۔۔۔۔

ہاں کل ہی ڈاکٹر نے بتایا کہ وہ اب سیکنڈ لاسٹ سٹیج پر ہلے ابھی سے علاج نہ شروع کیا تو ان کی زندگی کو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔

خان آپی کو کیا ہوا ہے وہ ٹھیک تو ہے نا وہ اٹھ کیوں نہیں رہی۔۔۔

ہنی میری جان وہ کومے میں چلی گئی ہیں جلدی ہی کومے سے باہر آئی گی تم دعا کرنا۔۔۔

آپ کو اپنا وعدہ یاد ہے نا آپ کو کوئی کسی کو نہیں پتہ چلنا چاہیے کہ حور کہاں ہے۔۔۔

ہاں خان مجھے یاد ہے میں کسی کچھ نہیں بتاؤں گی۔۔۔

گڈ میری جان۔۔۔

ماہی تو بس یک تک حور کو دیکھی جا رہی تھی کہاں زندگی لے آئی تھی اسے۔۔۔

تم نے ڈاکٹر سے بات کی یہ علاج شروع کریں۔۔۔

ہاں میں بات کر چکا ہوں علاج آج سے شروع ہو گا لیکن جب وہ ہوش میں آئے گی تو اپریشن تب ہی ہو گا ڈاکٹروں نے بولا ہے تین چار ماہ لگ جائیں گے۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔بالاج بس اتنا ہی کی سکا اسے بھی دکھ تھا جو حور کے ساتھ ہو چکا تھا۔۔۔۔

چلو آؤ گھر چلتے ہیں۔۔۔۔۔

تم حور کا دھیان رکھنا۔۔۔۔

تم لوگ فکر نہ کرو اب حور میری ذمہ داری ہے میں دوسرے لوگوں کی طرح انہیں تکلیفیں نہیں دوں گا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نوال گھر آئی تو بالاج نے بتایا تھا کہ دعا اب نہیں جائے گی وہ اکیڈمی ہی جائے گی نوال کو دکھ تو ہوا لیکن وہ دعا کی کنڈیشن اور گھر کے ماحول کی وجہ سے سمجھ گئے تھے حور کے بارے میں بھی سن کر بازل اور نوال پریشان ہوئے تھے۔۔۔

نوال بھی رات کو واپس چلی گئی تھی ساجدہ اپنی بیٹی کو خوش دیکھ کر مطمئن تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

اگلے دن بالاج دعا کو ابراھیم کے گھر چھوڑ کر گیا۔

ہیلو ابراہیم۔۔۔

او بالاج تم اس وقت یہاں۔۔۔

ہاں میں نے تم سے بات کی تھی نا کہ دعا کو اکیڈمی پڑھانی ہے اس لیے۔۔۔

ابراہیم نے گہری نظروں سے دعا کو دیکھا جو کہ ہلکے پنک کلر کی قمیض اور وائٹ کلر کی شلوار میں گلے میں سٹالر کی طرح دوپٹہ لیے نیلی آنکھیں لمبے بال وہ ایک پرفیکٹ گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔

ہاں ہاں میں دعا کو پڑھا دوں گا دعا کو اس گھر میں آکر تھوڑا عجیب محسوس ہوا تھا دعا نے مضبوطی سے بالاج کا بازو پکڑ لیا۔۔۔

اور ابراہیم نے بسم کر دینے والی نظروں سے دعا کا ہاتھ دیکھا تھا جس سے اس نے بالاج کا بازو پکڑا تھا۔۔

چلو دعا تم بیٹھو میں جاتا ہوں۔۔۔

نہیں خان آپ بھی یہاں رہے نا۔۔۔

لیکن میری جان مجھے آفس جانا ہے۔۔۔

ابراہیم میری ہنی کو ڈانٹنا نہیں ہے اسے میں نے بہت لاڈ سے رکھا ہوا ہے۔۔۔

فکر نہ کرو بالاج اسے تم سے زیادہ پیار دوں گا ایک دفعہ آجائے میرے پاس وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا کیا مطلب۔۔۔

ہاں۔۔۔مطلب یہ کہ میں بھی لاڈ سے ہی پڑھاؤں گا۔۔۔

خان۔۔۔۔۔۔

دعا پلیز تم اپنے خان کی بات نہیں مانوں گی کیا۔۔۔

مانو گی نا آپ کی بات وہ منہ بناتے ہو اس کا بازو چھوڑ کر صوفے بر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

میں یہ نہیں کہوں گا کہ تم دعا کا خیال رکھنا بس میں یہ کہوں کہ تم اپنا خیال رکھنا بہت سر کھاتی ہے۔۔۔

اور اچھے سے پرھانا اگر کوئی بھی بات ہوئی مجھے کال کر دینا۔۔

اوکے بالاج جاؤ بھی ورنہ وہ ایسے ہی منہ بناتے ہوئے تمہیں دیکھتی جائے گی۔۔۔

ہاہا بالاج بھی مسکراتا ہوا چلا گیا۔۔۔

چلو دعا کہاں سے سٹارٹ کریں۔۔۔

آج نہیں پڑھنا سر آج ہم اپنا انٹرویو دیتے ہیں وہ صوفے پر اپنے پاؤں رکھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

اچھا پوچھو کیا پوچھنا ہے۔۔۔۔

سر آپ اتنے بڑے گھر میں اکیلے رہتے ہیں آپ کو ڈر نہیں لگتا کیا اس نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

نہیں مجھے ڈر نہیں لگتا میں اسی میں خوش ہوتا ہوں اور بہت جلد میرے پاس کوئی آجائے گا جس سے اس گھر میں رونق آجائے گی۔۔۔

کون دعا نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

وہ بعد میں پتہ چل جائے گا۔۔۔۔

آپ کی شادی ہوئی تھی کیا آپ کی بیوی کہاں ہے۔۔۔۔

ابراہیم کا دل بیٹھا تھا بیلا کے ذکر پر۔۔۔۔۔

میری بیوی اب اس دنیا میں نہیں رہی۔۔۔۔

او سو سوری سر آپ دکھی نہ ہو میں آگئی ہوں دیکھنا اس گھر میں دو گھنٹے رونق لگے گی۔۔۔۔

ہا ہا وہ قہقہ لگاتے ہوئے اپنی ہی بات پر ہنسی تھی وہ ابراہیم کو لگا اس کے ہنسنے اس وحشت زدہ حویلی رونق آگئی ہے خوشیاں بھر گئی ہوں۔۔۔۔

وقت بہت جلد گزر رہا تھا پلک جھپکتے تین مہینے گزر گئے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔

دانش ابھی بھی بیا کا اچھے سے خیال رکھ رہا تھا اور بیا اپنے پرانے عاشق اسد کے ساتھ شادی کے پلان بنا رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس بچے کے بدلے دانش سے دو کروڑ لینے والے تھی جو کے بیا اور اسد کی زندگی گزارنے کے لیے بہت تھا۔

وہ بس ایک دفعہ بچہ ہونے کا انتظار کر رہی تھی تاکہ دانش کو بلیک میل کر سکے۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ان تین مہینوں میں کوئی ایسا دن نہیں تھا کوئی ایسی رات نہیں تھی کہ داہم اپنی حور کے اپنی کشش کے پاس نہ گیا ہو جس کے چہرے پیار کشش جیسے نور تھی اور داہم بے ساختہ اسے کشش نام دے گیا آج رات وہ پھر آیا تھا آج بھی اپنی حور کو ایسے ہی لیٹا دیکھ کر ضبط سے آنکھیں لال ہوئی تھی۔۔۔

حور ایک دفعہ آپ اٹھ جائیں دیکھنا جتنا مجھے تنگ کر رہی ہے نا دیکھنا اس سے ڈبل آپ کو تنگ کروں گا کہ اب مجھے ڈانٹیں گے غصہ کریں گی لیکن میں باز نہیں آؤں گا۔۔

وہ کیا کیا باتیں کرتا جا رہا تھا اسے کچھ معلوم نہیں تھا وہ تو عاشق تھا اپنی سانولی سی حور کا اور ایک عاشق کیا باتیں کر سکتا ہے۔۔۔۔

میں ابھی جا رہا ہوں لیکن میں آؤں گا اور پلیز جلدی سے اٹھ جائیں مجھ میں اور ہمت نہیں کہ آپ سے دور رہ سکوں وہ اس کے ہاتھ کی پچھلی سائیڈ پر بوسہ دے کر چلا گیا۔۔۔۔

حور کی انکھوں سے آنسو نکل کر تکیے میں جذب ہوئے تھے وہ سن سکتی تھی لیکن حرکت نہیں کر سکتی تھی وہ سب کی باتیں سنتی تھی دعا ماہی کتنی کتنی دیر اسے آکر باتیں کرتے تھے لیکن حور کو کوئی جواب یا حرکت نہ دیکھ کر وہ دکھ سے چلی جاتی تھی۔۔۔

ڈاکٹر نے امید دی تھی وہ جلدی سے ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooo

اف دعا تم نے ان تین مہینوں میں میرا سر کھا دیا ہے بہت تنگ کرتی ہو تم۔۔۔۔

ابراہیم واقعی دعا سے تنگ آگیا کبھی اس کی اوٹ پٹانگ حرکتیں کبھی آؤٹ پٹانگ باتیں اف پتہ نہیں بالاج تمہیں کیسے جھلتا ہے۔۔۔۔

وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں نا اسی لیے مجھے جھیل لیتے ہیں آپ تھوڑی پیار کرتے ہیں جو میری باتیں جھیل سکے وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

میں بھی تم سے بے حد پیار کرتا ہوں دعا وہ آہستہ سے بولا۔۔۔

کچھ کہا آپ نے۔۔۔

نہیں۔۔۔

خان ابھی تک مجھے لینے نہیں آئے میں اکیلی چلی جاتی ہوں یہ دو گھر چھوڑ کے ہی تو ہمارا گھر ہے۔۔۔

اوکے چلی جاؤ دھیان سے جانا۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے چھٹی مل گئی وہ خوش ہوتے ہوئے نکل گئی۔۔۔۔

بالاج نے نے کہا تھا جب تک میں نہ آؤں گھر نہ جایا کرو لیکن وہ سنتی ہی کب تھی۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ان تین مہینوں میں نوال نے تو بازل کو ناکوں چنے چبوا دیے تھے آج نوال نے گھر جانا تھا اور بازل نے کہا تھا کہ وہ اسے گھر لے کر جائے گا لیکن وہ تو اپنے دوستوں میں مگن تھا۔۔۔۔

نو بج چکے تھے لیکن بازل نہیں آیا تھا اسے اتنی دفعہ کال کر چکی تھی لیکن وہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا وہ اپنی ہی سوچوں میں مگن تھی غصے سے بازل کو سوچ رہی تھی۔۔اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ بازل نے اس کے گرد بازو حائل کیے وہ چونک کر جلدی سے پیچھے ہونے لگی تو بازل نے مزید اسے خود میں قید کیا تھا۔۔۔۔

میرا پانڈا میرا انتظار کر رہا ہے کیا۔۔۔

خوش فہمی ہے تمہاری وہ جلدی سے بولی۔۔۔

اچھا چلو میں تو کہنے لگا تھا کہ آو تمہیں تمہارے گھر لے جاؤں لیکن اب رہنے دو۔۔۔

مجھے ابھی جانا ہے ایک تو تم پہلے ہی لیٹ آئے ہو اب نکھرے دکھا رہے ہو نوال نے چبا چبا کر کہا۔۔۔

پہلے کہو آئی لو یو بازل۔۔۔

میں نہیں جا رہی اپنے گھر اپنا منہ دھو کے آئی اور جلدی سے بستر میں گھس گئی میں خود کل گھر چلی جاؤں گی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooooo

رات کے نجانے کون سا پہر تھا کہ بالاج کو خواب آیا تھا کہ وہ ننگے پیر بھاگتا جا رہا تھا اور دعا اس کے آگے آگے جاتی جا رہی تھی۔۔۔

دعا رک جا اور رک جاؤ دعا۔۔۔

نہیں خان وہ مجھے بلا رہا ہے میں آپ سے دور جا رہی ہوں دعا نے مسکرا کر کہا۔۔۔

نہیں دعا تم میری ہو۔۔۔۔

نہیں خان میں اس کی ہوں۔۔۔

بالاج کا سانس پھول گیا تھا لیکن وہ دعا تک نہیں پہنچ رہا تھا۔۔۔

دعا میری جان رک جاؤ لیکن دعا دھوئیں میں غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔

دعا بالاج دعا کا نام لیتا اٹھا تھا پورا جسم پسینے میں بھیگا ہوا تھا اس نے جلدی سے دعا کو دیکھا جو آج بھی اس سے چپک کر سوئی ہوئی تھی میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گا دعا تم صرف میری ہو جو کوئی تمہیں مجھ سے چھینے گا میں اسے مار دوں گا۔۔۔۔

بالاج دعا کے ماتھے پھر بوسہ دے کر نیند کے وادیوں میں چلا گیا۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ماہی پانی پینے کچن میں جا رہی تھی بیا کے روم کے پاس گزر رہی تھی کہ اسے بیا کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

اسد تم ٹینشن مت لو جیسے ہی یہ بچہ پیدا ہو گا میں اس کے بدلے دانش سے دو کروڑ مانگو گی اور یہ خانوں کی اولاد ہے مجھے یقین ہم وہ اسے لے لے گا۔۔۔

ہاں پھر میں اس سے طلاق لے کر تمہارے پاس آجاؤں گی پھر تم مجھ سے شادی کرو گے نا۔۔

ماہی کو تو پہلے ہی بیا کی خقیقت پتا تھی ایک ماں ایسے بھی کر سکتی ہے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی بہت جلد بیا بی بی تمہاری حقیقت گھر والوں کے سامنے لاؤں گی اور یہ کہہ کر کمرے میں چلی گی بیا کے ڈلیوری کے دن بھی قریب تھے۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooo

نوال صبح اٹھی تو خود کو بازل کے حسار میں پایا اس نے اس کی گرفت سے نکلنا چاہا لیکن وہ اٹھ ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

بازل پلیز مجھے چھوڑو۔۔

کیوں چھوڑو وجہ۔۔۔

کیوں کہ مجھے جانا ہے واشروم۔۔ صبح کو گئی ہے۔۔۔

مگر میری تو ابھی صبح نہی ہوئی میری جان۔۔جب اتنی پیاری نرم نرم سی بیوی سینے سے لگ کر سوئے تو کون کمبخت صبح ہونے کا انتظار کرتے کا بازل نوال کے کان میں سرگوشی سے بولا۔۔۔

بازل پپ۔پلیز چھوڑوں تم مجھے گینڈے کہی کے۔۔۔

کیا۔میں تمھیں کہاں سے گینڈا لگتا ہو میری پانڈے۔۔۔

کیا مطلب کہاں سے لگتا ہو۔۔گینڈے اتنا بھاری ہاتھ رکھا ہے مجھ پھر ہٹاؤ اسے ورنہ توڑ دونگی۔۔۔۔

ہاہاہاہا اب بھاری بیوی پھر بھاری ہاتھ رکھنے میں کیا حرج ہے میری پانڈے۔۔۔۔

تمھیں میں نے کتنی مرتبہ کیا ہے بازل پانڈے نہ بولا کرو وہ چیخی تھی۔۔۔۔

شش۔۔آرام سے میں نے بھی تمھیں کتنی بار بولا ہے میں پانڈے ہی بولونگا۔۔۔۔

تمھاری تو۔۔وہ ابھی کچھ بولتی بازل نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر لیا۔۔کمرے کی معنی خیز خاموشی میں دونوں کی سانسوں کی آوازیں تھی۔۔کچھ دیر بعد بازل پیچھے ہوا نوال کے سرخ چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

تم نہ بہت برے ہو بازل۔نوال اپنے سرخ ہونٹوں پھر زبان پھیرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

میری جان تمھاری چپڑ چپڑ بند ہوتی اس لیے سوچا ایسے ہی چپ کروا لو۔۔۔

بدتمیز چھچھوڑے بس یہی کام اتا ہے تم کو وہ جلدی سے اٹھ کر واش روم میں بھاگی تھی۔۔۔

تو بیگم تم بھی یہ کام کر لو یقین کرو بہت مزہ آئے گا اور میں بہت خوش ہوں گا وہ اس بات بولتا مزید نوال کو تپا گیا تھا۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

بابا جی وہ لڑکی کب میری ہوگی۔۔۔۔

بیٹا تم بس وہ چلہ جاری رکھو جو میں نے تمہیں دیا تھا بس کچھ دنوں بعد وہ ایک رات آئے گی جس سے تم خاص وظیفہ دوں گا وہ لڑکی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہاری ہو جائے گی۔۔۔۔

بابا جی آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔۔

ابراہیم پتر تو میرے بیٹے کی طرح ہے کیا ہوا جو میں نے اپنا سارا خاندان کھو دیا لیکن تجھ میں اب مجھے اپنے بیٹے کا چہرہ نظر آتا ہے اسی لیے تیری مدد کر رہا ہوں۔۔۔

بابا جی اس چلے کے بعد آپ سے ملنے آؤں گا۔۔۔

ہاں جاؤ آج کی رات اس کے شوہر پر حملہ کرو تاکہ وہ اس سے دور رہے آئی سمجھ۔۔۔

جی بابا جی ابراہیم اس بابا کے ہاتھ چوم کر چلا گیا پیچھے وہ بابا پھر سے اپنے عمل شروع کر چکا تھا۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooo

ماما نوال کہاں ہیں۔۔۔۔

بیٹا وہ تو یونی کے لیے تیار ہو رہی ہے۔۔۔۔

کیوں ماما اسے کہیں کہ وہ میرے لیے ناشتہ بنائے۔۔۔۔

کیا میں ناشتہ بناؤں وہ پیچھے سے آتے جلدی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

ہاں تم اچھی بیوی ہو نا اتنے خوبصورت موٹے موٹے ہاتھ ہیں تمہارے تو ان خوبصورت ہاتھوں سے میرے لیے ناشتہ بنانے کی زحمت کر لو تم بھی بازل نے معصومیت سے کہا تمھارے گلا نہ دبا دوں میں ان موٹے موٹے ہاتھوں سے میں نہیں بنا رہی کیا کر لوگے۔۔۔۔

افففف تم دونوں ہمیشہ بچوں کی طرح لڑتے ہی رہنا۔

دیکھ رہی ہے ماما یہ آپ کی بہو میرا گلا دبائے گی یہ نہی چاہتی میں آپ کو دادی بناؤ۔۔۔

بازل۔۔نوال سرخ چہرے سے بازل کو بولی۔۔۔

ہاہاہاہا بیٹا شرم کرلو ماں کے سامنے ہی تھوڑے باز آجاو میری معصوم بہو کو تنگ نہ کیا کرو۔۔۔۔

آنٹی یہ تنگ کر رہا ہے مجھے جانا ہے یونی مجھے دیر ہو رہی ہے وہ منہ بناتے ہوئے شفق کے گلے لگی تھی بس یہی ایک ہتھیار تم کو مل گیا ہے ماما ناشتہ دے دے نا مجھے بھی ورنہ یہ تو مجھے بھوکا ہی مارے گی۔۔۔

اچھا نوال تم بیٹھو میں ناشتہ بھجواتی ہوں۔۔۔

جی آنٹی نے وہ منہ سے زبان نکال کر بازل کو تنگ کرنے لگی۔۔۔

تم بہت بگڑتی جا رہی ہو پانڈے ایک دفعہ میرے ہاتھ آجاو دیکھنا کیسے سیدھا کروں گا۔۔۔۔

آہی نہ جاؤں تمہارے ہاتھ آئے بڑے سیدھا کرنے والے۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

داہم پھر سے حور کے پاس آیا۔۔۔

حور پلیز اٹھ جائیں تین مہینے سے زیادہ ہو گیا ہے کب تک آپ مجھے تڑپائیں گی دیکھنا گن گن کے بدلے لوں گا آپ سے آپ کو کیا ضرورت ہے گھر سے نکلنے کی اگر میری جگہ کوئی اور ہوتا اور آپ کو لے جاتا تو میں آپ کو پھر سے کھو دیتا۔۔۔۔

آپ نے ایسا کیوں کیا آپ نے ایک دفعہ بھی میرا نہیں سوچا وہ تو عاشق بنا باتیں کیے جا رہا تھا لیکن سننے والے تو کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔۔

آئی لو یو حور۔۔۔۔

U r only mine my love hoor

وہ کرسی سے ہی ٹیک لگا کر سے کرسی کی پشت پر لگا دی۔۔۔

لیکن وہ حور کے ہاتھ میں ہوئی ہلکی سی حرکت کو دیکھ نہیں سکا تھا اگر دیکھ لیتا تو جی اٹھتا۔۔۔

داہم حور کو زندگی کی طرف واپس لے آیا تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooo

رات کو دعا پھر سے بالاج کے سینے سے لگی تھی ایک دم سے اس کی آنکھ کسی ڈر کی وجہ سے کھلی تھی اس نے بالاج کی طرف دیکھا تو اس کے چیخ نکلی تھی۔۔۔

اہہہہہہ۔۔۔۔۔۔اتنی زوردار چیخ سے بلاج بھی اٹھ گیا۔۔

کہ۔۔کیا ہوا دعا وہ اس کے قریب جانے لگا تو دعا بالاج سے دور بھاگ رہی تھی۔۔۔

خان خان مجھے بچائیں مجھے بچائے وہ بالاج کے سامنے ہی اپنے خان کو آوازیں دے رہی تھی۔۔۔

دعا میں ہی ہوں تو خان ہوں۔۔۔

نن۔۔۔ن۔۔۔۔۔نہیں نہیں آپ خان نہیں ہو کوئی ہے مجھے بچائے

اس نے باہر بھاگنا چاہا ڈر سے اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں وہ بھاگ بھی نہیں پا رہی تھی۔۔

اسے بالاج کا چہرہ نہیں کسی اور ہی مخلوق کا چہرہ نظر آرہا تھا جو کہ بے حد ڈرونا تھا۔۔۔

وہ باہر بھاگی تو دعا کا شور سن کر ماہی دانش ساجدہ بھی باہر آگئے تھے۔۔۔

اہہہ۔۔چھوڑو چھوڑو مجھے خان خاننن۔۔۔

بالاج جو اس کی طرف جانے لگا تو دعا ڈر کر ماہی کے پیچھے ہو گی۔۔۔

ماہی ماہی بچاؤ مجھے یہ مجھے مار دے گا اس نے بالاج کی طرف اشارہ کر کے کہا۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ دعا میں تمہیں کیوں ماروں گا۔۔۔

کیونکہ آپ میرے خان نہیں ہیں۔۔۔

۔دعا یہ بالاج بھائی ہی ہے ماہی نے بھی سمجھایا۔۔۔

نہیں آپ لوگوں کو نظر نہیں آرہا یہ کتنا ڈرونا آدمی ہے یہ مجھے مار دے گا آپ سب کو بھی مار دے گا جاؤ جاؤ یہاں سے وہ جزباتی ہوتی چیخی تھی۔۔۔

ماہی نے بالاج کو اشارہ کیا تو بالاج نے زبردستی پکڑ کر اس کی نس دبائی تھی جس سے وہ بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ کیا ہو گیا ہے میری بچی کو حور ہے اس کا کوئی ہوتا ہے پتہ نہیں ہونے کہ یہ میری بیٹی ساجدہ تو رونے لگی تھی۔۔

خالہ آپ پریشان نہ ہو میں ہوں نہ میں سب ٹھیک کر دوں آپ جائے آرام کریں۔۔۔

بالاج دعا کو کمرے میں لٹا کر ماہی کے روم میں گیا تھا ماہی یہ سب کیا ہوا ہے۔۔۔

بالاج بھائی جس کا ڈر تھا نا وہی وہ مجھے پکا یقین کے دعا پر جادو ہو رہا ہے اور آج آپ پر حملہ کیا گیا تاکہ دعا آپ سے دور رہیں آپ کے چہرے میں ایسے کوئی اور ڈرونا چہرہ نظر آرہا تھا اس لیے وہ ڈر رہی تھی۔۔۔

ماہی کون کر رہا ہے ایسا مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں وہ بہت پریشان ہوا تھا۔۔۔۔

ایسے ہی ہوتا رہا تو دعا مجھ سے دور ہو جائے گی۔۔۔

نہیں بالاج بھائی میں کچھ کرتی ہوں میں آپ فکر مت کریں بالاج بھی سر ہلاتا ہوا کمرے میں چلا گیا جہاں دعا ہوش حواس سے بیگانہ سوئی ہوئی تھی۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooo

نوال نے آج پہلی دفعہ اپنے پسند کا پاستہ بنایا تھا لیکن وہ بازل کو پسند نہیں تھا میری طرف سے بھاڑ میں جائیں میں تو کھاؤں گی۔۔

ماما میرے لیے کیا بنایا آپ کی بہو نے۔۔

میری بہو نے میرے لیے تمہارے پاپا کے لیے اور اپنے لیے پاستہ بنایا ہے اور تمہارے لیے رضیہ نے بریانی بنائی ہے وہ تم کھانا۔۔۔

ارے بریانی بھی اپنی بہو سے بنواتی نا۔۔۔

میری بہو کیوں بنائے اس نے پاستہ بنایا ہے اتنا بہت ہے میں اپنی بہو سے کوئی کام نہیں کرواؤں گی۔۔۔۔

ماما آپ میری دشمن بنتی جا رہی ہے وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کیونکہ میری بہو تم سے بھی لاڈلی بن چکی ہے۔۔۔۔

ماما یہ اچھا نہیں ہے۔۔۔۔

ہاہا میری پیاری آنٹی اس نے شفق کے دونوں گالوں پر بوسہ دیا اور کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

وہ کوئی بھی موقع نہیں چھوڑتی تھی بازل کو تنگ کرنے کا اور شفق بھی اپنی بہو کے ساتھ مل جاتی تھی بازل بھی خوش تھا کہ نوال یہاں خوش ہے وہ بے حد پیار کرتا تھا نوال سے۔۔۔۔

بیٹا آج نوال کو شاپنگ پر لے جانا جب سے یہ تم ایک دفعہ بھی لے کر نہیں گئے۔۔۔

اوکے ماما لے جاؤں گا آپ کی بہو کو۔۔۔

تم کیوں جلس ہو رہے ہو۔۔۔۔

ہاں تو نہ ہوں کیا اس نے آتے ہی میری ماما مجھ سے چھین لی ہے۔۔۔۔

میں تمہاری ہی ماما ہوں تم کبھی نہیں سدھر سکتے۔

اور جو سدھر جائے وہ بازل تو نہ ہوا نہ ماما ہاں میرا بچہ شفق نے پیار سے بازل کر ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooo

ماہی نے جلدی سے اپنا موبائل ریکارڈ آن کیا اور بیا کے پاس چلی گئی۔۔۔۔۔

ہیلو بیا۔۔۔

ہیلو ماہی تم آج میرے کمرے میں خیریت تو ہے نا بیا مسکراتے ہوئے اٹھی۔۔۔۔

مجھے تم سے بات کرنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے مجھے تمہاری ساری حقیقت پہلے ہی حور بتا چکی تھی لیکن تم اس قدر گھٹیا نکلو گی کے اپنے ہی بچے کو تم بیچنے کی بات کر رہی ہو۔۔۔۔

واٹ دا ہیل کیا بکواس ہے یہ بیا بھی غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

بکواس میں نہیں تم کر رہی ہوں میں نے تمہاری ساری باتیں سن لی تو جو تم اپنے دوست اپنی یار کے ساتھ کر رہی تھی کیوں کیا تم نے ایسا بیا دانش تم سے اتنا پیار کرتا تھا۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooo

اووووو۔۔۔تو تمہیں پتہ چل گیا لیکن کیا ہے نہ ماہی ڈارلنگ تمہاری باتوں پر کوئی یقین نہیں کرے گا نا جیسے اس بچاری حور کی باتوں پر کسی نے یقین نہیں کیا تھا تو تمہاری باتوں پر کون کرے گا۔۔۔۔

میں بتاؤں گی سب کو کہ تم نے واجد انکل سے بدلہ لینے کے لیے اور پیسوں کے لیے دانش سے شادی کی تھی۔۔۔۔۔

ہاہا ڈارلنگ ماہی تم مجھے بچی سمجھتی ہو کیا ہاں میں نے اس بڈھے سے بدلہ لینے کے لیے دانش سے شادی کی تھی پیار تو دور کی بات میرا بس چلے تو اس گھر کی ایک ایک فرد کو موت دوں اپنے ہاتھوں سے

۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔بیا میں تمہاری جان لے لوں گی اگر اس گھر کے ایک بھی فرد کو تم نے کچھ کہا تو۔۔۔۔۔۔

تم نے واجد انکل کو مارنے کی کوشش کی لیکن وہ بچ گئے افسوس ماہی نے اسے اور جذباتی کرنا چاہا اور وہ آج قسمت کی ماری اپنے راز کھولتی جا رہی تھی۔۔۔

ہاں میں نے مارنے کی کوشش کی تھی اس بڈھے کو اس سے اپنے باپ کا بدلہ لینا تھا اس لیے میں اسے مارنے کی کوشش کی اور الزام اس کالی پر لگا دیا اور دانش بیچارا میرے پیار میں پاگل اپنی بچپن کی دوست کو نہیں پہچان سکا اور وہ کم عقل کانوں کا کچا میری باتوں پر یقین کرتا رہا اور حور کو بے عزت کرتا رہا۔۔۔

اف تم سوچ نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوئی تھی جب جب حور کی بےعزتی ہوتی تھی اس نے مجھے تھپڑ مارا تھا اور کہا تھا کہ میں دانش کی

زندگی سے نکل جاؤں وہ اپنے دوست کی زندگی برباد نہیں ہونے دے گی۔۔۔۔۔

اور باہر کھڑا دانش شروع سے ساری باتیں سنتا زلزلوں کی زد میں تھا۔۔۔

بیا۔۔۔۔۔۔اس کے پیروں سے زمین کھسک گئی تھی اور پتہ ہے کہ وہ بچہ بھی میں نے خود مارنا چاہا تھا بلکہ وہ ہلکے ڈوز والی میڈیسن میں نے خود ہی لی تھی لیکن حور پر الزام لگا دیا۔۔۔۔

بیچ حور بیچاری کی نہ شکل اچھی ہے نہ قسمت لیکن ماہی کون بتائے گا یہ سب دانش کو تو وہ پاگل ہے مجھ سے بے حد پیار کرتا ہے کسی کی بات ہی نہیں سنتا کسی کی بات پر یقین نہیں کرتا۔۔۔

بیا۔۔۔دانش نے دھڑام سے دروازہ کھول کر چیخا تھا کہ ایک دفعہ دونوں ہی اپنی جگہوں سے اچھلی تھی۔۔۔

دد۔۔۔۔دانش بیا کی زبان لڑکھڑائی تھی دانش نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ایک زوردار تھپڑ بیا کے منہ پر مارا تھا۔۔۔

بے غیرت لڑکی تم سے میں نے بے انتہا پیار کیا تھا اور تم نے یہ سب کیا کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔نہیں دانش وہ سب۔۔۔

کیا سب ہاں کیا سب میں خود تمہارے سچائی اپنی کانوں سے سن چکا ہوں دانش کا دل چاہ رہا تھا وہ بیا کو کھڑے کھڑے قتل کر دے تمہارے کالے کارنامے میں اپنے کانوں سے سن چکا ہوں۔۔۔۔

سن لیے تو اچھا ہوا میں بھی تم جیسے آدمی کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی جسے اپنے ہی رشتوں پھر یقین نہیں تھا وہ بھی صرف میرے لیے بیا کی برداشت بھی ختم ہوئی تھی وہ بھی بول پڑی تھی۔۔۔

مجھ جیسے آدمی۔۔۔۔

ہاں تم جیسے آدمی جو اپنی دوست کا نہ ہو سکا کانوں کا کچا اور تم سے پیار تو میں نے کبھی کیا ہی نہیں تھا میں صرف اور صرف اپنے باپ کا بدلہ لینے کے لئے تم جیسے انسان سے شادی کی تھی اسی لیے یہ سب ڈرامہ کیا۔۔۔۔۔

جیسا باپ ویسا بیٹا باپ نے شریف بندے پر الزام لگا کر اسے موت کے منہ میں پہنچا دیا اور تم بھی اپنے باپ جیسے نکلے حور کو پتہ نہیں کہاں مرنے کے لیے چھوڑ آئے ہو۔۔۔۔۔

یہ سننا تھا کہ دانش نے غم اور غصے سے ایک اور تھپڑ مارا تھا جو کہ بیا کو زور کا لگا تھا بالاج دعا ساجدہ بھی کمرے میں آچکی تھی وہ بھی سب سن چکی تھی۔۔۔۔

اتنے زور کا تھپڑ پڑا تھا کہ بیا نیچے گرے تھی اور اس پیٹ میں درد اٹھا تھا۔۔۔۔۔

اہہہہ۔۔۔بیا زوروں سے چیخ تھی۔۔۔۔۔

ساجدہ جلدی سے آگے بڑھی تھی ان کے خاندان کا وارث تھا وہ کیسے مرنے کے لیے چھوڑ دیتی۔۔۔۔۔

میں اس بے غیرت لڑکی بے وفا لڑکی کو ہاتھ تک نہیں لگانا چاہتا میری طرف سے مرے جئے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ یہ کہہ کر چلا گیا۔۔۔۔

بالاج جلدی سے اسے اٹھایا اور ہاسپٹل کے لیے نکل گیا۔۔۔

دانش تیز تیز قدم اٹھاتا گاڑی میں بیٹھا اور سڑکوں پر نکل گیا اس میں ہمت نہیں تھی کہ اپنے گھر والوں کا سامنا کرنے کی اس نے حور کو کتنا کچھ سنایا تھا۔۔۔

دانش میری بات کا یقین کرو وہ بیا ٹھیک لڑکی نہیں ہے وہ تمہیں دھوکہ دے رہی ہے۔۔۔۔۔

دانش کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔۔۔۔۔۔

دانش تم تو میرے دوست تھے نا۔۔۔۔۔۔

میرے ساتھ ایسا نہیں کرو دانش میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں اس کی آنکھوں کے سامنے پانی کی وجہ سے دھندلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

دانش پیار کرتی ہو مجھے طلاق مت دو میں مر جاؤں گی اس سے گاڑی کا بیلنس بگڑا تھا اور سامنے درخت پر جا لگی تھی۔۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔۔۔۔کی آواز سے وہاں ہر طرف شور تھا۔۔۔

دانش کے منہ سے جو آخری لفظ نکلا تھا وہ حور تھا۔۔۔۔

ooooooooooooooooo

میری حور پلیز اٹھ جائیں کتنا ستا رہی ہے آپ مجھے کیا آپ کو مجھ پھر ذرا ترس نہی آتا کیا آپ کو میری محبت نہی دکھتی پلیز اٹھ جائے چار مہینوں سے میں بدتمیز لفظ سننے کو ترس گیا ہو مجھے اور نہ ترساو میری شہزادی اٹھ جاؤ ایک دفاع مجھے پکارو۔۔۔پلیز داہم روتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

حور کے جسم کو ایک جھٹکا لگا تھا داہم جو اس کے پاس بیٹھا تھا اسے جھٹکے کھاتے دیکھ کر جلدی سے باہر بھاگا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر ڈاکٹر دیکھے حور کو کیا ہوا ہے ڈاکٹر بھی جلدی سے آگے آئے تھے داہم پلیز آپ باہر جائیں جلدی ہم چیک اپ کرتے ہیں۔۔۔۔۔

داہم جلدی سے باہر گیا تھا۔۔۔

حور کے جسم کو جھٹکے لگنا بند ہو چکے تھے ڈاکٹروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تو مسکرا دیے اور باہر چلے گئے۔۔۔۔

ڈاکٹر حور کیسی ہے داہم پریشانی سے بولا تھا۔۔۔۔

برخودار چار مہینے ہونے والے ہو تم اپنے اس پیشنٹ کو زندگی کی طرف لے آئے اور مبارک ہو حور کومے سے باہر آچکی ہے تم ان کے گھر والوں کو بلا سکتے ہوں۔۔۔۔۔

کیا سچ میں حو۔حور کک۔کومے سے باہر آگئی ہے گیا ہے۔۔۔

داہم سے خوشی سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن ابھی وہ بے ہوش ہے صبح تک ہوش میں آجائے گی تھینک یو

تھینک یو ڈاکٹر صاحب میں بہت خوش ہوں حور کو حوش آگیا ہے میں

شکرانے کے نوافل ادا کر کے آتا ہوں وہ خوشی سے رونے لگ گیا تھا اس نے اس وقت کئی نوٹ حور کے سر سے وار کر غریبوں میں بانٹے تھے۔۔۔

اسلام وعلیکم کاکا۔۔۔۔

وعلیکم اسلام کیسے یاد کیا بچے۔۔۔

کاکا میں آپ کو پیسے بھیجتا ہو دس بکرے ضبح کر کے میری طرف سے صدقے میں دے دیں۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا میں دے دونگا۔۔۔

یہ میری حور کے ہوش میں آنے کا صدقہ ہے میں اب ہر روز آپ کا صدقہ دوں گا تاکہ کوئی بھی مشکل آپ تک نہ آسکے میری حور۔۔دا ہم

نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور وضو کر کے مسجد میں نوافل ادا کرنے چلا گیا۔۔۔۔

داہم نماز ادا کر کے سجدے میں بیٹھا رو پڑا۔۔۔۔

یا اللہ بیشک تو رحیم اور کریم ہے تیرے در میں کوئی کمی نہی ہے یا اللہ میں تیرا لاکھ لاکھ شکر کرتا ہو میری حور کو زندگی بخشی تو نے یا اللہ میں تیرا شکر گزار بندہ ہو کئی آنسو ٹوٹ کر داہم کی داڑھی میں جذب ہوئے تھے۔۔۔یااللہ اسے میری نصیب میں لکھ دیں اسے میرا بنا دیں میں تیری بنائی ہوئی بندی کو تجھ سے بھیک میں مانگا ہو یا اللہ مجھے میری حور دے دیں یا اللہ اس کے دل میں میرے لیے محبت بھر دیں اسے میرا نصیب بنا دے میں تیری اس بندی پر دل و جان سے فدا ہو یا اللہ اسے میری نکاح میں دے دیں میں تجھ سے مانگتا ہوں۔۔داہم دعا مانگتے مانگتے

رونے لگا۔۔مسجد میں بیٹھے سارے لوگ مڑ مڑ کر داہم کو دیکھ رہے تھے مگر داہم تو اپنے رب سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

دعا مانگ کر وہ اٹھا اپنے آنسو صاف کرکے بالاج کو کال کرنے باہر چلا گیا۔۔۔

oooooooooooooooooo

لوگ دانش کو اٹھا کر ہاسپٹل دے گئے تھے اسے کوئی ہوش نہیں تھا۔۔۔

اسلام وعلیکم بالاج بھائی۔۔۔

وعلیکم اسلام کیسے ہو داہم حور کیسی ہے۔۔۔۔

بب۔بالاج بھائی میری حور کومے سے باہر آگئی وہ خوشی سے ہلکلاتے ہوئے بولا۔۔۔

کیا سچ میں بالاج خوشی سے چیخا تھا۔۔۔

جی بالاج بھائی جلدی سے آجائے آپ۔اور دعا بھابھی ماہی کو ساتھ لیتے آئے میری حور آپ سب کو دیکھ کر بہت خوش ہوگی۔۔۔

ٹھیک ہے ہم آتے ہے۔۔بالاج داہم سے بات کو کے دعا،ماہی اور ساجدہ بیگم کو بتانے چلا گیا۔۔۔

ہنی میری جان۔۔۔

جی خان۔۔۔۔

میری جان جلدی کرو ہمیں حور کے پاس ہوسپیٹل جانا ہے ماہی تم بھی تیار ہو جاؤ۔۔۔۔

کیوں۔خان میری آپی ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔۔۔

میری ہنی تمھاری آپی بلکل ٹھیک ہے وہ کومے سے باہر آچکی ہے۔۔۔۔۔

کک۔کیا خان سچی دعا خوشی ہے بالاج کے گلے گئی۔ماہی کی آنکھون سے آنسو نکلے تھے خوشی کے مارے۔۔۔

خان جلدی کریں مجھے آپی کے پاس جانا ہے۔۔۔۔۔

میری جان چلتے ہے بالاج دعا اور ماہی کو حور کے پاس لے گیا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooo

جس ہاسپٹل میں بیا تھی اسی ہاسپٹل میں دانش کو بھی لے کر آیا گیا تھا۔۔بالاج کو اس کے دوست نے کال کرکے دانش کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں بتایا دانش کو ہوسپٹل بھی بالاج کا دوست ہی لایا تھا۔۔۔۔

میں ہوسپیٹل جا رہا ہو واپس دانش کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے مجھے جانا ہو گا تم دونوں حور کے پاس رہو میں پھر ملنے آونگا اس سے۔۔۔۔۔

خان یہ کیا ہو رہا ہے دانش بھائی کا ایکسیڈنٹ۔دعا ماہی دونوں رونے لگی۔ہنی رو مت اللہ پاک کی آزمائش ہے اپنا خیال رکھنا ماہی تم بھی میں چلتا ہو۔۔۔۔

بالاج دانش کی طرف چلا گیا تھا سب لوگوں پر آزمائش تھی حور پر سے آزمائش ختم ہونے والی تھی۔۔۔۔

حور آپی آٹھ کیوں نہیں رہی ماہی۔۔۔

دعا یار حور ابھی بے ہوش کے نا وہ صبح تک ہوش میں آجائے گی۔۔

بس جلدی سے حور آپی ہوش میں آجائیں میں نے ان سے بہت ساری باتیں کرنی ہے اور میں نے ناراض بھی مجھے کیوں ہمیں چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔۔

ہاں مجھے بھی بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔۔۔۔۔

داہم کا تو بس نہیں چل رہا تو حور کو جھنجوڑ کر رکھ دے وہ کیوں نکلی تھی گھر سے لیکن وہ ابھی اپنا لہجہ سخت نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔۔

اب سب سے پہلا کام حور کو اپنا بنانے کا تھا اس سے نکاح کرنے کا اب وہ حور کو لاپرواہی کرنے نہیں دے سکتا تھا اسے حور کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنا تھا اس کی میڈیسن اس کی نیند اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا تھا۔۔۔۔

ایک دفعہ آپ ہوش میں آجائیں اس ہاسپٹل سے میری بیوی بن کر ہی قدم باہر نکالیں گی وہ سوچوں میں ہی حور کو سوچتا بولتا جا رہا تھا۔۔۔۔

oooooooooooooooooo

بیا کے گھر بیٹا پیدا ہوا تھا ساجدہ تو نہ خوش ہو سکتی تھی نہ رو ہو سکتی تھی ایک طرف بیٹا مرنے کے قریب تھا اور دوسری طرف یہ خوشی تھی بیٹے کا وارث آیا تھا۔۔۔۔۔

بیا تو بہت خوش تھی کہ اس کا بیٹا پیدا ہوا ہے وہ اچھے سے بلیک میل کر سکے گی اور کوئی اپنے وارث کو چھوڑنا بھی نہیں چاہے گا۔۔۔۔۔

بالاج دانش کی وجہ سے بھی بہت پریشان ہیں ڈاکٹر اس کی طرف سے کوئی رسپانس نہیں دے رہے تھے یہ سب دانش کے کرموں کا ہی نتیجہ تھا کہ وہ آج اس حالت میں تھا وہ اسے کچھ کہہ نہیں پا رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے پہلے وہ دعا کی وجہ سے پریشان تھا کل کی دعا کی حالت اور اب بیا کی سچائی اور اب دانش کی یہ حالت پورا گھر ایسے جیسے زلزلوں کی زد میں آگیا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا تو بالاج جلدی سے اس کے پاس گیا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحب میرا بھائی کیسا ہے۔۔۔۔۔

مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے وہ ٹھیک تو ہو جائے گا لیکن شاید وہ اب کبھی چل نہ پائیں۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔بالاج لڑکھڑایا تھا اسے اپنے پیروں پر کھڑا رہنا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں ڈاکٹر۔۔۔۔۔

دیکھیے ہمیں نہیں لگتا دانش کبھی کھڑے ہو پائیں گے لیکن اگر ان کا اچھے سے خیال رکھا جائے ان کی پراپر ٹریٹمنٹ کیا جائے ان پر بہت

محنت کی جائے تو شاید اللہ کی مرضی سے یہ ٹھیک ہو پائیں گے آپ حوصلہ رکھے ڈاکٹر اس کا شانہ تھپتھپاتا ہوا چلا گیا۔۔۔۔

اف میں ماما کو کیا جواب دوں گا یہ کیا ہو رہا ہے ساری رات سارے گھر والے پریشان تھے تو کوئی خوش تھا۔۔۔۔۔

اگلی صبح دانش کو ہوش آیا تو اپنے پاس ساجدہ اور بالاج کو کھڑے پایا

۔۔۔۔۔

میرا بیٹا کیسا ہے ساجدہ نے پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ماما میں ٹھیک ہو لیکن میری ٹانگیں نہیں ہل رہی یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے میں اپنی ٹانگیں اٹھا کیوں نہیں پا رہا ہو۔۔۔۔

دانش بالاج نے اسے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

نہیں بھئی مجھے بتائیں مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

کل تمہارے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے تم کبھی چل نہیں پاؤ گے۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔دانش کے سر پر ساتوں آسمان گرے تھے۔۔۔۔۔

نہیں نہیں یہ جھوٹ ہے ماما یہ بالاج کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔

ساجدہ تو منہ پر دوپٹہ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔۔۔

نہیں ماما آپ مت روئے میں ٹھیک ہوں دیکھیں میں ابھی اٹھتا ہوں اور جلدی سے کھڑا ہونے کی کوشش کرنے لگا کے اس کا سر چکرا ایس تھا ٹانگوں میں جان نہ ہونے کی وجہ سے وہ گرنے لگا تھا کے بالاج نے اسے تھام لیا تھا۔۔۔۔۔

اس کے دل کیا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کا رو دے وہ اب کیا کبھی اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔۔۔۔

پہلے اپنے پیار میں دھوکا اور اب یہ ستم۔۔۔۔۔

ماما یہ حور کی بددعائیں ہیں جو مجھے یہاں تک لے آئی ہیں اس نے سہی کیا تھا خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے جب کسی کو لگتی ہے وہ کہی کا نہی رہتا ماما دیکھیں میں بھی اب کہی کا نہی رہا وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

ساجدہ کچھ کہہ نہیں پا رہی تھی وہ کیا کہتی وہ تو خود بھی سب میں اپنے شوہر کو بھول گئی تھی گھر بھول گئی تھی۔۔۔۔

بیٹا دانش تمہارا بیٹا ہوا ہے۔۔۔

دانش نے کرب سے آنکھیں بند کی تھی ماما مجھے نا وہ عورت اس گھر میں چاہیئے نہ ہی اس کا بچہ۔۔۔۔

دانش مت بولو بچہ تمہارا بھی ہے ہمارے خاندان کا پہلا وارث۔۔۔۔

وہ اس کی دادی تو وہ کیسے اسے اپنے سے دور کر سکتی تھی۔۔۔

دانش نے ساجدہ کی بات کے جواب میں کچھ نہیں کہا بس آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔

حور کو بھی حوش آگیا تھا ماہی دعا سب اس کے پاس سے بیٹھی تھی۔۔۔

آپی آپ کو ہوش آگیا ہے دعا خور کو ہوش میں آکے دیکھ خوش ہوتے ہوئے چہیخی تھی۔۔۔۔

حور نے اہستہ آہستہ آنکھیں کھولی تھی تیز روشنی اس کی آنکھوں میں پڑی تھی دوبارہ سے اس نے آنکھیں بند کی تھی پھر سے آہستہ آہستہ کھولیں وہ ہاسپٹل کے چھت کو دیکھتی رہی تھی۔۔۔۔۔

پھر اپنے پاس بیٹھی ماھی اور دعا کو دیکھا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔ماہی۔۔۔۔دد۔۔۔۔دعا حور سے بولا بھی مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

تم مت بولو اور ہم یہاں ہی ہے شکر تمیں ہوش آیا ہے چار مہینے ہو گئے تمہیں کومے میں گئے۔۔۔

حور دوبارہ سے چھت پر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

اتنے میں داہم آگیا چلو ماہی اور دعا بالاج کی کال تھی دانش کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے۔۔۔

ہمم۔۔۔ماہی اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔

داہم نے جان بوجھ کر حور کے سامنے دانش کے بیٹے کا نام لیا تھا اور حور کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کے تکیے میں جذب ہوئے تھے۔۔۔

وہ تم دونوں کو باہر بلا رہیں ہے جاؤ۔۔۔

oooooooooooooooo

وہ دونوں بھی اٹھتی باہر چلی گئی تھی حور نے ایک نظر داہم کو دیکھا تو جلدی سے آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔

مس حورم خان یہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لینے سے مجھ سے بچ تو نہیں جائیں گی نا وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

حور نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھی اور داہم کو اپنے ہوش میں اتنے قریب دیکھ کر اسے پسینہ آیا تھا

داہم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

حور جتنا آپ نے مجھے تنگ کیا ہے نا اب آپ بھی تیار رہیے گا آپ کا یہ ضدی داہم ملک اب آپ کو نہیں چھوڑنے والا۔۔۔۔

د۔۔۔۔داہم مجھے گھر جانا ہے۔۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے حور اگر اس ہاسپٹل سے آپ باہر جائیں گی تو میری بیوی بن کر۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ داہم حور اٹھ کر بیٹھنے لگنے کہ ٹھیک سے بیٹھا نہیں گیا تھا۔۔

ارے حور وہ جلدی سے آگے ہونے لگا تو حور نے روک دیا۔۔۔

د۔۔۔۔داہم دور رہو۔۔۔

ارے حور آپ ڈر کیوں رہی ہیں میں کون سا آپ کو کھا جاؤں گا نکاح تو آپ کا مجھ سے ہی ہو گا اب آپ عادت ڈال لیں مجھے اپنے قریب دیکھنے کی وہ جزبات سے بھرپور لہجے میں بولا تو حور کو اور پسینہ آنے لگا۔۔۔

ارے ارے آپ کو تو پسینہ آرہا ہے صاف کر دیں داہم مسکرایا تھا۔۔۔

کل بالاج آئے گا تو اس کے سامنے ہمارا نکاح ہو گا اور آپ کو اس ہاسپٹل سے چھٹکارا مل جائے گا ابھی بہت سارے سوال رہتے ہیں آپ سے حورم خان لہجہ ایک دم سرد ہوا تھا۔۔۔

وو۔۔وہ پانی حور نے اپنے سوکھے ہونٹوں پر لب پھیرے تو داہم اس کی اس حرکت پر مسکرا دیا۔۔

آپ زیادہ کمزور ہوگئی نا حور اب آپ میری ذمہ داری ہے آپ کا خیال رکھنا جب آپ میری دسترس میں آجائیں گی تو پھر ہی اچھے سے خیال رکھ سکوں گا نا۔۔۔

حور نے کوئی جواب نہ دیا وہ ابھی مزید بحث کے موڈ میں نہیں تھی نہ ہی وہ کبھی داہم سے بحث کر کے جیت سکتی تھی۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نوال اور بازل شاپ پر کھڑے تھے بالکل نوال تو بازل کو تنگ کر رہی تھی کبھی یہ لینا ہے تو کبھی وہ لینا ہے بازل بھی اپنی مرضی سے ڈریس سلیکٹ کرتا جا رہا تھا اور نوال ناک منہ چڑھائے اسے دیکھتی جا رہی تھی۔۔۔

بازل نے نوال کے لیے کچھ ڈریسز لیے ان میں سے ایک ڈریس بہت پسند آیا تھا نوال کو بھی اور بازل کو بھی ابھی وہ شاپنگ کر رہے تھے کہ انہیں بالاج کی کال آئی تھی۔۔۔

بیا اور دانش کی حالت کا سن کر وہ فورا سے بھی پہلے ہاسپٹل کے لیے نکلے تھے۔۔۔۔

وہ جلدی سے ہاسپٹل پہنچے تھے دانش کی حالت دیکھ کر نوال اور بازل دونوں کو ہی بہت دکھ ہوا تھا اور بیا کے سچائی سے ان کا نوال کے ساتھ ساتھ بازل کو بھی دھچکا لگا تھا۔۔۔

کہ کوئی ماں ایسا کیسے کر سکتی ہے لیکن بیا جیسی لڑکیاں کر سکتی ہیں۔۔۔

ان سب کو ہاسپٹل میں آئے تین دن ہو گئے تھے داہم نے بالاج کو اور ماہی کو بلایا تھا دعا بھی ضد کر کے ساتھ ہی آگئی تھی۔۔۔

حور تم اب کیسی ہو۔۔۔

میں ٹھیک ہوں ماہی اب کافی بہتر ہوں۔۔۔

ویسے داہم نے تمہارا بہت اچھے سے خیال رکھا ہے حور۔۔۔ماہی نے آنکھ دبا کر کہا تو حور نے غصے سے ماہی کو گھورا۔۔۔

ارے ارے ایسے نہ گھوروں اگر کوئی شک ہے تو خود کو دیکھ لو کیسے وہ تمہیں زندگی کی طرف لے آئے ہیں۔۔۔۔

حور کو داہم کی بے ہوشی میں کی گئی باتیں یاد آئی تو اس کے گال لال ہوئے تھے جب جب وہ اپنی بے تابیاں سناتا تھا حور کا دل زوروں سے دھڑکتا تھا لیکن وہ اپنی کالی قسمت کا سایہ داہم پر نہیں پڑھنے دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ داہم آگیا بالاج میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ حور اس ہاسپٹل سے تبھی قدم باہر رکھے کہ جب میری بیوی بن جائے گی اب ٹائم آگیا ہے کہ ہمارا نکاح ہو جانا چاہیے داہم نے حور کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیا میں تم سے شادی نہیں کروں گی داہم حور تو چیخی تھی۔۔۔۔۔

ارے حور آہستہ بولیں آپ کے ماننے یا نہ ماننے سے مجھے اب کوئی فرق نہیں پڑتا اگر مجھے زبردستی بھی کرنی پڑی تو میں کروں گا آپ سمجھ رہی ہیں نا۔۔۔۔

داہم تم ہماری بہن کو ہمارے سامنے ہی دھمکی دے رہے ہو بالاج سے داہم کو گھورا۔۔۔۔

سالے صاحب آپ کی بہن کی زندگی میں نے بچائی ہے یہ اب میری ہے اس پر آپ لوگوں سے زیادہ میرا حق ہے کیوں ٹھیک کہہ رہا ہو نا بالاج۔۔۔اور شرم کی بات نہ کریں وہ کبھی نہیں آتی اور نہ کبھی آئے گی۔۔۔

بالاج ماہی میں شادی نہیں کروں گی تم سمجھ کیوں نہیں رہے ہو۔۔۔۔

میں تم سے پیار نہیں کرتی۔۔۔۔

حور آپ پیار نہ کریں میرا پیار ہی ہم دونوں کے لیے کافی ہے داہم نے سخت لال ہوتی آنکھوں سے حور کو دیکھا تھا اگر آپ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تو آپ خود مجھے اپنے ہاتھوں سے مار لیں۔۔۔

پاگل ہو گئے اور کیا داہم۔۔۔

ہاں ہاں میں پاگل ہو گیا ہوں داہم چیخا تھا اس کی چیخ سے ماہی اور بلاج بھی ایک دفعہ ہل گئے تھے۔۔۔

وہ جلدی سے حور کی طرف بڑھا اور اسے اٹھا کر کھڑا کیا۔۔۔۔

اور ساتھ ٹیبل پڑی فروٹ ٹوکری سے چھری اٹھا کر حور کو پکڑائی اگر آپ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تو مجھے مار دے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ تم پاگل ہو گئے ہو داہم۔۔۔

ماہی نے آگے آنا چاہا لیکن داہم نے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر روک دیا۔۔۔

آج کوئی میرے اور میری حور کے بیچ میں آیا تو قسم کھاتا ہوں اور کہ حور کو آپ لوگوں سے اتنی دور کر دوں گا کہ اپ لوگ ترس جاؤ گے انہیں دیکھنے کو۔۔۔

ماہی اس کی دھمکی سنتی جہاں کھڑی تھی وہاں ہی کھڑی ہو گئی۔۔۔

بالاج سکون سے کھڑا تھا اسے پتہ تھا حور کے لیے داہم سے بہتر اب کوئی انسان نہیں ہے اس لیے پر سکون تھا وہ جانتا تھا دہم حور کو خود منا کے گا۔۔۔

ت۔۔۔تم پاگل ہو گئے ہو داہم۔۔۔۔

ہاں ہاں میں پاگل ہو گیا ہوں آپ کے عشق میں آپ کو نظر کیوں نہیں آتا۔۔۔۔

حور تو داہم کو اس روپ میں دیکھ کر کانپنے لگی تھی چھڑی اس کے ہاتھ سے گری تھی۔۔۔۔

میں مجھے شادی نہیں کرنی داہم تمہیں سمجھ کیوں نہیں آرہی وہ بے بسی سے بولی تھی۔۔۔۔

آخر کیوں نہیں کرنی کیا خرابی ہے مجھ میں وہ اس کو بے بسے دیکھتے ہوئے لب میچتے ہوئے بولا۔۔۔۔

میں ایک طلاق یافتہ لڑکی ہوں داہم میری زندگی میں تمہاری کوئی گنجائش نہیں۔۔۔۔۔

مگر سامنے بھی داہم ملک تھا لیکن میری زندگی میں صرف اور صرف آپ کی گنجائش ہے حورم خان۔۔۔۔

ایک طلاق یافتہ لڑکی کسی کی بیوی نہیں بن سکتی داہم۔۔۔۔

کسی کی نہیں وہ صرف اور صرف میری بیوی بنے گی سنا آپ نے صرف داہم ملک کی۔۔۔۔۔

وہ چھری اٹھاتا اپنی کلائی پر رکھ چکا تھا حور اور ماہی کی چیخ نکلی تھی۔۔۔۔

خان آپ داہم بھائی کو روکے نا۔۔۔۔

نہیں دعا وہ خود حور کو منائے گا چلو ہم باہر سے مولوی کا انتظام کرتے ہیں مجھے یقین ہے وہ جلدی ہی ہماری حور کو منا لے گا۔۔۔۔

داہم۔۔۔۔ایسے نیچے رکھو پلیز۔۔۔۔

پہلے آپ بولیں کہ آپ مجھ سے شادی کریں گی۔۔۔۔

میں میں نہیں کر سکتی پلیز وہ روتی ہوئی بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔

داہم نے کلائی پر چھری چلائی تھی اور خون بہ کر زمین پر گرا تھا حور نے جب خون دیکھا تو اٹھ کر ایک زوردار تھپڑ داہم کو مارا تھا۔۔۔

یہ کیا کر دیا میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔

شادی کریں گی یا نہیں وہ ابھی بھی پوچھ رہا تھا۔۔۔

وہ لال ہوتی آنکھوں سے داہم کو دیکھتی جا رہی تھی۔۔۔

کلک۔۔۔کرو گی وہ بے بسی سے بولی تھی۔۔۔

سس۔سچ میری حور میری زندگی میرا سب کچھ آئی لو یو سو مچ میری جان۔تم نے مجھے جو خوشی دی میں بیان نہی کر سکتا میری جان۔۔۔

حور نے لب بھینچ کر اس پاگل کو دیکھا تھا پہلے بینڈج کروا لو۔۔۔

ہاں ابھی کروا کے آتا ہوں وہ ہو خوشی خوشی باہر چلا گیا۔۔۔

داہم کے باہر جانے پر ماہی اور دعا حور کے پاس آئی تھی۔۔۔

حور تم مت رو مجھے یقین ہے داہم تمہیں بہت خوش رکھے گا۔۔۔۔

ہاں آپی دانش بھائی سے زیادہ داہم بھائی اچھے ہیں وہ آپ سے بہت پیار کرتے ہیں حور کچھ نہ بولی اس کے پاس کچھ بولنے کو تھا ہی نہیں۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد بالاج مولوی کو لے کر آیا تھا۔۔

بالاج تمیں بہت جلدی تھی میری شادی کروانے کی حور کو تو تپ ہی چڑھ گئی تھی۔۔۔

بالاج اور ماہی نے اپنی مسراہٹ دبائی۔۔۔

کیونکہ میں چاہتا ہوں میری بہن حور داہم کے ساتھ خوش رہیں۔۔۔

داہم بھی آگیا تھا ارے سالے صاحب آپ تو مولوی کا انتظام بھی کر دیا۔۔۔

ہاں میں نے سوچا جتنی جلدی ہو سکے یہ نیک کام ہو جانا چاہیے داہم نے حور کو دیکھ کر لب دانتوں تلے دبائے تھے۔۔۔۔

کیا لڑکی راضی ہے مولوی نے پوچھا۔۔۔

داہم نے گھور کر مولوی کو دیکھا دیکھیں مولوی جی یہاں لڑکی کا بھائی بہن دوست سب موجود ہے تو کیا لڑکی راضی نہیں ہو گی میں کوئی زبردستی نہیں کر رہا کیوں حور میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نہ۔۔۔

مولوی نے حور کو دیکھا جو کہ بس سر ہاں میں ہلا گئی تھی۔۔۔

مولوی جی نکاح شروع کریں یا کچھ اور پوچھنا ہے داہم نے دانت کچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں ہاں کرتے ہیں کرتے ہیں۔۔۔

ارے ہمارے بغیر نکاح کرنے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری پیچھے سے احمد ملک کی آواز سن کر داہم کے چھکے چھوٹے تھے۔۔۔

بابا ماما آپ۔۔۔

ہاں برخودار تم اکیلے اکیلے نکاح کر رہے ہو ہمیں بتایا بھی نہیں۔۔۔

نہیں پاپا میں آپ کو بتا دیتا لیکن ابھی آپ کو کس نے بتایا۔۔۔

ہمیں تو بالاج نے کال کی اور ابھی میں تمہارے ماں کو گھر سے لے کر آگیا ہوں ہماری نالائق اولاد ہمیں بتائے بغیر نکاح کر رہی ہے۔۔۔

داہم نے گھور کر بلاج کو دیکھا۔۔۔

ماما۔۔۔۔داہم لاڈ سے تانیہ کے گلے لگا تھا۔۔۔

بیٹا اتنی بھی کیا جلدی تھی شادی کی۔۔۔

ماما آپ کی بہو بہت ضدی ہے بہت مشکل سے ہاتھ آئی ہے نا اسی لیے میں نے سوچا جانے نا دوں۔داہم نے حور کو آنکھ ماری سب کے سامنے ایسی حرکت پر حور بس صبر کے گھونٹ ہی بھر سکی تھی۔۔۔

چلیں مولوی جی مجھ سے اور انتظار نہیں ہوتا۔۔۔

کیا آپ کو داہم ملک ولد احمد ملک کے ساتھ آپ کو پچاس لاکھ روپے حق مہر آپ کے نکاح میں۔دیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔

حور نے ایک نظر داہم کو دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

پھر وہ بے بسی سے بولی تھی۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔

کیا آپ کو داہم ملک ولد احمد ملک کے ساتھ آپ کو پچاس لاکھ روپے حق مہر آپ کے نکاح میں۔دیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔

قبول ہے۔۔۔۔وہ بہت مشکل سے بولی تھی۔۔۔

کیا آپ کو داہم ملک ولد احمد ملک کے ساتھ آپ کو پچاس لاکھ روپے حق مہر آپ کے نکاح میں۔دیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔

کیا آپ کو حورم خان ولد ماجد خان کے ساتھ پڑھوایا جاتا ہے کیا آپ کو اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔

کیا آپ کو حورم خان ولد ماجد خان کے ساتھ پڑھوایا جاتا ہے کیا آپ کو اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔

قبول ہے۔

کیا آپ کو حورم خان ولد ماجد خان کے ساتھ پڑھوایا جاتا ہے کیا آپ کو اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

مبارک ہو سب کو سب نے دعا کر لیے ہاتھ اٹھایا۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر ہے یا اللہ تیرا شکر ہے داہم کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو بہنے لگے بے اختیار وہ سب کے سامنے حورم کو گلے لگا کر رو پڑا تھا۔۔۔

اللہ پاک نے تمھیں میرے نصیب میں لکھ دیا تم میری ہو گئی میری جان میں تم سے بہت محبت کرتا ہو آئی لو یو سو مچ۔۔داہم حور کے گلے لگ کر بولا۔۔حور کا پورا جسم کانپنے لگا داہم کی بے اختیاری پر۔۔۔

سب لوگوں کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے داہم جو دیکھ کر۔برخودار تھوڑی شرم کرلو باپ سامنے کھڑا ہے۔۔۔تمھارے حور نے شرمندگی نے نظریں جھکالیں وہ بھی رونے لگی تھی داہم اس قدر اس سے محبت کرتا ہے اسے یقین نہی آیا تھا۔۔۔

داہم حور سے دور ہوا۔اور مسکرا کر اپنے بابا ماما کے گلے لگا۔مبارک ہو مبارک ہو بالاج نے آٹھ کر مبارکباد دی ماہی اور دعا نے بھی تانیہ کے گلے لگ کر مبارکباد دی۔۔۔

حور کو بھی مبارکباد دی سب بہت خوش تھے۔۔۔

احمد نے بھی آکر حور کے سر پر پیار دیا تھا داہم احمد اور تانیہ کو حور کی ساری حالت بتا چکا تھا اسی لیے انہیں یہ بچی پسند تھی احمد بھی اب حور کو پسند کرنے لگے تھے وہ بھی چاہتے تھے کہ حور کی زندگی میں خوشیاں آئیں۔۔۔۔۔

عشق نے آخر کرم

ہم ہے کئے ہے

ہر خوشی جو تھی پرائی مل گئی □❤

مل گئی

خواب جو دیکھا تھا پورا ہو گیا ہے ❤□

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

چلو بھئی نکاح تو ہو گیا ہے اب جلدی سے رخصتی کرتے ہیں۔۔۔۔

ماہی تم نے کل کہا تھا کہ دانش کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے

دانش تو بہت خوش ہو گا نا حور اداس ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔

داہم نے اس کی بات سن کر غصے سے حور کی طرف دیکھا۔۔۔۔

ہاں حور بیا کی سچائی اس کے سامنے آچکی ہے اور اپنا ہی بچہ دانش کو دو کروڑوں میں بیچنے والی تھی۔۔۔

اور دانش۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی داہم بول پڑا۔۔۔

میری بیوی کا اس شخص سے کوئی رشتہ نہیں ہے برائے مہربانی اس کا ذکر کر کے میری بیوی کا دل مت دکھایا جائے داہم نے سب کے سامنے حور کو اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

حور کا دھیان دانش کی طرف ہی تھا بیا کی سچائی پتہ چل چکی تھی وہ ٹوٹ گیا ہو گا اسے سوچ کر ہی دکھ ہو رہا تھا۔۔۔

بالاج نے حور کا سر پر پیار دیا تھا جاؤ اللہ تمہیں بہت خوش رکھے دعا بھی حور سے ملی آپی آپ اپنا خیال رکھئے گا مجھے یقین ہے داہم بھائی آپ کا بہت خیال رکھے گے۔۔۔

حور ماہی حور کے گلے لگی۔۔۔۔

میں جانتی ہوں دانش ٹوٹ گیا ہو گا ماہی اسے سنبھالنے کی ذمہ داری میں تمہیں دیتی ہوں حور نے ماہی کے کان میں کہا۔۔۔

تو ماہی نے اسے دیکھا تم دانش کی فکر مت کر اب اپنے شوہر کی فکر کرو۔۔۔

ہم ماھی نے پہلی دفعہ کوئی عقلمندی کی بات کی ہے داہم نے بھی دانت نکال کر کہا۔۔۔

آج تو داہم کی خوشی الگ تھی اتنی مشکلوں کے بعد اسے اس کا پیار ملا تھا وہ کیوں خوش نہ ہوتا گھر والوں کو نکاح سے بے خبر رکھا گیا تھا۔۔۔

وہ نہیں چاہتے تھے کہ دانش حور سے ملے جب تک حور خود نہ چاہے۔۔۔۔

ماما بابا آپ جائے میں اپنی بیگم کو خود لے آؤں گا۔۔۔۔

نن۔۔۔ نہیں انکل انٹی میں آپ لوگوں کے ساتھ جاؤں گی نہیں حور آپ میرے ساتھ جائیں گی وہ اس کا ہاتھ پکڑتا گاڑی بٹھا چکا تھا۔۔۔۔

جب کہ تانیہ اور احمد تو بس اپنے بیٹے کو دیکھتے رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

راستے میں حور روتی آئی تھی حور اب آپ کی آنکھوں میں اس شخص کے آنسو نکلے تو یقین کریں میں دانش کو مار دوں گا۔۔۔۔

اب آپ میری بیوی ہیں داہم نے گاڑی روک کر حور کو کھینچ کر اپنے قریب کیا تو حور آنسو کیا سانس ہی روک گئی تھی۔۔۔۔۔

اب آپ میری بیوی ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کسی غیر کے لیے آنسو بہائے۔۔۔۔

آئی سمجھ۔۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔پہلے۔۔۔۔د۔۔۔دور رہو۔۔۔۔

دور تو اب نہیں رہا جاتا ہے آپ سے حور۔۔۔

میں اس رشتے کو نبھا نہیں پاؤں گی۔۔۔۔

میں ہوں نہ میں نبھاوں گا رشتہ تم بس میرا ساتھ دینا اور حور ابھی تو آپ کو بہت ساری باتوں کا جواب دینا ہے مجھے بہت حساب چکتا کرنے ہیں۔۔۔۔

کہ۔۔۔۔کیا مطلب کس بات کا وہ گھبراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

گھر جا کر بتاؤں گا ابھی آپ جلدی سے اپنے آنسو صاف کریں۔۔۔۔

تو حور اس سے الگ ہو کر جلدی سے آنسو صاف کیے کے کہی وہ پھر سے اپنے قریب نا کر لے۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooo

دانش اور بیا کو بھی گھر لے آئے تھے دانش کو تو ویہل چیر پر لایا گیا تھا دانش کمرے میں بیٹھا تھا کہ اسے کسی بچے کی رونے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔

چار دن ہو گئے تھے اس نے اپنے بچے کو دیکھا نہیں تھا وہ ایک بے حد خوبصورت بچہ تھا سرخ سفید رنگ جسے ساجدہ اٹھائے دانش کے پاس لائی تھی۔۔۔

بیٹا یہ تمہارا بچہ ہے دانش اٹھ کر بیٹھا تو ایک دفعہ تو اپنے بچے کو دیکھ کر دل دھڑکا تھا۔۔۔

لیکن وہ ابھی اس بچے کو اٹھا نہیں سکتا تھا۔۔

نہیں ماما یہ اس عورت کی گود سے بچہ پیدا ہوا ہے وہ بے وفا لڑکی ہے یہ بچے بھی اسے دے دیں میں اسے نہیں پکڑوں گا۔۔۔

بیٹا اگر غلط بیا ہے تو غلط تم بھی ہو تم نے کون سا حور کے ساتھ اچھا کیا ہے تم بھی تو عقلمند تھے حور کو بچپن سے جانتے تھے بیا کے کہنے پہ تم نے حور کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔

ماما میں کیا کروں میں کیا کروں مجھے حور واپس چاہیے مجھے وہ واپس چاہیے وہ رو رہا تھا آج اس لڑکی کے لئے جس کی اس نے بہت تذلیل کی تھی اس کی محبت کی تزلیل کی تھی اسے بے عزت کر کے گھر سے نکالا تھا۔۔۔

بیٹا وہ واپس نہیں آسکتی ہم نہیں جانتے وہ کہاں ہیں۔۔۔۔

ساجدہ نے کرب سے کہا اتنے میں وہ بچہ رونے لگا تھا دانش نے تڑپ کر اپنی اولاد کو اٹھایا تھا اور چوم لیا تھا ماما یہ میرا بچہ ہے میں اب اس عورت کو اپنا بچہ نہیں دوں گا وہ بچے کو اپنے سینے میں بیچتے ہوئے روتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

میں اپنا بچہ اس عورت کو نہیں دوں گا ماما مجھے ابھی باہر جانا ہے دانش بچے کو ساجدہ کو پکراتے مشکل سے ویل چیئر پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

ساجدہ کی اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر دل پھٹنے کو تھی لیکن وہ کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔

وہ چیر پر بیٹھ کر باہر گیا تو باہر ہی بالاج اور ماہی بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

ماما بیا کو بلا کر لائے ساجدہ نے سب کی طرف دیکھا اور بیا کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد بیا ساجدہ کے ساتھ باہر آئی تو دانش کی حالت دیکھ کر اسے دکھ ہوا تھا۔۔۔

دانش نے غصے اور نفرت سے بیا کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

چیچ چیچ۔۔۔۔دانش یہ کیا حالت ہوگی تمہاری بیا نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔۔۔

سب نے غصے سے بیا کی طرف دیکھا تھا اتنے میں وہ بچہ رونے لگ گیا تھا اس سے پہلے کہ بیا اسے پکڑتی ماہی نے جلدی سے اٹھ کر بچے کو پکڑا تھا۔۔۔۔

تم اب میرے بچے کو ہاتھ نہیں لگا سکتی بیا دانش نے غصے سے کہا۔۔۔

کیوں یہ میرا بھی بچہ ہے وہ چیخی تھی۔۔۔۔

ہاں وہیں بچہ جسے تم بیچنا چاہتی تھی دانش نے استضائیہ مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

کوئی بھی مجھ سے میرا بچہ نہیں چھین سکتا دانش خان اور تم لوگ بھی نہیں۔۔۔۔

بیا یہ تمہاری بھول اگر ہم چاہیں تو اس بچے کی شکل تمہیں کبھی بھی نا دیکھنے دیں بالاج بھی بولا تھا لیکن ہم پکا کام کرنا چاہتے ہیں تا کہ اس بچے پر آئندہ تمہاری جیسی ماں کا سایہ نہ پڑے۔۔۔۔

ہاہا آپ لوگوں کافی سمجھدار ہیں دانش خان میں تو اب تم جیسے معذور شخص کے ساتھ ساری زندگی نہیں گزار سکتی نا۔۔۔۔

دانش نے لب بھیچ کر غصہ ضبط کرتے بیا کو دیکھا تھا اور یہ بچہ صرف میں نے پیسوں کے لیے پیدا کیا لیکن تم لوگوں کو پہلے ہی حقیقت پتہ

چل گئی سو میں بچہ لینا بھی نہیں چاہتی میں آزاد زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔۔۔

اس لیے یہ بچہ لینے کے لیے آپ لوگوں کو لیے مجھے دو کروڑ دینے پڑیں گے ورنہ یہ بچہ مجھے لینے سے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔

اور بعد میں اس بچے کا کیا ہوگا میں وہ کچھ کہہ نہیں سکتی بیا اک سفاک ماں بنی اپنے ہی بچے کا سودا کر رہی تھی۔۔۔

ان سب کو جذباتی کر رہی تھی تاکہ وہ اس کی مانگ پوری کر سکیں۔۔۔۔۔

یہ خانوں کا خون ہے بی اسے ہم ایسے ہی کسی راہ چلتے لوگوں کو نہیں دے سکتے بالاج نے اسی ٹائم چیک پر دو کروڑ کے رقم لکھ کر چیک اس کے منہ پر مرا تھا۔۔۔

وہ بچہ تو ماہی کے پاس جا کر چپ سا ہو گیا تھا اسے ممتا کی ضرورت جو کہ ماہی کے پاس جا کر اس سے ملی تھی۔۔۔۔

بیا وہ چیک لے کر بے حد خوش تھی دانش کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے کے اس لڑکی سے اس نے محبت کی تھی۔۔۔۔

تم کو دولت مل گئی اب یہاں سے دفع ہو جاؤ تمہارا اس گھر اور اس بچے سب کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔۔

ہاں ہاں میرا کائی رشتہ نہیں بس میں یہاں تم لوگوں کے بیچ رہنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔

میں دانش خان اپنے پورے حوش و حواس میں تمھیں طلاق دیتا ہو۔۔۔۔

میں دانش خان اپنے پورے حوش و حواس میں تمھیں طلاق دیتا ہو۔۔۔

میں دانش خان اپنے پورے حوش و حواس میں تمھیں طلاق دیتا ہو۔۔۔

بیا کے دل کا کچھ ہوا تھا لیکن کہتے ہیں نا جب پیسوں کی لت لگ جائے تو کہاں بندہ دیکھتا ہے غلط ہے یا صحیح۔

طلاق کے بعد خوشی خوشی اس گھر سے نکلی تھی یہ جانے بغیر کی اس کی زندگی برباد ہونا شروع ہو چکی ہے۔

ماہی نے دوبارہ وہ بچہ دانش کے گود میں لا کر رکھا تھا۔

بیٹا اس کا نام رکھو دانش نے اس بچے کو دیکھا اور ماضی میں پہنچا تھا۔۔۔

دانش جب تمہارا بچہ ہو گا نا تو میں اس کا نام رکھوں گی۔

ارے کیا پتہ ہے تمہاری شادی پہلے ہو جائے۔۔۔

نہیں نا دانش مجھے بہت پسند ہے بچے اور بچوں کے نام رکھنا۔۔۔

اچھا تو میری دوست میرے بچے کا کیا نام رکھے گی۔۔۔

اگر لڑکی ہوئی تو کشش اور اگر لڑکا ہوا تو ضامن خان مجھے بہت پسند ہے۔۔۔

اوکے ڈن میرا بیٹا ہوا اس کا نام ہو گا ضامن خان۔۔۔

تم بہت اچھے ہو دانش۔۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔۔ساجدہ کی آواز سے اسے ماضی سے حال میں لا پٹکا تھا اس کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔۔۔

اس بچے کا نام ہو گا۔۔۔ضامن خان۔۔۔

میرا بیٹا وہ اسے اپنے گلے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا اصل آنسو تو خور کی جدائی پر آرہے تھے۔۔۔۔

ماہی کو پتہ تھا وہ کیوں رو رہا ہے کیونکہ سب کو پتہ تھا وہ اپنے بچے کے لیے کم اور حور کے ساتھ کی گئی زیادتیوں کی وجہ سے زیادہ رو رہا تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نوال کمرے میں موجود تھی جبکہ بازل واش روم میں تھا کہ بازل کے موبائل پر کال آئی تھی۔۔۔۔

اوپر ان نو نمبر دیکھ کر نوال نے کال پک کر لی۔۔۔۔۔

ہیلو ہیلو بازل پلیز کال بند مت کرنا تم نے پہلے ہی میرے نمبر بلاک کر دیے ہیں پلیز تم ایک دفعہ میری بات سن لو میں تم سے بے حد محبت

کرتی ہوں تم نے اس کی شادی کر لی مجھ سے جھوٹے وعدے کئے

نوال تو اس کی روتی ہوئی آواز اور اس کی باتیں سنتی حیران اور پریشان تھی۔۔۔

نوال نے جواب دیے بغیر کال بند کر چکی تھی۔۔۔

اگر یہ کمینہ لفنگا کسی اور کو پسند کرتا تھا تو مجھ سے شادی کیوں کی وہ سوچ رہی تھی کہ بازل اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔۔

کیا ہوا نوال کیا سوچ رہی ہو مجھے تنگ کرنے کے لیے نئے طریقے سوچ رہی ہو گیا۔۔۔

بازل نے اس کے لبوں پر لب رکھنے چاہے لیکن نوال کو غصہ تھا اس نے زور سے بازل کو دھکہ دیا۔۔۔۔

پیچھے ہو بازل شاہ نوال نے غصے سے کہا۔۔۔

بازل پریشان ہوا تھا کہ یہ وہیں پرانا لہجہ غصے والا نفرت والا اس کی آنکھوں میں نفرت دیکھ کر بازل۔حیران ہوا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا تم ایسے کیوں ریکٹ کر رہی ہو۔۔۔۔

تم جھوٹے ہو دھوکے باز ہو پتہ نہیں کتنی لڑکیوں کے ساتھ تم نے فیئر چلائے ہیں اور انہیں چھوڑا ہے اور مجھ سے زبردستی شادی کر لی۔۔۔۔

نفرت ہے مجھے تم سے کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر بازل سے سوال جواب کے لیے بغیر اس پر نفرت انڈیل رہی تھی۔۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ نوال تمہیں پتہ ہے تم کیا کہہ رہی ہو بازل نے بھی غصے سے چیخا تھا۔۔۔۔

ہاں ہاں مجھے پتہ ہے میں کیا کہہ رہی ہوں یہ تمہاری کسی پرانی عاشقہ کی کال آئی تھی وہیں بتا رہی تھی کہ تم نے اسے جھوٹے وعدے کیے تھے اور بعد میں چھوڑ دیا۔۔۔

نہ جانے کیوں نوال کو برا لگ رہا تھا کہ بازل کسی اور کو پسند کرتا ہے وہ بھی تو دل ہی دل میں بازل کو تنگ کرتے کرتے نہ جانے کب پسند کرنے لگی تھی لیکن پھر سے سوچے سمجھنے کی بنا بولے جا رہی تھی اس کا دل کر رہا تھا اور روئے چلائے اس کے ساتھ ہی ہمیشہ کیوں ہوتا ہے۔۔۔۔

نوال میری جان وہ لڑکی۔۔۔۔

ہاں ہاں وہ لڑکی تمہاری پرانی عاشق ہوگی نا مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی آئی سمجھ وہ جلدی سے اسے مزید دھکہ دے کر بستر میں گھس گئی اور آنسو بہانے لگی۔۔۔۔

بازل کو بھی غصہ تھا کیسے اس پر الزام لگا سکتی ہیں وہ اس کے کردار پر بات کر رہی تھی جو کہ بازل کو ہضم نہیں ہو رہا تھا وہ بھی غصے اس سے بات کیے بغیر ہی سو گیا۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooo

حور کو لے کر وہ گھر آگیا تھا اور پھر سے کہی چلا گیا تانیہ نے بہت پیارا سے اس کا استقبال کیا تھا۔۔۔

لیکن حور نے تو داہم کو دیکھ بھی نہیں رہی تھی حور بیٹا تم کمرے میں جاؤ تو داہم ابھی آتا ہو گا۔۔۔

حور اس کا کمرہ پوچھ کر داہم کے کمرے میں چلی گئی کمرے کا جائزہ لینے لگی کمرہ بہت بڑا تھا ہر چیز نفاست سے رکھی ہوئی تھی داہم بہت ہی صفائی پسند تھا۔۔۔

حور کو یہ دیکھ کر سکھ کا سانس آیا تھا وہ بس اس ٹائم سونا چاہتی تھی وہ جلدی سے چینج کرتی سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔۔

****

داہم لیٹ گر آیا تھا آتے ہی اپنے کمرے میں اپنی پسندیدہ شخصیت کو دیکھ کر اس کا دل باغ باغ ہوا تھا داہم نے حور کے چہرے سے کمبل ہٹا کر دیکھا حور گہری نیند میں تھی اس کے سیاہ لمبے پال اس کے چہرے پر آرہے تھے۔حور کو ہلچل محسوس ہونے پر آنکھیں کھول کر دیکھا تو اپنے اوپر داہم کو جھکا دے کر سانس روک گئی داہم نے ٹرانس کی کیفیت میں حور کی آنکھوں کو چھوا تھا پھر گالوں کو۔۔۔

حور نے داہم کی کندھے پھر ہاتھ رکھ کر دھکا مارا تھا دور ہو مجھ سے تو داہم ملک۔۔۔

داہم نے ہلکی مسکان سے حور کو دیکھا تھا میں جانتاہوں حور آپ مجھ سے ناراض ہیں ناراض ہونا بھی بنتا ہے آپ کا لیکن بار بار مجھ سے دور جانے کی بات اب آپ نہیں کر سکتی ورنہ مجھے شوہر بننا بھی آتا ہے۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی داہم پیار کا نام مت لو میرے سامنے یہ کچھ نہیں ہوتا سب جھوٹ ہوتے ہیں نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔۔

حور۔۔وہ اسے جھٹکے سے اپنے پاس کرتا ہوا زور سے بولا۔۔۔۔

حور میں وقت دے رہا ہوں آپ کو یہ رشتہ سمجھنے کے لیے اگر آپ نے دوبارہ مجھ سے نفرت یا دور جانے کی بات کی تو یقین کریں بہت برا ہو گا۔۔۔

حور تو سانس روک کے کھڑی تھی وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ حور کے لب داہم کے سینے سے لگ رہے تھے۔۔۔۔

آپ اپنے چھوٹے سے دماغ میں بٹھالیں حور کے آپ صرف میری ہیں اور میری ہی رہیں گی میں نے آپ کو بہت مشکلوں سے پایا ہے اب کہیں جانے نہیں دوں گا۔۔جا کر سو جائے وہ اسے چھوڑتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔۔۔

وہ بیڈ پر جا کے بیٹھی تو وہ بھی ساتھ آکر لیٹ گیا اور حور کو کھینچ کر اس کا سر اپنے سینے پھر رکھ دیا۔۔۔

دد۔۔۔داہم۔۔۔۔

ششششش۔۔حور آپ نے اپنے برین ٹیومر کے بارے میں گھر میں کسی کو کیوں نہیں بتایا تھا داہم حور کا چہرہ اٹھاتے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

کیونکہ میں جینا نہیں چاہتی تھی آنسو حور کی گال پر گرے تھے۔۔۔

لیکن اب آپ کو اپنا خیال رکھنا ہے اور آپ کو میرے ساتھ جینا ہے حور بلکہ میں خود آپ کا خیال رکھوں گا آپ کو بالکل بھی لاپرواہی نہیں کرنے دوں گا وہ اس کے آنسو صاف کرتا ہوا بولا اور اس کا سر سینے پر رکھ چکا تھا۔۔۔

حور بھی دور نہیں ہوئی وہ اس کے سینے پر سر رکھتے سو چکی تھی اور کئی مہینوں بعد داہم کو سکون کی نیند آئی تھی۔۔۔۔

ooooooooooooooooooo

اب دانش سارا سارا دن کمرے میں رہتا تھا جب بھی ضامن روتا تھا خود اٹھاتا تھا یا ماہی سنبھال لیتی تھی دانش تمہیں پتہ ہے مجھے بچے بہت پسند ہے اور دیکھنا جب تمہارے بچے ہوں گے نا سب سے زیادہ پیار میں ہی کروں گی۔۔۔

حور تم تو اپنے بچوں میں بزی ہو گی۔۔۔

دانش تم اس دنیا میں میرے لئے بہت سپیشل ہو تمہارے بچوں سے بڑھ کر میرے بچے بھی نہیں ہوں گے۔۔۔۔

اتنا اہم ہوں میں تمہارے لیے وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا۔۔۔

بہت اہم ہوں میرے لیے تم دانش حور نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

دانش کو یاد آیا تھا تو اس وقت بھی اس کی آنکھوں میں اس کے لیے محبت تھی جو دانش کو نظر ہی نہیں آئی تھی۔حور ایک دفعہ معاف کر دو بس ایک دفعہ پلیز واپس آجاؤ پلیز پلیز پلیز میں تمہیں کبھی تنگ نہیں کروں گی تمہارا وہیں دوست بن جاؤں گا لیکن جانے والے واپس نہیں آتے۔۔۔

دفع ہو جاؤ حور تم مر جاؤ مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔

دانش میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔۔

لیکن میں تم سے نفرت کرتا ہوں حور اس کی کہ گئی باتیں گڈمڈ ہوتی دانش کے ذہن میں چل رہی تھی وہ اذیت سے آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔۔

ابھی تو اس کی سزا شروع ہوئی تھی ابھی تو اس نے بہت لمبا سفر طے کرنا تھا۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

بازل اور نوال پہلے اتنی شرارتیں کرتے تھے اب کھنچی کچی رہنے لگے تھے بازل نے بھی اس کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش نہیں کی تھی اور نوال کو یہی لگ رہا تھا کہ اب بازل کا چکر اب میں کسی لڑکی کے ساتھ چل رہا ہے۔۔۔

ابھی بازار موبائل یوز کر رہا تھا کہ نوالا آگئی۔۔۔۔

بازل۔۔۔

ہاں۔۔۔۔

مجھے کچھ دنوں کے لیے گھر جانا ہے۔۔۔

تو جاؤ میں نے نہیں روکا تمہیں وہ یہ کہہ کر چپ ہو گیا تم چھوڑ کر آؤ گے۔۔۔

نہیں خود چلی جانا میں تو بد کردار ہوں لفنگا ہوں میں نے آج کسی اور کے ساتھ ڈیٹ پر جانا ہے آئی سمجھ۔۔۔

تم جا کر تو دکھاؤ کسے کے ساتھ تمھاری یہ ٹانگیں توڑ دو نگی گینڈے کہی ہے بد تمیز۔۔۔

بازل نے موبائل نے نظریں اٹھا آئرو آچکا کر نوال کو دیکھا کیوں توڑوں کی میری ٹانگیں تم تم نے خود ہی کہاں تھا میں جاؤ اپنی گرلفرینڈ کے ساتھ ابھی جب جا رہا ہو تو تمھیں یہ مرچی کیوں کی لگ رہی ہے۔۔۔

میری بھلا سے مر جاؤ تم ساتھ میں اپنی اس چڑیل گرلفرینڈ کو بھی لے کر مر جاؤ۔۔

بازل نے اپنی مسکراہٹ چھپائی اسے پتا تھا نوال جھلیس ہو رہی ہے۔۔ہمم ٹھیک ہے بیگم مگر میں اتنی جلدی تمھیں بیوہ نہی کرنے والا۔۔اب جب گھر میں بیوی رومینس کرنے نہی دیگی تو باہر گرلفرینڈ کے ساتھ ہی دیٹ پھر جاؤنگا نہ وہ یہ کہ کر کمرے سے ہی چلا گیا۔۔۔

نوال اس کا منہ دیکھتی رہی۔انہہ۔۔۔میں خود چلی جاؤں گی آیا بڑا نکھرے کرنے والا۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooo

دعا کتابیں الٹ پلٹ کر کے دیکھ رہی تھی۔۔۔اف پتا نہیں انگلش اتنی مشکل کیوں ہے پتہ نہیں لوگ اتنا کتنا کیسے بڑھ لیتے ہوں مجھ سے تو نہیں پڑھا جاتا اور ایک خان ایک ہی ضد ہی لے کر بیٹھے ہے منہ بناتے منہ میں بڑ بڑھاتے بولتی جا رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا دعا کب سے خود سے ہی باتیں کر رہی ہو۔۔۔

سر آپ کو پتہ ہے آپ کے گھر بھوت ہیں میں ان سے باتیں کر رہی تھی دعا نے ابراہیم کو ڈرانا چاہا۔۔۔

ابراہیم اس کی بات پر مسکرائے تھے ہاں میرے گھر میں واقعی میں بھوت ہیں وہ پر سراریت سے کہتے دعا کو ڈرا گئے تھے۔۔۔

اسے آج گھر جا کر خان سے بات کرنی تھی کے اسے اکیڈمی نہیں جانا۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

صبح حور اٹھی تو خود کو داہم کے حسار میں پایا حور کے گال لال ہر گئے تھے کے وہ اس کیے اتنی قریب تھی۔۔۔

حور آپ بلش کر رہی ہیں داہم نے آنکھیں بند کیے ہی کہا تھا۔۔۔۔

حور ہربڑا گئی تھی۔۔۔۔

ممجج۔۔۔۔مجھے چھوڑو مجھے داہم اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی۔۔۔۔

حور میں آپ کا شوہر ہوں اور آپ کو ہاتھ لگانے کی ہمت تو مجھ میں بہت کے بس اگر آپ اجازت دے دے تو ہاتھ لگا کر دکھاؤں وہ اسے آنکھ مارتا ہوا کہنے لگا۔۔۔

بے شرم بدتمیز داہم دفع ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔

داہم نے حور کو کھینچ کر اپنے قریب کیا اور اس کی لونگ پر لب رکھ دیے۔۔۔

حور ساکن ہوئی تھی۔۔۔

آپ کی لونگ سے اس داہم ملک کو عشق ہے حور آپ نہیں جانتی یہ داہم ملک آپ سے کس قدر محبت کرتا ہے۔۔

حور نے گھبرا کر اسے دھکہ دے کر واش روم بھاگی تھی۔۔اور وہ وہاں جا کر گہرے گہرے سانس لینے لگے خود کو شیشے میں دیکھا تو اسے اپنے آپ میں کچھ خاص نہیں لگا کہ داہم ملک جیسا خوبرو لڑکا اس کا عشق میں پاگل ہوا پھر رہا تھا۔۔پھر کیوں۔۔۔۔وہ یہی سوچ رہے ہو کے اسے داہم کی آواز آئی۔۔۔۔

جلدی باہر آئیں ماما ویٹ کر رہی ہوں گی۔۔۔

اف ایک تو تم بھی نا حور جلدی سے فریش ہو کر باہر نکلی اور دونوں نیچے ناشتہ کرنا چلیں گے۔۔۔۔

السلام علیکم انکل السلام علیکم آنٹی۔۔۔۔

وعلیکم السلام حور نے دونوں کو سلام کیا تھا۔۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا کیسی طبیعت ہے اب تمہاری۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں آنٹی وہ بھی مسکراتی ہوئی وہاں ہی بیٹھ گئی۔۔۔۔

داہم نے چائے کا کپ اٹھا کر حور کے سامنے رکھا اور ایک پراٹھا اٹھا کر اس کے آگے رکھا۔۔۔۔

میں پراٹھا نہیں کھاتی داہم۔۔۔

حور جلدی سے کھائیں میں آپ کی طبیعت میں کوئی لاپرواہی نہیں کروں گا داہم نے گھور کر حور کو دیکھا۔۔۔۔

احمد اور تانیہ اپنے بیٹے کے ایسی حرکت دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔۔

ooooooooooooooooooooo

نوال بھی اپنے گھر آگئی تھی اسے بھی ضامن کے ساتھ کھیلنے میں بہت مزہ آرہا تھا دانش تو بس سارا دن کمرے میں رہتا کبھی حور کے کمرے میں پایا جاتا اور کبھی اپنے کمرے میں۔۔۔۔

واجد کو ہوش آرہا تھا لیکن ان کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی تھی بالاج دانش سب ان کے کمرے میں موجود تھے۔۔۔

واجد نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھلی ڈاکٹر بھی آچکا تھا۔۔۔

میرے پاس ٹائم نہیں ہے حور کو بلائیں دعا کو بلائیں مجھے ان سے بات کرنی ہے واجد نے روتے روتے کہا۔۔۔

حور کے نام پر سب کو سانپ سونگ گیا تھا۔۔۔

دیکھیے ان کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے انہیں ہاسپٹل لے کر چلیں۔۔۔۔

نہیں نہیں مجھے نہیں جانا کہیں بھی میں بس حور سے ملنا چاہتا ہوں پلیز پلیز حور کو بلائیے۔۔۔

سب حیران تھے کے وہ حور سے کیوں ملنا چاہتے ہے۔۔۔

وہ نہیں اس گھر میں چلے گئے ہیں گھر کو چھوڑ۔۔۔۔

واجد کا یہ سن کر دل کو درد ہوا تھا۔۔۔

دعا بیٹا مجھے معاف کردو۔۔۔

کیوں تایا ابو کیا ہوا آپ کیوں معافی مانگ رہے ہیں۔۔۔

میں نے دولت کی لالچ میں آکر تم دونوں کے ماں باپ یعنی کہ اپنے ہی بھائی اور بھابھی کو مار دیا دعا کے ساتھ ساتھ سب کو شاک لگا تھا دعا لڑکھڑائی تھی۔۔واجد کی

سانس اکڑنے لگی تھی وہ بامشکل بول پا رہے تھے نہیں نہیں اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔

مجھے معاف کر دو بیٹا واجد کی سانسیں اکھڑنے لگی تھی۔۔۔

اس۔۔اس کا مطلب آپی ٹھیک کہہ رہی تھی انہوں نے مارا ہے ہمارے ماں باپ کو مار دیا مار دیا۔۔دعا روتے ہوئے بالاج کے گلے لگی تھی۔۔۔۔

دانش ساکن تھا وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلا گیا وہ اب اپنے باپ کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا اور واجد صاحب راز کھولتے کھولتے دنیا سے چلے گئے۔۔۔

ساجدہ تو بالاج کے سینے سے لگی پھوٹ پھٹ کرو دی تھی حور کو نہیں بتایا گیا تھا نا ہی داہم نے اجازت دے دی کہ گھر کا کوئی بھی معاملہ حور کو بتایا جائے۔۔۔۔

گھر میں ماتم کا سماں تھا پھر واجد کو دفنا دیا گیا سارا گھر سوگ میں ڈوبا تھا رہ رہ کا سب کو حور کی باتیں یاد آرہی تھی کہ وہ کہتی رہی تھی کہ انہوں نے ہمارے ماں باپ کو مارا لیکن کسی نے بھی اس کی بات پر یقین نہیں کیا تھا۔۔۔

ایک ہفتہ گزر گیا تھا واجد کو کیے ہوئے سب کی زندگیاں آہستہ آہستہ اپنے معمول پر آرہی تھی۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

دوسری طرف داہم بھی حور کا پہلے سے زیادہ خیال رکھ رہا تھا حور تو کبھی کبھی اس سے چڑ سی جاتی تھی کہ داہم میرا اتنا خیال نہ رکو لیکن

داہم تھا کہ بس زبردستی کھلاتا پلاتا میڈیسن دے دیتا ٹائم سے یہ سارا کام داہم خود کرتا تھا۔۔۔

نوال بھی بازل کے ساتھ گھر چلی گئی تھی۔۔۔

دانش انہوں نے مارا ہے ہمارے ماں باپ کو مارا ہے یہ قاتل ہے میرے ماں باپ کے۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔۔۔۔۔

دانش کو وہ تھپڑ یاد آیا تو اس نے حور کو مارا اس نے اپنا ہاتھ زور سے بیڈ کی نوک پر مارا تھا وہیں ہاتھ جس سے اس نے حور کو تکلیف دی تھی۔۔۔۔

یہ ہاتھ اس ہاتھ سے میں نے تمہیں مارا تھا نا اسی ہاتھ کو توڑ دوں گا

ایک دفعہ اپنے دوست کو معاف کر دو میں مر رہا ہوں پلیز

حور ایک دفعہ میرے سامنے آجاؤ اور بولو دانش میں نے تمیں معاف کیا۔مجھے تمہاری بددعا لگ گئی ہے مجھے سکون نہیں مل رہا ہے اس کے ہاتھ سے خون نکلنے لگا تھا لیکن وہ رک نہیں رہا تھا وہ بار بار اپنا ہاتھ بیڈ پر مارتا جا رہا تھا۔۔۔

ماہی جو ضامن کو دانش کے پاس لا رہے تھے اس کے ہاتھ سے خون نکلتا دیکھ کر وہ اس کے پاس آئی تھی دانش۔۔۔۔

دانش نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسے حور ہی نظر آئی تھی حور مجھے پتہ تھا تم آؤ گی دیکھو تمہارا دوست دانش تمہاری محبت تکلیف میں ہے مجھے پتہ تھا تم آؤ گی تم میری تکلیف نہیں دے سکتی نا۔۔۔۔

ماہی نے لب بھیچ کر دانش کو دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ ضامن کو لٹا کر اس کے پاس پٹی لے کر بیٹھی اس کا ہاتھ پکڑا تو ماہی کو عجیب لگا۔۔۔۔۔

ان دنوں ضامن اور دانش کا خیال رکھتے رکھتے دانش کے لیے ہمدردی کے ساتھ ساتھ فیلنگز آنے لگے تھے لیکن وہ بھی سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

حور۔۔۔۔۔۔۔

پلیز دانش سٹاپ میں حور نہیں ماہی ہوں ماہی ہو۔۔۔۔

ماھی نے غصے سے کہا تو دانش کو ہوش آیا تھا۔

تتت۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔

ہاں میں کب سے حور حور کر رہے ہو اب کیوں اسے بلا رہے ہو اپنی کئی گئی زیادتیاں نہیں یاد۔۔۔۔

جو تم نے ظلم کیے تھے اسے مارا تھا اب تمہیں وہ یاد آرہی ہے کیوں دانش کیوں۔۔۔۔۔

پلیز ماہی تم جاؤ یہاں سے مجھے پٹی نہیں کروانی اس نے اپنا ہاتھ کھینچا

ماہی نے زبردستی ہاتھ پکڑ کر پٹی کر دی دانش اسے گھورتا ہی رہا۔۔۔

مجھے زیادہ نخرے پسند نہیں دانش نہ میں حور ہوں اور نہ بیا میں ماہی ہو مجھے لوگوں کو سیدھا کرنا آتا ہے آئی سمجھ۔۔۔

حور تمہارے لیے ایک چیز چھوڑ کر گئی ہے میں لے کر آتی ہوں یہ کہہ کر کمرے سے چلی گئی۔۔۔

بدتمیز ماہی دانش نے گھور کر اپنے ہاتھ کو دیکھا جہاں پٹی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ماہی کمرے میں واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ڈائری اور دانش کی دی گئی کالی چادر تھی دانش نے چادر دیکھتے ہی ماہی سے چھیننی اور اپنے سینے سے لگا لی۔۔۔

یہ ڈائری حور کی ہے اس نے کہا تھا جب بیا کی سچائی پتہ چلے تو تمہیں دے دوں یہ اس کی امانت تھی میرے پاس دانش نے ڈبڈبائی آنکھوں سے ڈائری پکڑی تھی۔۔۔۔

نہیں ڈائری پکڑا کر چلی گئی وہ اسے اکیلا چھوڑ دینا چاہتی تھی تاکہ وہ ایک دفعہ ہی رو کر اپنا غم ہلکا کر سکیں۔۔۔

oooooooooooooooooo

بازل ریموٹ دو میں نے ڈرامہ دیکھنا ہے۔۔۔۔

تم خود ڈرامہ ہو جاؤ جا کر خود کو شیشے میں دیکھ لو۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ بازل شاہ تم نے میچ دیکھ کر کیا کرنا ہے جاؤ اپنی اس گرل فرینڈ کے پاس۔۔۔

اس کی بات سن کر بازل کو دوبارہ سے غصہ آیا تھا وہ ریموٹ پھینک کر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

بازل نے اسی لڑکے سے بات کی تھی یہ وہ لڑکی تھی جو بازل شاہ کو یونیورسٹی میں پسند کرتی تھی لیکن نوال کو پتہ نہیں تھا۔۔۔

بازل نے اسے غصے سے منع بھی کیا تھا کہ آئندہ وہ اسے کال نہ کرے اور ابھی تک اس نے کال نہیں کی تو نہ ہی بازل نے نوال کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی تھی۔اور آج پھر سے وہ اس کا دل دکھا چکی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooo

دعا آج تم نے اکیڈمی جانا ہے جاؤ تیار ہو جاؤ۔۔۔

خان مجھے نہ اکیڈمی نہیں جانا مجھے نہ ان کے گھر سے ڈر لگتا ہے وہاں بھوت ہے مجھے نہیں جانا وہاں دعا واقع ہی ڈر گئی تھی۔۔۔

کیا بات کر رہی ہوں یار دعا ابراہیم کے گھر سے کہاں سے بھوت آ گئے۔۔۔

خان سر نے خود کہا تھا۔۔۔

دعا جاؤ یار بہانے نہ کرو دعا بھی منہ بناتی اٹھ گئی تھی اسے پتہ تھا خان نے ناراض ہو جانا ہے وہ الٹا خان سے ناراض ہو کر چلی گئی تھی۔۔۔

رات کو وہ اس سے ناراض ناراض گھوم رہی تھی۔۔۔

لگتا ہے میری جان میری ہنی مجھ سے ناراض ہیں وہ اسے پکڑتا اس کی ناک دباتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔

میں نے کہا تھا میں نے اکیڈمی نہیں جانا لیکن آپ نے بات نہیں مانی۔۔۔۔

میری جان بس ایک سال کی بات ہے اس کے بعد بس ختم۔۔۔

پکا نا۔۔۔۔

ہاں پکا میری جان وہ جانتا تھا وہ جلدی ہی بات مان کر دوبارہ سے پڑھنے لگے گی۔۔۔۔

خان آپ کو دوبارہ شادی والی بات یاد ہے نا۔۔۔۔

ہا ہا ہا میری جان یاد ہے چلو اب سو جاؤ مجھ سے ناراض مت ہوا کرو دعا

بالاج نے اس کی گردن پر شدت سے لب رکھے تھے کہ دعا کی سسکی نکلی تھی۔۔۔۔

خان۔۔۔

ششششش۔۔۔میری جان مجھے خود کو تھوڑا محسوس کرنے بالاج جذبات میں آتا دعا کے لبوں پر جھکا تھا کہ دعا بے بس ہو گئی تھی وہ الگ ہوا تو دعا اسے گھور رہی تھی۔۔۔۔

خان آپ گندے ہے۔۔۔۔

میری جان میں جس دن جذبات میں آگیا نا اس دن یہ خان تمہیں بہت گندا لگے گا۔۔۔۔۔

اور میں اپنے خان کو ماروں گی۔۔۔۔۔

ہا ہا میری چھوٹی سی ہنی سو جاؤ میری جان ورنہ میں دوبارہ کس کروں گا۔۔۔۔

نہیں نہیں میں سو رہی ہوں میں جلدی سے بالاج کے سینے لگی اس کی شرٹ پکڑ کر سو گئی تھی۔۔۔۔

بالاج نے شکر کیا کے اس رات کے بعد کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooooo

حور ادھر دے میں آپ کے بال سیٹ کرتا ہوں۔۔۔

حور نے منع کرنا چاہا لیکن اسے پتہ تھا وہ ڈیٹ کبھی نہیں مانے گا کرسی پر بیٹھ گئی اور برش داہم کو پکڑا دیا۔۔۔۔

وہ بڑی آہستہ آہستہ سے حور کے بالوں میں کنگی کر رہا تھا۔۔۔

حور آپ کو پتہ ہے مجھے آپ کی ہر ایک چیز سے عشق آپ کی آنکھوں سے۔۔۔۔

حور کی پلکیں لرزی تھی۔۔۔۔

آپ کی ناک میں پہنی لونگ سے۔۔۔

داہم نے جلدی سے حور کی لونگ پر لب رکھے تھے کہ حور کی گل لال ہو گئے تھے۔۔۔۔

جو شیشے میں دیکھتا داہم مسکرایا تھا۔۔۔۔

آپ کے ہونٹوں سے۔۔۔۔۔

حور نے جلدی سے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا تھا کہیں داہم لونگ کی طرح یہاں بھی کس نا کر دیں۔۔۔۔

ہا ہا حور مائے لو جب میرا دل کرے گا نہ وہاں کس کرنے کا یقین کریں آپ مجھے روک نہیں پائیں گی۔۔۔۔

اور آپ کے کالے بالوں سے عشق ہے وہ اس کے بالوں میں منہ چھپاتا ہوا بولا۔۔۔۔

حور لرز گئی تھی۔۔۔۔۔

ددد۔۔۔داہم پلیز۔۔۔۔

ششش۔۔۔حور کنگھی کر رہا ہو آپ کریں گی تو آپ کو درد ہو گا نا۔۔۔

داہم جب جب کنگی کر رہا تھا اس کے ہاتھوں میں حور کے بال آتے جا رہے تھے جسے دیکھے داہم کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آئی تھی۔۔۔

وہ جب جب کنگی کرتا تھا تب تب اسے ایسے بال آتے تھے ڈاکٹر سے اس بارے میں بات کی تھی ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اس بیماری میں سارے بال اتر جائیں گے اس ٹائم داہم کا دل پھٹنے کو تھا لیکن وہ سنبھل گیا تھا اسے اپنی حور کو سنبھالنا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ اس کے بال اتار کر سنبھال لیتا تھا اسے پسند ہی بہت تھے حور کے بال۔۔۔

یہ لیں ہو گئی حور آپ کی کنگی اب آپ ارام کریں میڈیسن پڑی کھا لیجیے گا وہ آنسو چھپاتا جلدی سے باہر کو گیا تھا وہ اپنے آنسو حور کو نہیں دکھانا چاہتا تھا۔۔۔

حور نے ایک نظر میڈیسن کو دیکھا اور میڈیسن اٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینکی آئی ایم سوری داہم لیکن میں جینا نہیں چاہتی میں تم پر بوجھ نہیں بنا چاہتی میرے دوست دانش نے مجھے بے سہارا چھوڑ دیا تھا سب چھوڑ دیتے ہیں مجھے زندہ ہی نہیں رہنا۔۔۔

اسے اس گھر میں صرف دو دفعہ ناک سے خون آیا تھا تب جب داہم اپنی نگرانی میں میڈیسن کھیلا دیتا تھا تو حور ٹھیک رہتی تھی اور جب وہ خود لاپرواہی کرتی تھی اس دن ناک سے خون آتا تھا لیکن حور کو اپنی زندگی سے پیار رہا ہی کب تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooooo

اگلے دن دعا منہ بناتے اکیڈمی آئی تھی بیل بجی تھی اور اندر بیٹھے آج ابراہیم کے چہرے پر پرسرار سی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

میری بیلا وہ آنکھ بند کر کے پر سکون ہوا تھا۔۔۔۔

اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے دعا تھی جو منہ بناتے گول گپا لگ رہی تھی فل بلیک سوٹ میں وہ ابراہیم کے دل کے تار چھیڑ گئی تھی۔۔۔

میری بیلا پر کالا رنگ کتنا جچتا ہے نا وہ ماضی میں جا پہنچا تھا کیونکہ ابراہیم مجھے بلیک کلر بہت پسند ہے دور کہی بیلا کی آواز اسے سنائی دی تھی۔۔۔۔

ہیلو سر ہیلو سر دعا کی آوازیں آرہی تھی کہ ابراہیم کو ہوش آیا تھا۔۔۔

کیا ہوا سر۔۔۔

کچھ نہیں تم آؤ اندر دعا کو آج یہ گھر زیادہ خوفناک لگا تھا۔۔۔۔

آج سے وہ اپنے کھیل کا آغاز کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنی دم کی ہوئی چیزیں دعا کو کھلاتے تھے جس کی وجہ سے دعا مزید چڑچڑی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

آج انہوں نے دعا پر راز کھولنا تھا ایک بہت برا راز اس نے دعا اور بالاج کی زندگی میں طوفان آنا تھا۔۔۔

وہ کالے جادو کرتے تھے دعا پر اور ہر بار بالاج دعا کو کسی نہ کسی طریقے سے بچا لیتے تھے ابھی کچھ دن پہلے ہی بالاج نے ابراہیم کو بتایا تھا کہ دعا خواب میں ڈر جاتی ہے تو ابراہیم نے بالاج کے سامنے ہی کالا دھاگہ دعا کی کلائی پر باندھا تھا۔۔۔

اس ٹائم تو بالاج کو بہت عجیب لگا تھا لیکن چپ رہا دعا کو دھاگا پہنتے ہی عجیب سی کالائی پر جلن محسوس ہوئی تھی جس کا ذکر اس نے بلاج سے گھر سے باہر آکر کیا تو بالاج نے وہ دھاگا اتار کر ادھر ہی پھینک دیا۔۔۔

اگلے دن دعا آئی تو ابراہیم نے پوچھا تھا وہ دھاگا کہاں ہیں تو دعا نے کہا کہ خان نے پھینک دیا جس سے ابراہیم کو بالاج پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

وہ بار بار کالے جادو کا اثر زائل کر رہا تھا اس سے ابراہیم کو نقصان ہو سکتا تھا کہ کہیں کالے جادو کا الٹا سر ابراہیم پہ ہونا شروع ہو جائے اسی لیے آج اس نے دعا سے سیدھے طریقے سے بات کرنے کا سوچا۔۔۔

ابراہیم نے جان بوجھ کر دعا کے آگے اسکریم کریم رکھتے تھوڑی سی اس پر گرا دی تھی۔۔۔

او ہو سوری دعا جاؤ سامنے کمرے ہیں وہاں جا کر صاف کر لو۔۔۔۔

وہ جی سر کہتے اٹھ گئی تھی ابراہیم کے لبوں پر پر سرار سی مسکراہٹ رہی تھی وہ بھی اٹھ کر کمرے میں چلے گئے تھے۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

بازل اور نوال کی لڑائی دیکھتے شفق نے اپنی دوست کی بیٹی کی شادی پر نیچ دیا تھا بازل کو آج نوال کچھ زیادہ ہی پیاری لگ رہی تھی وہ انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

پہلے تو نوال منع کرتی رہی لیکن شفق کے بار بار کہنے پر نوال کو مجبورا جانا پڑا لیکن جاتے ہوئے تو نوال نے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

نوال تم ابھی تک ناراض ہو۔۔۔۔

ہاں تو کیا تمہاری آرتی اتاروں کہ تم لڑکیوں سے باتیں کرتے ہو ان کے ساتھ ڈیٹ پر جاتے ہو۔۔۔

بازل کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی کہ وہ جیلس ہورہی ہے۔۔۔

تم ہنس رہے ہو مجھ سے بات مت کرو ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ایک گاڑی سامنے آکر رکی تھی ان میں سات سے آٹھ بندے بندوقیں لیے نیچے اترے تھے۔۔۔۔

نوال نے گھبرا کر بازل کا بازو پکڑا تھا۔۔۔۔۔

اے دونوں گاڑی سے نیچے اترو ان میں سے ایک لڑکے نے کہا تو بازل باہر جانے لگا۔۔۔۔

بازل پلیز نہ جاو نا وہ مار دیں گے نوال تو رونے لگی تھی۔۔۔

نوال میری جان تو فکر نہ کر کچھ نہیں ہو گا ان میں سے ایک لڑکے کی نظر نوال پر گئی تو اس کی آنکھوں میں ہوس چمکی تھی۔۔۔۔

ارے تم بھی نکلو باہر اس لڑکے نے کہا تو بازل کو بہت غصہ آیا۔۔۔۔۔

جو چاہیے مجھ سے لے لو اسے کچھ مت کہو بازل نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا کر لو گے تم ہمیں یہی چاہیے وہ لڑکا ضدی انداز میں بولا بازل کو غصہ ہے جلدی سے آگے بڑھ کر اس لڑکے کو مکا مارا تھا۔۔۔

نوال بھی گھبراتی جلدی سے گاڑی سے نیچے اتری تو فضا میں ایک گولی چلی تھی ان میں سے ایک لڑکے نے بازل کو گولی مار دی تھی جو اس کے گولی مار کر بھاگ گئے تھے۔۔۔

بب۔۔۔بازل نوال مزید رونے لگی تھی۔۔۔۔

تم چپ کرو نوال میں ٹھیک ہوں وہ مشکل سے اٹھتا گاڑی میں بیٹھا ڈرائیو کرنے لگا تھا۔۔۔

گگ۔گولی لگی ہے آپ کو خون نکل رہا ہے۔۔۔۔

ہاں تو میں مر تو نہی گیا نہ فکر نہ کرو تم اتنی جلدی بیوہ نہی ہونے والی ابھی تو میرے بچے بھی نہی ہوئے نہ ہی میں اتنی جلدی مرنے والا ہو بازل نوال کا آنسو سے بھرا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

نوال نے لب بھینچ کر بازل کی بکواس سنی جو اتنی درد میں بھی بکواس کرنے سے باز نہی آیا۔درد ہو رہا ہو گا تمھیں دیکھو کتنا خون ہے اور جاؤ لڑکیوں کے ساتھ ڈیٹ پھر۔۔۔

ہاہاہا یار اس کا لڑکیوں کے ساتھ ڈیٹ کے ساتھ کیا تعلق ہے بازل قہقہ لگا اٹھا۔۔۔

چپ کر کار تم نوال نے رومال نکال کر اس کے بازو پر باندھا لیکن خون رک ہی نہیں رہا تھا نوال کے آنسو دیکھ کر بازل نے لب میچے تھے وہ تیز گاڑی چلاتا ہاسپٹل پہنچا تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooo

ہاسپٹل جاتے ہی بازل کو کمرے میں لے گئے تھے نوال نے روتے ہوئے شفق کو کال کی تھی لڑنے کے باوجود نوال کو بازل کی حالت دیکھ کر رونا آرہا تھا شفق بھی آچکی تھی وہ بھی رو رہی تھی لیکن وہ نوال کو تسلی دے رہی تھی عثمان ہاسپٹل کا سارا انتظام دیکھ رہے تھے بیٹا فکر نہ کرو بازل ٹھیک ہو جائے گا بازو پر گولی لگی ہے۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا تو خطرے سے باہر ہونے کی خبر سنائی تھی۔۔۔۔

ہم مل سکتے ہیں نوال جلدی سے بولی۔۔۔

جی ابھی انہیں روم میں شفٹ کریں گے تو آپ مل لینا یہ کہہ کر ڈاکٹر چلا گیا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ابراہیم کمرے میں گیا تھا دعا کو بیلا کی تصویر کے سامنے کھڑا پایا۔۔

کیا دیکھ رہی ہو دعا۔۔۔۔

دعا ایک دم ابراہیم کے آنے سے ڈر گئی تھی۔۔۔

س۔۔سر یہ کون ہے دعا نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

یہ میری بیوی بیلا ہے۔۔۔

بیوی دعا نے حیرانگی سے پوچھا لیکن یہ تو بالکل میرے جیسی دکھتی ہیں۔۔۔

ہاں دعا یہ بالکل تمہارے جیسی ہی دیکھتی ہے۔۔۔

ہاں سر دعا کو آج ابراہیم کا لہجہ کھٹک رہا تھا۔۔۔

لیکن دیکھو نا دعا بیلا کی آنکھیں کالی تھی اور تمہاری نیلی اور تمہیں پتہ ہے تم اپنی نیلی آنکھوں کی وجہ سے بالکل گڑیا جیسی لگتی ہو۔۔۔۔

دعا نے گھبرا کر ابراہیم کو دیکھا۔۔۔

سر یہ اب کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔

تم بہت خوبصورت ہو دعا نے چونک کر ابراہیم کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی انہوں نے جا کر سب سے پہلے دروازے کو لاک لگایا اور پلٹ کر کے دعا کی طرف دیکھنے۔۔۔۔

سر یہ کیا کر رہے ہیں دعا کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں سنائی دی تھی۔۔۔

شیشش۔۔۔دعا تم کچھ مت بولو آج مجھے بولنے دو ادھر آؤ بیٹھو وہ اس لیے کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

دعا نے دھکا مار کر بھاگنا چاہا اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتی ابراہیم نے دوبارہ پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

چھوڑیں مجھے سر یہ کیا کر رہے ہیں آپ میں خان کو بتاؤں گی۔۔۔

ششش۔۔۔تم اب اس بالاج کی دعا نہیں میری بیلا ہو۔۔۔

میں آپ کی بیلا نہیں ہوں دعا کانپتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

کہاں اس نے کسی کا ایسا لہجہ برداشت کیا تھا۔۔۔

دعا تم اب مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتی دعا کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔

میری جان بس کر جاؤ اب جو میں کہوں گا وہ تم سنو گی ورنہ میں تمہارے خان کو مار دوں گا دعا پھٹی پھٹی آنکھوں سے ابراہیم کو دیکھنے لگی۔میں کیوں آپ کی بات مانوں گی۔۔۔۔

کیونکہ تم میری بیلا ہو میری بیلا کی طرح دیکھتی ہوں نا اور تم جانتی ہو تمہیں جو برے برے خواب آتے ہیں نا اور بلاج کے چہرے پر خوفناک چہرہ نظر آتا ہے وہ سب میں کرتا ہوں۔۔۔

کہ۔۔۔کیا مطلب آپ کا سر۔۔۔

میری جان سر نہیں ابراہیم کہو پیار سے۔۔۔

دعا اب اس شخص سے دور ہونا چاہتی تھی لیکن ابراہیم نے اسے دیوار کے ساتھ پن کر کے مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔میں جانتا ہوں جو میں تمہیں کہنے جا رہا ہوں اور دکھاؤں گا بھی اس کے بعد تم اپنے خان کو کچھ نہیں بتاؤں گی۔۔۔۔

میں سب کچھ خان کو بتاؤں گی۔۔۔۔

چلو پہلے یہ تو دیکھ لو نا وہ دعا سے دور ہٹا اور کچھ منتر پڑھنے لگا اس کے منتر پڑھنے سے کمرے میں ہر چیز تھرتھرانے لگی تھی دیوار پر لگی پینٹنگ نیچے گرنے لگی تھی ٹیبل پر رکھے لمپ نیچے گرے تھے۔۔

اہہ۔اہہہہ۔۔۔۔۔دعا زور زور سے چیخی تھی انہوں نے منتر پڑھنا بند کی اور ساری چیزیں رک گئی تھیں۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے دعا وہ دوبارہ دعا کے قریب ہوا تھے دعا تو ڈر کے مارے سانس روک گئی تھی پورا وجود کانپنے لگا تھا۔۔۔۔

میرے پاس جن ہے دعا اور وہ جن کسی کو بھی مار سکتے ہیں۔۔۔۔

اور تمہارے خان کو بھی تمہاری حور آپی کو بھی تمہارے تائی کو بھی۔۔۔۔

نہیں نہیں پلیز کسی کو کچھ مت کیجیے گا وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

پھر میں جو بولوں گا تم وہ کرو گی نا۔۔۔۔۔

ہاں میں وہ سب کروں گی وہ کانپتے ہوئے بولی تھی گڈ مجھے پتہ تھا تم مجھے انکار نہیں کرو گی اور اگر بالاج سے کچھ بھی بتایا تو یقین کو سب سے پہلے اسی کو ماروں گا تم اپنے خان سے پیار کرتی ہوں نا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں کرتی ہوں کرتی ہوں دعا تو تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے جانا ہے وہ روتے ہوئے بولی اس نے خان کو کہا بھی تھا اسے اکیڈمی نہیں جانا لیکن خان نے اسے زبردستی بھیجا تھا اب وہ کیا کرتی کیا یہ آدمی اسے خان سے دور لے جائے گا نہیں نہیں اگر اس نے خان کچھ کہہ دیا تو۔۔۔۔پہلے میری جان میری بات تو سن لو ابراہیم نے اس سوچو میں گم پایا تو اسے بلایا۔۔۔۔

تمہیں بالاج سے طلاق مانگنی ہے اور پانچ دن ہیں تمہارے پاس میرے پاس طلاق لے کر آنا ہے ورنہ میں بالاج کے ساتھ ساتھ تمہاری بہن حور کو بھی مار دوں گا دعا نے اپنے چیخوں کا گلا منہ پر ہاتھ رکھ کر گھونٹا تھا۔۔۔

تم ایسا کرو گی نا وہ پر سرار مسکراہٹ سے بولا تھا۔۔۔

میں ایسا کیسے کروں گی وہ مجھے طلاق نہیں دیں نگے اسے یقین تھا اس کا خان اسے کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔

وہ تمہارا کام ہے مجھے پانچ دن کے اندر تم میرے پاس چاہیے ورنہ چھٹے دن میں بالاج کو مار کر خود تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گام۔۔۔

سمجھ آئی میری بات وہ بس سر ہلا گئی تھی وہ اپنے خان کو مروانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ کسی کو کچھ بتا ہی نہیں سکتی تھی وہ تو پہلے ہی ڈر پوک تھی لاڈو میں پلی وہ ان سب کا سامنا کرنا کہاں جانتی تھی۔۔۔۔

وہ گھر تو چلی گئی تھی لیکن سارا دن وہ روتی رہی تھی پوچھنے پر بتایا کہ حور آپی کی یاد آرہی ہے بالاج نے بھی اسے پیار سے سمجھایا وہ کئی گھنٹے اپنے خان کا چہرہ دیکھتی رہی تھی کہ کتنا پیار کرتا تھا خان اس سے وہ کیسے اسے طلاق مانگ سکتی تھی وہ بھی تو اپنے خان سے پیار کرتی تھی۔۔۔۔

وہ کیا کہتی کیسے طلاق مانگتی کیسے اسے مرنے کے لیے چھوڑ دیتی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ بہت مشکل سے سوئی تھی بار بار وہ نیند سے جاگ جاتی تھی کہ کہیں بالاج کو کچھ ہوا تو نہیں اور بالاج کو ٹھیک دیکھ کر وہ سکون کا سانس لیتی۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

داہم کیو تو عادت ہو گئی تھی وہ حور کا سر اپنے سینے سے لگا کر سوتا تھا اور حور کو اس کی عادت سے چڑ تھی صبح وہ اٹھی تو خود کو آج پھر سے داہم کے حسار میں پایا۔۔۔۔

داہم پیچھے ہٹو اف مجھ سے چھوٹے ہو پر کتنے بھاری ہو تم۔۔۔۔

ہا ہا ہا میری جان میری حور۔۔۔

اف یہ جان جان کیا کہہ رہے ہو۔۔۔

کیوں آپ میری جان ہے تو جان ہی کہوں گا نا داہم نے حور کی ناک پر ہونٹ رکھے تھے۔۔۔

جس سے حور ساکن ہوئی تھی یہ چھچھوڑی حرکتیں مت کیا کرو۔۔۔

لیکن مجھے یہ میری حرکت سب سے زیادہ پسند ہے۔تم دفع ہو جاؤ فریش ہونے دو مجھے میں نے آنٹی کے پاس جانا ہے۔۔۔۔

حور کتنی دفعہ کہا ہے کام مت کیا کریں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے اپنے کپڑے ڈراب سے لیتے ہوئے بولی۔۔۔

آپ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں اور ویسے بھی آنٹی مجھے کچھ کرنے نہیں دیتے لیکن میں ایسے بیٹھ بیٹھ کر تھک جاتی ہوں وہ جنجھلاتی ہوئی بولتے ہیں واش روم میں چلی گئی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooo

بازل شفق کے پاس بیٹھا تھا ماما نوال کہاں ہے وہ نہیں آئی اندر مجھ سے ملنے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ شفق کچھ کہتی نوال سوپ بنا کر لائی تھی بازل کے لیے۔۔۔

لو آگئی تمہاری بیوی شفق مسکراتے ہوئے باہر چلی گئی بازو کیسا ہے تمہارا وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔میری چھوڑو تم بتاؤ تم تو مجھ سے ناراض ہو نہ تم تو خوش ہوئی ہوگی کہ میں مر جاؤں گا۔۔۔۔

بدتمیز میں خوش نہیں ہوئی تھی اور زیادہ نا باتیں نہ کرو یہ سوپ بنا کر لے کے آئی ہوں پیو چپ کر کے وہ کہہ کر اٹھنے لگی تو بازل اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا۔۔۔

میرے بازو میں درد ہیں میں کیسے پیوں گا تم پلا دو نا نوال کچھ کہنا تو چاہتی تھی لیکن اسے کے بازو کا خیال کرتے وہ چپ کر کے سوپ پلانے لگی۔۔۔

بازل معنی خیز نظروں سے نوال کے پورے جسم کو تکنے لگا اور نوال شرماتی شرماتی اسے سوپ پلانے لگی۔۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooo

حور فریش ہو کر باہر ائی تو اپنے بال سنوارنے لگی۔۔۔۔

لائے حور میں کر دیتا ہوں۔۔۔۔

نہیں داہم اب ہر ٹائم تم نہیں کر سکتے میں خود کر لوں گی۔۔۔۔

میں ہوں نا آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں وہ اس سے برش لیتا بالوں میں کنگھی کرنے لگا تھا وہ کہیں حور کو اپنے بالوں کی وجہ سے پریشان ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ انجیکشن لگنے کی وجہ سے حور کے سارے بال اتر جانے تھے۔۔۔۔۔

حور شیشے میں اپنے آپ کو داہم کو دیکھ رہی تھی کتنا پرفیکٹ انسان تھا وہ اور مجھ میں کیا خاص ہے کہ داہم پاگلوں کی طرح مجھ سے پیار کرتا ہے

حور کو اپنی طرف دیکھتا پا کر داہم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

زیادہ پیارا لگ رہا ہوں کیا حور۔۔۔

حور اس کی بات سے حجل ہوتی سر جھکا گئی تھی یہ لے ہو گی کنگی وہ اٹھنے لگی تو داہم نے دوبارہ سے بٹھا لیا۔۔۔

حور نے سوالیہ نظروں سے داہم کی طرف دیکھا۔۔۔

ایک منٹ داہم نے ایک ڈبی نکالی اور ایک خوبصورت سا لاکٹ حور کے گلے میں پہنانے لگا حور اپنے گردن پھر داہم کے ہاتھوں کے لمس محسوس کر کے کانپنے لگی۔۔۔۔

لے جی پینا دیا چین کیسا لگا آپ کو چین یہ آپ کی منہ دکھائی ہے۔۔۔

حور نے وہ چین دیکھا جس پھر ڈی اور ایچ لکھا تھا اور بیچ میں ہارٹ شیپ بنا ہوا تھا اس کی ضرورت نہیں تھی جس طرح تم نے مجھ سے شادی کی ہے نا اس کی ضرورت نہیں تھی حور کا چاہ کر بھی داہم کے ساتھ برا لہجہ نہیں ہو سکا تھا۔۔۔

آپ کو ضرورت تھی یا نہیں لیکن یہ لاکٹ جب آپ کو دیکھا تھا تب ہی آپ کے لیے بنوا لیا تھا کہ آپ کو دونگا۔۔۔

مطلب تم پہلے ہی بے شرم تھے پلین بنا بیٹھے تھے مجھ سے زبردستی نکاح کا۔۔ تمھیں اتنا یقین تھا اپنے پیار پر۔۔۔۔ہاں بے حد یقین تھا کہ میں آپ کو اس دنیا سے آپ کو چھین لوں گا اور دیکھیں میں نے چھین لیا اور لے آیا اپنے پاس اس نے مسکراتے ہوئے دوبارہ سے اس کے ناک پر ہونٹ رکھے تھے۔۔۔۔

داہمممم۔۔وہ چڑتی ہوئی زور سے بولی تھی۔۔۔

آئی ایم سوری حور لیکن یہ میرا پیار ہے اور ہر ٹائم جب جب میرا دل کرے گا میں یہ کروں گا آپ مجھے روک نہیں سکتی وہ دوبارہ ناک پر ہونٹ رکھتا باہر بھاگا تھا کیونکہ اسے پتہ اب اس نے حور نے پٹ جانا ہے۔۔۔۔

اس کے بچوں کی طرح باہر بھاگنے پر حور کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی پاگل ہے بالکل وہ بھی داہم کے پیچھے باہر چلی گئی۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

دانش نے آنسو بہاتی آنکھوں سے حور کی ڈائری کھولی تھی کئی آنسو ڈائری پر گرے تھے سب سے پہلے پیج میں بڑا سا لکھا تھا حورم خان۔۔۔۔

یہ ڈائری مجھے لکھنے کا شوق تو نہیں تھا لیکن قسمت نے ایسی مار ماری ہے کہ میں اب اسے اپنا ساتھی بنانا چاہتی ہوں میں ہوں حورم خان سانولے رنگ کی لڑکی جسے بچپن سے ہی بہت ساری باتیں سننے کو ملی تھی بچپن سے مجھے سکول کی باتیں پھر بڑی ہوتی گئی رشتہ داروں کی باتیں کوئی بھی میرا رشتہ لے کر آتا تھا ان کی باتیں سننے کو ملتی تھی میں سب برداشت کر جاتی تھی کہ ایک دن اللہ پاک میرے لیے بھی بہتر کرینگے۔۔۔۔۔۔

پھر جب میں ایک دن سکول سے واپس آئی تھی روتے

ہوئے اس دن بھی ایک بچے نے میرے رنگ کا مذاق اڑایا تھا گھر آکر میں گارڈن میں بیٹھی رو رہی تھی میرے پاس ایک لڑکا آیا اور وہ لڑکا دانش تھا۔۔۔۔

دانش کو بھی ڈائری پڑھتے ہوئے وہ دن یاد آیا تھا دانش مجھ سے بچپن سے اٹیچ تھا میں اس سے چاہے پانچ سال بڑی تھی لیکن وہ بالکل بہنوں کی طرح دوست کی طرح میرا خیال رکھتا تھا۔۔۔۔

حور تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔

کچھ نہیں دانش۔۔۔

کچھ تو ہوا ہے میری دوست کو اپنے ہاتھ سے میرا ہاتھ پکڑا تھا اس وقت تو میں اپنے اور اس کے رنگ کا فرق نہیں کر پائی تھی۔۔۔

دانش ایک لڑکی نے میرا مذاق اڑایا ہے۔۔۔۔

ارے ارے روتے نہیں ہوں اور تم تو میری شہزادی ہو نا میں نے اپنی اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھول کر دانش کو دیکھا۔۔۔۔

شہزادی۔۔۔۔

ہاں شہزادی۔۔۔۔

لیکن وہ تو پیاری ہوتی ہے نا میں نے معصومیت سے کہا لیکن تم میری دوست شہزادیوں کی طرح ہو اس ٹائم تو بچپنا تھا میں خوش ہو گئی تھی کہ کوئی تو ہے جیسے میری اتنی فکر ہے مجھے شہزادی کہنے والا اس کے بعد دانش میرا ہر طرح سے خیال رکھنے لگا۔۔۔۔

ہر بات مجھ سے شیئر کرتا تھا آہستہ آہستہ پتہ نہیں کب۔۔کب۔۔۔۔مجھے اپنے دوست دانش سے محبت ہو گئی۔۔۔

دانش نے کرب سے انکھیں بند کی تھی دانش کے کئی آنسو ڈائری پر گرے تھے۔۔۔۔۔

میں اسے اپنا شہزادہ سمجھنے لگی تھی کہ میں نے سوچا شاید تم مجھے بچپن سے جانتا ہے مجھے سمجھے گا اور میرا شہزادہ بنے گا۔۔۔

لیکن وہ شہزادہ تو اپنی شہزادی پہلے سے ہی چن چکا تھا اور میں پاگل یہ سمجھتی رہی کہ وہ میری محبت سمجھے گا جب وہ میرے ہر قدم پر ساتھ دیتا تھا میں سمجھتی تھی زندگی میں بھی وہ میں میرا ساتھ دے گا۔۔۔

لیکن کہتے ہے نا انساں جیسا سوچتے ہیں ویسا نہیں ہوتا ایک دن وہ آیا اس نے مجھے اپنی ہی محبت کی تصویریں دکھائی اور اس دن مجھے پتہ چلا کہ وہ مجھ جیسی سانولی لڑکی کی قسمت میں دانش جیسا خوبصورت لڑکا نہیں ہو سکتا اس دن میں نے پہلی دفعہ آکر احساس کمتری میں اپنے

ہاتھوں کو دوپٹہ میں چھپایا تھا میرا دل ٹوٹ کے چکنا چور ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

تمہیں تو زندگی کا ہر دکھ بتایا تھا۔۔۔۔

تمہارا حق نہیں بنتا تھا دکھ دینے کا۔۔۔

لیکن وہ محبت بننے سے پہلے میرا دوست تھا اور میں اپنے دوست کی خوشی میں خوش تھی میں سچے دل سے بیا کو قبول کر لیا تھا۔۔۔۔

اور پھر بیا کی سچ سامنے آئی تھی میں نے بہت کوشش کی تھی کہ دانش کو بتا سکوں لیکن مجھے موقع نہیں ملا تھا میں تایا ابو کے پاس چلی گئی۔۔۔۔

پتہ نہیں دانش کو کیسے پتہ چلا کہ میں اس سے پیار کرتی ہوں اور مجھ سے اتنا بدگمان ہو جائے گا میں نہیں جانتی تھی وہ کہتا تھا کہ میں اس

سے اس کی محبت چھین رہی ہوں وہ پہلی دفعہ مجھ سے اونچی آواز میں بات کر رہا تھا اور میں اندر تک ہل گئی تھی۔۔۔۔

دانش نے کرب سے لب ایک دوسرے میں پیوست کیے تھے اس کا دل کر رہا تھا وہ روئے چیخے چلائے لیکن وہ ایسا کر نہیں پا رہا تھا۔۔۔

اگلے صفحے پر اس کاغذ پر آنسو کے ساتھ ساتھ خون کے قطرے بھی دکھائی دیے تھے۔۔۔

خون۔۔۔۔وہ ان قطروں پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔۔

اس دن میں نے اتنی ٹینشن لی تھی کہ دانش نے مجھ پر الزام لگایا اور اس رات مجھے پہلی دفعہ ناک سے خون آیا تھا میں نہیں جانتی تھی کیوں آیا ہے میرے دماغ سے دانش کی باتیں ہی نہیں جا رہی تھی۔۔۔

پھر اس نے مجھ سے شادی کر لی اپنی بہن کی محبت میں آکر میری محبت دو کوڑی کے کر دی تھی اپنی بہن کی محبت چھیننے کا الزام بھی وہ مجھ پر لگا گیا تھا۔۔۔۔

کیا وہ مجھے جانتا نہیں تھا کہ میں لڑکوں کو نہیں پھساتی میں ایسی نہیں ہوں۔۔۔۔

مجھے یوں لگتا ہے جیسے مجھے کوئی رشتہ راس ہی نہیں آتا نہ دوستی نہ محبت جن کے کندھے پر سر رکھ کر رو سکوں یا اپنے دکھ بتا سکوں شاید مجھ میں ہی خلوص میں کمی رہ گئی تھی یا مجھ میں کوئی خامی تھی۔۔۔۔۔

پھر جب وہ مجھے بات بات پہ مارتا تھا میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میرا دوست مجھ پر ہاتھ میں اٹھا سکتا ہے۔۔۔۔۔

دانش ڈائری پڑھتے پڑھتے خود بھی رو رہا تھا دانش کے آنسو حور کے آنسو کے اوپر گر رہے تھے۔۔۔۔

میں روتی تھی چلاتی تھی اور پھر دعا نے مجھے سمجھایا کہ آپی آپ ہی تو اللہ سے دانش بھائی کو مانگتی تھی اب صبر کریں۔۔۔

دانش میں نے تمہیں رو رو کر اللہ سے مانگا تھا کہ میرا دوست ہی میرا محرم بنے لیکن تم نے میرے یقین توڑا میرا اعتبار توڑا اس کے ساتھ ساتھ میرا دل بھی ٹوٹ گیا۔۔۔

پھر بیا کو شادی کر کے جب گھر لایا تھا کاش دانش تم اس وقت میری آنکھوں میں دیکھ لیتے کہ کتنا درد ہیں تو شاید تم آج نہیں بہت پہلے پچھتا چکے ہوتے ہیں۔۔۔

اور جب تم نے مجھ سے بیا سے معافی منگوائی تھی مجھے لگا بس شاید میں اپنی محبت کی اور تذلیل ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تم نے اس رات اپنا حق لینے کی بات کر کے میرے دل پر چھڑیاں چلائی تھے مجھے اپنی ہی نظروں میں گرا دیا تھا۔۔۔

تم نے دانش تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ تم مجھے کبھی گرنے نہیں دو گے لیکن تم اپنا وعدہ نہیں نبھا سکے تم نے مجھے اپنی ہی نظروں میں بیا کی نظروں میں سب کی نظروں میں گرا دیا تھا اور میں گرتی ہی چلی گئی۔۔۔

حور میرا دل پھٹ جائے گا مجھ میں اور ہمت نہیں ہے کہ میں یہ پڑھوں لیکن میں پڑھوں گا جتنی اذیت تم نے جھیلی ہے میں وہ خود پر محسوس کرنا چاہتا ہوں وہ اذیت خود بھی جھیلنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

لیکن اسے کہاں پتہ کہ پاگل جب اذیت حقیقت میں ملتی ہے تو جیلنے میں تکلیف ہوتی ہے ایسے پڑھنے سے تکلیف نہیں ہوتی۔۔۔

مجھے پتہ ہے دانش تم رو رہے ہو کہ نہیں کہ تم نے یہ تو اپنی دوست کو نہیں سنا اب سن لو میں اپنا دل کھول کر تمہارے سامنے رکھ رہی ہوں۔۔۔۔

کبھی کبھی انسان نہ ٹوٹتا نہیں ہے نا ہی بکھرتا ہے بس ہار جاتا ہے کبھی کبھی خود سے کبھی قسمت سے اور کبھی کبھی اپنوں سے اور میں تم سے ہار گئی تھی اپنی محبت سے ہار گئی تھی۔۔۔۔

میں نے ساری زندگی یہ سوچا تھا کہ کوئی ساتھ دے یا نہ دینے کہ تم میرے ساتھ ہو گے۔۔۔۔۔۔

میرے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاؤ گے۔۔۔۔

میرا یہ برہم تھا کہ میرے پاس تم ہو۔۔۔

میں تمہارے لیے بہت روتی ہوں دانش بہت زیادہ لیکن تمہیں میری فیلنگز میرے آنسو کی قدر نہیں ہوئی۔۔۔۔

مجھے تو اب ہر انسان دوستی سے بھی ڈر لگتا ہے کہ لوگ کتنی جلدی بدل جاتے ہیں مجھے محبت نہیں ہماری دوستی زیادہ درد دیا تھا محبت نہ سہی

دوستی نبھا لیتے ہیں دوستی میں کئے وعدے نبھا لیتے لیکن دانش تم تو کچھ نہیں نبھا سکے۔۔۔۔۔

کیوں محبت کے کلی اکھاڑ دی تم نے۔۔۔۔

ہنستے چہرے کی رونق بھگاڑ دی تم نے۔۔۔

ذرا خیال نہ خیال آیا تجھے اپنی انا کا۔۔۔

کہ میری ہستی دنیا اجاڑ دی تم نے۔۔۔۔

کاش کاش میں سوچتی کہ دانش تم میری زندگی میں نہ آتے نہ مجھے دکھ نہیں دیتے مجھے خواب دکھاتے نہ ٹوٹتے میں کیا کروں دانش میں مر رہی ہوں میں مر رہی ہوں دانش تمیں کیوں نظر نہیں آتا میرا رویا چہرہ میری آنکھیں تمہیں کیوں نظر نہیں آتی۔۔۔

اس پیج پر پھر سے خون کے قطرے گرے تھے۔۔۔

زندگی کی راہ میں تم بھی چھوڑ گئے آخر۔۔۔۔

تم دل میں رہتے تھے میرا دل توڑ گئے آخر۔۔۔۔

تم پر بڑے مان تھے میری امیدوں کے۔۔۔۔۔

اب کس سے گلا کروں تم ہی منہ موڑ گئے آخر۔۔۔۔

لوگ تو چلو لوگ تھے۔۔۔۔

بھری دنیا میں آج تم بھی تنہا چھوڑ گے آخر۔۔۔۔

آج تو دانش تم نے حد کر دی میں کس کرب سے گزر رہی ہوں تمہیں بتا نہیں سکتی تم نے مجھے مارنے کی کوشش کی اپنی دوست کو اپنی حور کو ۔۔۔۔

دانش کو وہ دن یاد ہے جب اس نے حور کو گلے سے پکڑ کر مارنا چاہتا تھا۔۔۔۔

دنش کے آنسو رک ہی نہیں رہے تھے رکتے بھی کیسے جب کسی کو آنسو دیے ہوں تو خود کے بھی نہیں رکتے اور تم نے مجھے اپنے بچے کے مارنے کا الزام لگایا مجھ پر میں دل کر رہا تھا میں مر جاو لیکن تمہاری نظروں سے غائب ہو جاؤں۔۔۔

میں نے کتنی ہی منتیں کی تھی کہ دانش مجھے طلاق نہ دو میں مر جاؤں گی لیکن اس نے کہا تھا اسے کوئی فرق نہیں پڑا اور وہ مجھے اپنی زندگی سے باہر نکال گیا تھا آج وہ مجھے اپنی زندگی سے اپنی دوستی سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔

جب انسان کسی ایسے شخص سے بچھڑتا کے جس کے ساتھ گزرے لمحے خواب کی طرح ہمارے دل و دماغ میں بسے ہوں۔۔ جس کی آواز دل پر الگ ہی تان پر دھڑکتا ہو یہ قیامت کا عالم ہوتا ہے اس وقت انسان کو اپنی ہی سانسیں اذیت لگتی ہے۔۔۔

اور آج میں تم سے بچھڑ رہی ہو اور میری سانسیں مجھ پر بھاری پڑ رہی ہے------

Special for u danish

بھول جانے کا ہنر مجھ کو سکھاتے جاؤ---

جا رہے ہو تو سبھی نقش مٹاتے جاؤ-----

چلو رسما ہی سہی----

مڑ کے مجھے دیکھ تو لو-----

توڑتے توڑتے تعلق کو نبھاتے جاؤ----

کبھی کبھی یہ ستائے----

کبھی کبھی یہ رلائے----

فقط میرے دل سے اتر جائے گا----

بچھڑنا مبارک بچھڑ جایئے گا۔۔۔۔

میں سمجھی تھی تم ہو۔۔۔۔۔۔

تو کیا اور مانگو۔۔۔۔۔۔۔

میری زندگی میں میری آس تم ہو۔۔۔۔۔

یہ دنیا نہیں میرے پاس تو کیا۔۔۔۔۔

میرا یہ بھرم تھا میرے پاس تم ہو۔۔۔۔

جب تمہیں یہ ڈائری پڑھنے کو ملیں گے شاید اس وقت میں اس دنیا سے چلی گئی ہوں گی یا پھر کہیں پر ٹھوکریں کھا رہی ہو گی۔۔۔

کیونکہ مجھے ایسی بیماری ہے کہ میں کسی بھی وقت مر جاؤں گی مجھے نہیں پتہ جب تمہیں بیا کی سچائی پتہ چلے گی میں کہاں ہوں گی۔۔۔

لیکن میں جانتی ہوں ایک دن تم مجھے ڈھونڈو گے لیکن تمہیں حور کہی نہیں ملے گی کہی نہیں۔۔۔۔

اللہ حافظ میری پیاری ڈائری میرے جزبات اور میری باتیں دانش تک پہنچانے کے لیے شکریہ۔۔۔۔

(اللہ حافظ)

دانش ڈائری بند کر چکا تھا اب تو رو رو کر اس کی آنکھیں سوج چکی تھی وہ ہچکیوں سمیت رونے لگا تھا۔۔۔۔

اہہہ۔۔۔۔اہہہ۔۔۔۔۔حور حور پلیز ایک دفعہ واپس آؤ جب میں تمہارے پاؤں پڑ جاؤں گا پلیز مجھے معاف کر دو وہ رو رہا تھا تڑپ رہا تھا لیکن اس کے پاس اسے چپ کروانے کے لیے اس کی حور نہیں تھی۔۔۔۔

ماہی کمرے میں آئی تھی اسے روتا دیکھ کر اسے دکھ ہوا تھا لیکن اسے ابھی دانش کو چپ کروانا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

دانش پلیز چپ کر جاؤ۔۔۔

ماہی ماہی پلیز اسے کہو ایک دفعہ مجھے معاف کر دے میں مر رہا ہوں مجھ سے اور برداشت نہیں ہو رہا پلیز لیکن ماہی کچھ نہ بولی وہ کیا بولتی اس کے پاس کچھ بولنے کو تھا ہی نہیں۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نوال نیند سے اٹھی تو اسے محسوس ہوا اس کا ہاتھ کسی سے ٹکرایا ہے اٹھ کر دیکھا تو اس کا ہاتھ بازل کے زخمی بازو پر تھا۔۔۔۔

سوری بازل مجھے نیند پتہ نہیں چلا درد تو نہیں ہوا نا۔۔۔

تمہیں مزہ آیا ہو گا نا مجھے تکلیف میں دیکھ کر تم تو چاہتی ہو میں مر جاؤں مجھ جیسے لڑکے بد کردار لڑکے سے تمہاری جان چھوٹ جائے۔۔۔

نہیں۔۔۔بازل پلیز۔۔۔

لیکن بازل بغیر اس کی سنے واش روم چلا گیا۔۔۔

ooooooooooooooooooooo

حور کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی کہ داہم کمرے میں داخل ہوا اس کو روتا دیکھ وہ جلدی سے اس کے پاس آیا تھا۔۔

کیا ہوا میری جان آپ رو کیوں رہی ہیں۔۔۔

حور نے داہم کی طرف دیکھا جہاں اس کے لیے فکر مندی تھی اس کی فکر تو کبھی اتنی کسی نے نہیں کی تھی وہ ایک دم سے داہم کے سینے سے لگی تھی وہ آنسو بہائے جا رہی تھی داہم کا دل زور سے دھڑکا تھا حورم کی بے اختیاری پھر داہم کے جسم میں سکون کی ایک لہر دوڑی تھی۔داہم نے حور کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا کیا ہوا میری جان کو رو کیوں رہی ہے آپ۔۔حور جلدی سے داہم سے الگ ہوئی تھی وہ بنا دوپٹے کے داہم کے سینے سے لگی تھی حور اپنی بے اختیاری پھر شرم سے نظریں جھکا گئی اور جلدی سے دوپٹہ پہن لیا۔داہم کے چہرے پھر مسکراہٹ آئی تھی اس کی احتیاط پر۔۔۔

حور آپ رو کیوں رہی تھی۔۔۔

کلک۔۔کچھ نہیں۔۔۔

بتائیں مجھے حور داہم نے حور کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ سے کھینچا وہ کھینچتی اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔

بتائیں مجھے حور۔۔۔

چھوڑو مجھے داہم۔۔۔

نہیں پہلے مجھے بتائیں اور آپ جانتی ہیں میں کئی گھنٹے آپ کو ایسے کھڑا رکھوں گا اگر آپ نے نا بتایا تو۔۔۔

وہ ماہی کی کال تھی تو تایا ابو کی ڈیتھ ہوگئی۔۔۔

او اچھا واجد انکل کی ڈیتھ ہو گئی چلے اب ہم کیا کر سکتے ہیں وہ نارمل انداز میں بات کرتا حور کو حیران کر گیا۔۔۔۔

تمہیں پتہ تھا تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں وہ اسے دھکا مار کر غصے سے پوچھنے لگی۔۔۔

کیونکہ میں آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا آپ کو رلانا نہیں چاہتا تھا داہم کے لہجے میں شدت تھی داہم حور کے ایک ایک نقوش کو دیکھ رہا تھا اس سانولی عام نقوش والی لڑکی سے اسے عشق تھا۔۔۔

پھر دل کے کہنے پر وہ اس کی ناک پر ہونٹ رکھتا پھر سے حور کا دل دھڑکا گیا تھا اور پیچھے ہوا تو حور کا لال گال دیکھ کر داہم کا قہقہ گونجا تھا۔۔۔

۔ائے لو مائے حور آپ اتنی پیاری کیوں ہیں میری جان اس کا دل کر رہا تھا وہ حور کو کھا جائے حور کو اپنے سینے میں سب سے چھپالے۔۔۔۔

داہم جاؤ تم۔۔۔۔

کہاں جاؤ میں نے تو آپ کے پاس ہی رہنا ہے۔۔۔۔

اف وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی کیونکہ وہ داہم سے الجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

ooooooooooooooooooo

بابا جی بس چار دن رہ گئے ہیں پھر میں نے وہ چلا کاٹنا ہے آپ نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے۔۔

بیٹا ابراہیم اگر یہ چلا تم نے مکمل کر لیا ہے نا تو وہ لڑکی کبھی بھی تمہیں چھوڑ کر نہیں جائے گی تمہارے لیے تڑپے گی۔۔۔

بابا جی میں یہیں چاہتا ہوں کہ دعا ہمیشہ کے لیے میری ہو جائے۔۔۔۔

لیکن اس میں تمہاری زندگی کو خطرہ ہو سکتا ہے ابراہیم۔۔۔

بابا جی یا تو اب میں دوبارہ سے اپنی بیلا کو حاصل کر لوں گا یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی کے پاس چلا جاؤں گا اگر اب کسی نے میری بیلا کو دور کیا تو میں سب کو آگ لگا دوں گا ابراہیم کی آنکھوں میں آگ جل رہی تھی۔۔

ooooooooooooooooo

نوال آج اپنے گھر گئی تھی جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی تو بازل نے غصے سے دیکھا۔۔۔

کہاں گئی تھی تم نوال نے عجیب نظروں سے بازل کو دیکھا میں گھر گئی تھی۔۔۔۔

کیوں گئی تھی تمہیں پتہ نہیں میں بیمار ہوں مجھے تمہاری ضرورت ہے بازر نے چڑ کر کہا۔۔۔

جیا ہو گیا ہے تم کو بازل نوال نے اس کا بازو پکڑا تو اس کا بازو گرم تھا۔۔۔

بازل تمہیں تو بخار ہے۔۔۔

تمہیں کیا پروا جاؤ تم یہاں سے وہ بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

تمہیں بخار ہے میڈیسن کھا لو۔۔

نہیں میرے سر میں درد ہے وہ آنکھیں بند کرتا لیٹ گیا۔۔۔۔

نوال نے اسے دیکھ کر اس کا سر دبانا شروع کر دیا جبکہ بازل نوال کا ہاتھ پکڑتا گہری نیند میں چلا گیا تھا۔۔۔۔

نوال بھی اس کا ہاتھ پکڑنے کی وجہ سے اس کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔

ooooooooooooooooooo

رات کو بالاج گھر کر واپس آیا تو دیکھا دعا بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی۔۔۔

ارے میری جان آج اتنی جلدی سو گئی ویسے تو رات دیر تک شرارتیں کرتے رہتی ہے۔۔۔

دعا کا رو رو کر برا حال تھا سر بھاری ہو رہا تھا۔۔۔

جب بالاج آیا تھا وہ اس وقت اٹھ گئی تھی لیکن وہ سوچ رہی تھی وہ بالاج سے طلاق کیسے مانگے۔۔۔

اگر وہ ابراہیم کے بارے میں بتا دے تو وہ بلاج کو مار دے گا۔۔۔

اس نے بالاج کو دیکھا تو بالاج نے مسکرا کر دیکھا۔۔۔

میری جان طبیعت تو ٹھیک ہے نا اس ٹائم تم سو رہی ہو اور دعا اس سے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے آخری بار دیکھ رہی ہو اور دو آنسو ٹوٹ کر گالوں پر گرے تھے۔۔۔

دعا میری جان کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔

کچھ نہیں خان دعا نے ایک دم سے اس کا ہاتھ کا جھٹکا دیتے ہوئے غصے سے بولی ہے۔۔۔

نہیں ہوں میں آپ کی ہنی دعا چیخی تھی۔۔۔

ماہی جو کمرے کے سامنے سے گزر رہے تھے شور سن کے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔

دعا یار کیا ہوا ہے مجھ سے ناراض ہو کیوں پھر ایسے کہہ رہی ہو میرا سب کچھ تم ہو بلاج کو دوبارہ سے وہ خواب یاد آیا تھا جس میں دعا اس سے دور جا رہی تھی۔۔۔۔

وہ کسی بھی قیمت پر دعا کو کھونا نہیں چاہتا تھا اس کا سب کچھ دعا تھی دعا کے دور جانے کے بعد اس کے پاس بچتا ہی گیا۔۔

ماہی نے اشاروں سے اشاروں میں بالاج سے پوچھا۔۔۔۔

مجھے آپ سے طلاق چاہیے بالاج خان دعا نے کس طرح ہمت کر کے بولا تھا وہ وہیں جانتی تھی۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ بالاج کی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔۔

مجھے آپ نے اپنی ہوس پوری کرنے کے لیے رکھا ہے نا دعا نے جان بوجھ کر غلط لفظ استعمال کیے تھے۔۔۔

ماہی نے حیران ہو کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا ایک نظر دعا اور ایک نظر بالاج کو دیکھتی۔۔۔

دیکھو دعا اب تم حد سے بڑھ رہی ہو کب میں نے تم سے اپنی ہوس پوری کی ہے بالاج دھاڑا تھا۔۔۔

اس کا شور سنتے ساجدہ اور دانش بھی آگئے تھے۔۔۔۔۔

آپ کو حوس ہے اسی لیے اپنے سے 13 سال چھوٹی لڑکی سے شادی کر لی۔۔۔

ابھی اس کی بات منہ میں ہی تھی کہ بالاج کا تھپڑ اسے زمین پر گرا دیا تھا۔۔۔۔

دعا کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے دعا کے آنسو بہہ بہہ کر چہرہ بھگو رہے تھے کیوں نا روتی وہ تو بالاج کی محبتوں کی عادی تھی اس نے تو کبھی بالاج کو خود سے اونچی آواز میں بات کرتے نہ دیکھا تھا۔۔۔

تم اتنی بڑی ہو گئی ہو کہ تم مجھے یہ سب کہو بلاج نے اس کے بال دبوچ کر اپنے قریب کیا تھا۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے بالاج خان آج وہ آر یا پار کر دینا چاہتی تھی آنسو ٹپ ٹپ آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔۔

اسے بس اتنا پتہ تھا کہ اسے بالاج سے دور جانا ہے کہیں ابراہیم کا جنات بالاج کو یا اس کی آپی کو مار نا دے۔۔۔۔

سب نے حیرانگی سے دعا کو دیکھا تو وہ کیسے مخاطب کر رہی تھی آج بلاج کو۔۔۔۔

بالاج نے ایک نظر ماہی کو دیکھا ماہی نہ کچھ اشارہ کیا تھا بالاج نے دعا کو چھوڑا۔۔۔۔

تمہارا اب اس گھر سے نکلنا بند۔۔۔

نہیں میں جاؤں گی مجھے اکیڈمی جانا ہے دعا نے گھبراتے ہوئے بولا وہ اگر نا گئی تو تک ابراہیم کو غصہ آجاتا اور وہ کچھ بھی کر دیتا۔۔۔۔۔

دیکھتا ہوں تم کیسے جاتی ہو اسی بیڈ پر دھکہ دے کر باہر چلا گیا۔۔۔۔

دعا وہاں بیٹھ کے کئی دیر روتی رہی اس نے آج اپنے خان کو کیا کہہ دیا تھا اس کی محبت کو ہوس کہہ دیا تھا۔۔۔۔

اسے رہ رہ کر بالاج کا لاڈ پیا نخرے دکھانا سب یاد آرہا تھا لیکن اسے اس سب سے دور میں جانا تھا۔۔۔۔

ماہی یہ سب کیا ہو رہا ہے آج پھر سے دعا وہیں کیوں بن گئی ہے۔۔۔

بالاج تمہیں اسے تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا۔۔۔

تم نے سنا نہیں ماہی وہ کیا کہہ رہی تھی کہ میں نے اپنی حوس پوری کرنے کے لیے شادی کی ہے بالاج نے ضبط سے ہونٹ میچے تھے

۔۔۔۔۔

اور تم نے اس کی لال ہوتی آنکھیں نہیں دیکھی تھی کیا مطلب ماہی تمہارا۔۔۔۔

مطلب یہ ہے کہ یا تو وہ کالے جادو کے اثر میں تھی یا وہ کسی کی باتوں میں آگئی ہے جس کی وجہ سے وہ مشکل سے اپنے منہ سے یہ لفظ نکال رہی تھی۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے ہمیں دعا پر نظر رکھنی چاہیے کس سے اتنا ڈر رہی ہے کل میں خود اس اکیڈمی چھوڑنے جاؤں گی۔۔۔

لیکن وہ کل سے نہیں جائے گی ماہی۔۔۔

پلیز بالاج میں ہوں نہ میں دیکھ لوں گی یقین کرو مجھ پر۔۔۔

ٹھیک ہے ماہی لیکن پلیز میں دعا کو کھونا نہیں چاہتا میں کیا کروں وہ اپنے بالوں کو مٹھی میں بند کرتا پریشانی سے بولا۔۔۔

ooooooooooooooooooooo

بالاج جب رات کو کمرے میں گیا تو دعا سو چکی دعا کے چہرے پھر رونے کے مٹے مٹے نیشان تھے بالاج نے دعا کی آنکھیں دیکھ کر ضبط سے آنکھیں بند کی دعا کے پاس جا کر اس کے ماتھے پھر شدت بھرا بوسہ دیا میری جان کیا ہو گیا ہے تمھیں جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ تمھارے جان کو پورانی والی دعا چاہیے۔بالاج دعا کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا اور خود بھی دعا کے چہرے کو دیکھتے دیکھتے گہری نیند کی وادیوں میں چلا گیا۔

ooooooooooooooooooooo

صبح صبح حور اپنے بالوں کے ساتھ الجھی تھی بیماری کی وجہ سے اس میں بہت کمزوری ہو گئی تھی جس کی وجہ سے وہ کوئی بھی کام ٹھیک سے نہیں کر پاتی تھی کبھی کبھی بہت روتی تھی لیکن سب وہ اس زندگی سے تنگ آچکی تھی۔۔۔۔

اف اللہ میں کیسے اپنے بال سمیٹو تو کنگھی کرنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ اس سے اتنے لمبے بالوں میں کنگھی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں بے بسی سے آنسو آئے تھی اتنے میں داہم کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

داہم کی اب روٹین ہی چینج ہو گئی تھی وہ ہر صبح مسجد جا کر نماز پڑھتا اپنی حور کی زندگی کی دعائیں مانگا خدا سے۔۔۔

حور آپ پھر سے رو رہی ہیں۔۔۔

مجھ سے کنگھی نہیں ہو رہی ہے داہم وہ سو سو کرتے ہوئے بولی۔۔۔

تو آپ کا یہ دیوانہ کس دن کام آئے گا میری جان حور کے ہاتھوں سے وہ برش لے کر اس کے بالوں میں کنگی کرنا شروع ہو گیا تھا شیشے سے وہ حور کو کو دیتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

داہم ایسے نہیں دیکھو تم پلیز۔۔۔۔۔

کیوں میں کیسے دیکھ رہا ہوں وہ مسکراتے ہوئے بولا ساتھ ساتھ وہ اس کی چٹیا بنا چکا تھا۔۔۔

کیوں کہ مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔۔

اب تو داہم کو عادت ہو گئی تھی اس کی چٹیاں بنانے کی پہلے پہلے وہ غلط بنا دیتا تھا پھر اس نے یوٹیوب سے سیکھا تھا صرف اپنے حور کے لیے۔۔۔۔

وہ حور کے بالوں کو کسی اور کے ہاتھ نہیں لگانے دیتا تھا۔۔۔۔

وہ چٹیا بناتا ہوا خوش ہوا تھا کہ داہم کی نظر حور کی گردن پر پڑی تھی داہم کے ماتھے پر بل بنے تھے اس نے حور کو دیکھا جو اسے دیکھ رہی تھی اس نے حور کو اٹھایا اور اس کی گردن پر گول لکیر کھینچی۔۔

مائی لو آپ کا لاکٹ کہاں ہے جو میں نے آپ کو دیا تھا داہم نے تھورا غصے سے پوچھا۔۔۔۔

حور نے گڑبڑا کر داہم کی طرف دیکھا جو سے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

شش۔شاید باتھ روم میں رہ گیا ہے میں لے کر آتی ہوں۔۔۔

رکے میں خود لے کر آتا ہوں واش روم گیا اور لے آیا۔۔۔

مائے لو آئندہ میں ہے آپ کے گلے سے اترا ہوا کا دیکھوں داہم نے شدت سے بھرپور لمس حور کی گردن پر چھوڑا تھا جس سے حور کانپ گئی تھی۔۔۔

دد۔داہم۔۔۔

ریلیکس جب تک آپ اجازت نہیں دیتی میں کچھ نہیں کروں گا آپ کے ساتھ لیکن یہ چھوٹی موٹی گستاخیاں تو اب داہم ملک کر ہی سکتا ہیں

نہ اب میرا عشق میری دسترس میں ہو اور داہم ملک شرافت دیکھا جائے اب آپ کا داہم اتنا اچھا بھی نہیں ہے وہ مسکراتا ہوا حور پہ پہاڑ توڑ رہا تھا۔۔۔

اس کی چھوٹی موٹی گستاخیاں ہی حور کی جان لے لیتی تھی۔۔۔

داہم جلدی سے اس کی ناک پر ہونٹ رکھتا ملازموں کو بلا کر چائے گا کہہ چکا تھا۔۔۔

حور تو وہاں ہی کھڑی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی اور داہم اپنی حور کی حالت سے محفوظ ہو رہا تھا۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نوال نے آج یونیورسٹی سے چھٹی کی تھی بازل کی وجہ سے وہ سارے بازل کے کام خود کر رہی تھی۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

اگلے دن دعا اکیڈمی جانے لگی اسے ڈر تھا کہیں بالاج روک نہ دے لیکن ماہی نے کہا کہ میں چھوڑ آتی ہوں وہ بھی ماہی کے ساتھ ہی چلی گئی تھی۔۔۔۔

ماہی تم جاؤ اب میں چلی جاؤں گی دعا نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔۔

اسے اندر جانے سے ڈر لگ رہا تھا اگر ابراہیم نے پھر سے اس سے کچھ کہہ دیا تو لیکن وہ مجبور تھی۔۔۔۔

ماہی اس کا ڈر بانپ گئی تھی ہو نہ ہو دعا کا ڈر یہ سب کچھ کرنا اسی گھر سے ریلیٹڈ ہے نہیں دعا میں آج تمہارے سر سے ملوں گی وہ گھر کی

بیل بجانے لگی دعا کے ماتھے پر پسینہ آرہا تھا وہ ڈر رہی تھی اگر ابراہیم نے ماہی کو کچھ کہہ دیا تو وہ کیا کرے گی ابراہیم نے دروازہ کھولا تو سامنے ہی دعا کے ساتھ ماہی کو عجیب نظروں سے دیکھا۔۔۔

ماہی نے بھی غور سے ابراہیم کو دیکھا ماہی کو بہت بڑی گربڑ لگی تھی۔۔۔

سر یہ میری کزن ہے آپ سے ملنا چاہتی تھی دعا نے ڈرتے ڈرتے ابراہیم کو کہا۔۔۔

ہاں کیوں نہیں آؤنا اندر ابراہیم نے مصنوعی مسکراہٹ سے ماہی کو اندر آنے کا کہا تھا ماہی نے جیسے ہی اندر قدم رکھا اسے بہت بری سمیل آئی تھی اسے بہت عجیب لگا تھا یہ گھر بہت عجیب۔۔۔

ابراہیم بھی ماہی کو دیکھ کر پر سرایت سے مسکرایا تھا وہ جانتا تھا ماہی کو کچھ علم ہو رہا ہے لیکن وہ دعا کو ڈرتا دیکھ محفوظ ہو رہا تھا کہ دعا نے ابھی تک کسی کو کچھ نہیں بتایا۔۔۔۔

چلو دعا میں چلتی ہوں اپنا خیال رکھنا وہ یہ کہہ کر چلی گئی دعا نے ڈرتے ڈرتے ابراہیم کی طرف دیکھا جو اٹھ کر دروازہ بند کیا اور دوبارہ اسے دعا کے پاس آکر بیٹھ گیا تمہیں پتہ ہے دعا تم میری بیلا کی طرح ہو اور بس تین دن بس تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میری ہو جاؤ گی دعا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔

نانا میری جان رونا نہیں تم میری ہو جاؤ گی نا میں تمہیں اس بالاج سے بھی زیادہ پیار کروں گا بس تم ایک دفعہ میری ہو جاؤ وہ سکون سے کہتا ہے دعا کا سکون غارت کر گیا تھا دعا بس یہ دو گھنٹے گزرنے کا بے تابی سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

ماہی کو گھر جا کر ضامن کو بھی دیکھنا تھا دانش ویل چیئر پر بیٹھا پھر سے حور کی ڈائری پر رہا تھا کہ اسے حور کی آواز آئی۔۔۔

دانی۔دانش نے حیران ہوتے ہوئے دیکھا تو کھڑکی کے پاس حور مسکراتے ہوئے وہاں کھڑی تھی۔۔۔

حور۔دانش نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

یہاں آؤ دانش وہ اسے اپنے پاس بلا رہی تھی۔۔۔

حور حور میں آرہا ہوں وہ اٹھنے کی کوشش کرتے کرتے نیچے گرنے لگا تھا کہ کسی نے اسے تھاما تھا اس نے دیکھا تو وہاں بھی حور تھی۔۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا دانش کہ میں تمہیں کبھی گرنے نہیں دوں گی حور نے مسکراتے ہوئے کہا تو دانش بھی مسکرا دیا مجھے پتہ تھا تم ضرور آؤ گی تم بھی اپنے دانش کے بغیر نہیں رہ سکتی نا۔۔۔

اس نے حور کا ہاتھ پکڑا تو ماہی کا دل دھڑکا وہ پھر سے حور سمجھ کر ماہی کے قریب آیا تھا وہ کمرے میں آرہی تھی کہ دانش کو بھی چیر سے اٹھتا دیکھ گرنے سے بچایا تھا لیکن وہ اسے حور سمجھ رہا تھا۔۔۔

دانش میں ماہی ہوں ماہی نے سخت لہجے میں کہا تھا کہ دانش نے آنکھیں بند کر کے کھولی۔پر اسے ماہی نظر آئی وہ جلدی سے ہاتھ چھوڑتا ہوا چیئر پر بیٹھا تھا۔۔۔

تم کیوں آتی ہو بار بار ماہی۔۔۔

اس گھر میں صرف میں ہی ہوں جو ضامن اور تمہارا خیال رکھ رہی ہوں میں نہیں آؤں گی تو کون آئے گا اور اب کوئی اور تو آنے سے رہا نا نہ ہی اب میں آنے دوں گی ماہی نے دانش کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

کیا مطلب تمہارا ماہی۔۔۔

مطلب بھی تم کو جلدی سمجھ آجائے گا اور اب یہ ڈائری چھوڑ دو اس کو پڑھ پڑھ کر تم اپنے آپ کو اور اذیت مت دو دانش۔۔۔۔

تمہاری تو دوست تھی نا اس سے کہو نہ کہ رحم کرے مجھ پر مجھ سے غلطی ہو گئی ہے معاف کر دے مجھے میں اب اس کے بغیر نہیں رہ سکتا میں کیا کروں ایک دفعہ معاف کر دے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔۔۔

ماہی کی آنکھوں میں بھی آنسو آئے تھے۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooo

رات کو دعا کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی کہ بالاج آگیا ہنی کیا ہوا۔۔۔۔

دعا نے سر اٹھا کر دیکھا تو اس کو دل کیا بالاج کے سینے سے لگ جائیں۔۔۔۔

بالاج نے دعا کو سینے سے لگانا چاہا دعا نے دھکا دیا اپ مجھ سے دور کیوں نہیں رہتے خان۔۔۔۔

نہیں رہ سکتا تم سے دور تم کیوں نہیں سمجھ رہی کوئی نہ کوئی بات تمہیں پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ لیکن دعا زخ پھیر کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

کیا غلطی ہو گئی مجھ سے دعا۔۔۔۔

وہ کیا بتاتی آپ کا دوست تو اسے ڈرا رہا ہے اس نے بالاج کو کچھ بتایا یا اس کے قریب ہوئی تو وہ آپ کو مار دے گا لیکن میں بتا نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے سونا ہے وہ یہ کہہ کر بلاج کو ہکا بکا کرتے سونے کے لیے لیٹ چکی تھی۔۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نوال بازل کے لیے کافی بنا کر لائی تو بازل واش روم میں تھا ابھی وہ جاتی کہ اسے بازل کے موبائل بجنے کی آواز آئی اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو پھر سے اسی نمبر سے کال تھی۔۔۔۔

اس نے پہلے نہ اٹھانی چاہیی لیکن اپنے دل کی بات مان کر پھر بھی اٹھا لی ہے۔۔۔۔

ہلو آگے سے لڑکی کی آواز سنائی دی تو نوال کو پھر سے غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

کون ہو تم نوال نے غصہ ضبط کر کے پوچھا۔۔۔

آگے سے وہ لڑکی حیران ہوئی میں بازل سے بہت محبت کرتی ہوں اور تم نے میرے بازل سے شادی کر کے اچھا نہیں کیا جو بھی ہو تمہیں میں جلد ہی اپنے بازل سے دور کر دوں گی وہ تمہاری وجہ سے مجھ سے دور ہوا ہے۔۔۔۔

اتنے میں بازل واش روم سے باہر آیا تو نوال کو کال سنتے دیکھ جلدی سے اس کے پاس آیا نوال نے غصے سے بازل کو موبائل پکڑایا اور کمرے سے چلی گئی۔۔۔۔

تمہیں شرم کیوں نہیں آتی ردا تم بے غیرتوں کی طرح مجھے کال کرتی ہو اور اگر اب میری بیوی تمہاری وجہ سے مجھ سے دور ہوئی تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا آئی سمجھ یہ کہہ کر کال کاٹ چکا تھا۔۔۔۔

اور نوال کا کمرے میں آنے کا انتظار کرنے لگا اور باہر نوال بازل کو ردا سے ایسے بات کرتا دیکھ خوش ہوئی تھی اور ردا کو گالیوں سے نواز رہی تھی۔۔۔۔

نہیں بازل تم میرے ہو اور اب کوئی بھی لڑکی آجائے تمہیں تو میں کہیں نہیں جانے دوں گی دیکھتی ہوں تم کیسے مجھ سے دور رہتے ہو۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں گئی تو بازل نے جلدی سے اٹھ کر اپنی صفائی دینی چاہی
نوال یقین کرو وہ لڑکی۔۔۔

ششش۔بازل شاہ نوال نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھی تھی۔۔۔۔

بازل خاموش ہو چکا تھا وہ لڑکی جو کوئی بھی ہو بازل اب تم صرف
میرے ہو اور میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گی نوال نے بازل کے
سینے پر ہونٹ رکھے تھے۔۔۔

وہ کیوں کسی اور لڑکی کی وجہ سے اپنا رشتہ خراب کرتی پہلے ہی وہ بازل
کو باتیں سنا کر اپنا رشتہ خراب کر چکی تھی وہ اپنے بھائی والی غلطی نہیں
کر سکتی تھی۔

نوال کے اس قدم نے بازل کا دل زوروں سے دھڑکایا تھا کہ وہ وہی سن
ہو گیا تھا نوال نے مسکرا کر بازل کو دیکھا تھا۔۔۔

اف میرے پانڈے اب تو تم گئی بازل نے نوال کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کے نرم گرم لبوں پر لب رکھے تھے اور آج نوال نے بھی کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔۔

وہ آج اپنا رشتہ مکمل کرنا چاہتی تھی کہ کسی اور کو بیچ میں نہیں آنے دینا چاہتی تھی وہ پیچھے ہوا تو نوال گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔۔

میں سمجھا تھا کہ تم ناراض ہو گئی مجھ سے اس لڑکی کی وجہ سے۔۔۔۔

نہیں بازل مجھے تم پر یقین ہو اور میں کسی بھی لڑکی کو اب ہمارے بیچ نہیں آنے دینا چاہتی ہوں یہ کہہ کر اس کے سینے سے لگ گئی تھی آئی لو یو بازل یہ کہہ کر وہ آنکھیں موند گئی تھیں۔۔۔۔

بازل تو نوال کے اظہار پر سرشار سا ہو گیا تھا اسی یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ نوال بھی اس سے محبت کرنے لگ گئی وہ اسے اٹھاتا بیڈ پر لٹا چکا تھا۔۔۔۔

نوال نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو بازل کی جزبات سے بھرپور آنکھوں کو دیکھ کر اسے ڈر لگا تھا۔۔

اجازت ہے میرے پانڈے آج تمھاری روح میں اتر کر تمھیں اپنے رنگ میں رنگنا چاہتا ہو۔۔۔

نوال نے ایک گہرا سانس لے کر بازل کے حوالے خود کو کر دیا تھا اور بازل اپنی شرٹ اور اتارتا لائٹ آف کرتا اپنی محبت نوال کو بتاتا چلا گیا تھا کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے اور کوئی بھی لڑکی ان کے بیچ نہیں آسکتی ساری رات بازل نے نوال کو اپنے پیار میں جلایا تھا اور نوال جلتی رہی تھی۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooo

بالاج مجھے نا وہ تمہارا دوست ابراہیم کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔

کیا مطلب ماہی۔۔۔

تمہیں پتہ ہے میں نے بلیک میجک کے بارے میں جانتی ہوں میں محسوس کر سکتی ہوں اور میں نے ابراہیم کے گھر کالے جادو کو محسوس کیا ہے۔۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے ماہی۔۔۔

تم ابراہیم کو کتنے سالوں سے جانتے ہو۔۔۔

میں بس دو سالوں سے جانتا اور اس نے اپنے ماضی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔۔۔

بالاج تمہیں میرے ساتھ جانا ہو گا وہ کس ٹائم یونی جاتا ہے۔۔۔

وہ صبح نو بجے تک نکلتا ہے۔۔۔

اوکے ڈن کل ہم اس کے گھر چھاپہ ماریں گے۔۔۔

واٹ ماہی چوروں کی طرح۔۔۔۔

ہاں بالاج مجھے اپنا شک یقین میں بدلنا ہے تمیں دعا کے لیے میرا ساتھ دینا ہو گا نا۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے اب یہ بھی کرنا پڑے گا۔۔۔

ہاں اپنی محبت کے لیے سب کچھ کرنا پڑتا ہے نا اسے ماہی نے آنکھ دبا کر کہا تو بلاج ہنس پڑا۔۔۔

اور تم سب سے پہلے آج رات ایک لاکٹ کا انتظام کرو اور دعا کے گلے میں پہناؤ جس میں ٹریکر لگا ہو تم سمجھ رہے ہو نا۔۔۔۔

ہاں میں سمجھ گیا کام ہو جائے گا اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooo

چلیں چلیں حور جلدی کریں تیار ہو جائے ہم دونوں باہر گھومنے جا رہے ہیں وہ حور کے سامنے آتے ہوئے کہا۔حور نے منع کرنا چاہا جب کہ داہم نے حور کا ہاتھ ایسے ہی پکڑ لیا آپ ایسے ہی پیاری لگتی ہیں۔۔۔

اہہ رکے میں آپ کے لیے ایک چیز لایاہوں وہ اسے چھوڑتا الماری کے پاس گیا اور وہاں سے ایک کالے کلر کی چادر شیشوں والی اٹھا لایا۔۔۔

کالی چادر دیکھ کر حور کو کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا حور آپ کو میں نے ہمیشہ کالی چادر میں دیکھا ہے نا اور یقین کریں یہ ہے آپ پر سوٹ بھی بہت کرتی ہے۔۔۔

داہم نے وہ کالی چادر کھول کر حور پر اڑاھائی تھی تو حور کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر باہر نکلے تھے۔۔۔۔

میں ہمیشہ آپ سے پیار کروں گا حور داہم نے حور کے ماتھے پر بوسہ دیا تو حور نے آنکھیں کھول کر داہم کو دیکھا۔۔۔۔

جلدی سے تیار ہو جائیں میں ویٹ کر رہا ہوں باہر وہ کہہ کر چلا گیا۔۔۔

حور نے خود کو شیشے میں دیکھا اس پر چادر کچھ زیادہ ہی سوٹ کر رہی تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ دونوں باہر نکلنے لگے تو تانیہ لاؤنج میں ہی بیٹھی

تھی دونوں کو باہر نکلتے ہوئے بولی۔کہاں جا رہے ہو

تم دونوں اتنی رات کو باہر۔۔۔۔

جب کہ حور نے داہم کو دیکھا۔۔۔۔

ماما ہم سیر کرنے جا رہے ہیں۔۔۔۔

اس وقت اتنی رات کو۔۔۔۔

ماما دل کر رہا ہے اپنی بیگم کے ساتھ ٹائم گزاروں۔۔۔۔۔

افففف بے شرم انسان حور سوچ کر ہی رہ گئی۔۔۔۔

اچھا چلو جلدی آجانا ورنہ مجھے پریشانی لگ رہے گی ماما آپ ٹینشن نہ لیں ہم تھوڑی دیر میں آجائے گے۔۔۔

داہم نے حور کا ہاتھ پکڑا اور لے گیا۔۔۔۔

پیدل ہی چلیں گے کیا حور نے داہم کو دیکھتے ہوئے پوچھا ہاں میرا دل کر رہا ہے ان لاہور کی سڑکوں میں بس میں اور آپ آدھی رات سنسان سڑک اور یہ آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں افففف میں نے یہ خواب

دیکھے تھے اور دیکھیں میں نے اپنا یہ خواب پورا کر لیا آج آپ میرے ساتھ ہیں۔۔۔

آئے میں آپ کو آئس کریم بھی کھلاؤں گا۔۔۔۔

حور تو ائس کریم کا سن کر خوش ہو گئی تھی ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ سنسان سڑک پر چلتے جا رہے تھے۔۔۔۔

داہم ایک بات پوچھوں۔۔۔

جی حور پوچھیں ایک نہی دو وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

تمیں مجھ سے محبت کب ہوئی تھی۔۔۔

بس یہی بات مجھے آپ سے محبت نہیں ہے۔۔۔

حور نے آنکھیں پھاڑ کر داہم کو دیکھا تھا مجھے آپ سے عشق ہے عشق۔۔۔

محبت تو بہت چھوٹا لفظ ہے اور رہی محبت کب ہوا تو میں نے یونی میں پہلی دفعہ کلاس میں آپ کے آنسو دیکھے تھے وہاں مجھے پیار ہوا تھا۔۔۔

حور کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔۔۔

دوسری دفعہ دانش کے ہاتھوں میں آپ کا ہاتھ دیکھا تھا اس ٹائم مجھے بے حد غصہ آیا دیکھ کر اس وقت مجھے احساس ہوا یہ پیار نہیں ہے محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔

اور پھر جب نوال کی وجہ سے میرے پاس آئی تھی آپ کی کالی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر میرا دل کیا کہ آپ جس کی وجہ سے روئیں میں اسے مار دوں اور یہاں مجھے آپ سے عشق ہوا تھا۔۔۔۔

داہم نے حور کو اپنے بازوں کے حسار میں لیٹتے ہوئے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا تھا حور نے بھی سکون سے اپنا سر داہم کے بازو پر رکھ دیا کیونکہ وہ

کبھی بھی داہم کی محبت کو سمجھ نہیں پاتی تھی لکین اسے داہم کے ساتھ ایک سکون ملتا تھا۔۔۔۔

میری حور میری جنت کی حور مجھے معاف کر دیں میں نے آپ کا دل بہت دکھایا تھا پلیز مجھے معاف کردیں داہم گھٹنوں کے بل بیٹھ کر حور سے مخاطب ہوا۔۔۔

دد۔داہم۔پپ۔پلیز اٹھ جاؤ سب دیکھ رہے ہے۔۔۔

نہی جب تک تم مجھے معاف نہی کروگی میں نہی اٹھونگا اچھا میں نے معاف کیا تمھیں میں سب بھول چکی ہو تم مجھ سے محبت بھی تو کرتے ہو نہ۔وہ معصومیت سے بولی میری جان داہم نے اٹھ کر حور کو کو اپنے سینے سے لگایا حور کا تو مانو پورا وجود ہی سن پھر گیا دونوں کو ایک دوسرے کی دل کی دھڑکن۔کانوں میں سنائیں دینے لگی۔۔۔

ابھی وہ چل رہے تھے کہ انہیں پیچھے سے کتوں کی بھونکنے کی آوازیں آئی تھیں اور داہم کو تو شروع سے

کتوں سے ڈر لگتا تھا اس نے گھبرا کر پیچھے دیکھا تو

تین بڑے بڑے کتے ادھر ہی بھاگتے آرہے تھے۔۔۔

حور نے بھی پیچھے دیکھا اور وہ کتے کھڑے ہو کر انہیں

دیکھنے لگ گئے تھے۔۔۔

حور نے داہم کے چہرے پر ڈر صاف دیکھا تھا۔۔۔

حور آپ بھاگ سکتی ہے داہم نے ڈرتے ڈرتے حور سے پوچھا تو حور نے سانس روک گئی۔۔۔

بھاگوووو۔۔۔۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر بھاگ گئے تھے اور کتے ان کے پیچھے پیچھے۔۔۔۔

داہم اور حور آگے آگے کتے ان کے پیچھے پیچھے۔۔۔۔

داہم مجھے بچاو۔۔حور آپ مجھے بچائے مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔

تم لڑکے ہو کر ڈر رہے ہو۔۔۔۔۔

تو کیا میں انسان نہیں ہوں کیا۔۔۔۔

اہہہ۔۔اپنے پاس کتوں کی آوازیں سن کر ان کے سانس

خشک ہوئی تھی اور دونوں کی چیخ نکلی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں اور تیز بھاگنے لگے اور ایک شاپ میں گھس گئے تھے اور وہ

کتے اپنا شکار ڈھونڈتے ادھر ادھر دیکھنے لگ گیا تو اور چلے گئے۔۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور قہقہ لگا کر ہنسنے لگے زندگی سے

بھرپور قہقہ دونوں نے لگایا تھا۔۔۔۔

حور ہنستی جا رہی تھی اور داہم حور کو ہنستا دیکھ کر خوش ہو رہا تھا داہم
کو اپنی طرف دیکھتے پا کر حور کی ہنسی کو بریک لگی تھی۔۔۔

ایسے ہی ہنستی رہا کرے میری حور کتنی پیاری لگ رہی تھی داہم نے جھک
کر حور کے سر پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

اف داہم یہاں سب لوگ ہیں حور نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔۔۔

لیکن آپ کے داہم کو فرق نہیں پڑتا حور میرا پیار بس

گھر کے لیے نہیں آپ کے لیے ہر جگہ پر ہے آپ میری بیوی ہیں میں
یہاں چاہوں مجھے جیسے چاہوں آپ سے پیار کر

سکتا ہوں۔۔۔

تم کبھی نہیں سدھر سکتے۔۔۔

آپ مجھے پیار سے سدھار سکتی ہیں داہم نے آنکھ مار کر کہا تو حور ہربڑا گئی۔۔۔

نہیں تم بدتمیز ہی رہو۔۔۔۔

دونوں نے آئس کریم کھائی تھی حور کو یہ دن ہمیشہ کے لیے یاد رہنے والا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں ہی گھر چلے گئے۔۔۔۔

حور آپ تھک گئی ہوں گی نا چلے جلدی سے سو جائیں داہم نے حور کو اپنے سینے سے لگا کر لیٹ گیا۔۔۔۔

داہم اب تم نے مجھے تنگ کیا تو میں نے تمہارے پیچھے کتے لگا دینے ہیں۔۔۔۔

ہاااا۔۔۔حور آپ اپنے شوہر کے پیچھے کتے لگائیں گی تو یاد رکھیے گا پھر میں آپ کے پیچھے لگ جاؤں گا اور آپ کو چھوڑوں گا نہیں پھر سوچ سمجھ کر لگائیے گا۔۔۔۔

اففف داہم تم سے میں کبھی نہیں جیت سکتی وہ اس کے سینے پر مسکراتی سر رکھتی لیٹ کر سو گئی داہم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

ooooooooooooo

دعا اٹھ کر ناشتہ کر لو میری جان بلاج نے دعا کا سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

خان مجھے بھوک نہیں ہے مجھے نہیں کھانا کھانا۔۔۔۔

چلو اٹھو جلدی سے ناشتہ کرو میں کیا کہہ رہا ہوں وہ دعا کی ہٹ ڈھرمی دیکھ کر غصہ آیا تھا وہ اسے زبردستی کھڑا کرتا ڈرائنگ روم میں بھیجا تھا۔۔۔۔

وہ اسے ناشتہ کروانے لگا تو دعا نے منہ موڑ لیا میرے ہاتھ ہیں خان میں خود بھی کر سکتی ہوں۔۔۔

بالاج کے دل میں ٹیسٹیں اٹھنے لگی تھی لیکن وہ جانتے ہوئے اپنے دل کو سنبھال گیا تھا۔۔۔

دعا تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میری جان جو کچھ بھی ہے مجھے بتا دو۔۔۔

نہیں نہیں میں کسی سے نہیں ڈری دعا نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

میں بس آپ سے دور رہنا چاہتی ہوں۔۔۔

دعا میری جان اس سے پہلے کے وہ اسے پکرتا۔۔۔

سمجھ نہیں آیا آپ کو دور ہے مجھ سے۔۔۔

دعا میں تمہارے پاس آنے کا حق رکھتا ہوں تم مجھے منع نہیں کر سکتی تم

میری ہو دعا۔۔۔

نہیں میں آپ کی نہیں ہوں۔۔۔

بالاج کا دل کٹا تھا وہ کیوں ایسا کر رہی ہے اگر کچھ

پریشانی ہے تو مجھے بتائے ابراہم کا ڈر ہے تم مجھے

بتائیں لیکن وہ کچھ بتا ہی تو نہیں رہی تھی۔۔۔

دعا تم میری ہو۔۔۔

میں آپ کی نہیں ہوں نہیں ہوں میں آپ کی۔۔۔

بالاج آگے بڑھا اور دعا کا چہرہ تھام کر اس کے لبوں پر جھک گیا تھا سارا

غصہ درد وہ دعا پر اتار رہا تھا دعا نے مضبوطی سے بلاج کے کالر کو پکڑ

لیا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو وہ آنسو بہاتے چہرے کے ساتھ خان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

تمہیں کیوں لگتا ہے کہ تمہارا خان تمہیں جان نہیں سکتا تمہاری پریشانی دور نہیں کر سکتا۔۔۔۔

دعا جلدی سے بالاج کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی کہ اچانک سے ٹیبل پر رکھا جگ نیچے گرا تھا

دعا ڈر کے مارے جلدی سے بالاج اسے الگ ہوئی تھی۔۔۔

وہ ڈر کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اس کا ڈر سے سارا

جسم کانپ رہا تھا جو کہ بالاج کے نظروں سے منفی نہیں تھا دعا سارے کمرے میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جیسے ابراھیم کے جن اسے دیکھ رہے ہوں اور وہ بالاج کے قریب آنے پر اسے ڈرا رہے تھے۔۔۔۔

مجھ سے دور رہیں جائیں آپ یہاں سے وہ بھی جلدی سے بولی تھی۔۔۔۔

بالاج کی آنکھوں میں شعلے جلنے لگے تھے میں نے کہا نا تم میری ہو صرف میری اس نے غصے سے دعا کو کھینچ

کر اپنے پاس کیا اور اس کا دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکا۔۔۔

دعا تو بالاج کے اس قدم سے مچل گئی تھی وہ اس کے حسار سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

اگر تم کہتی ہو کہ تم میری نہیں ہو تو میں تمہیں آج بتاتا ہوں کہ تم صرف اور صرف میری ہو وہ غم اور غصے سے اسے اٹھائے بیڈ پر لٹا چکا تھا۔۔۔

ددد۔دور ہے خان۔۔۔

لیکن بالاج اپنی شرٹ اتا کر دور پھینک چکا تھا دعا کا دل دھک دھک کر رہا تھا وہ اپنے خان کی قرب پر برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔

خخ۔۔خان۔۔۔

ششش۔۔ہمارے بیچ کوئی نہیں آسکتا دعا کوئی نہیں وہ اس پر جھک کر اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش چومنے لگا تھا دعا آنسو بہاتی جا رہی ہے تو اسے ڈر تھا کہ کہیں ابراہیم کو پتہ چل گیا تو وہ بالاج کو مار دے گا۔۔۔۔

ابھی بالاج اس کے گردن چوم رہا تھا کہ دعا نے بالاج کو دھکا دیا لیکن بالاج ایک انچ بھی نہ ہلا۔۔۔

تمہیں سمجھ نہیں آتا کے تم مجھ سے دور نہیں ہو سکتی دعا کو ایسے آنسو بہاتی دیکھ بالاج کو اپنی حرکت پر غصہ آیا تھا وہ اس کے ساتھ کیا کرنے جا رہا تھا۔۔۔

سوری دعا سوری پلیز اس نے جلدی سے اپنے شرٹ پہنی اور دعا کو بٹھا کر اپنے سینے سے لگا دیا۔۔۔

آپ گندے ہیں اور آپ گندے ہیں خان چھوڑے مجھے بالاج نے ضبط سے لب میچے تھے اس کا دل کر رہا تھا دنیا ادھر سے ادھر کر دے۔۔۔

وہ کیا کرتا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے اسے ایک دفعہ ماہی کے ساتھ جانا تھا۔۔۔

بالاج نے بڑے پیار سے دعا کے گلے میں پینڈٹ پہنایا تھا دعا یہ تمہارے گلے سے الگ نہیں ہونا چاہیے یہ ایک بات تو مان سکتی ہوں نہ میری۔۔۔

دعا نے ادھر ادھر دیکھا کمرے میں اور پھر بالاج کو دیکھا پھر سر ہلا دیا اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔

میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی خان آپ میرے ہیں وہ لیٹی اور پلٹ کر بالاج کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔

کل اس کے پاس آخری دن تھا اس کے بعد نہ جانے یہ

سکون ملے جانا ملے بالاج نے بھی اس کے سسکیاں سنی تھی اس نے دعا کے گرد بازو کا حصار بنایا اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔۔۔

oooooooooooooooo

صبح نوال اٹھی تو خود کو بازل کے حسار میں پایا وہ

آنکھیں کھول کر بازل کو دیکھنے لگی جو اسے پہلے ہی دیکھ رہا تھا اس کی نظر ہے ایسے تھی کہ نوال پھر سے شرم سے پانی پانی ہو چکی تھی۔۔۔۔

مجھے ایسے نہ دیکھو بازل نوال نے گھورا۔۔۔۔

تو کیسے دیکھوں میں تمہیں وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا تو نوال نے دور ہونا چاہا۔۔۔

نانا میری جان اب یہ دوری بنانے کا کیا فائدہ ہے جب تم رات کو خود میرے پاس آئی تھی میرے دل کے مقام پر اپنے یہ ہونٹ رکھے تھے ابھی بھی رکھو نا نوال تو اسکی بے باک باتیں سن کر لال ہو رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس سے دور ہوتی بازل پھر سے اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور بازل کے ہاتھوں کی گستاخیاں دیکھتے نوال تڑپ گئی تھی اسے رات والی ٹون میں آتا ہے دیکھ گھبرا گی تھی۔۔۔۔

لیکن بازل اسے اب چھوڑنے والا نہیں تھا نوال نے تھک ہار کر اس خود کو اس کے حوالے کر دیا بازل اس کی خود سپردگی پر مسکرایا پھر اس پر جھکتا چلا گیا۔۔۔

ooooooooooooooo

حور صبح اٹھی تو اس کے سر میں درد ہو رہا تھا ابھی

وہ سوچ رہی تھی کہ داہم روم میں داخل ہوا حور کو

سر پکڑے دیکھ وہ جلدی سے اس کے پاس بیٹھا۔۔۔

حور کیا ہوا ہے آپ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔

حور آپ رو رہی تھیں میری حور کیا ہوا آپ رو کیوں رہی ہیں کب اسے

برداشت تھا کہ وہ روئے وہ اپنی حور کی آنکھوں میں آنسو دیکھیں۔۔۔

وہ مجھے درد ہو رہا ہے سر میں حور نے روتے ہوئے داہم کے سینے پر سر

رکھا تھا۔۔۔

داہم نے حور کے گرد حصار باندھا میری حور آپ اپنا خیال نہیں رکھتی

نا داہم نے حور کا سر پر بوسہ دیا تھا جس سے حور کو نہ جانے کیوں

سکون ملا تھا حور کے لب مسکان میں ڈھلے تھے وہ نہیں جانتی تھی داہم کی محبت اس کے دل میں پہلے سے قدم رکھ چکی تھی اب وہ آہستہ آہستہ جڑ پکڑتی جا رہی تھی۔۔۔

وہ اب میڈیسن پھینکتی نہیں تھی وہ اب داہم کے ساتھ جینا چاہتی تھی لیکن اس سے ڈر تھا اسے کچھ ہو گیا تو اس سے پہلے کبھی کچھ اور سوچتے داہم نے اسکی لونگ پر لب رکھے تھے حور سکون سے آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔

میری حور میں آپ کو کبھی خود سے دور نہیں جانے دونگا حور نے آنکھیں کھول کر دیکھا کیسے وہ اس کے دل کی باتیں جان لیتا ہے۔۔۔

میں آپ کی ساری دل کی باتیں جان لیتا ہوں اور حور کی اور آنکھیں کھولی تھی تم انسان ہی ہو نا۔۔۔

ہاہا کیوں میں انسان نہیں لگ رہا۔۔۔

نہیں وہ بس ایسے ہی وہ حجل ہوتی اس سے الگ ہوئی تھی۔۔۔۔

چلیں آپ اٹھے ناشتہ کرنے نیچے آجائیں۔۔۔

اوکے تم جاؤ میں آتی ہوں پھر وہ اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔

میں آپ کو کبھی تکلیف نہیں ہونے دوں گا اور جب تک آپکا داہم زندہ ہے اس کی حور کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گا یہ داہم ملک کا آپ سے وعدہ ہے۔۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

بالاج اٹھا اور جلدی سے ماہی کے کمرے میں گیا تھا جو کب سے بالاج کا انتظار کر رہی تھی بالاج کتنی دیر لگا دی تم نے ماہی غصے میں بولی۔۔۔۔

ہاں وہ بس دعا کے ساتھ لیٹ گیا تھا وہ پریشان تھی نا پھر سے دور جانے کی بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ہمم۔چلو ماہی اور بالاج نکل گئے تھے وہ ابراہیم کے گھر پہنچے تھے اور کھڑکی سے کودے تھے۔۔۔۔۔

افففف ماہی کیا کیا کام کروا رہی ہوں اگر کسی کو پتہ چل گیا نا تو جیل میں جائے گی اور نیوز میں آئیں گا بزنس ٹائیکون بالاج خان کسی کے گھر کھڑکی کود کر چوری کرنے گیا تھا۔۔۔۔۔

اف بالاج چپ کرو کتنا بولتے ہو جلدی سے اپنا کام کرتے ہیں اس سے پہلے کہ ابراہیم آجائے۔۔۔۔

اور اگر ابراہیم قصور وار نہ ہوا تو اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا ماھی ابراہیم کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

ماہی کو پورے گھر سے عجیب سی سمیل آرہی تھی---

بالاج کو بھی آج اس گھر سے وحشت ہو رہی تھی----

وہ دونوں کمرے میں داخل ہو گئے تو سامنے دعا کی تصویر دیکھ کر دونوں کرنٹ لگا تھا یہ دعا ہے میری دعا بالاج کی آنکھوں سے شعلے نکلے تھے----

لیکن بالاج یہ دعا نہیں یہ دیکھو اس کی آنکھیں کالی ہیں اور ہماری دعا کی نیلی---

بالاج نے بھی اب آنکھوں پر غور کیا تھا تو یہ کون ہے----مجھے لگتا ہے یہ ابراہیم کی بیوی ہو گی----

یہ تو سیم ٹو سیم دعا کی طرح ہے چلو دوسرے کمرے میں دیکھتے ہیں ابھی اس کے بارے میں گھر جا کر بات کریں گے----

وہ چلتے ہوئے ایک بہت ہی بڑے کمرے میں جا پہنچے تھے ماہی نے وہ دروازہ کھولا تو سامنے ہی دیکھ کر دونوں کی چیخ نکلی تھی سامنے ہی سارے کمرے میں کھوپڑیا لٹکی ہوئی تھی خون کے پیالے پڑے تھے۔۔۔۔

میں کہتی تھی بالاج تمہارا دوست کالا جادو کرتا ہے۔۔۔

ابراہیم تمہارا دوست کالا جادو کرتا ہے اور وہ دعا کو اپنے بس میں کرنے کے لئے کالا جادو کر رہا ہے۔۔۔۔

اس کی اتنی ہمت میری دعا کو مجھ سے دور کر رہے ہیں میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔

نہیں بالاج ہمیں اس سے رنگے ہاتھوں پکڑنا ہے ابھی ہم کچھ نہیں کر سکتے کوئی ثبوت نہیں۔۔۔

ماہی یہ ثبوت کم ہے بالاج نے کمرے کی طرف اشارہ کر کے کیا۔۔۔

ہاں یہ ثبوت کم ہے آج دعا کو اکیڈمی آنے دینا تا کے کہ وہ اپنا کھیل کھیلے اور ہم اس سے پکڑ سکیں۔۔۔

اگر دعا کو کچھ ہوا تو بالاج نے پریشانی سے کہا۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا تم پریشان مت ہو وہ دونوں جلدی سے نکلے تھے دروازہ کھولا چھوڑ کر نکلے تھے اور یہاں سب سے بڑی غلطی کر گئے تھے۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooo

دعا اٹھی تو اپنے پاس بالاج کو نہ پایا پھر سے اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔۔۔

میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دو گی خان۔۔۔

اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو میں بھی مر جاؤں گی۔۔۔

وہ بے بسی سے آنسو بہانے لگی۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooo

نوال اٹھی تو دن کا ایک بج چکا ہے افففف۔۔اتنی لیٹ وہ یہ سوچ سوچ کر شرمندہ ہو رہی تھی گھر والے کیا سوچے گے۔۔۔۔

کمینہ لفظ بدتمیز اتنی دیر لگا دی وہ اسے تھپر مارتے جلدی سے اٹھی تھی بازل کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

میرے پانڈے تم تو بہت مزے کی ہو آج پھر نرم نرم گوشت کھانے کو ملا تھا مجھے۔۔۔اور گھر والوں کی فکر نہ کرو انہیں پتا چل جائے گا کہ آج رات ان کی بہو ان کے پوتے پوتیوں کا انتظام کر رہی تھی س بے باکی سے بولتا نوال کو اچھا خاصا تھپا گیا تھا۔۔۔۔

تم سے بات کرنا ہی فضول ہے وہ کپڑے لے کر واش روم میں چلی گئی۔۔۔۔

جلدی نکلنا پانڈے پہلے ہی تم لیٹ کروا چکی ہو اور اندر واش رام میں نوال پیچ تاب کھا کر رہ گئی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooo

ماہی اور بالاج گھر آئے تو دعا کو تیار ہوتے دیکھا تھا آج بالاج کا دل بہت گھبرا رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا اپنی ہنی کو اپنے سینے میں کہیں چھپا لیا۔۔۔

اگر آج وہ چلی گئی تو اسے کھو دے گا وہ کیا کرے دعا کو جانے دے یا نا جانے دیں کیونکہ وہ ابراہیم کو اس کے انجام تک پہنچانا چاہتا تھا ابھی تک اس نے ابراہیم کو رنگے ہاتھوں نہیں پکڑا تھا ایک دفعہ اسے سب کرتے دیکھ دے اسے اپنے ہاتھوں سے مارے گا۔۔۔

دعا نے خان کو دیکھا جو نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا بلاج نے آگے بڑھتے دعا کو سینے سے لگایا تھا۔۔۔

میں تم سے بے حد پیار کرتا ہوں دعا پلیز ابھی بھی مجھے بتا دو کوئی پریشانی ہے دعا جلدی سے بالاج سے دور ہوئی تھی اسے جلدی اکیڈمی جانا تھا اس سے پہلے کہ وہ ابراہیم کچھ کریں وہ اس سے الگ ہوتی خاموشی سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

بالاج نے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھا تھا کرب سے اس نا آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

وہ ماہی کے پاس گیا اور آگے کا پلان کرنے لگا۔۔۔

ابراہیم گھر آیا تو اپنے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھ پہلے حیران ہوا تھا اور پھر آنکھیں بند کر کے مسکرایا تھا کھیل کھیلنے میں مزہ آئے گا بالاج خان۔۔۔

وہ کل کا کام اب آج کرنے والا تھا اسے بابا کی بات یاد آئی تھی کہ وہ اب آخری موقع ہے دعا کو اپنا بنانے کا ورنہ وہ اپنی جان کھو دے گا۔۔۔۔

ماہی اور بلاج کچھ دیر بعد ابراہیم کے گھر جانے والا تھا کہ وہ اسے دعا کے ساتھ بدتمیزی کرتے تھے اسے رنگے ہاتھوں میں پکڑ سکیں لیکن وہ کیا جانتے تھے ان کا کھیل الٹا پڑنے والا ہے۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooo

نوال اور بازل نیچے گئے تو شفق دونوں کے چہروں پر رونق کو دیکھتی بہت خوش ہوئی تھی وہ جانتی تھی وہ آگے کا سفر طے کر چکے ہیں۔۔۔

جیتے رہو میرے دونوں بچوں شفق نے دعا دی نوال شرما دی۔۔۔

اب بس جلدی سے مجھے پوتا پوتی چاہیے شفق نے شرارت سے کہا تو نوال ہڑبڑا گئی۔۔۔

آنٹی اب آپ تنگ مت کریں نوال نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بازل اور شفق کا قہقہ گونجا تھا۔۔۔

آج اس نے اپنے ہاتھوں سے بازل کی پسند کا قیمہ مٹر بنایا تھا آہستہ آہستہ وہ شفق سے سب کچھ سیکھ رہی تھی۔۔

oooooooooooooooooooooooooo

داہم گھر سے باہر نکلا تھا تو اس کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور ادھر بیٹھی حور جو موبائل یوز کر رہی تھی اس کے دل میں کچھ ہوا تھا جیسے کوئی اپنا اس کے تکلیف میں ہو۔۔۔

ماہی حور کو پہلی ہی دانش کے بارے میں بتا چکے تھے کہ دانش کے ساتھ کیا حادثہ پیش آچکا ہے وہ بہت پریشان بھی ہوئی تھی لیکن ماہی اس کا خیال رکھ رہی تھی وہ دانش کی پریشانی سے آزاد تھی اسے دانش کا بیٹا دیکھنے کی بہت چاہ تھی لیکن اسے پتہ تھا داہم کو اچھا نہیں لگے گا دانش کے بارے میں بات کرنا اسی لیے اس نے کبھی کی نہیں تھی۔۔۔۔

ابھی اس کا دل گھبرا رہا تھا کہ اس نے داہم کو کال تھی داہم نے کال نہیں اٹھائی حور اور زیادہ پریشان ہوئی تھی لیکن احمد کو ہاسپٹل سے کال آچکی تھی جلدی سے تانیہ اور حور کو لے کر ہاسپٹل پہنچے تھے۔۔۔۔

حور کا دل زور سے کسی خوف کے تحت دھڑکا تھا ابھی تو وہ داہم کو چاہنے لگے تھی ابھی اسے کچھ ہو گیا تو وہ کیا کرے گی ابھی تو اس کی زندگی میں خوشیاں ہوئی تھیں اسے رونا ارہا تھا وہ کیا کرے وہ تانیہ کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔

ماہی اور بالاج دونوں کی ابراھیم کے گھر گئے تھے لیکن اندر ابراہیم کو اکیلے بیٹھے دیکھ دونوں ہی پریشان ہوئے تھے۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ارے بالاج تم ابراہیم حیران ہوتا اٹھا تھا۔۔۔۔

دعا کہاں ہے ابراہیم بالاج نے غصے سے پوچھا۔۔۔۔

مجھے کیا پتہ دعا کہا ہے وہیں تمہیں پوچھنے والا تھا دعا آج اکیڈمی نہیں آئی۔۔۔۔۔

کیا بکواس ہے میں نے خود اسے اکیڈمی بھیجا ہے۔۔۔۔۔

لیکن وہ یہاں نہیں آئی دیکھ لو بالاج نے ماھی کی طرف دیکھا جو بہت پریشان تھی۔۔۔۔۔

ارے بالاج چھوڑو ابراہیم کو سوری ابراہیم وہ دعا کے معاملے میں بہت خراب بندہ ہے کسی کی جان لے بھی سکتا ہے اور دے بھی سکتا ہے

ماہی نے ابراہیم کو بہت کچھ سمجھانا چاہا جسے سمجھتے ابراہیم کے چہرے پرسرار سی مسکرائے آئی تھی۔۔۔۔

جی میں سمجھ گیا لیکن دعا کہاں جا سکتی ہیں ابراہیم نے بھی پریشان ہوا تھا۔۔۔۔

چلو بالاج ہمیں دعا کو ڈھونڈنا ہے ماہی نے بالاج کو کہا تو وہ ماہی کی طرف دیکھتا چلا گیا۔۔۔۔

پیچھے سے ابراہیم مسکرایا تھا بالاج خان تم اب اپنی دعا کو بھول جا وہ اب تمہیں کبھی نہیں ملے گی وہ میری بیلا بن کر رہیں گی میری بیلا۔۔۔۔

ہاہا میں آرہا ہوں دعا آج ہی تمہیں اپنا بناؤں گا اور وہ مسکراتا ہوا باہر چلا گیا۔۔۔

میں تو چلا اپنی بیلا کے پاس۔۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooo

بلاآخر بہت صبر کے بعد ڈاکٹروں نے آکر داہم کو خطرے سے باہر بتایا تھا اور حور کے منہ سے شکر اللہ کا نکلا تھا تانیہ تو رونے لگ گئی تھی۔۔۔

آنٹی آپ اب کیوں رو رہی ہیں دیکھیں تو سب ٹھیک ہے حور نے دروازے سے دیکھا تھا داہم کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی وہ وہاں ہی بیٹھ گئی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد داہم کو ہوش آچکا تھا بیٹا تم نے دھیان سے گاڑی کیوں نہیں چلائی اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو تانیہ پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔

ماما۔۔داہم نے تانیہ کی گود میں سر رکھا تھا ماما میں ٹھیک ہوں کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔

داہم کو بس حور کا انتظار تھا لیکن وہ آہی نہیں رہی تھی بیٹا تم جس کا انتظار کر رہے ہو وہ کب سے تمہارے لیے دعائیں کر رہی تھی اب اس کی ہمت نہیں ہو رہی کہ وہ تمہارے پاس آئے۔۔

مما انہیں بلائے نہ مجھے انہیں دیکھے کتنے گھنٹے ہو گئے ہیں اب میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔۔

بیٹا جی بس آپ کو بے ہوش ہوئے پانچ گھنٹے ہوئے ہیں۔۔۔

ماما یہ پانچ گھنٹے میں نے ان کا چہرہ نہیں دیکھا جیسے میں نے اپنی حور کا چہرہ پانچ صدیوں سے نہیں دیکھا اور اندر آتی حور یہ بات سن کر زوروں سے دل دھڑکا تھا---

اتنی شدت اتنا عشق اس کے لیے اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے---

حور---داہم نے حور کو دیکھتے ہوئے کہا یہاں آئے آپ رو کیوں رہی ہیں وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھا تھا کہ اس کے سر میں درد ہوئی تھی لیکن اسے اس ٹائم اپنی حور کی پرواہ تھی-----

لیٹے رہو داہم تمہیں درد ہو گا نا وہ جلدی سے آگے آتے اسے تھام گئی تھی تانیا دونوں کو اکیلا چھوڑ کے کمرے سے چلی گئی تھی----

ادھر آئے میرے پاس بیٹھے حور بھی داہم کے پاس آگئی اب بتائیں رو کیوں رہی ہیں داہم حور کی ناک پھر پہنی لونگ کو لبوں سے چھونے لے

لیے اس کے قریب ہوا تھا کہ حور نے آنکھیں بند کر لیں مگر داہم نے اس کی لونگ پھر لب نہی رکھے۔حور ہربڑا کر پیچھے ہونا چاہا داہم نے گھور کر دیکھا۔میری حور کسی خوش فہمی میں نہ رہنا میں نے اس لیے آپ کی لونگ کو لبوں سے نہی چھوا کیوں کہ میں ہر پل باوضو نہی ہوتا اور میری حور تو خدا کی پاکیزہ اور مقدس بنائیں ہوئی بندی ہے میں کیسے باوضو چھو سکتا ہو آپ کو۔۔۔۔۔۔

حور کی آنکھوں سے مزید آنسو روانی ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے پاس بیٹھے مجھے اپ کو دیکھے پانچ گھنٹے ہو گیا ہے اور ان پانچ گھنٹوں میں میں پہلے آپ کو ہزاروں دفعہ دیکھ لیتا ہوں۔۔پانچ گھنٹے میں نے آپ کا چہرہ نہیں دیکھا جیسے میں نے اپنی حور کا چہرہ پانچ صدیوں سے نہیں دیکھا داہم وہ اس کے گلے لگتی روتی روئی تھی کیوں کیوں اتنا پیار کرتے ہو مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔

داہم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی کیونکہ آپ اس پیار کے قابل ہیں میری جان۔۔۔۔۔

تم نے دھیان سے گاڑی کیوں نہیں چلائی اگر تمہیں کچھ ہو جاتا ہے تو۔۔۔۔۔۔

آپ مجھے کھونے سے ڈرتی ہیں حور داہم نے اس کا چہرہ تھام اور اپنے قریب کیا۔۔۔۔۔۔

حور نظریں جھکا گئی تھیں--

بولے حور۔۔۔۔۔۔۔

اور اگر تم جیسا پیار کرنے والا شوہر ہو تو ہر کوئی کھونے سے ڈرے گا نا وہ تھوڑا پیچھے ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

آپ کیوں ہے اتنی پیاری حور کہ جب جب آپ کو دیکھتا ہوں ایک دفعہ پھر سے زندگی جینے لگتا ہوں وہ جزبات کی شدت سے بولا تھا کہ حور کانپ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تم بیمار ہو داہم کچھ تو شرم کرو۔۔۔۔۔۔

میں باقی سب کے لیے بیمار ہوں آپ کے لیے میں ہمیشہ ٹھیک ہوتا ہوں داہم نے دوبارہ سے حور کو اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

ooooooooooooooooooooooo

واہ ماما آپ کی بہو نے تو بہت مزے کا قیمہ بنایا ہے بازل نے نوال کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور نوال تو شرما شرما کر بازل کو دیکھ رہی تھی بازل کی گہری نگاہیں اسے ابھی تک اپنے جسم کے ار پار ہوتے محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اچھا ذرا نوال کمرے میں آنا مجھے کوئی ضروری کام ہے--

نہیں نہیں میں ماما کے ساتھ بزی ہوں------

جاؤ نوال بازل کو کوئی کام ہو سکتا ہے جاؤ کوئی کام ہو گا بازل کو---------

نوال کیا کہتی کہ آپ کے بیٹے کو چھچھوری حرکتیں کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں-------

جی ماما میں جاتی ہوں اٹھ کر بازل کے پیچھے پیچھے کمرے میں چلی گئ

ہاں تو میری بیگم بازل نے کمرے میں جاتے ہی اچھے کھینچ کر اپنے پاس کیا میری بیگم کمرے میں آنے سے منع کیوں کر رہی تھی--------

وہ وہ بس----

اس سے پہلے وہ کہتی بازل نے اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ دیے اور کتنی ہی دیر اس سے اپنے آپ کو سیراب کرتا رہا تھوڑی دیر بعد پیچھے ہوا تو نوال نے زور سے اس کے سینے پر مکہ مارا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی تھی۔۔۔۔۔

ارے میرے پانڈے بتمیزی تو وہ تھی جو کل رات کی تھی یہ تو کچھ نہیں بازل نے آنکھ مار کر نوال کو شرم سے پانی پانی کیا تھا وہ اسے دھکا مارتی باہر بھاگی تھی----

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ابراہیم ایک گھر کے پاس جا کر رکا وہ گھر کم جھونپڑی زیادہ لگ رہی تھی لکڑی کا کمزور سا دروازہ سنسان جگہ پر وہ گھر ابراہیم نے شاید انہی کاموں کے لیے بنوایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جب وہ آدمی دعا کو اٹھا کر لا رہے تھے وہ دعا کا لاکٹ اتر کر اس ویرانے سے دور کہیں گر گیا تھا ماہی اور بالاج اسے ڈھونڈتے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اس کے صحیح سے لوکیشن ٹریس نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ابراہیم اندر گیا سامنے ہی دعا ایک گول دائرے میں کرسی پر بندھی ہوئی تھی منہ پر پٹی تھی تا کے وہ شور نہ کر سکے ایک آگ کا دائرہ تھا اور اس کے ارد گرد بہت ساری چیزیں پڑی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

دعا نے ابراہیم کو دیکھتے ہی مچلنا شروع کر دیا تھا وہ کانپ رہی تھی ڈر رہی تھی لیکن کچھ کر نہیں پا رہی تھی اسے آج بالاج کی اس وقت شدت سے یاد آئی تھی۔۔۔۔

خان آپ آجائیں آپ کی ہنی مشکل میں ہے۔۔۔

ابراہیم آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔

(ابراہیم پتر اس لڑکی کا چلہ دو گھنٹے کا ہو گا اور تم نے اس لڑکی کے بال لے کر قبرستان میں دفن کرنا ہے)-----

دعا نے ابراہیم کو اپنے پاس آتے دیکھا سانس روک گئی آنسو بہہ کر گالوں پر گر رہے تھے---

(ایک بات یاد رکھنا ابراہیم اگر وہ لڑکی اس دائرے سے نکل گئی تو سب الٹا ہو جائے گا تم جان سے چلے جاؤ گے کیونکہ مجبورا تم کو بھی اس دائرے سے نکلنا ہو گا تم جل کر راکھ ہو جاؤ گے)----

میں دعا کو کچھ نہیں ہونے دوں گا ماہی میں اس ابراہیم کو نہیں چھوڑوں گا ماہی اور بالاج سے دوبارہ سے ابراہیم کے گھر گئے تھے لیکن تالا لگا دیکھ پکا ہوا تھا کہ دعا ابراہیم کے پاس ہے-----

چلو بالاج اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے ہمیں دعا کو ڈھونڈنا ہے-----

بالاج نے جلدی سے اپنی پسٹل لی اور دعا کو ڈھونڈنے کے نکل گیا تھا۔۔۔

ابراہیم دائرے میں داخل ہو چکا تھا دعا نے کرب سے آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔

(میری ہنی اور اس کے خان کے بیچ کوئی نہیں آسکتا میری دعا میری جان یہ خان تم سے بے حد پیار کرتا ہے)۔۔۔۔

ابراھیم نے دیا کی کلائی پر ایک چاقو سے کٹ لگایا تھا خون نکل نکل کر ابراہیم کہ پکڑے پیالے میں گر رہا تھا ---

دعا بولنا چاہتی تھی اپنے خان کو بلانا چاہتی تھی لیکن وہ بے بس تھی شدید بے بس رسی اس کے ہاتھوں میں پیوست ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

بیلا۔۔۔ابراہیم نے پیار سے دعا کا پکارا تھا دعا نے سہم کر ابراہیم کو دیکھا تھا جو کہ اس وقت کوئی سائیکو جنونی لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

(پلیز خان مجھے بچپال نے اس نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا ۔)۔۔۔۔

پورا جسم اس کا درد ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

بیلا ہو تم میری آج تم پوری کی پوری میری بن جاؤ گے یہاں تمہیں کوئی بچانے نہیں آئے گا تم صرف اور صرف میری بیلا بن کے ہی اس گھر سے باہر قدم نکالو گی۔۔۔۔۔۔

ابراہیم پہلے ہی دعا کے بال قبرستان میں دبا آیا تھا وہ جلد سے جلد یہ کام کرنا چاہتا تھا تاکہ دیر ہونے سے الٹا ابراہیم کی جان نہ چلی جائے۔۔۔۔۔۔

ابراہیم نے دعا کے منہ سے پٹی ہٹائی۔۔۔۔۔۔

آپ پلیز مم۔۔ مجھ سے دور رہیں دعا نے روتے ہوئے کہا تھا مجھ سے مت ڈرو دعا میں تمیں کبھی کچھ نہیں کہہ سکتا تم میری ہو صرف ابراہیم کی بیلا وہ مسکراتا ہوا آگ کے پاس جا بیٹھا تھا اسے پتہ تھا جلد ہی بالاج اسے ڈھونڈ لے گا وہ بلاج کے راستے میرے رکاوٹیں حائل کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر بالاج یہاں ابھی آگیا نا تو دعا یقین کرو میں اسے مار دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دعا نے اپنا آپ کھولنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ زور لگا سکتی تھی اس کے ہاتھوں اس کے ہاتھوں میں زخم ہو گے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں دعا تمہیں کچھ کرنا پڑے گا مجھے پتہ نہیں خان آئیں یا نہیں تمہیں خود یہاں سے بچنا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی ابراہیم منتر شروع کرتا کہ اس سے پہلے بیلا کا ہیولہ ظاہر ہوا تھا

ابراہیم--------

ابراہیم یہ آواز سن کر ساکن ہوا تھا اس نے آنکھیں اٹھا کر دیکھا سامنے ہی سفید سوٹ میں پریشان سی بیلا اس کی بیلا کھڑی تھی--------

بیلا--ابراہیم مدھم سی آواز میں بولا تھا دعا نے بھی سامنے دیکھا ایک پر نور چہرہ جو کہ بالکل دعا کی شکل کی تھی اسے نظر آئی تھی وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ بیلا ہے--------

ابراھیم پلیز تم اسے چھوڑ دو کیوں تم ایسا کر رہے ہو بیلا نے اسے کہا--------

بیلا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا-------

نہیں بیلا اب میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا میں تمہیں دوبارہ حاصل کرنا چاہتا ہوں بیلہ کی آنکھوں میں انو دیکھ ابراھیم تڑپ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ابراہیم مت کرو یہ سب گناہ ہے تم کیوں نہیں سمجھ چھپا رہے ہو تم مر جاؤ گے۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں بیلا میں اگر اس دائرے سے نکلا تو مروں گا نا ورنہ میں اب اس دعا کو بیلا بنا کر ہی باہر نکلوں گا دعا دونوں کی باتیں سنتی حیران تھی وہ کوشش کر رہی تھی کسی طرح رسی ڈھیلی ہو جائے اور وہ اس دائرے سے باہر نکل جائے۔۔۔۔۔۔

او ابراہیم اپنی بیلا کے پاس اؤ ابراہیم کا ایک دل کیا سب کچھ چھوڑ کر اپنی بیلا کا ہاتھ تھام لے۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ زندہ نہیں تھی اس نے ایک نظر دعا کو دیکھا جو زندہ تھی اور اس کے بیلا بن سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

چلی جاؤ تم یہاں سے بیلا یہ میری بیلا ہے اب اس نے دعا کی طرف اشارہ کیا تھا بیلا نے ایک نظر وہ ڈری سمی لڑکی پر ڈالی تھی وہ اس کی مدد نہیں کر پا رہی تھی وہ ابراہیم کے سامنے بے بس تھی۔۔۔۔۔۔

پھر وہ غائب ہو چکی تھی اور دعا پھر سے آنکھیں موند کر مایوس ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

(ہنی میری جان میری دعا بہت مضبوط ہے ہر مشکل کا مقابلہ کرنا جانتی ہے میری ہنی)۔۔

دعا نے ایک دم آنکھیں کھولی تھی اس نے ابراہیم کو دیکھا تو آنکھیں بند کرتا کوئی کپڑا آگ میں پھینک رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے کپڑا آگ میں پھینکا تھا ادھر بالاج کے جسم میں آگ لگنا شروع ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ تڑپا تھا گاڑی ان بیلنس ہوتی ہوئی تھی بچی تھی بالاج بالاج کیا ہوا ماہی اسے تڑپتا ہوا دیکھ کر پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ ابراہیم اب تم پر حملہ کر رہا تھا کہ تم دعا تک نہ پہنچ پاؤ۔۔

ماہی میرے جسم میں جیسے آگ لگ رہی ہے درد ہو رہا ہے بلاج رکنا نہیں چاہتا تھا اس کا جسم جل رہا تھا درد ہو رہی تھی لیکن اسے اپنی دعا کے پاس جانا تھا اپنی دعا کو بچانا تھا ورنہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنی ہنی کو کھو دیتا۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooooo

ماہی قرآن آیت کی صورت پڑھ کر بالاج پر پھونک مار رہی تھی جیسے کوئی سکون آتا ہے لیکن پھر سے وہیں درد ہو جاتا ..

ابراہیم بالاج کو اپنے پاس آتا ہے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

دعا رسی کھولتے کھولتے اپنے ہاتھ پیر زخمی کر چکی تھی اس نے کرسی کو زمین پر گرا دیا وہ بس گھسیٹ گھسیٹ کر اس دائرے سے باہر ہونا چاہتی تھی وہ اپنے خان کو کھو نہیں سکتی تھی اسے اپنے آپ کو اپنے خان کو بچانا تھا وہ گری تھی اور سر پر زور کی چوٹ لگی تھی۔۔۔۔۔

ابراہیم نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو مسکرا دیا وہ بیچ میں کچھ بول نہیں سکتے تھے وہ جانتا تھا وہ کمزور ہے بچی ہے وہ دائرے سے دور ہے باہر نہیں جا سکتی وہ دوبارہ سے انکھیں موند گیا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے آپ کو گھسیٹ رہی تھی اس نے اس کا جسم چھل گیا تھا لیکن وہ ہار نہیں سکتی تھی اسے ابراہیم اور ناپاک کام کو جتنے نہیں دینا تھا۔۔۔۔۔۔

بالاج لاکٹ کی لوکیشن کے قریب آتا جارہا تھا بس آدھا گھنٹہ رہ گیا تھا۔۔

بالاج دعا کو ڈھونڈ رہا تھا دعا دائرے سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہی تھی اور ابراھیم اتنا کم وقت رہ جانے پر خوش ہو رہا تھا۔۔۔۔

ایک 19 سال کی جس کے ہاتھ پیر بندھے ہوں کرسی کو گھسیٹنا مشکل تھا بہت مشکل لیکن اسے کرنا تھا دعا کی

آنکھوں کے سامنے بار بار اندھیرا رہا تھا وہ ساتھ ساتھ ہاتھ پیر کھولنے کی کوشش میں کامیاب ہوئی کرسی کے لکڑی لگنے کی وجہ سے اس کے

پاؤں کی رسی کھل گئی تھی اور ہاتھوں کے رسی ڈھیلی ہو گئی تھی لیکن وہ دائرے سے ابھی دور تھی۔

ٹائم گزرتا جا رہا تھا سب اپنی اپنی رفتار پکڑے ہوئے تھے بالاج بالکل اس لاکٹ کے پاس تھا اس کے جسم کی جلن کم ہو چکی تھی اس کالے جادو کا اثر صرف کچھ منٹ تک ہی تھا وہ لاکٹ مل چکا تھا اسے اب آگے جانا تھا آگے اپنی دعا کے پاس اپنی ہنی کے پاس۔۔۔۔۔

بہت کوششوں کے بعد دعا اس رسی سے آزاد ہو چکی تھی لیکن بے حد زخمی ہو چکی تھی اس کے سر سے خون نکلنے لگا تھا لیکن اسے ہمت نہیں ہارنی تھی۔۔۔۔۔

وہ اپنے خان کے پاس جانا چاہتی تھی وہ آزاد ہو کر بھی اس دائرے میں قید تھی وہ اٹھنا چاہتی تھی لیکن ان کمزوری اور اتنا زخموں کی وجہ سے

اٹھ نہیں پا رہی تھی وہ تھک چکی تھی ہار چکی تھی اور وہ ڈھ گئ تھی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آرہا تھا وہ انکھیں موند گئ تھی۔۔۔

بس پانچ منٹ رہ گئے تھے۔۔۔۔ابراہیم کا چلہ مکمل ہونے والا تھا ہر طرف خون کی سمیل تھی ہر طرف خوفناک آوازیں تھی۔۔۔

(ہنی میری جان اپ کا یہ خان آپ سے بہت پیار کرتا ہے دعا اٹھو اور اپنے خان کے پاس دعا مجھ سے دور مت جاؤ ادھر آؤ اپنے خان کے پاس)۔۔۔۔۔

خان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر دعا تڑپ گئ تھی آؤ اپنے خان کے پاس دعا مسکراتی ہوئی بالاج کے پاس جانے لگی تھی اس کا پاؤں کسی نے پکڑا تھا اور وہ دھرم سے نیچے گری تھی۔۔۔۔۔

اہہہ۔۔خان وہ زور سے چیخ مار کر ایک دفعہ پھر آنکھیں کھول چکی تھی۔۔۔

وہ دائرہ سے بالکل قریب تھی وہ اپنے آپ کو گھسیٹنے کی کوشش کرنے لگی اس سے پہلے کہ وہ دائرے کے پاس پہنچتی ابراہیم نے اس کی ٹانگ پکڑ لی تھی دعا نے ہمت کرتے پاس بڑا پیالہ ابراہیم کے سر پر مارا تھا ابراہیم کراہ اٹھا تھا۔۔۔۔۔

تم اس دائرے سے باہر نہیں نکل سکتی میری محنت برباد ہیں کر سکتی تم۔۔۔۔

تم میری ہو صرف میری وہ چلا رہا تھا دعا نے اپنا پاؤں چھڑوانا چاہا لیکن وہ چھڑوا نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ اور کہتا ہے کہ دروازہ کھلا تھا اور ماہی اور بالاج اندر آئے تھے بالاج اپنی دعا کو اس حالت میں دیکھ کر اس کا دل کٹ گیا تھا سارے چہرے پر خون لگا تھا ہاتھوں سے خون نکل رہا تھا ابراہیم نے اس کے ٹانگ پکڑی ہوئی تھی۔۔۔

ابراہیم نے مسکرا کر بالاج کو دیکھا تھا وہ آگے بڑھنے لگا کہ دعا نے بالاج کو دیکھا۔۔۔

خ۔۔۔خان آگے مت ائیں وہ اٹکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔۔

ماہی نے بالاج کا ہاتھ پکڑا تھا اگر تم اس دائرے میں گئے تو زندہ نہیں بچو گے بالاج ماہی نے کرب سے کہا تھا۔۔۔

اپنا ہاتھ دو دعا پلیز باہر آؤ وہ چیخا تھا اپنی آنکھوں کے سامنے کسی اپنے کی زندگی خطرے میں دیکھ کر کیا اذیت ہوتی ہے وہ کوئی بلالاج اسے اس وقت پوچھتا۔۔

بس دو منٹ اور تمہاری دعا میری ہو جائے گی ابراہیم نے دعا کو پکڑ کر کھڑا کیا تھا وہ ابراہیم کے حسار سے نکل کے اپنے خان کی باہوں میں جانا چاہتی تھی وہ کانپ رہی تھی اپنا آپ اس سے چھڑوا رہی تھی لیکن

وہ بہت کمزور ہو چکی تھی زخمی ہو چکی تھی وہ کڑکھڑا رہی تھی اس سے صحیح سے کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ابراہیم۔۔۔اسے ایک دفعہ پھر سے وہیں مدھم سی آواز سنائی دی تھی اس نے دیکھا پھر سے اس کی بیلا آئی تھی اس کی آنکھوں میں نمی کے ساتھ ساتھ ڈھیر ساری فکر تھی اپنے ابراہیم کے لیے۔۔۔۔

چھوڑ دو ابراہیم اگر ہمارا پیار ایک نہ ہو سکا تو ان کا پیار ایک ہونے دو

۔۔۔۔۔۔۔

بالاج اور ماہی نے ڈر کر بیلا کی طرف دیکھا جو بلکل ان کی دعا کی طرح لگ رہی تھی لیکن عمر میں بڑی تھی۔۔۔۔۔

بیلا تم دور ہوگی ہو لیکن میں اس کو دور نہیں ہونے دے سکتا

۔۔۔۔۔۔

چھوڑ دو ابراہیم ان کا پیار ایک ہونے دو تمہیں ہمارے پیار کا

واسطہ۔۔۔۔

اس سے پہلے تو وہ کچھ کہتا بالاج نے اسے باتوں میں لگا دیکھ کر گولی

چلائی تھی ایک گولی چلی تھی جو اس

کے بازو کو چیر کر گزر گئی تھی وہ لڑکھڑا کر نیچے گرا تھا۔۔۔

صرف 20 سیکنڈ بچے تھے اور دعا ابراہیم کو دھکا مار کر دائرے سے باہر

بھاگی تھی اور دعا کو اور ایک زوردار جھٹکا لگا تھا اور وہ بلاج کی باہوں میں

گر گئی تھی اس میں اب اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ اب کھڑی ہو

سکے۔۔۔۔

دعا نے ڈر کر بالاج کو دیکھا تھا مار دو اسے مار دو خان انہوں نے مجھے

بہت مارا ہے۔۔۔۔

ابراہیم نے کرب سے آنکھیں بند کی تھی بالاج کو اپنے دوست سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔

کیوں کیا تم نے ابراہیم وہ ابراہیم کے پاس جا نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ دائرے کے باہر تھا ابراہیم اندر اگر ایک دفعہ وہ دائرے کے اندر جاتا تو دوبارہ باہر نہ آتا ابراہیم وہیں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

بیلا بھی دائرے سے باہر کھڑی تھی۔۔۔۔۔

وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس نے یہ سب کیوں کیا۔۔۔

دعا کی آنکھیں بند ہو رہی تھی وہ بے ہوش ہو رہی تھی لیکن وہ جب تک ابراہیم کو مار نہ دیتے وہ اپنے خان کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

ابراہیم نے اپنی کہانی بتانی شروع کی تھی۔۔۔

(ابراہیم کا ماضی)

میں اور بیلا یونیورسٹی میں ملے تھے بیلا ایک بے حد خوبصورت اور امیر گھر کی لڑکی تھی اور میں بھی خوبصورت تھا لیکن اس کی طرح امیر نہیں تھا غریب تھا باپ تھا نہیں ماں نے مشکل سے پڑھا دیا تھا تھوڑی بہت باپ پیسے پہلے چھوڑ گیا تھا اس سے میں نے یونیورسٹی میں ایڈمیشن لیا تھا۔۔۔۔

پہلے پہلے تو بیلا کو اپنی خوبصورت اور امیری کا بہت غرور تھا اور مجھے پہلی ہی نظر میں بیلا پسند آچکی تھی میں نے سوچ لیا تھا کہ میں بیلا کو سے اپنی محبت کا ذکر کرونگا میں اسے پرپوز کرونگا اور میں اس میں کامیاب بھی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیلا بھی میری خوبصورتی اور میری پرخلوص محبت دیکھ کر مجھ سے پیار کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

میں خوش تھا مجھے میری محبت مل جائے گی۔۔۔۔۔۔

ابراہیم کے چہرے پر دکھ سے بھری مسکراہٹ آئی تھی بیلا کی آنکھوں میں بھی آنسو آئے تھے۔۔۔۔

دو سال ہمارا ریلیشن شپ چلتا رہا بیلا میرے گھر بھی آئی تھی ماں کو بیلا بہت پسند آئی تھی بیلا میں اب غرور نام کی کوئی چیز نہیں تھی وہ میرے چھوٹے سے گھر میں ہنسی خوشی آتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

پھر ہماری یونیورسٹی ختم ہوئی تھی تو ہم نے شادی کرنے کا فیصلہ کیا اور میں اپنی ماں کو لے کر بیلا کے گھر گیا اس کی اتنی بڑی حویلی دیکھ کر ہی میری ماں میرا چہرہ دیکھ کر رہ گئی اتنی امیر لڑکی وہ ہمیں نہیں دیں گے میری ماں پریشان سے کہنے لگی۔۔۔۔۔

میں اپنی محبت کے لیے ہمت نہیں ہارنا چاہتا تھا اور میں اندر چلا گیا بیلا کا باپ بلال چوہدری اور اس کی ماں ارم چودری۔اور بیلا کا بھائی جو کہ شکل سے ہی بڑا گنڈا لگتا تھا ایک دفعہ دیکھ کر ڈر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ہم باہر آ کر بیٹھے تو اس کے باپ ہمارے پاس آئے اور بولا کیا بات ہے کون ہے آپ لوگ اسے ہماری حالت دیکھ کر لگا ہم اس سے کچھ مدد مانگنے آئے ہیں۔۔۔۔

ماں نے میرے رشتے کے بات کی تو غصے سے ڈھارے تھے تم لوگوں کی اتنی ہمت تم دو ٹکے کے لوگ میری بیٹی کا رشتہ لے کر آئے ہو تم لوگوں کی اتنی اوقات نہیں ہے اور بیلا کا بھائی بلال چوہری نے میرا گریبان پکڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر انہوں نے میرے سامنے میری بیلا کو بلا کر اسے تھپڑ مارا تھا کیوں کے وہ اس کا رشتہ پہلے ہی اپنے بھائی کے بیٹے سے کر چکے تھے۔۔۔۔

بیلا نے رو کر میری طرف دیکھا تو اور میں تو اپنی بیلا کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر تڑپ گیا تھا پھر انہوں نے ہمیںں دھکے دے کر گھر سے نکالا تھا اور میں اور میری ماں کی

اتنی بےعزتی پر میری ماں کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی بیلا کو بعد میں کیا کہا گیا نہیں مجھے کچھ نہی پتا تھا اس کا گھر سے نکلنا بند کر دیا تھا میں اس کے لیے بہت پریشان تھا بیلا نے بڑی مشکلوں کے بعد مجھ سے رابطہ کیا پھر ہم دونوں نے فیصلہ کیا ہم بھاگ کر شادی کریں گے اور ایک دن بیلا اپنا گھر بار چھوڑ کر میری خاطر میرے پاس آگئی تھی۔۔۔

بیلا نے ہلکی سی مسکان کے ساتھ اپنے ابراہیم کو دیکھا تھا جو ان دونوں کی کہانی بتاتا اسے پرانے والا اپنا معصوم ابراہیم لگا تھا اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر بیلا کی روح بھی تڑپ گئی تھی۔۔۔

پھر میں نے اور بیلا نے شادی کر لی اور ہم سارا کچھ بیچ کر کسی دوسرے شہر شفٹ ہو گئے تھے بیلا اپنا اتنا بڑا گھ چھوڑ کے میرے چھوٹے سے گھر میں خوش تھی میری ماں کا خیال رکھتی تھی بیلا کے گھر والوں نے ڈھونڈا ہی ہو لیکن ہم دوسرے شہر تھے انہیں نہیں ملے۔۔۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے ٹائم گزر گئے چھ مہینے گزر گیا تو

ہمارے گھر خوشی بھی آنے والی تھی میں باپ بننے والا تھا ہم دونوں ہی بہت خوش تھے اور وہ ہم نے یہ خوشی بہت اچھے سے سیلبریٹ بھی کی تھی۔۔۔

پھر ایک دن مجھ پر قیامت ٹوٹی تھی میں صبح کا مجھے نکلا جاب ڈھونڈنے گیا تھا اس دن صبح صبح میں بہت خوش تھا اور مجھے جاب مل بھی گئی تھی میں مٹھائی کا ڈبہ لے کر گھر گیا تھا تو گلی میں میں نے بیلا کے گھر والوں کو دیکھا تھا۔۔۔۔

جو کے ہمارے گھر سے ہی نکل رہے تھے میں چھپ گیا تھا۔۔۔۔

مجھے بس بیلا اور اپنے بچے کی ماں کی فکر تھی وہ لوگ کافی زیادہ تھے جب وہ لوگ چلے گئے تو میں گھر گیا وہاں میری پوری دنیا لٹ چکی تھی میری ماں اپنے لاڈلے بیٹے کو چھوڑ کر چلی گئی تھی میری بیلا اپنی محبت کو چھوڑ کر جا چکی تھی اور ہمارا بچہ اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی ان ظالموں نے مار دیا تھا۔۔۔۔۔

ابراہیم آج پھر سے وہ دن یاد کر کے کرب سے آنسو بہا رہا تھا بیلا کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے۔۔۔۔

بیلا کے باپ نے میری بیلا کے پیٹ پر گولیاں مار دی تھی۔۔۔۔

میں غریب تھا کمزور تھا کچھ کر نہیں سکتا تھا ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا تھا پھر جیسے تیسے رو دھو کر میں نے کفن دفن کا انتظام کیا تھا۔۔۔۔۔

کئی کئی دن میں بھوکا پیاسا اپنی ماں اور بیلا کی یاد میں تڑپتا رہا میں بیلا کی قبر پھر بیٹھا تھا کہ ایک بابا جی میرے پاس آیا۔۔۔۔۔۔

انہوں نے مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی تو میں نے ساری کہانی بتائی اپنے دل کا غبار ان کے سامنے کھول کر رکھ دیا تھا انہوں نے کہا کہ میں اپنا بدلہ کیوں نہیں لیتا۔۔۔۔۔

میں نے انہیں کہا کہ وہ امیر ہے اونچے لوگ ہیں میں کمزور ہوں میں بدلہ نہیں لے سکتا۔۔۔

پھر وہ مجھے اٹھاتے اپنے چوگے میں لے گئے تو انہوں نے مجھے کالے جادو کے بارے میں بتایا تھا پہلے تو میں بہت ڈر گیا تھا۔۔۔کیونکہ میں مسلمان تھا ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔جس سے ہمارا اسلام میں اجازت نہیں دیتا لیکن میں بیلا کی محبت میں اندھا ہو گیا اور میں ان بابا جی کی بات مان گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

میں نے دو سال لگا کر وہ کالا جادو سیکھا تھا اور پھر میں نے ایسے کالے جادو کی طاقت سے بیلا کے ماں باپ بھائی کو مار دیا اور میں بہت خوش تھا۔۔۔۔

پھر میں نے کالے جادو سے غلط کام کرنا شروع کر دئے دیکھو اب میں امیر ہوں ہر چیز ہے۔۔۔۔۔میرے پاس لیکن میری بیلا نہیں تھی۔۔۔۔

ھر ایک دن میں نے بالاج اور دعا کو بازار میں دیکھا پہلے تو۔۔۔۔مجھے حیرانگی کے جھٹکے لگے کہ یہ میری بیلا ہے پھر کسی اور کے ساتھ دیکھ کر مجھے غصہ آیا کیا ہوا اگر میری بیلا مر گئی لیکن یہ لڑکی میرے بیلا بن سکتی تھی۔۔۔

پھر میں نے ساری انفارمیشن نکلوائی اور جان بوجھ کر بالاج کا ایکسیڈنٹ کروایا تمہارا دوست بنا تمہارا یقین جیتا اور پھر جب پتہ چلا کہ دعا یونی گئی پھر میں بھی وہاں پروفیسر کے طور پر چلا گیا۔۔۔

اور اسے دھکانے لگا کہ یہ میری بیلا ہے مجھے واپس مل۔۔

جائے لیکن یہ تمہاری دعا تھی اور تمہیں واپس مل چکا ہے۔۔

ابراہیم کے کہنے کے بعد ابراہیم کے ساتھ ساتھ دعا اور بالاج کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے۔۔۔

کیا درد دیا تھا دنیا والوں نے اسے لیکن جو طریقہ ابراہیم نے اپنایا تھا وہ غلط تھا اسلام میں بھی اور دنیا کی نظروں میں بھی۔۔۔

ابراہیم۔۔۔۔

بیلا نے اسے پکارا تو ابراہیم نے بیلا کی طرف دیکھا اور میرے پاس آؤ بیلا نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تو ابراہیم مسکرایا اسے اب جانا تھا اپنی بیلا کے پاس وہ مسکراتا ہوا اٹھا تھا۔۔۔

نہیں ابراہیم اس دائرے سے باہر مت نکلنا بالاج کو برا لگا تھا اس کے لیے۔۔۔۔۔

نہیں بالاج مجھے معاف کر دو میں تمہاری دعا کو تم سے دور کرنا چاہا لیکن میں بھول گیا تھا کسی کی محبت تو چھین لی جاتی ہے لیکن اس کی محبت حاصل نہیں ہوتی بیلا تھوڑا آگے بڑھی تھی بیلا نے مسکرا کر ابراہیم کے آگے ہاتھ کیا تھا جسے دیکھتا ابراہیم مسکرایا تھا۔۔۔

اب اس دنیا میں نہ سہی اگلی دنیا میں ہم ساتھ ہوں گے اور ابراہیم اپنی بیلا کا ہاتھ تھام گیا تھا بیلا آہستہ آہستہ اسے دائرے سے باہر لے آئی تھی۔۔۔۔۔۔

دائرے سے باہر آتے ہی ابراہیم کے جسم کو جھٹکا لگا تھا اور پورا جسم جلنے لگا تھا۔۔۔۔

اہہہ۔۔۔اہہہہ۔۔۔دعا کی چیہیں نکلی تھی پہلے ہی اس کی طبیعت خراب تھی وہ بالاج کی باہوں میں بے ہوش ہو چکی۔ تھی۔۔۔۔

دعا دعا وہ اس کا چہرہ تھپتھپانے لگا۔۔۔

ابراہیم جل چکا تھا اس کی روح اس کے جسم سے فنا ہو چکی تھی بیلا کی روح بھی غائب ہو چکی تھی۔۔۔

بالاج نے ایک نظر ابراہیم کے جلے ہوئے وجود کو دیکھا تھا جو کہ اب راکھ بن چکا تھا۔۔۔

ماہی نے بالاج کو دیکھ کر دکھ سے کہا اس سے ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ جو چیز اللہ نے ہمیں اسلام میں منع کیا ہو وہ چیز ہمیں کبھی نہیں کرنی چاہیے اور ہمارے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے جیسے ابراہیم اپنے ہی کیے کالے جادو سے مر گیا تھا اس کا کالا جادو اسی پر الٹا پڑ گیا تھا اسے اس کے کئے کی سزا مل چکی تھی۔۔۔۔

ماہی اور بالاج ایک آخری نظر ڈال کر دعا کو لے کر ہاسپٹل چلے گئے تھے۔۔

ooooooooooooooooooooooooooooooooooo

داہم کو چھٹی مل چکی تھی اور حور داہم کا بہت خیال رکھ رہی تھی لیکن داہم تھا کہ وہ الٹا اپنی چھوڑ کر حور کی فکر کرتا تھا ابھی وہ اس کے لیے سوپ بنا کر لائی تھی حور میری جان ادھر آئے میرے پاس بیٹھے داہم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا۔۔۔

داہم ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں وہ گھبراتی شرماتی داہم کو بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

مجھے ایک سوال کا جواب چاہیے مجھے آپ سے اتنی محبت کیوں ہے کیسے ہوگئی ہے۔۔۔

حور نے نظریں اٹھا کر داہم کو دیکھا جو اسے دیوانوں کی.طرح دیکھ رہا تھا حور کیا آپ کبھی مجھ سے میرے جتنا پیار کریں گی۔۔۔

حور اس کے سوال سے گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

حور مجھے یہاں پیار چاہیے آپ کا وہ اپنے ماتھے پر اشارہ کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

حور کے پسینے چھوٹنے لگے۔۔۔۔

میں کیسے کروں وہ اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

جیسے میں کرتا ہوں وہ جلدی سے حور کے ماتھے پر کس کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

چلیں اب آپ کی باری۔۔۔۔

داہم مجھے باہر جانا ہے وہ اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی۔۔۔

جب تک آپ میری بات نہیں مانیں گی میں نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔۔

تم اتنے ضدی کیوں ہو حور چڑتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

کیونکہ میری بیوی معصوم ہے نا اس لیے اسے پتہ ہی نہیں اس کا ایک شوہر ہے جسے پیار کی ضرورت ہے وہ بے باکی سے کہتا حور کو لال کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

پہلے آپ آنکھیں بند کریں پھر مجھے شرم آرہی ہے حور نظریں نیچے رکھتے ہوئے بولی داہم نے اپنا قہقہ روکا تھا۔جی ٹھیک ہے میری حور میں کر دیتا ہو آنکھیں بند داہم نے جلدی سے اپنی آنکھیں بند کرلی۔۔۔

حورم اپنی تھوک نگلتی ہوئی کپکپاتے ہونٹ داہم کے ماتھے کے قریب کیے۔۔میری حور اب کس کر بھی دی اتنا بھی کیا شرمانا شوہر ہو آپ کا میں۔۔۔

حورم داہم کی بات پھر بوکھلاتے ہوئے داہم کے ماتھے پھر اپنے سلگتے ہوئے لب رکھے تھے۔۔اور پھر جلدی سے پیچھے ہوگئی۔۔۔

داہم کے پورے جسم میں سکون کی ایک لہر دوڑی تھی اس نے آنکھیں کھولی حور تھوڑی دیر اور تو سکوں حاصل کرنے دیتی اتنی جلدی پیچھے ہوگئی داہم منہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔۔

جسے داہم کے ماتھے پر پیار کیا ہوا تھا اور حور کا پہلی دفعہ اپنے ماتھے پر لمس محسوس کر کے داہم کے جسم میں سکون پہنچا تھا۔۔۔۔

حور سے سر جھکا گئی۔۔۔۔

داہم نے حور کو کھینچ کر اپنے قریب کیا اور بالکل حور کے ہونٹوں کے پاس اپنے لب شدت سے رکھے تھے۔۔۔۔

حورم کا پورا جسم کانپنے لگا تھا داہم کے لمس پھر جو داہم کو بخوبی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا یار آپ کانپ کیوں رہی ہے میں نے ابھی ایسا کچھ نہیں کیا حور تو خود کو نارمل کرنے میں لگی تھی۔۔۔

اس کا دل سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا اور داہم حور کو گہرے گہرے سانس لیتے مسکرایا تھا ایک دفعہ آپ ٹھیک ہو جائے حور پھر مجھ سے کسی بھی نرمی کی امیدمت رکھیے گا اتنا شریف نہیں ہوں کہ ساری زندگی اپنی بیوی سے دور رہو اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

اور اگر میں مر گئی تو اس سے پہلے وہ اور کچھ کہتی داہم حور کے ہونٹوں پر شدت سے ہونٹ رکھ چکا تھا کہ حور داہم کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

پہلی دفعہ اپنے ہونٹوں پر کسی کا لمس محسوس کرتے ہوئے کانپ گئی تھی وہ داہم کو پیچھے کرنا چاہا تو داہم پیچھے ہوا حور نے غصے اور شرم سے داہم کو گھورا تھا۔اگر آپ یہی بات نہ کرتی تو مجھے یہ سب نہ کرنا پڑتا ہوا

آپ کی زبان بند کرنے کا یہی طریقہ مجھے اچھا لگا وہ اسکے بھیگے لب دیکھتے ہوئے بولا تھا آئندہ آپ نے ایسی بات کی تو یقین کرے اس سے بھی برا کروں گا مائی لو وہ دوبارہ سے اس کے ناک کی لونگ پر ہونٹ رکھتا ہوا حور کو واش روم بھاگنے پر مجبور کر گیا تھا پیچھے داہم کا قہقہ گونجا تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooooo

ماہی اور بالاج ہاسپٹل کی راہداریوں میں ادھر ادھر تیزی سے گھوم رہے تھے بلاج کی سفید شرٹ پر خون کے دھبے تھے۔۔۔

ڈاکٹر کوئی بھی جواب نہیں دے رہے تھے ساجدہ بھی آگئی تھی دعا کو گہرا صدمہ لگا تھا وہ ڈر رہے تھے اسے ہوش نہیں آرہا تھا دن گزر رہے تھے سب دعا کر رہے تھے دو دن گزر چکے تھے دعا کو بے ہوش ہوے ان سب کے لیے زندگی جیسے رک سی گئی تھی۔۔۔

بالاج کا تو برا حال تھا دو دن سے وہ سویا نہیں تھا بال بکھرے ہوئے

تھے ابھی وہ خون کا انتظام کرتا ہاسپٹل آیا تھا کہ ماہی نے بتایا دعا کو

ہوش آگیا ہے وہ تمہیں ہی بلا رہی ہے۔۔۔

وہ جلدی سے خون ڈاکٹر کو پکڑاتا اندر گیا تھا جہاں دعا ڈری سہمی ادھر

ادھر دیکھ رہی تھی جیسے ابھی بھی ابراہیم کے جنات اسے دیکھ رہے ہوں

وہ جلدی سے اس کے

پاس گیا اور دعا کو جا کر اپنے سینے سے لگا دیا۔۔۔

بالاج کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے دعا تو اپنے خان کی آنکھوں میں

آنسو دیکھ تڑپ رہی تھی۔۔۔

خان پلیز مجھے اپنے آپ سے دور مت کیجئے گا اس نے بالاج کی شرٹ کو

مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔۔۔

بس میری جان تم میری ہنی ہو میری خانم میرا سونا بچہ بالاج نے دعا کا ماتھا چوما تھا میرا سب کچھ تم ہو میری۔جان دعا نے اپنے آپکو مزید اپنے بالاج کے سینے میں چھپایا تھا۔۔۔۔

وہ مجھے مار دیتے خان اگر آپ نا آتے تو وہ مار دیتے وہ خود بھی تو مر گئے ہیں نا۔۔۔۔

ہاں میری جان وہ اپنی بیلا کے ساتھ چلے گئے۔۔۔۔

خخ۔۔خان۔۔۔۔۔

بس بس میری جان سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

ooooooooooooooooooo

آج نوال کی سالگرہ تھی اسے ابھی تک کسی نے وش نہیں کیا تھا رات کے آٹھ بج چکے تھے اسے رہ رہ کر بازل پر غصہ آرہا تھا وہ اس کے

برتھ ڈر کیسے بھول گیا تھا وہ غصے میں ٹی وی پر مووی لگا کر بیٹھ گئی وہ مووی دیکھنے میں اتنی مصروف تھی کہ اسے پتہ ہی نہ چلا کب بازل اس کے کمرے میں آگیا۔۔۔

بھاؤ۔۔۔۔

اہہہہ۔۔بازل کے ڈرانے پر نوال چیخی تھی جس پر بازل قہقہ بلند ہوا تھا

۔۔۔۔۔

تم بہت ڈرپوک ہو پانڈے۔۔۔۔

تم نے مجھے ڈرا دیا نوال کو پہلے ہی غصہ تھا اس کی حرکت پر اور غصہ آیا تھا تم صبح سے کہاں تھے نوال اب اس سے غصے سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

اس نے اسے دیکھا اسے پتہ تھا نوال کو غصہ کیوں کر رہی ہے اس نے نوال کو پیار سے لال رنگ کا فراک دیا جاو تیار ہو جاؤ تمہارے لیے اک سرپرائز ہے۔۔۔۔

سچی۔۔وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ہاں جاؤ تیار ہو جاؤ وہ تیار ہونے چلی وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے مووی دیکھنے کی بجائے وہ اسے کسی ریسٹورنٹ لے گیا تھا۔۔۔۔

یہ مووی دیکھنے کے جگہ تو نہیں ہے۔۔۔۔

میں نے سوچا پہلے کچھ کھا لیتے ہیں وہ ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے تو سارا ریسٹورنٹ خالی تھا اور فل غباروں سے بھرا ہوا تھا ہر طرف نوال کی مختلف اینگل کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔۔۔۔

نوال حیران ہوتے ہوئے سب دیکھ رہی تھی وہ تو سوچ بھی نہیں سکتی دیکھیں یہ سرپرائز ہو گا اتنے میں لائٹ اوف ہوئی تھی اور ہر طرف اندھیرا ہوا تھا۔۔۔

ہپی برتھ ڈے مختلف کئی آوازیں نوال کے کانوں میں گونجی تھی لائٹ ان ہوئی تو دعا بالاج ساجدہ ماہی دانش تانیہ احمد سب ہی شامل تھے۔۔۔

نوال کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے یہ اس کا زندگی کا بہترین برتھ ڈے تھا نوال نے کیک کاٹ کر سب کو باری باری کھلا دیا وہ بہت خوشی ہوئی وہ سمجھی تھی کہ سب اس کا برتھ ڈے بھول گئے ہیں لیکن ایسا نہیں تھا سب کو یاد تھا۔۔۔

نوال سب سے گفٹ لیتی بازل کے پاس گئی تھی میرا گفٹ بازل نے پاکٹ سے ایک ڈبی نکالی جس میں ہیرے کی رنگ تھی جو کہ بے حد

خوبصورت تھی اور وہ نوال کے موٹے گورے گولو مولو ہاتھوں میں پہنا چکا تھا اور اس کے ہاتھوں میں جا کر وہ اور پیاری ہو گئی تھی۔۔۔

ماہی تو بس دانش کو دیکھے جا رہی تھی جو آج بھی وہیل چیئر پر بیٹھا تھا لیکن کالے رنگ کی پینٹ شرٹ پہنے کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکتا تھا۔۔

ماہی۔دعا نے ماہی کو دانش کی طرف دیکھتے پایا تو پکارا ہاں کیا ہوا۔۔۔

کہاں کہاں دھیان ہے تمہارا۔۔

کہیں نہیں جب کہ دانش نے غصے سے لب میچے وہ ماہی کی نظریں اپنے اوپر محسوس کر سکا تھا۔۔۔

لیکن ماہی ڈھیٹ تھی وہ اس کے گھورنے اور منع کرنے کے باوجود اسے دیکھتے رہتی تھی۔۔۔

پارٹی ختم ہو چکے تھے سب اپنے اپنے گھر جا چکے تھے۔۔۔۔

ooooooooooooooooooo

تھینک یو بازل اتنا اچھا سرپرائز دینے کے لیے سب لوگ گھر آ گئے تھے۔۔۔

تو میرا بھی تو اچھا سا گفٹ ریٹرن ہونا چاہیے نا وہ آنکھ مارتے ہو اسے کہنے لگا۔۔۔۔

وہ وہ میں تھک گئی ہوں وہ جانتی تھی وہ کون سے گفٹ ریٹرن کی بات کر رہا ہے۔۔۔۔

تم نہ دو میں خو لے لو گا وہ کہتے ہی اس کے ہونٹوں کو قید میں لے لیا اور سلگتی رات مزید گزرتی جا رہی تھی۔۔۔۔

ooooooooooooooooooo

ضامن میرا بچہ دانش بیڈ پر بیٹھا اپنے بیٹے کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ ماہی آگئی میرا من بیٹا ماہی دانش کے ساتھ بیٹھتے ہی ضامن کے ساتھ کھیلنے لگے دانش ماہی کے بیٹھنے پر تھوڑا پیچھے کھسک گیا جس سے ماہی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

ضامن تو ماہی کو دیکھتے ہی اس کی طرف جانے کی کوشش کرنے لگا میرا بیٹا تو ہم سب سے زیادہ تم سے اٹیچ دانش کو غصہ آیا ضامن اس کے ساتھ کھیلتا ہی نہیں تھا آٹھ مہینے کا ہونے والا تھا لیکن وہ ماہی کے پاس ہی رہتا تھا۔۔۔۔

ہاں تو تم کیوں جیلس ہو رہے ہو اگر میرا بیٹا اپنی ماما کے پاس آتا ہے تو وہ ضامن کو لیتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تم اس کی ماں نہیں ہو۔۔۔۔

تو بن جاؤں گی ماہی بھی جلدی سے بولی کیونکہ اپنے بیٹے کو میں ہی سنبھا سکتی ہوں۔۔۔۔

تم کیوں ایسے کر رہی ہو ماہی۔۔۔۔

کیسے وہ بھی اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی میرا خیال رکھ رہی ہو۔۔۔کیونکہ پہلے تو حور میری لیے ایک خط چھوڑ کر گئی تھی کہ ایک نا ایک دن بیا کی سچائی تمہیں پتہ چلے گی تو تم ٹوٹ جاؤ گے اور میں تمہارا خیال رکھوں تمہارا خیال رکھتے رکھتے کب تم سے محبت ہو گی پتہ ہی نہیں چلا۔میں تمھارے قابل نہی ہو ماہی دانش دکھ سے بولا۔۔۔

تم جیسے بھی ہو مجھے قبول ہو۔۔۔۔

میں بہت برا انسان ہو۔۔۔۔

تم برے نہی ہو دانش تم بس غلط راستے پھر بھٹک گئے تھے کاش تم نا بھٹکتے۔۔۔۔۔

oooooooooooooooo

کیا حور نے کہا تھا دانش حیران ہوتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔

وہ جاتے جاتے بھی تمہاری ذمہ داری مجھے دے گئی تھی وہ تم سے پیار ہی اتنا کرتی تھی۔۔۔۔

اور میں نے اس کے پیار کی قدر نہیں کی دانش کی آنکھوں میں پھر سے آنسو آگئے تھے۔۔۔۔۔

تو میرے پیار کی قدر کر لو ماہی نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو دانش نے اسے گھورا۔۔۔۔

تم زیادہ ہی پھیل رہی ہو میرے بیٹے کی وجہ سے۔۔۔۔۔

تمہارا نہیں میرا بھی ہے ماہی نے اسے چڑانے والے انداز میں کہا اور زامن کو اٹھا کر باہر چلی گئی۔۔۔۔

یہ کبھی نہیں سدھرے گی دانش سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔۔

ooooooooooooooooo

حور آپ ٹھیک ہیں نا حور شیشے کے سامنے اپنے ہاتھ میں بال لیے بیٹھے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

داہم میرے بال دیکھو کتنے زیادہ اتر رہے ہیں۔۔۔۔۔

داہم کو دکھ ہوا تھا میری جان میری حور میں ہوں نہ ایک دفعہ آپریشن ہو جائے آپ کے بال واپس آجائیں گے لیکن حور کچھ نہ بولی۔۔۔۔

میں ایسے آہستہ آہستہ بال اترتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی مجھے اپنے سارے بال اتروانے ہے۔۔۔۔۔

حور۔وہ ضبط سے بولا تھا۔اٹھے ادھر سے آئے میرے پاس وہ اسے وہاں سے اٹھانا بیڈ پر لٹا چکا تھا اور خود بھی اس کے ساتھ لیٹ گیا۔۔۔۔

ساری سوچوں کو باہر پھینک دے اور سو جائیں آپ کو ذرا بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں ہوں نہ آپ کے ساتھ داہم نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا حور بھی آنکھوں میں آنسو لئے اس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔

(7 مہینے بعد۔)

خان خان اٹھے نہ جلدی کریں۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہنی میری جان۔۔۔۔۔

خان آج میرا رزلٹ ہے نا آپ دعا کریں نا میں پاس ہو جاؤں پھر ہماری شادی بھی ہو گی۔۔۔۔

اف دعا ایک تمہاری یہ شادی والی بات میں کیا کروں پچھلے سات مہینوں میں ہر دن تم مجھے یاد کرواتی ہوں ہاں جائیں میں آپ سے بات نہیں کروں گی وہ منہ بنا کر اٹھنے لگے تو بالاج نے کھینچ کر اپنے اوپر گرا دیا۔۔۔۔

شادی کرنے کا بہت ہی شوق ہے تمہیں جس دن شادی ہو گی نا میری جان اس دن تم مشکل میں پر جاؤ گی بالاج کی بات پر دعا سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اب 20 سال کی لڑکی تھی وہ اب اتنی بچی نہیں تھی کہ بالاج کی

باتوں کا مطلب نہ سمجھ سکے اس کی فیلنگز اپنی فیلنگز وہ جانتی تھی۔۔۔۔

خان وہ دیکھی جائے گی لیکن مجھے دلہن بننے کا شوق ہے جیسے کل ڈرامے

میں وہ لڑکی کتنی پیاری دلہن بنی تھی نا ابھی وہ کچھ اور کہتی کہ بالاج

اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا اور دعا خاموش ہو گئی

تھی۔۔۔

oooooooooooooooo

ممم۔ماما۔۔۔

ہائے میرا پیارا بیٹا جب جب تم ماما کہتے ہو میرا دل کرتا ہے اپنی جان وار

دوں ماہی اسے چومتے ہوئے بولی۔۔۔

جبکہ دانش صوفے پر بیٹھا اپنے ہی بیٹے کو اپنے زیادہ ماہی کے ساتھ گلا ملا دیکھ کر جلس ہو رہا تھا۔۔۔

ویسے اسے بابا بولنا چاہیے تھا نا دانش نے منہ بنا کر کہا جس سے ماہی کو ہنسی آگئی۔۔۔

جب سے ضامن نے بولنا شروع کیا تھا اور پہلی دفعہ ماما بولا تھا تب سے دانش کو جیلسی فیل ہوتی تھی ماہی سے اور ماہی ہنس دیتی تھی۔۔۔۔

ماہی کے پیار محبت کیر نے دانش کو وہیل چیئر سے لاٹھی پر پہنچا دیا تھا وہ اب چل سکتا تھا لیکن لاٹھی کے ذریعے۔۔۔

ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ وہ بہت جلد اپنے پیروں پر چل پائے گا جس کی وجہ سے دانش ماہی کا بہت شکر گزار تھا لیکن اپنے بیٹے کی وجہ سے ماہی پر غصہ کرتا تھا۔۔۔۔

دانش تم کیوں جیلس ہو رہے ہو جب ہماری بیٹی ہو گی وہی تم کو پاپا بول دے گی ماہی نے آنکھ دبا کر کہا۔۔۔

جس کی وجہ سے دانش نے ماہی کو گھورا تم کیوں اس راستے سے مڑ نہیں جاتی۔۔۔۔

کیونکہ میں تم سے پیار کرتی ہوں۔۔۔۔

میری زندگی میں اب کوئی لڑکی نہیں آسکتی۔۔۔

کوئی نہیں لیکن ماہی ضرور آئے گی۔۔۔

کوئی نہیں لیکن ماہی ضرور آئے گی۔۔۔

میں اس قابل نہیں ہو ماہی کہ کوئی مجھے پیار کر سکے۔۔۔

میں تم سے پیار کر لوں گی دانش تم کیوں فکر کرتے ہو ماہی بھی جواب دیتی جا رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ دانش خاموش ہو چکا تھا وہ ماہی کو سمجھا سمجھا کر تھک گیا تھا لیکن وہ نہیں سمجھتی تھی۔۔۔۔

ماہی نے ساجدہ کو بھی کہا تھا کہ وہ دانش سے شادی کرنا چاہتی ہیں لیکن دانش ہی نہیں ما رہا تھا۔۔۔

میں تو چلی اپنے بیٹے کو لے کر وہ زامن کو اٹھاتی باہر چلی گئی۔۔۔۔

چڑیل تو میرے بچے پر قبضہ کر کے بیٹھ گئی ہے دانش نے اسے جاتے دیکھ بولا تھا لیکن وہ خوش تھا کہ زامن کو ماں مل گئی ہے۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

یہ لو جی گرم گرم چائے میں اپنی جان اور اپنی بیٹی کے لیے بنا کر لایا ہوں نوال ابھی اٹھی تھی کے بازل اس کے لیے چائے لے کر آگیا۔۔۔

یہ پچھلے پانچ مہینوں سے ہو رہا تھا جب نوال کی ماں بننے کی خوشخبری ملی تھی اس وقت بس کی خوشیوں کا سما تھا اور تب سے نوال کے قدم شاید ہی کبھی بیڈ سے اترنے دیے ہوں۔۔۔

بازل تو بے حد خوش تھا کے ان کی فیملی مکمل ہونے والی تھی شفق اور عثمان تو واری صدقے جاتے تھے کہ ان کی پوتی یا پوتے آنے والے ہیں۔۔۔۔

تمیں کیسے پتہ کہ بیٹی ہے نوال نے بھی مسکرا کر پوچھا۔۔

کیونکہ مجھے میرے پانڈے جیسی بیٹی چاہیے تاکہ میں اس کو بھی تنگ کر سکوں۔۔۔۔

لیکن مجھے تمہارے جیسا بیٹا چاہیے جو بے حد اچھا ہو۔

بازل۔۔۔۔

جی میری جان وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

آئی لو یو بازل نوال نے روتے ہوئے اس کے سینے پر سر رکھا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔

بس ویسے ہی میں بہت خوش قسمت ہو کے تم مجھ کو ملے کبھی مجھے چھوڑ کر مت جانا۔۔۔۔

میں اپنے پانڈے اور اپنی بیٹی کو چھوڑ کر کبھی کہیں نہیں جاؤں گا وہ اس کے گرد بازوں کا حصار بناتے ہوئے بولا۔۔۔

oooooooooooooooo

یاہو میں پاس ہو گئی دعا تو پورے گھر میں اچھل رہی تھی میں پاس ہو گئی میں پاس ہو گئی۔۔۔

ماہی دانش بھائی امی میں پاس ہو گئی۔۔۔

اُفف دعا بس کرو صبح سے شور مچایا ہوا ہے تم نے ماہی نے چڑ کر کہا

تو ہاں نا میں اب خوش بھی نہیں ہو سکتی ہو-----

ہو سکتی لیکن آرام سے یار----

ہاں تم جلتی ہو کہ میں پاس ہو گئی ہوں اس کی بات پر ماہی کا قہقہ گونجا

تھا ہماری چھوٹی سی دعا ماہی نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا جس سے دعا کی

آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے----

حور آپی ٹھیک ہو جائیں گی نا----

ماہی کا بھی حور کا سن کر دکھ ہوا تھا ہاں گڑیا ہماری حور ٹھیک ہو جائے

گی ابھی تو تمہاری شادی میں بھی آئے

گی نا اس نے کہا ہے----

پکا نہ۔۔۔۔

ہاں پکا دونوں ہی حور کے بارے میں بات کرنے لگی تھی۔دانش کو پتہ تھا کہ گھر میں سب ہی حور کے بارے میں جانتے لیکن وہ ہمت نہیں کر پاتا تھا کسی سے پوچھنے کی وہ حور کی باتیں سنتا رہتا تھا اسے پتہ تھا حور کو کینسر

ہے اور وہ داہم سے شادی کر چکی ہے۔۔۔۔

اسے پہلے دکھ ہوا تھا کہ وہ حور کو کھو چکا ہے لیکن خوش بھی تھا کہ حور کو داہم جیسا شوہر ملا ہے وہ بس

ایک دفعہ حور سے ملنا چاہتا تھا اس سے معافی مانگنا چاہتا تھا یہ سب دعا اور بالاج کی شادی پر ہی ہو سکتا تھا اور وہ اس دن کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

oooooooooooooooooo

حور میری جان اب آپ کی طبیعت کیسی ہے وہ جو شیشے کے سامنے اپنے سر پر سکاف باندھ رہی تھی کیونکہ حور کے کہنے پر داہم نے سارے بال اتروا دیے تھے۔۔۔۔۔

وہ اپنے آہستہ آہستہ بال اترتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی اسے لئے اس ایک دفعہ ہی روتے روتے سارے بال اتروا دیے تھے۔۔۔۔

آج پھر وہ سکاف لیتے لیتے رو پڑی تھی میری حور آپ روئیں مت پلیز آپ کے بال واپس آجائیں گے وہ حور کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

داہم۔۔۔۔

جی میری جان۔۔۔۔

میں تمہارے ساتھ جینا چاہتی ہوں مرنا نہیں چاہتی ہو۔حور۔۔وہ تڑپ ہی تو گیا تھا حور کے منہ سے یا بات سن کر بس کچھ دنوں میں ہی آپ کا آپریشن ہے آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی کچھ نہیں ہو گا آپ کو داہم کی آنکھوں میں بھی آنسو آئے تھے جو کہ حور کے سکاف پر گرے تھے۔آپ کو پتہ ہے دعا کی شادی ہے اور ہمیں بھی جانا ہے وہ حور کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتا ہوا بولا سکن کلر کے سکاف میں حور کا پر نور چہرہ چمک رہا تھا۔۔۔

وہاں آپ کا سامنا دانش سے بھی ہو سکتا ہے لیکن آپ کو مضبوط رہنا ہے کیونکہ اب آپ میری حور ہیں داہم ملک کی حور۔۔۔

حور نے بھی خاموشی سے داہم کے گرد حسار باندھ دیا تھا وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتی تھی جتنا پیار داہم نے اسے دیا تھا شاید ہی ویسا زندگی میں کوئی اسے کرتا۔۔۔

داہم بھی اس کو خاموش دیکھ کر چپ ہو گیا تھا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOO

امی آپ کی بہو کو دوبارہ شادی کرنی ہیں میں نے وعدہ کیا تھا کہ اسے دوبارہ دلہن بناؤں گا اب آپ بتائیں کب تک شادی رکھیں۔۔۔

بیٹا جیسے ہی آپ کی مرضی تیاریاں تو دعا پہلے ہی سب کروا چکی ہے بس اس کی پسند کا لہنگا رہ گیا ہے وہ خود جائے گی تو لے کر آئے گی۔۔۔

ہاں خان آج آپ میرے ساتھ چلیں گے ہم لے کر آئیں گے۔۔۔اوکے میری جان چلیں گے بلاج نے اسے اپنے حسار میں لیتے ہوئے بولا آج اسے پکا دعا کو لے کر جانا تھا سب لوگوں کے بیچ فیصلہ ہو چکا تھا کہ تین دن بہت مہندی کا فنکشن کیا جائے گا۔۔۔

ساجدہ بھی حور سے مل کر آچکی تھی اور بس سب کو حور اور دانش کے آمنے سامنے آنے کا انتظار تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

خان یہ لہنگا نہیں ٹھیک مجھے سرخ رنگ لینا ہے۔۔۔

میری جان یہ بھی تو ریڈ کلر کا ہی ہے نا۔۔۔

خان وہ دیکھیں کتنا پیارا لہنگا ہے جہاں ریڈ اور گولڈن کلر کا بے حد خوبصورت لہنگا تھا۔۔۔

ساری بزنس مین دعا کی دوستیں اے ٹو زیٹ شب کو انوائٹ کیا گیا تھا بالاج خان کی شادی تھی کیوں نہ انوائٹ کرتے پھر وہ لہنگا لے اور اس کے بعد ولیمے کا بہت ہی پیارا پنک کلر کا فراک لیا تھا جو کہ اس چھوٹی سی نیلی آنکھوں والی ڈول پر بے حد جچنے والا تھا۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○

تین دن تیاریوں میں گزر گئے تھے پتہ ہی نہیں چلا تھا اور آج مہندی کا دن تھا سب حور کا انتظار کر رہے تھے دانش کا دل دھک دھک کر رہا تھا وہ کیسے سامنا کرے گا اپنی دوست سے اپنی حور سے۔۔۔۔

دعا نے بہت ہی پیارا پیلے کلر کا فراک پہنا تھا جو کہ بے حد خوبصورت تھا لمبے بالوں کی چٹیاں بنائے آج وہ بالاج کے دل پر بجلیاں گرا گئی تھی بالاج نے بھی وائٹ کلر کی شلوار قمیض پہنی اوپر مہرون واسکٹ پہنی تھی ہنی بھی اپنے خان کو دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔۔۔

نوال کو تو بہت شوق تھا کہ وہ لہنگہ پہنے لیکن بازل نے منع کر دیا اور سادہ سی شلوار قمیض پہنا دی کہ اس میں کمفرٹیبل ہو گی نوال نے منہ بناتے بلیک اور وائٹ کلر کے شواہ قمیض پہنی تھی اور بازل نے بھی ساتھ بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنی تھی۔۔۔

میرا بیٹا بالکل اپنے باپ کی طرح کی ڈریسنگ کرے گا اور ماہی کی بھی ہاہا کیوں کہ تم میرے بیٹے ہو۔۔۔

دانش نے بھی بلیک کلر کے شوار قمیض پہنی تھی اور جس میں وہ بے حد پیارا لگ رہا تھا لیکن اپنی ٹانگوں کی وجہ سے وہ کھل کر انجوائے نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔

ماہی نے بھی پیلے کلر کا ڈریس لیا تھا لیکن دانش کے ساتھ اسے تینوں دن میچنگ کرنی تھی وہ بازار سے سپیشل پھر بلیک کلر کا اپنا اور ضامن کا اپنا ڈریس لے کر آئی تھی ماہی نے بلیک کلر کا فراک کندھے تک آتے

بال اور جھمکے پہنے وہ آج دانش کے دل میں تھوڑی سی ہلچل مچا چکی تھی جس سے دانش بے خبر تھا۔۔۔

اس کا بیٹا ماہی کے ساتھ کتنا خوش رہتا تھا ایک ماں کا پیار ملتا تھا اسے تو دانش کیوں نہ خوش ہوتا اپنے بیٹے کو اتنا خوش دیکھ کر۔۔۔

oooooooooooooooo

حور آپ تیار ہو گئی نا بالاج کی کئی دفعہ کال آچکی ہے وہ کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی حور کو سکن کلر کے فراک میں سکن سکارف لیے
وہ داہم کا دل دھڑکا گئی تھی

میری حور وہ داہم حور کے قریب آیا اور اس کی لونگ پر ہونٹ رکھے تھے حور تو اتنی شدت پر لرز گئ تھی اب تک تو اسے عادت ہو جانی چاہیے لیکن وہ کبھی بھی داہم کی شدت برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔

حور آپ کتنی پیاری لگ رہی ہیں کیوں ہیں آپ اتنی پیاری۔

میں بس تمہیں ہی پیاری لگتی ہوں داہم۔۔۔

تو آپ پیاری بھی مجھے ہی لگنی چاہیے بیوی۔۔۔

چلو داہم دیر ہو رہی ہیں۔۔۔

ہاں ہاں چلیں آپ کا سامنا وہاں دانش سے ہو سکتا ہے آپ کو ضبط سے کام لینا ہوگا اور خبردار آپ کی آنکھوں میں آنسو آئے ورنہ میں دوبارہ آپ کو وہاں نہیں جانے دوں گا آئی سمجھ۔۔۔

افف ہاں آگئی سمجھ جلدی کرو میری بہن کی شادی ہے وہ اسے کھینچتے ہوئے لے گی۔۔۔۔

وہ اپنے گھر کے سامنے کھڑی تھی نو مہینے بعد کیا کچھ یاد آیا تھا اسے اس سے ایک قدم اندر رکھا۔۔۔

(میں تم سے نفرت کرتا ہوں حور اسے دانش کی آواز کہیں دور سے آئی تھی)

دوسرا قدم اندر رکھا۔۔۔

(حور تم میری دوست ہو میں تمہیں کبھی تکلیف نہیں ہونے دوں گا)

وہ ہال میں گئی جہاں سب جمع تھے۔۔۔۔

آپی دعا حور کو دیکھتے ہی بھاگی تھی کئی آنسو حور کی آنکھوں سے ٹوٹ کر گال پر بہے تھے۔۔۔۔

دنیا تو دانش کے لیے رک سی گئے تھے اپنے سامنے حور کو دیکھ کر۔۔۔۔

باری باری حور سب سے ملی تھی۔۔۔۔

حور یہ دیکھو دانش کا بیٹا زامن خان حور کی ہمت نہیں تھی کہ وہ دانش کی طرف دیکھے اور دانش تو بس یک تک بس اپنے سامنے حور کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کا پر نور چہرہ سکاف میں تھا کتنا بدل گئی تھی وہ ابھی وہ اسے دیکھ رہا تھا کہ داہم نے حور کے گرد اپنا حصار بنایا تھا۔۔۔

اور دانش کا دل اب چکنا چور ہوا تھا وہ کیا سوچ رہا تھا کہ وہ حور کا دوبارہ سے اپنا لے گا۔۔۔۔

لیکن داہم کو ساتھ دیکھ کر دل جیسے باہر نکلنے کو تھا کبھی یہ لڑکی اس کی حور اس کی دسترس میں تھی جس کی قدر دانش نے نہیں کی تھی۔۔۔۔

ہیرہ ہاتھ سے باہر نکل کر داہم کی جھولی میں گرا تھا جسے داہم نے بہت سیج سیج کر رکھا تھا اور وہ ہیرا مزید چمکدار ہو گیا تھا۔۔۔۔

حور کی نظریں اٹھی تھی اور دانش کی نظروں سے ٹکرائی تھی حور بھی ایک دفعہ لرز گئی تھی۔۔۔

(حور میری دوست تم میری شہزادی ہو میری جان سے پیاری دوست)

دانش لاٹھی کے سہارے اس کے پاس قدم اٹھا رہا تھا۔۔۔۔

(میں تم سے نفرت کرتا ہوں تم تو میرے لائق ہی نہیں تھی)

حور کی آنکھوں سے آنسو نکل رہیں تھے دانش کی حالت دیکھ کر۔۔۔۔

وہ حور کی طرف قدم اٹھاتا آرہا تھا۔۔۔

(تم جیسی بد کردار لڑکی میری بیوی نہیں ہو سکتی)

وہ لڑکھڑا کر حور کے قدموں میں گرا تھا۔۔۔

حور کی چیخ نکلی تھی۔۔۔

ددد۔۔دانش۔۔۔۔

اور دانش پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا دانش نے اپنے ہاتھ جوڑ کر اس کے سامنے کیے تھے۔۔۔۔

لیکن حور اتنی جلدی اسے معاف نہیں کرنا چاہتی تھی وہ بھاگتی ہوئی اندر گئی تھی اور دانش اس خالی جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں حور کھڑی تھی۔۔۔۔

ماہی نے اسے اٹھانا چاہا۔۔۔

ماہی اسے کہو کہ رحم کرے مجھ پر مجھ سے غلطی ہو گئی ہے معاف کر دے میں نے نہیں سہ پا رہا ہوں اس کی بے رخی اسے بولو مجھ سے منہ نہ موڑے وہ اذیت سے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

وہ اتنی نفرت کرتی ہے مجھ سے کہ میری بات بھی نہیں سن رہی وہ سسکتے ہوئے بے بسی سے بولا تھا سب لوگ اسے دیکھ رہے تھے ساجدہ

تو رو رو کر برا حال کیا تھا لیکن دانش حور کا گنہگار تھا کوئی بھی ان دونوں کے بیچ نہیں آنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اسے بولو میں اس کے ساتھ کی گئی ہر زیادتیوں کو حساب دوں گا وہ جانتی ہے مجھے اس کا دوست ہوں میں نے جان بوجھ کچھ نہیں کیا میں پاگل ہو گیا تھا بس ایک بار معاف کر دے وہ گڑگڑاتے ہوئے بولا تھا اور اندر دروازے کے پیچھے کھڑی حور یہ سب سنتی دروازے کے پاس ہی بیٹھتی روتی چلی گئی۔۔۔

داہم حور کے اندر بھاگتے ہی اس کے پاس گیا تھا اسے اٹھا کر گلے لگایا تھا حور میں نے کہا تھا آپ کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنا چاہیے پھر سے آپ یہاں صرف اپنی بہن کی وجہ سے آئی ہیں اسی کی ساتھ رہیں آپ کو کسی کی وجہ سے اپنی بہن کا سپیشل دن خراب نہیں کرنا سمجھ رہی ہیں۔۔۔۔

حور نے داہم کو دیکھا اور ہاں میں سر ہلا دیا اور اپنا چہرہ ٹھیک کر کے باہر چلی گئی جہاں دانش کو وہ لوگ سنبھال چکے تھے وہ بے بسی سے حور کو دیکھ رہا تھا لیکن اب کی بار حور نے دانش کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن ختم ہو چکا تھا سب نے بہت انجوائے کیا تھا حور نے تو داہم کی طرف ہر اٹھتی نظر دیکھی تھی جس کی وجہ سے حور کو بہت غصہ آرہا تھا کہ ہر لڑکی داہم کی طرف دیکھ رہی ہے۔۔۔۔

اور ماہی کی بار بار دانش کی طرف اٹھتی نظریں دیکھ رہی تھی حور جانتی تھی ماہی دانش کو پسند کرتی ہے۔

اس نے ماہی سے پوچھا بھی تھا اور ماہی نے بتایا کہ وہ دانش کو پسند کرتی ہے اور شادی کرنا چاہتی ہیں لیکن دانش نہیں مان رہا تو حور نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس کی شادی دانش سے کروائے گی کیونکہ وہ بھی دانش کے

مستقبل کا اور ضامن کے مستقبل کا سوچ کر ماہی سے شادی کرنے کا فیصلہ سب سے بہترین تھا۔۔۔۔

سب نے حور کو بہت روکا تھا لیکن داہم میڈیسن کا بہانہ کر کے حور کو لے جا چکا تھا یہ دن بھی خیر و عافیت سے گزر گیا تھا لیکن دانش کی یہ رات روتے ہوئے گزر رہی تھی وہ حور کی بے روخی برداشت نہیں کر پا رہا تھا ماہی دانش کی یہ حالت دیکھ کر تڑپ رہی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooo

اگلا دن بارات کا تھا دعا تو بے حد ہوش تھی وہ آج دلہن بنے گی لیکن وہ بالاج کی شدتوں کو بھول گئی تھی کہ آج اس اپنے خان کے شدتیں بھی سہنی ہیں دانش نے بہت کوشش کی تھی کہ وہ حور سے بات کر سکے لیکن داہم اسے اکیلا ہی نہیں چھوڑ رہا تھا حور کو داہم کا ساتھ دیکھ کر

اس کے دل کا پھٹ رہا تھا کاش وہ کسی کی باتوں میں آکر حور کو نہ چھوڑتا کاش اور زندگی میں کئی دفعہ بس کاش رہ جاتے ہیں۔۔۔۔

دعا پارلر تیار ہونے جاچکی تھی اور ساتھ میں ماہی حور بھی گئی تھی ماہی ضامن کو تیار کروا کر ساجدہ کو دے گئی تھی۔۔۔۔

بالاج نے بلیک کلر کی شروانی پہنی تھی بالوں کو اچھے سیٹ کیے وہ واقعی میں خانزادہ لگ رہا تھا اسے بس اب اپنی ہنی کا انتظار تھا۔۔۔۔

دانش اپنے بیڈ پر رکھے کپڑے دیکھ کر رہا تھا جو بلیو کلر کا تھری پیس سو تھا اور یہ ماہی خود اپنی پسند کا لے کر آئی تھی اس کے پاس اور بھی بہت ڈریس تھے لیکن آج اس کا دل کر رہا تھا وہ ماہی کی پسند کا پہن ہی لے ہے وہ اس سے لیے واش روم چلا گیا۔۔۔۔

oooooooooooooooo

اور ہمارا بازل تو بس اپنی نوال کا خیال رکھنے میں بزی تھا نواز تم ادھر آؤ بیٹھو میں چپل پہنا دیتا ہوں تم نیچے مت ہو۔۔۔۔

افففف بازل میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔

اور مجھے پتہ ہے تم ٹھیک ہو لیکن پھر بھی احتیاط ضروری ہے نوال اس کے احتیاط پر مسکرا دی تھی کتنا پیار کرنے والا شوہر ملا تھا ان سے جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

داہم تو منہ بنا کر بیٹھا تھا کیونکہ جب تک حور اسے تیار نہ کرتی اس نے تیار نہیں ہونا تھا اور خود تو حور دعا کے ساتھ پالر چلی گئی تھی چاہے جتنا

مرضی لیٹ ہو جائے حور نے آنا تھا تو ہی تیار ہونا تھا اور آپ تو ہمارے داہم کو تو جانتے ہیں کتنا ضدی ہے اس لیے اب ہم اپنی حور کا انتظار کرتے ہیں اور چلتے ہیں لڑکیوں کی طرف۔۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

نوال جس نے لال رنگ کو فراک پہنا تھا جس سے اس کا جسم واضح ہو رہا تھا لیکن اس نے اپنے دوپٹے اچھے سے پھیلا لیا تھا جو کہ بازل کو بہت اچھا لگا تھا۔۔۔

پانڈے میری جان بہت پیاری لگ رہی ہو تم دل کر رہا ہے تمھاری نظر اتاروں۔۔۔

اُفف بازل بس کر دو یہ فلمی ڈائلوک۔۔۔۔

میری جان میں نے اپنی دل کی بات کہی اور تمھیں یہ فلمیں ڈائلوک لگ رہے ہے۔۔۔۔۔

بازل۔۔۔۔

جی میری جان۔۔۔۔

بازل مجھے ہیل پہنے ہے میں نہی پہن رہی یہ سلیپر۔۔

پانڈے تم اپنی حالت دیکھو پہلے کیسے پہنو گی ہیل۔

بازل میرا بہت دل کر رہا ہے نوال آنکھوں میں آنسو لاتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

پانڈے ضد مت کرو بی بی کے ہو جانے کے بعد پھر پہن لینا جتنی پہنی ہو گی پیل۔۔۔۔

ہاں تمھیں صرف اپنے بچے کی پرواہ ہے میری تو جیسے ہے ہی نہی نوال منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔۔

پانڈے تم تو جان ہو میری تم سے زیادہ محبت میں شاید اپنی بیٹھی سے بھی نہی کرپاونگا۔۔۔۔

بازل نوال بازل کے گلے لگ گئی بازل ہو پتا تھا نوال کو ایسے ہی منانا ہے۔۔۔

oooooooooooooo

ہائے ہائے دعا تم کتنی پیاری لگ رہی ہو ماشاءاللہ میری گڑیا بہت پیاری لگ رہی ہے دعا جس لال اور گولڈن کلر کا لہنگا پہنا تھا نیلی آنکھیں وہ بے حد خوبصورت گڑیا لگ رہی تھی اور دونوں ماہی اور حور تو اس کے صدقے واری جا رہی تھی۔۔۔۔

ماہی اور حور بھی تیار ہو چکی تھی اور حور کو داہم کی 10 کالز آچکی تھی حور نے کہا بھی تھا تم تیار ہو جاؤ لیکن وہ ضد پر تھا کہ آپ آکر تیار کریں گی تو تیار ہوں گا اس کو ٹائی باندھنا اس کے کپڑے دینا اس کے بٹن بند کرنا حور کے سامنے بچہ بن جایا کرتا تھا لیکن کبھی اس کی بیماری پر کمپرومائز نہیں کیا تھا۔۔۔

oooooooooooooooo

ماہی نے آج بھی دانش کے ساتھ میچنگ کی تھی نیلے رنگ کی ساڑی پہنی تھی جس میں ماہی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اور حور اسے دیکھ کر شرارت سے مسکرا رہی تھی وہ چاہے لاکھ دانش سے ناراض سہی لیکن کل کی دانش کی حالت دیکھ کر اسے دکھ ہوا تھا اور وہ آج دانش کو معاف تو کر دیتی لیکن وہ ایک شرط رکھنے والی تھی جس سے ماہی تو بے حد خوش تھی۔۔۔۔

اور داہم اپنی حور کے لیے بلیک کلر کی ساڑھی لے کر آیا تھا جو کہ حور نے منع بھی کیا تھا لیکن وہ اپنی حور کو ساڑھی میں دیکھنا چاہتا تھا سو حور بھی اب کہاں داہم کو منع کرتی تھی اگر وہ اس کی ہر خواہش پوری کر دیتا تھا تو اس کا بھی فرض تھا کہ داہم کی خوشی کا خیال رکھے۔۔۔۔

حور تم بھی بے حد خوبصورت لگ رہی ہو آج تو داہم گیا ماہی نے بھی آنکھ مار کر کہا تو حور کے گال لال ہوئے تھے ہائے ہائے حور تم کتنا شرماتی ہو۔۔۔۔

بدتمیز ماہی چپ کر کے چلو داہم ویٹ کر رہا ہے میرا وہ دونوں دعا کو لے کر چلی گئی۔۔۔۔

دعا کو کمرے میں بٹھا کر وہ دونوں چلی گئی اور دعا تو اپنی تصویریں بناتے بناتے تھک گئی تھی اف دعا کی خوائش جو پوری ہو گئی تھی دلہن بننے کی۔۔۔۔

دانش تم تیار ہو گئے کیا ماہی جو اپنے ہی دھیان سے آرہی تھی اس کا اپنے ہی ساڑھی میں پاؤں اٹکا تھا جو کہ سیدھا وہ بیڈ پر بیٹھے دانش کے اوپر جا گرے تھی اب صورتحال یہ تھی کہ دانش نیچے اور ماہی اوپر دانش تو آج ماہی کے حسین روپ کو دیکھ رہا تھا لیکن جلد ہی سنبھل گیا۔۔۔

ماہی بھی ایک دم اس صورتحال سے گھبرا گئی تھی اٹھنے لگی تو پھر سے اس کا پاؤں اٹکا تھا اور وہ دوبارہ سے گری تھی۔۔۔۔

ماہی اٹھ بھی جاؤ۔۔۔

دانش نے ضبط سے کہا تھا۔۔۔۔

اف میں ہاں ہاں اٹھ رہی کوئی شوق سے نہیں گری میں تمہاری اوپر ماہی بھی اپنی شرمندگی مٹانے کے لیے جلدی سے بولی اور اٹھ کر اپنے بال سنوارنے لگی۔۔۔۔

ویسے میرے لائے ہوئے سوٹ میں کافی پیارے لگ رہے ہو ماہی نے آنکھ مار کر کہا۔۔۔۔

ماہی تم باز نہیں آسکتی کیا۔۔۔۔

اب تو بالکل باز نہیں آؤں گی۔۔۔

ماہی تمہیں میرے ساتھ سوائے دکھ کے کچھ نہیں ملے گا میں اس قابل نہیں ہوں کہ تمہارا ساتھ دے سکو۔۔۔۔

دانش یہ مجھے پتہ ہے کہ تم کس قابل ہو کس قابل نہیں تو یہ بات رہنے ہی دو اور اٹھو دیر ہو رہی ہے میں اپنے بیٹے کے پاس جا رہی ہوں میں یہ کہہ کر چلی گئی۔۔۔۔

دانش اس کی پشت کو دیکھتا رہ گیا آج اسے پھر سے حور سے معافی مانگنی تھی پتہ نہیں حور نے معاف کرنا تھا یا نہیں۔۔۔۔

oooooooooooooooooo

داہممممم۔۔۔حور بھی کمرے میں آئی تھی اور داہم کو ویسے ہی بیڈ پر بیٹھے تھے غصے سے پکارا تھا۔۔۔

میری حور۔۔۔داہم نے اسے دیکھا یایک پل تو حور کو دیکھتا ہی رہ گیا جو اس کی لائی ہوئی بلیک ساڑھی میں غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔

داہم تم تیار کیوں نہیں ہوئے۔۔۔۔

آپ کو یاد ہونا چاہیے کہ میرے سارے کام آپ کرتی ہیں۔۔۔

داہم تم بچے نہیں ہو آج کے دن تو تیار ہو جانا تھا۔۔۔

لیکن داہم سن ہی کب رہا تھا وہ حور کے پاس گیا اور حور کا چہرہ پکڑ کر شدت سے اس کی لونگ پر لب رکھے تھے وہ جو پہلے ہی داہم کی نظر

خود پر مشکل سے برداشت کر رہی تھی اس کی اس حرکت کی وجہ سے ساقت رہ گئی تھی۔۔۔۔

حور یقین کرے آج میرا ضبط آزما رہی ہیں آپ دل کر رہا اپنا پیار آپ پر نچھاور کر دوں لیکن صرف آپ کی وجہ سے دور ہوں ورنہ آج بس آپ کو بتانا ہے کہ آپ کتنی حسین لگ رہی ہیں۔۔۔

دد۔۔داہم جلدی سے تیار ہو جاؤ لیٹ ہو رہا ہے وہ مشکل سے بولی تو داہم مسکرا دیا۔۔۔۔

کب تک مجھ سے دور بھاگے گی میری حور لیکن حور نے کوئی جواب نہیں دیا اور بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ نکال کا داہم کو دیا جو داہم خود اپنا اور حور کا ڈریس لے کر آیا تھا۔۔۔۔

جب وہ تیار ہو کر باہر آیا تو حور تو ایک پل داہم کو دیکھتی رہ گئی وہ سادگی میں بھی بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

زیادہ پیارا لگ رہا ہوں کیا وہ اسے اپنے طرف دیکھتے پا کر بولا تو حور ہربڑائی۔۔۔۔

نہیں نہیں تم جلدی سے تیار کا نیچے آجاؤ۔۔۔۔

حور آپ میرے پاس کھڑی رہے جب تک میں مکمل تیار نہیں ہوتا مجھے کسی بھی وقت آپ کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔۔

حور غصے سے لب میچ کر وہاں ہی کھڑی رہی۔۔۔۔

ویسے کیا ضرورت ہے تم کو داہم اس طرح تیار ہونے کی اسے کل رات لڑکیوں کی نظریں یاد آئی تھی جو داہم پر تھی اور آج پھر وہ بے حد پیارا لگ رہا تھا۔۔۔

ویسے تم اتنا تیار مت ہو لڑکیاں تو تم کو بہت غور سے دیکھتی ہیں وہ نظریں گھماتی ادھر ادھر دیکھتی اپنے دل کی بات کہہ گئی تھی جس کی بات سنتا داہم مسکرایا تھا۔۔۔

ساری دنیا کے لڑکیاں دیکھتی رہنے کے لیے داہم ملک صرف آپ کا ہے صرف اپنی حور کا داہم۔۔۔۔

وہ اس کا ماتھے پر بوسہ دیتے مسکرایا تھا۔۔۔

پھر بھی داہم وہ ابھی تک کل کی بات پر الجھی تھی۔۔۔

ابھی حور کچھ اور کہتی کہ حور کو چکر آیا تھا اور وہ گرتی اس سے پہلے داہم اسے تھام چکا تھا۔۔۔۔

حور حور کیا ہوا آپ کو ٹھیک تو ہے نا وہ پریشانی سے بولا تھا اسے بیڈ پر بٹھایا اور پانی دیا۔۔۔

ہاں داہم وہ صبح کچھ کھایا نہیں نہ اسی لیے چکر آگیا ہے لیکن حور کو سر میں بہت سخت درد ہو رہی تھی لیکن اپنی بہن کا دن خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

آپ نے کیوں کچھ نہیں کھایا اور اب جب تک آپ کھانا نہیں کھائیں گے آپ باہر نہیں جائیں گے داہم غصے سے بولا وہ کھانا لینے چلا گیا۔۔۔۔

حور کے پاس اٹھنے کی ہمت نہیں تھی وہ کھانا لے کر آیا اور اپنے ہاتھوں سے حور کو کھلایا تھا اور میڈیسن دے کر پھر داہم کو سکون آیا تھا۔۔۔۔

اور پھر دونوں ہی تیار ہو کر باہر چلے گئے۔۔۔۔

سارے لوگ باہر جمع تھے نکاح کا انتظام انہوں نے باہر گارڈن میں ہی کیا تھا جو کہ بے حد بڑا تھا۔ نکاح تو ہو چکا تھا مگر دعا کی فرمائش پھر نکاح

دوبارہ کیا جا رہا تھا بالاج تو اپنی ہنی کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا اس کا انتظار ختم ہوا تھا اور حور اور ماہی دعا کو پکڑتی لے کر آ رہی تھی دعا کے چہرے پر سرخ رنگ کا گھونگٹ تھا لیکن بالاج جانتا تھا کے اس کی ہنی دنیا کی خوبصورت ترین دلہن لگ رہی ہوگی۔۔۔۔

بالاج اپنی جگہ سے اٹھا اور دعا کے آگے ہاتھ کیا جسے دعا نے مسکرا کر پکڑ لیا دعا کا دل زوروں سے دھڑکا تھا اور سب نے ہوٹنگ کی تھی۔۔۔۔

دانش تو حور کو دیکھتے جا رہا تھا اور داہم دانش کی نظریں اپنی حور پر محسوس کر کے غصہ ضبط کر رہا تھا ماہی دانش کے نظر حور پر محسوس کر کے اس کے دل میں تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ بار بار حور سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن داہم اسے چھوڑتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

نکاح شروع ہو چکا تھا جسے بالاج اور دعا نے دونوں ہنسی خوشی قبول کیا تھا سب بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔۔۔

بالاج نے اٹھ کر سب کے سامنے دعا کا گھونگٹ اٹھایا تھا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا جس سے دعا لرز گئی تھی۔۔۔۔

میری جان ابھی سے کانپ رہی ہو ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں دعا نے اسے گھورا تو بالاج مسکرا دیا۔۔۔۔

حور تو جان بوجھ کر لڑکیوں کی نظر داہم پر محسوس کر کے اس کے ساتھ ساتھ تھی اور داہم اپنی حور کی حرکتیں دے کر مسکرا رہا تھا کہ حور بھی جیلس ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

شادی کا پروگرام ختم ہو چکا تھا دعا کو کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا بالاج کو کمرے میں جانے سے پہلے نوال ماہی اور حور نے اچھے سے لوٹا تھا 50 50 ہزار دونوں کو دے کر ماہی حور سے جان چھڑوائی تھی۔۔۔۔۔

سب لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooo

وہ اندر گیا تو دعا کا دل دھک دھکا رہا تھا اسے دلہن بننے کا شوق تو بہت لیکن اب وہ اپنے خان کی شدتوں سے ڈر رہی تھی لیکن وہ بھی کیا کرتی بچپن کی ضد نے اسے یہ دن دکھایا تھا۔۔۔۔

بالاج اس کے پاس گیا اور جا کر اس کے پاس بیٹھ گیا اور دعا کا ہاتھ پکڑ لیا جو کہ ٹھنڈا ہو رہا تھا۔۔۔۔

خخخ۔۔خان۔۔۔۔

جی خان کی جان بالاج بھی بھرپور شدت سے بولا تھا۔۔۔

ooooooooooooooooooo

حور اور داہم بھی اپنے کمرے کی طرف جا رہے تھے کہ صحن میں ماہی اور ضامن کو کھیلتے ہوئے دیکھا جبکہ دانش بیٹھا حور کا انتظام کر رہا تھا حور کو دیکھتے ہی اس نے حور کو آواز دی تھی۔۔۔۔

حور پلیز ایک دفعہ میری بات سن لو حور دانش کی آواز پر رکی تھی اور اس نے داہم کی طرف دیکھا تھا داہم نے ہاں سر ہلایا تھا۔۔۔

اور چلتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئی تو دانش بھی اپنی لاٹھی سے چلتا ہوا حور کے پاس آیا تھا اور اس کے ہاتھوں کو پکڑا تھا یہ لمحہ تو داہم کو آگ لگا گیا تھا داہم حور کے پاس گیا اور دانش کے ہاتھوں سے حور کے ہاتھ چھڑوائے میں نہیں چاہتا کہ کوئی غیر میری بیوی کے ہاتھ پکڑے آج داہم نے دانش کو اسی کے الفاظ واپس الٹائے تھے اور دانش کو اپنے کہے

ہوئے الفاظ یاد آئے تھے تو کرب سے مسکرایا اور حور سے تھوڑا دور ہو کر بیٹھ گا جبکہ ساجدہ بیگم بھی کمرے سے باہر آگئی تھی۔۔۔۔۔

ماہی اور حور نے ڈبڈبائی آنکھوں سے دانش کو دیکھا تھا ایک کا وہ دوست تھا اور ایک کی محبت دونوں ہی اس کی حالت دیکھتی غمزدہ ہوئی تھی۔۔۔

حور مجھے معاف کر دو میں مانتا ہوں میں معافی کے قابل نہیں ہوں نہ ہی میں نے معافی والے کام کیے لیکن میں اب تھک چکا ہوں میں مزید اپنے اوپر بوجھ نہیں رکھ سکتا۔۔۔

اگر میں تمہیں معاف نہ کروں تو حور نے بھرائی آواز میں کہا وہ کہاں دانش کو ایسی حالت میں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

تم ایسے نہیں کر سکتی ہوں تم میری حور ہو۔۔۔۔

وہ تمھاری حور نہی ہے وہ میری حور ہے اب اس لیے کسی کی بیوی کو اپنی حور کہتے ہوئے ہزار بار سوچو داہم نے حور کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا۔۔۔

تمہاری حور تو اس وقت مر گئی تھی جب تم نے اپنے اس بچے کو مارنے کا الزام مجھ پر لگایا تھا وہ زامن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی

۔۔۔۔۔

تم تو کسی اور عورت کے تھے تم کبھی بھی میری محبت کے قابل نہ بن پائے۔۔۔۔

ایسے مت کہو حور میں اب مر جاؤں گا وہ سسکتے ہوئے بولا تھا سب لوگوں نے آج دونوں کے دلوں کا غبار نکالنے دیا تھا۔۔۔

میرے لیے تو تم اس دن مر گئے تھے جب تم بیا کو لے کر آئے تھے اپنی زندگی میں۔۔۔۔

جس دن وہ تمہارے کمرے میں آئی تھی اور مجھے باہر نکالا تھا لیکن میری محبت مر نہیں سکی پھر سسکیتی تھی تڑپتی تھی لیکن تمہیں ترس نہیں آتا تھا۔۔۔۔

میں تمہیں ہر درد سے نکال دوں گا حور ایک دفعہ دوست بن کر معاف کر دو اب اس کے آگے ہاتھ جوڑ گیا تھا حور نہ کرب سے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

وہ اپنے دوست کو ایسے تو نہیں دیکھ سکتی تھی اس نے کبھی سوچا نہیں تھا لیکن مکافات عمل تو طے تھا اور اس کے سامنے یہ سب آنا تھا۔۔۔

آنسو بہل بہل گالوں پر گر رہے تھے داہم اور ماہی اپنے اپنی محبت کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ضبط سے چپ تھے اگر درد سے نکالنا تھا تو درد نہ دیتے دانش۔۔۔۔

ایسے مت کہو حور پلیز وہ تھک چکا تھا اب اس زندگی سے اس بوجھ سے تمہارا لہجہ مجھے تکلیف دے رہا ہے حور تم ایسی تو نہیں تھی۔۔۔۔

تم نے بدلہ ہے مجھے دانش تم نے۔۔۔

میں تمہیں دوبارہ سے اپنی حور بنا دوں گا وہ امید بڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔تم میری حور تھی اور رہو گی۔۔۔۔

دانش۔میری بیوی ہے وہ اب داہم حور کا ہاتھ پکڑتے اسے وہاں سے لے جانے لگا جب حور نے داہم کو التجائی نظروں سے دیکھا داہم رک گیا اسی پل اور حور واپس دانش کی طرف پلٹی تھی۔۔۔۔

نہیں دانش میں اب تمہاری نہیں ہوں میں حورم داہم ملک ہوں داہم کی حور۔۔۔۔۔

دانش نے ایک نظر داہم کو دیکھا اور مسکرا دیا حور تم ہمیشہ سے داہم کی تھی لیکن میں ہی غلط راستے پر تھا۔۔۔

اس کا مطلب تم معاف نہیں کرو گی وہ اٹھتا ہوا بولا۔۔۔

ایک شرط پہ معاف کروں گی دانش نے جلدی سے حور کی طرف دیکھا

میں تمہارے ساری شرطیں منظور ہیں وہ جلدی سے بولا۔۔۔

پہلے شرط سن لو حور نے غصے سے کہا۔۔۔

تمیں ضامن کو ایک ماں دینی ہو گی اور ماہی سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتی ضامن کے لیے ایک بہترین ماں۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔

مطلب یہ کہ تمہیں کل دعا اور بلاج کے ولیمے پر تمہیں ماہی سے نکاح کرنا ہو گا۔۔۔

واٹ۔۔دانش کا منہ کھلے گا کھلا رہ گیا تھا اس نے ماہی کی طرف دیکھا جو مسکرا رہی تھی دانش نے دانت کچکچائے یعنی کہ اس نے حور کو بتایا تھا اور حور نے یہ جان بوجھ کر شرط رکھی تھی۔۔۔۔

لیکن حور میں۔۔۔۔

اوکے پھر میں تمہیں معاف نہیں کر رہی وہ اٹھ کر داہم کے پاس چلی گئی۔۔۔۔۔

چلو داہم۔۔۔۔۔

رکو مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔۔۔۔۔

سچی۔ماہی خوشی سے اچھلی تھی اور ضامن تو ڈر گیا تھا اپنی ماں کو ایسے اچھلتا دیکھ۔۔۔۔

ساجدہ اور داہم مسکرائے تھے جبکہ دانش نے غصے سے ماہی کو دیکھا تھا۔۔۔

اوکے کل جب نکاح ہوگا اس کے بعد میں تم کو اپنے سچے پکے دل سے معاف کر دوں گی حور مسکرائی تھی۔

دانش تو ابھی پھر سے اپنی پرانی والی حور لگی تھی دانش بھی مسکرایا تھا۔۔۔

تھینک یو حور۔۔۔

نانا کل معافی ملنے کے بعد تھینکس کہنا اگر موقع ملا تو نہ جانے کیسے یہ الفاظ حور کے منہ سے نکلے تھے۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔

اف مطلب تم دولہا ہو گئے نا نہ اپنی بیوی کے ساتھ بزی اور میں اپنے شوہر کے ساتھ وہ داہم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

ہا ہا اوکے۔۔۔

چلیں حور آئے اب آپ کے آرام کرنے کا ٹائم ہے پھر آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔۔

ہاں ہاں چلو حور بھی داہم کا ہاتھ پکڑ کر جا چکی تھی۔۔۔

دانش نے پھر سے غصے سے ماہی کو دیکھا تھا جس کی وجہ سے ماہی ہنسی تھی۔۔۔

ارے پتی دیو ایسے تو نہ گھورے نا مجھے شرم آتی ہے وہ جان بوجھ کر شرمانے کا ناٹک کرتی اپنا دوپٹے کو منہ میں دئے کمرے میں بھاگ گئی تھی۔۔۔

جبکہ دانش کا منہ کھلے گا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔

پتی دیو۔۔

ڈرامے باز لڑکی یہ کہتا وہ بھی اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

میں نے ٹھیک کیا نا داہم ماہی کی شادی کی بات کر کے۔۔۔

ہاں میری جان حور آپ نے بالکل ٹھیک کہ میری حور کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتی۔۔۔

تھینک یو داہم میرا ساتھ دینے کے لیے۔۔۔۔

میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں اور کبھی مت بھولیے گا۔۔۔

ooooooooooooooooo

بالاج نے دعا کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھی کرسی پر بٹھا دیا اور اس کے جوڑے میں لگی ہوئی پنوں کو کھولنے لگا۔۔۔

دعا کا تو شرم کے مارے برا حال تھا اور بالاج پر شوق نظروں سے دعا کو دیکھ رہا تھا جوڑا کھلتے ہی لمبے بال کمر پر گرے تھے بالاج نے اپنا چہرہ اس کے بالوں میں دیا تھا۔۔۔

خ۔۔خان۔۔۔

ششش۔میری جان بہت دور رہ لیا تم سے اب اپنے آپ کو محسوس کرنے دو۔۔۔

دعا کا جسم ایک دفعہ کانپ گیا تھا اتنی شدت پر۔۔۔۔

دوبارہ سے اپنی باہوں میں اٹھاتا بیڈ پر لٹا چکا تھا اور اپنی شیروانی اتار کر صوفے پر رکھتا ہے وہ دعا کو مزید شرمانے گھبرانے پر مجبور کر گیا تھا لائٹ اف کر کے بھی دعا کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ چکا تھا اور دعا نے بھی خود کو اپنے محرم کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔

وہ ہونٹوں کو چھوڑ کر گردن پر اپنے لب رکھتے دعا کے سانسیں بگاڑ گیا تھا اور اس کے بے کا بے باک ہاتھوں کی گستاہیاں محسوس کر کے دعا کے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے آہستہ آہستہ رات پگلتی آج بلاج اور دعا کی محبت بھی کامیاب ہوئی تھی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooo

اگلی صبح سب کے لیے سہانی تھی دعا کی آنکھ کھلی تو خود کو بالاج کے حسار میں پایا وہ رات والے بالاج کو دیکھ کر خود حیران تھی اتنی شدت اتنی محبت اس کے لیے اور وہ بھی اپنے خان کی محبت میں پگھلتی رہی تھی۔۔۔

خان۔۔۔

سو جاؤ میری ہنی وہ اپنی آنکھیں کھولتا اسے دیکھتا دعا کو پھر سے شرمانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

خان ایسے نہیں دیکھے نا۔۔۔

تو کیسے دیکھوں وہ دوبارہ سے اسے قریب کرتے اس کی گردن میں منہ چھپاتا ہوا بولا تھا کہ دعا کی پھر سے سانسیں اکھڑنے لگی تھی۔۔۔

جو کہ یہ نظارہ بالاج بہت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

خان پلیز مجھ سے اور برداشت نہیں ہو گا وہ بالاج کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسے بول رہی تھی لیکن بالاج تو اس کی گردن میں بوسے دینے میں مصروف تھا وہ اس کے سن ہی کب رہا تھا۔۔۔

میری جان وہ اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھے خود کو سیراب کرنے لگا تھوڑی دیر بعد پیچھے ہوا تو دعا نے گھورا۔۔۔

آپ پیچھے ہو رہے ہیں یا میں ناراض ہو جاؤں آپ سے پہلے ہی ساری رات تنگ کیا ہے اور اب پھر سے۔۔۔۔

ہاہا میری جان یہ تنگ تو اب ساری زندگی کروں گا وہ آخری دفعہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے اٹھ کر فریش ہونا چلا گیا۔۔۔

oooooooooooooooooooo

ناشتے پر صبح دعا اور بالاج کا بھی بتا دیا تھا کہ دانش اور ماہی کی شادی ہے جس پر دعا تو بے حد خوش تھی اور بالاج بھی اپنے بھائی کے لیے خوش تھا کہ اب اس کی زندگی میں درست لڑکی شامل ہو گئی۔۔۔

مبارک ہو دانش بالاج نے دانش کو مبارکبا دی جو کہ دانش نے مسکرا کر قبول کی تھی۔۔۔

ماہی تو زبردستی دانش کو مارکیٹ لے گئے تھے اور اپنی پسند کا لہنگا لیا تھا اور دانش صرف حور کی ضد کی وجہ سے ماہی کو برداشت کر رہا تھا۔۔۔

ہو گئی تم خوش وہ واپسی پر آتے اس سے روکھے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

میں تو بہت خوش ہوں دانش تم مجھے ملنے والے ہو۔۔۔

تمہیں مجھ سے محبت کب ہوئی ہم تو صرف دوست ہیں نا

ہاں تو کیا دوست کو محبت نہیں ہو سکتی کیا اور تمہارا خیال رکھتے رکھتے ضامن کو ماں کا پیار دیتے ہیں تو مجھے احساس ہوا کہ تم دونوں کو میری ضرورت ہو اور میں اب کسی اور لڑکی کو تمہاری زندگی میں نہ آنے دیتی پتہ نہیں وہ کیسی ہوتی کیسی نہیں ضامن کو ماں کا پیار دے پاتی یا نہیں کیا پتہ وہ بیا سے بھی بری ہوتی۔۔۔۔

ہم دانش بس اتنا ہی کیسا کیونکہ وہ جانتا تھا ضامن کو ماں کی ضرورت ہے اور کبھی نہ کبھی تو شادی کرنی ہے نا اس لیے وہ بھی راضی ہو گیا تھا۔۔۔۔

ooooooooooooooooo

تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو اسد پلیز میں دانش کو چھوڑ کر تمہارے پاس آئی تھی اور تم نے میرے سارے پیسے بھی کھائے اور

اب دوسری شادی کر لائے ہو تم تم مجھ سے محبت کرتے تھے نا بیا اس کے پیروں میں گرتی اس سے منتیں کر رہی تھی۔۔۔

تم جیسی لڑکی کو صرف میں نے استعمال کیا ہے جو اپنے اتنے پیار کرنے والا شوہر کو چھوڑ سکتی ہے اس سے بے وفائی کر سکتی ہے وہ مجھ سے کیا وفا کرے گی تم جیسی بد کردار لڑکی کبھی میری بیوی بننے کا قابل نہیں ہے۔۔۔۔

تو کیوں مجھے پیار کے جھانسے میں پھسایا کیوں میرے سارے پیسے ختم کیے وہ اس کا گریبان پکڑتے چلاتے بولی تھی۔۔۔

وہ کون سا تمہارے حلال کے پیسے تھے وہ اپنا گریبان چھڑواتا اسے نیچے گرا چکا تھا تم نے اپنا بچہ بیچا تھا تم جیسی ماں پر لعنت ہے اسد اپنی بیوی کے کمر پہ ہاتھ رکھتا ہے اسے نزدیک کرتے بیا کو آگ لگا گیا تھا۔۔۔

تم اس چڑیل کے لیے مجھے چھوڑ رہے ہو میں اسے مار دوں گی وہ اسے مارنے کے لیے اٹھنے کے لیے اس سے پہلے اسد نے اسے تھپڑ پر تھپڑ مارا تھا میں تمہیں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔

آج بیا کو محسوس ہوا تھا کہ حور پر کیا بیتی تھی جب دانش نے اس کے ساتھ یہ سب کیا تھا آج وہ حور کا درد محسوس کر سکتی تھی لیکن اب کیا فائدہ کئی زندگیاں اس کی وجہ سے تباہ ہوئی تھی وہ لوٹی پھوٹی آج اس گھر سے نکلی تھی جس کے لیے اس نے اپنے ہنستے بستہ گھر کو چھوڑا اور بچے کو چھوڑا تھا آج اسے اپنا بچہ بے حد یاد آرہا تھا۔۔۔

لیکن وہ کیا کرتی وہ اسے کھو چکی تھی ہا ہا میرا بچہ تھا وہ اس میں سے واپس لے آؤں گی وہ اپنے بال نوچتی سڑکوں پر دوڑ رہی تھی وہ پاگل ہو

چکی تھی گہرا صدمے نے اس کے دماغ پر اثر چھوڑا تھا وہ وہیں سڑک پر بیٹھے ادھر ادھر اپنے بچے کو تلاش کرنے لگی۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooo

حور آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپ سر پکڑ کر کیوں بیٹھی ہیں۔۔۔۔

آج نہ چکر آرہے ہیں داہم پتہ نہیں کیوں دل بہت گھبرا رہا ہے جیسے مجھے کچھ ہو جائے گا۔۔۔۔۔

نانا میری جان ایسا کچھ نہیں ہو گا دعا کا ولیمہ اور ماہی کی شادی ہے جلدی سے تیار ہو جائیں سب سے پہلے یہ کھانا کھا لیں اور میڈیسن کھائیں اور وہ اسے کھانا کھلاتے اس کے لونگ پر لب رکھے تھے کہ حور کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔۔۔۔۔۔۔

کیا پتہ تھا یہ آخری دفعہ لونگ پر لب رکھیں گے آگے چل کر بھی زندگی داہم کو موقع دے گی۔۔۔

روئے مت پلیز مجھے تکلیف ہوتی ہے جب جب آپ روتی ہیں لیکن حور اس کے سینے سے لگی بلک بلک کا رونے لگی تھی۔۔۔

میری جان دیکھوں اب اگر تم روئی اچھا نہی ہو گا۔۔۔

داہم کیا میں مر جاؤنگی حور داہم کے سینے پھر سر رکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

شش۔میری جان ابھی تو یہ الفاظ کہہ دیتے آئندہ مت کہنا تمھیں کچھ نہی ہو گا تمھارا داہم تمھیں مرتے ہوئے دیکھنے سے پہلے خود مر جائے گا داہم اپنی حور کے بنا ادھورا ہے۔۔۔

داہم ایسے مت بولو میں تمھارے ساتھ جینا چاہتی ہو۔۔۔

میری جان پھر تم بھی ایسے مت کہو میں مرجاونگی تمھارے یہ الفاظ میری روح کو گائل کرگئے ہے۔۔۔۔

داہم میرا اوپریشن اگر کامیاب نہ ہوا اگر میں مر گئی کیا تم مجھے پھر بھی اتنا ہی پیار کروگے حور روتے ہوئے

بولی۔۔۔۔

تمھارے لیے میرا یہ پیار کبھی کم نہی ہوگا میں تمھیں کچھ نہی ہونے دونگا میری حور میں تمھاری لیے خدا سے سجدے میں بیٹھ کر جنگ لڑونگا میری حور کو زندگی بخش دے ہم ایک دوسرے کے ساتھ جینا چاہتے ہے۔۔۔۔۔

داہم میں تم سے بہت محبت کرتی ہو۔۔۔۔۔

میں بھی تم سے بہت محبت کرتا ہو میری جان آو تمھارا دبادوں جب تمھیں آرام مل جائے گا پھر تیار ہو جانا۔۔۔

داہم حور کا سر دبانے لگا اور کہی لمحے دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔۔۔

oooooooooooooooooo

دعا نے بہت ہی پیاری پنک کلر کی فراک پہنی تھی اور ماہی اپنے لیے وائٹ کلر کا فراک لے کر آئی تھی کیونکہ نکاح تھا اس لیے وہ اسی کے حساب سے لے کر آئی تھی۔۔۔

اور دانش کا بھی وائٹ کلر کا سوٹ دیا تھا جو بے حد خوبصورت تھا اور بالاج نے بلیو کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا تھا۔۔۔۔

سب ہی بے حد خوبصورت لگ رہے تھے بازل اور نوال تو اپنی دنیا میں مگن تھے نوال تو بازل کی اتنی کیئر پر بھی تھک جاتی تھی۔۔۔

حور نے آج گرے کلر کے میکسی پہنی تھی آنکھوں میں ہلکا سا میک اپ جس میں آج حور زیادہ ہی پیاری لگ رہی تھی یا داہم کو آج اپنی حور کے پر نور چہرے میں زیادہ ہی پیارے لگ رہی تھی۔۔۔

حور حور ماشاءاللہ سے آپ کتنی پیاری لگ رہی ہیں کہی آپ کو میری نظر ہی نہ لگ جائے۔۔۔

داہم تم تو مجھ سے اتنا پیار کرتے ہو تو تمہاری نظر نہیں لگتی مجھے فکر مت کرو۔۔۔

میری حور داہم کی حور وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتا اسے اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔۔۔

بالاج تو آج اپنی ہنی کو دیکھ رہا تھا جو کہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اور دانش کی نظریں بھی ماہی کے سراپے پر اٹکی تھی۔۔۔

پہلے وہ اسے دشمن لگتی تھی لیکن آج اسے کچھ کچھ اچھی لگ رہی تھی اور نکاح کے بعد اور اچھی لگنے والی تھی۔۔۔

دانش اور ماہی کا بھی نکاح ہو چکا تھا سب بے حد خوش تھے حور بھی بے حد ہوشتی وہ دانش کے پاس جانا چاہتی تھی لیکن اس سے پہلے ہی اسے الٹی آئی تھی اور وہ بھاگتی ہوئی کمرے میں گئی تھی واش روم جا کر دیکھا تو خون کی الٹی آئی تھی۔۔۔۔

حور کی آنکھوں میں آنسو کے ساتھ ساتھ اندھیرا آنے لگا تھا مشکل سے واش روم سے باہر آئی تو بیڈ کے پاس نیچے گر گئی داہم حور کی غیر موجودگی محسوس کر کے کمرے میں آیا تو حور کو نیچے گرا دیکھا۔۔۔

حور حور میری جان کیا ہوا ہے حور کے ہونٹوں کے پاس خون لگا تھا وہ اسے بازو میں اٹھاتا باہر بھاگا تھا۔۔۔

حور کی نیم آدھی آنکھیں کھلی ہوئی تھی د۔د۔ا۔ہم حور نے بامشکل یہ الفاظ کہے تھے حور کو بے ہوش دیکھ کر سب بھی اس کی طرف دوڑے تھے سب مہمانوں کو بیج دیا گیا تھا حور نے دانش کو اشاروں سے اپنے پاس بلایا۔۔۔

دانش آنکھوں میں آنسو لیے اس کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

م۔۔میں۔۔۔نے۔ت۔تم۔کو مم۔معاف۔کیا ہے۔۔۔۔

ددد۔دانش پتہ۔نن۔۔نہیں۔ز۔زندگی مجھے مم۔ل۔مہلت دیتی ہے یا نہیں لیکن تم ماہی کے ساتھ خوش رہنا۔۔۔

نہیں حور ہم تمہیں کچھ نہیں ہونے دیں گے تم ایسی باتیں مت کرو۔۔۔۔

جلدی کرو ہاسپٹل لے کے چلو حور کی آنکھیں بند ہو رہی تھی اور داہم کو لگ رہا تھا اور کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ اس کے سانسیں بھی بند ہو رہی تھیں ماہی اور دعا نے جلدی سے چینج کیا اور ہاسپٹل کے لیے نکل گئی تھی۔۔۔

ضامن کو وہ ساجدہ کے پاس گھر چھوڑ کر چلے گئی تھی۔۔۔۔

خان آپی ٹھیک ہو جائیں گی نہ دعا نے روتے ہوئے کہا تھا کتنا خوش تھا سب لوگ یہ کیا ہو گیا تھا۔۔۔

حور پلیز کھولیں آپ ایسا نہیں کر سکتی میرے ساتھ داہم نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا تھا اتنا ڈر تو اسے پہلے کبھی نہیں لگا تھا جتنا آج اسے حور کی حالت دیکھ کر لگ رہا تھا۔۔۔۔

حور کی کنڈیشن دیکھ کر اسے جلدی سے اوپریشن روم میں لے جایا گیا تھا سب کا ہی برا حال تھا دانش کو حور نے معافی دی بھی تو کیسے دی تھی۔۔۔۔

اور ماہی کو بھی جاتے جاتے خوش کر گئی تھی اور داہم کے تو دل میں اپنا عشق پیدا کر کے وہ زندگی میں موت میں کھڑی تھی۔۔۔۔

داہم تم پریشان نہ ہو ٹھیک ہو جائے گی بازل اور نوال بھی آ چکے تھے نوال کا چھٹا مہینہ تھا اسے تھوڑی ہی دیر میں ہاسپٹل رکھا تھا پھر بازل اس سے ساجدہ کے پاس چھوڑ کر آیا تھا تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا تھا جن کے ہاتھ میں حور کا اسکاف اور جو کے داہم نے حور کو لا کر دیا تھا سکن کلر کو جو حور پر بے حد جچتا تھا۔۔۔۔

اور اس کے ساتھ کچھ جولری تھی یہ لیں آپ کے پیشنٹ کی جیولری وغیرہ داہم کی ساری جیولری کو چھوڑ کر حور کی لونگ پر نظر پڑی تو

اس کا دل چیخ چیخ کر رویا تھا وہ اس لونگ کو اٹھاتا اپنے لبوں سے لگا گیا تھا اتنی شدت اتنی عقیدت حور کی چیزوں سے۔۔۔۔

oooooooooooooooooo

آپریشن شروع ہو چکا تھا اور داہم مسجد میں چلا گیا تھا مصلے پہ بیٹھا ایک سائیڈ حور کا وہ سکاف اور اس کی لونگ رکھی ہوئی تھی جیسے وہ ان چیزوں کو کبھی الگ نہیں کرے گا یا اللہ مجھے پہلے آپ نے میری حور کو میری زندگی میں شامل کیا تھا ایسے ہی دوبارہ مجھے دے دے دیجیے گا اللہ مجھ سے میری حور کو الگ مت کریے گا وہ رو رہا تھا تڑپ رہا تھا آج پھر سے اپنی حور کے لیے اور جب تک حور کی طرف سے کوئی خبر نہیں آنی تھی اس نے مسجد سے باہر قدم نہیں نکالنا تھا۔۔۔

پانچ گھنٹوں سے سب نے سانس رکا ہوا تھا ڈاکٹر کوئی بھی جواب نہیں دے رہے تھے آخر کار سب کی جان میں جان آئی تھی جب کمرے کی لائٹ بجھی تھی سب کمرے کی لائٹ بجتے دیکھ جھٹ سے کھڑے ہوئے تھے سب سے پہلے ڈاکٹر باہر نکلا تھا۔۔۔

بالاج ڈاکٹر کے پاس گیا حور کیسی ہیں۔۔۔

آپریشن کامیاب ہو گیا ہے انہوں نے مسکرا کر بالاج کو کہا اور یہ سنتے ہی سب کی دلوں میں جان آئی تھی ماہی نے جلدی سے داہم کو کال کی تھی جو کب سے اپنے حور کے لیے دعائیں مانگ رہا تھا ماہی کی کالا آتے دیکھ جلدی سے اٹھائی تھی اور خوشی کی خبر اسے سننے کو ملے تھے کہ وہ گھٹنوں کے بل سجدے میں گرا تھا۔۔۔

وہ جلدی سے اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہو ہاسپٹل آیا تھا اور سب نے اسے مبارکباد دی تھی حور کو بے ہوش ہوئے مزید پانچ گھنٹے ہو چکے تھے۔۔۔۔

ماہی سب کے لیے کھانا بنا کر گھر سے کے آئی تھی داہم تو بس اپنی حور کو دیکھ رہا تھا جس کا سر پٹیوں سے جھکڑا ہوا تھا اور دنیا سے بیگانہ بے ہوش تھی۔۔۔۔

بالاج اور ماہی نے زبردستی چائے اور تھوڑا سا کھانا کھلایا تھا مزید کچھ دیر بعد حور کو ہوش آچکا تھا سب اس

سے باری باری مل رہے تھے لیکن داہم نہیں آیا تھا۔۔۔۔

وہ۔۔داہم کہاں ہے حور نے دعا اور ماہی سے پوچھا۔۔۔

حور میری جان یہ ڈاکٹر نے جوس پینے کو کہا ہے پی لو۔۔۔۔

نہیں داہم کہاں ہے وہ میرے سامنے کیوں نہیں آرہا کیا اسے میری فکر نہیں ہے میں تب تک جوس نہیں پیوں گی جب تک داہم نہیں آئے گا وہ بھی آج بچوں کی طرح ضد کر رہی تھی۔۔۔

اور داہم دروازے پر کھڑا حور کی باتیں سن مسکرایا تھا وہ بھی تو اسی طرح ہی چاہتی تھی۔۔۔

داہم کو دیکھ کر سب باہر چلے گئے تھے۔۔۔

میری حور جوس کیوں نہیں پی رہی۔۔۔

حور کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے تم کوئی محبت نہیں کرتے مجھ سے۔۔۔۔

مجھے ہوش میں آئے دو گھنٹے ہو گئے ہیں تم اب آئے ہو۔۔

حور آئندہ یہ مت کہیے گا کہ مجھے آپ سے محبت نہیں ہے اس نے حور کے آنسو صاف کیے داہم نے اس کے پٹیوں والے سر پر لب رکھے تھے حور سوری میں آپ کا صدقہ دینے گیا تھا کہ اللہ کا شکر ہے اب ٹھیک ہے اور حور آپ نے جی بھر کر اب ریسٹ کرنا ہے دانش بھی کمرے میں آیا تھا وہ حور سے دوبارہ سے معافی مانگ چکا تھا اور حور نے دل سے معاف کر دیا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooooo

ایک ہفتہ ہو گیا تھا حور کے آپریشن کو اور داہم اس کا بے حد خیال رکھ رہا تھا اس کے کھانے پینے کا صفائی کا خاص طور پر خیال رکھتا تھا اور ایک ہفتے بعد اس کا سر کی پٹیاں کھل چکی تھیں داہم نے جلدی سے اپنی حور کے سر پر اپنی دی گئی کالی چادر اڑائی تھی جس سے حور مسکرائی تھی۔۔۔

ooooooooooooooooo

یہ میرا بیٹا ہے۔۔۔۔

یہ میرا بیٹا ہے۔۔۔۔

میرا بیٹا ہے۔۔۔۔۔

میرا ہے۔۔۔۔

کیا تم بچوں کی طرح لڑ رہے ہو ضامن سے پوچھ لیتے ہیں وہ کس کا بیٹا ہے چلو بیٹا بتاؤ تم کس کے بیٹے ہو ضامن نے ایک نظر دانش کو دیکھ رہا تھا اور ایک نظر ماہی کو اور جلدی سے ماہی کی گود میں چلا گیا تھا۔۔۔۔

انہہ۔۔دیکھا زامن میرا بیٹا ہے۔۔۔۔۔

بدمعاش بیٹا اب سے میں اپنے بیٹے سے ناراض ہوں دانش یہ کہہ کر جانے لگا کہ ماہی نے دانش کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

اگر ضامن میرا بیٹا ہے تو میں بھی تو تمہاری ہوں نا وہ اس کے سینے سے لگتی ہوئی بولی تھی کہ دانش کا دل ایک دفعہ ساکن ہوا تھا۔۔۔

وہ بے اختیار ہی مائی کے گرد اپنا حصار باندھ گیا تھا جس سے ماہی مسکرائی تھی جتنا خیال ماہی رکھ رہی تھی دانش کا اور وہ اب اس کا نکاح میں تھی پہلے ہی وہ حور کو کھو چکا تھا اس کی محبت کے قدر نہیں کی تھی تو وہ اب ماہی کی محبت کی قدر کرنا چاہتا تھا وہ اب ایک مخلص لڑکی کو اپنی زندگی سے کھو نہیں سکتا تھا اس نے سوچ لیا تھا وہ اپنے بیٹے کے لیے اپنے کیے ماہی کو موقع دے گا وہ جانتا تھا ماہی اسے دھوکہ نہیں دے گی۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

نوال یار ایک جگہ بیٹھ جاؤ تم کیوں خود کو اور میری بیٹی کو پریشان کر رکھتی ہو۔۔۔

افففف بازل میں اور ہمارا بچہ بس تھوڑا سا کھیل رہے تھے۔۔۔

یہ ڈانس کرنا اسے کھیلنا کہتے ہیں۔۔۔۔

ہاں تو ہلکے سٹیپ ہی لے رہے تھے نا بور ہو رہی تھی سوچا تھوڑا سا ہل جل جاؤں تم تو ہلنے دیتے نہیں۔۔۔

میری جان ایک دفع میری بیٹی آج پھر چاہے جتنا گھومنا پھرنا تو میں نہیں رکھوں گا۔۔۔

پتہ نہیں کب یہ 3 مہینے گزریں گے اب مجھے یہ چھ مہینے گزرنے کا پتہ بھی نہیں چلا ایسے یہ تین مہینے بھی گزر جائیں گے۔۔۔۔

oooooooooooooooooooo

حور کمرے کے کھڑکی سے باہر کی بارش دیکھ رہی تھی سکارف اسے کے سر پر ہی تھا۔۔۔

داہم نے پیچھے سے آکر اس کا گرد اپنے بازو کا حصار بنایا تھا میری حور یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ مجھے بارش دیکھنی تھی نا اسی لیے یہاں آکر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

داہم نے حور کو بازوں میں اٹھایا اور بیڈ پر ہٹا دیا حور آپ کو آرام کی ضرورت ہے بارش کی نہیں۔۔۔۔

لیکن مجھے بارش دیکھنی ہے نا وہ ضدی بچوں کی طرح بولی۔۔۔۔

آپ وہاں کھڑی رہیں گی تو چکر آ جائیں گے نا۔۔۔۔

اچھا تو پھر مجھے چائے پینی ہے وہ لاڈ سے بولی تھی۔۔۔۔

داہم کی جان آپ پر قربان میں ابھی آپ کے لیے بنا کر لاتا ہو حور نے نم آنکھوں سے داہم کی پشت کو دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ چائے بنا کر لایا تو حور پورے بیڈ پر قبضہ کر کے سو چکی تھی داہم کے چہرے پر مسکان آئی تھی وہ چلتا چلتا اس کے قریب آیا تھا یہ لڑکی داہم ملک کے لیے سانسوں جتنی ضروری ہو گئی تھی۔۔۔۔

دایم نے شدت سے ان کی ناک پر ہونٹ رکھے تھے لیکن لونگ غائب تھی۔۔۔۔

اف میری جان کی لونگ وہ جلدی سے اٹھاؤ ڈبے سے لونگ نکالی وہ ہیرے کی لونگ حور کے لیے لے کر آیا تھا وہ چاہتا تھا اس کی حور ہیرے کی لونگ ڈالے تاکہ ہیرے کی قیمت زیادہ ہو جائے۔۔۔۔

حور میری جان اٹھے جائیں پی لے وہ حور کے بالوں میں انگلیاں پھنسائے بولا تھا کیونکہ حور کو میڈیسن بھی کھانی تھی۔۔۔

داہم میرا دل نہیں کر رہا۔۔۔

لیکن حور کچھ تو کھانا ہے نا اور پھر میڈیسن بھی کھانی ہے وہ حور کو چائے پلاتا اور میڈیں سن دی تھی اس سے پہلے وہ سوتی اسے دوبارہ بٹھا چکا تھا۔۔۔

حور یہ آپ کے لیے لونگ آپ کا نام خالی تھا جو مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

داہم یہ تو ہیرے کی ہے وہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں ہیرے کی ہے لیکن آپ سے زیادہ قیمتی نہیں ہے جائیں پہن کر آئیں اور اس کی بات مانتی شیشے کے سامنے لونگ پہن چکی تھی جسے دیکھ داہم مسکرایا تھا۔۔۔۔

اور پھر داہم کی پرانی عادت لونگ پر شدت سے لب رکھے تھے اور پھر وہ حور کے ہونٹوں پر جھکا تھا حور کو یقین ہی نہیں آرہا تھا کے داہم ایسا کرے گا۔۔۔

حور نے مضبوطی سے داہم کا کالر پکڑ لیا تھا۔۔۔

افففف حور کتنی میٹھی ہیں آپ وہ پیچھے ہوتا ہے بولا حور نے شرم سے سر اس کے سینے پر رکھ دیا کب تک اجازت دیں گے اپنے پاس آنے کی اپنے آپ کو محسوس کرنے کی۔۔۔

حور تو اس کی باتوں سے کانپ گئی تھی۔۔۔

داہم میں دوبارہ سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

میں اس پل کو محسوس کرنا چاہتی ہوں جس وقت تم میری زندگی میں آئے تھے۔۔۔۔

حور آپ کی فرمائش سر آنکھوں پر جب آپ کہیں گی ہم دوبارہ سے نکاح کریں گے بس کچھ دن آپ ریسٹ کریں دونوں ہی بیڈ پر لیٹ گئے تھے۔۔۔۔

داہم اس کے سر پر بوسہ دیتا اپنی آنکھیں بند کر لیا تھا کتنی ہی دیر حور داہم کے چہرے کو دیکھتی رہی تھی پھر حور نے اپنی دل کی بات سنتے داہم کے ماتھے پر ہونٹ رکھے تھے اور جلدی سے آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی تھی داہم نے آنکھیں کھولی تو مسکراتی آنکھوں سے اپنے عشق کو دیکھا تھا وہ جانتا تھا وہ اسے دیکھ رہی ہیں اور پھر وہ اپنے مضبوط باہوں میں لیتا سو گیا تھا۔۔۔

oooooooooooooooooooo

میری ہنی میری جان کہاں ہو تم۔۔۔

خان میں آپ کے لیے چائے بنانے گئی تھی نا وہ امی کہہ رہی تھی کہ میں اچھی بیویوں کی طرح صبح صبح آپ کو چائے دیا کروں۔۔۔

ادھر آؤ بیٹھو تم میری بہت اچھی پھر ہو جو میری ہر بات مانتی ہوں مجھے رومانس کرنے سے نہیں روکتی اس کی آخری بات پر دعا سرخ ہوئی تھی۔۔۔

خان میں آپ کو روکوں بھی تو کون سا آپ رک جاتے ہیں وہ منہ کے ڈیزائن بناتے بلاج کو گستاخی کرنے پر مجبور کر رہی تھی وہ اپنے دل کے بعد سنتا اسے کھینچ کر اپنے آپ میں مدہوش کر چکا تھا دعا ہمیشہ کی طرح بے بس ہوئی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooo

افففف داہم تم بنا شرٹ کے کیوں رہتے ہیں وہ اسے بنا شرٹ کے گھومتے شرما گئی تھی۔۔۔۔

اچھا حور اب شرمائے تو نہیں نا وہ الماری ہے میری شرٹ تو پکڑا

دینا۔۔۔

رکو تم نے بہت تنگ کر رکھا ہے وہ الماری کھولتے اس کے شرٹ ڈھونڈ

رہی تھی کہ اسے ایک بوکس نظر آیا تھا وہ اسے کھول کے دیکھنے لگے

کہ داہم نے روک دیا۔۔۔

یہ آپ نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔

کیوں ایسا کیا ہے اس بوکس میں وہ ابرو اچکا کر پوچھانے لگی۔۔۔۔

بس بہت قیمتی چیز ہے۔۔۔۔

چلو مجھے بھی دکھاؤ نا۔۔۔

نہیں حور۔۔۔

داہم میں ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔۔

آپ کی ناراضگی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی اس لیے دھمکی دیتی ہیں۔۔۔۔۔

وہ اسے ڈبہ پکڑاتا شرٹ پہنے لگا تھا جیسا ہی حور نے ڈبہ کھولا تھا حیرت سے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی اس نے شاک کی کیفیت میں داہم کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ہم نارمل تھا اسے پتہ تھا حور کا ایسے ہی ری ایکشن ہو گا۔۔

داہم یہ تو میرے بال ہیں۔۔۔۔

ہاں یہ آپ کے بال ہے۔۔۔۔

لیکن تم نے سنبھال کے کیوں رکھے ہوے ہے۔۔۔۔

داہم نے حور کی طرف دیکھا اور ڈبہ لے کر الماری میں رکھ دیا کیونکہ مجھے ان بالوں سے عشق تھا یہ بال دیکھ کر مجھے عشق ہوا تھا تو پھر یہ بال میں اپنے سے کیسے دور ہونے دیتا ہے۔۔۔۔

لیکن داہم۔۔۔۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں۔۔۔

داہم میرے مال دوبارہ آجاتے کیا تم ساری زندگی انہیں سنبھال کے رکھو گے۔۔۔۔

یہ بال میں ساری زندگی سنبھال کے رکھو گا حور یہ میرا عشق تھے اور ابھی بھی ہے۔۔۔۔۔

اف میں تم سے کبھی بھی نہیں جیت سکتی لیکن حور ابھی تک شاک میں تھی کہ داہم کو اتنا عشق اس سے۔۔۔۔

کدھر چلی آپ حور۔۔۔۔۔

میں وہ چائے لے کر آتی ہوں نا۔۔۔۔

پہلے میری شرٹ کے بٹن بند کر دیں۔۔۔۔

حور شرم سے نظریں جھکا کر داہم کے بٹن بند کرتی داہم کا دل دھڑکا گئی تھی حور داہم کی دھڑکنیں باخوبی سن سکتی تھی۔۔۔

افففف حور آپ کیوں اتنی پیاری لگتی ہے مجھے۔۔۔

یہ تم اپنا دل سے پوچھو داہم۔۔۔

حور میں نے کبھی پیار محبت پہ یقین نہیں کیا تھا لیکن جب جب آپ کو دیکھتا ہوں نا اپنے آپ کو بھول جاتا ہوں آپ مجھے اپنے دل میں دھڑکتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں آپ کے بنا یہ داہم ملک کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔

تمھیں سن کر "تمھیں دیکھ کر" تمھیں محسوس کر کہ مجھے احساس ہوتا ہے "تم وہ زات ہو" جس کو میرے سکون کے لیے بنایا گیا ہے جسکو میرے خواہشات کی عین مطابق سنوارا گیا ہے جسکو میری زات کے مطابق سجایا گیا ہے۔۔۔۔۔۔

داہم تم بھی ان تمام مردوں میں سے سب سے اونچے مقام پر ہو تمھارے دل میں وفا دھڑکتی ہے میں خوش قسمت ترین لڑکی ہو کیونکہ جس دل میں وفا دھڑکتی ہے اس دل پر میری حکمرانی ہے وہ یہ کہتے دوبارہ سے اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔۔۔۔

(3 مہینے بعد)

رات کو اچانک سے نوال کی طبیعت خراب ہوئی تھی سب لوگ ہی اس وقت ہاسپٹل میں تھے تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر نے آکر خوشخبری سنائی کی بیٹی پیدا ہوئی ہے۔۔۔۔۔

جسے سن کر بازل بھی بے حد خوش تھا کئی نوٹ اس نے اپنی بیٹی کے سر پر وار دیے تھے شفق اور عثمان بھی بے حد ہوش تھے۔۔۔

تھینک یو تھینک یو سو مچ نوال مجھے اتنی اچھی بیٹی دینے کے لیے نوال بھی اپنی بے حد خوش تھی اپنی خوبصورت بیٹی کو دیکھتے ہوئے۔۔۔۔

دعا تو بالکل بھی اس گولو مولو سی بچی کو چھوڑ نہیں رہی تھی۔۔۔۔

مجھے بھی ایک ایسی بیٹی چاہیے دعا بالاج نے دعا نے کان میں آہستہ سے بولا تو دعا بھوکلا گئی۔۔۔

خان کبھی تو شرم کر لیا کریں۔۔۔۔

مجھ میں شرم نام کی کوئی چیز نہیں ہے میری جان اور بس جلدی سے جلد بندوبست کرتا ہوں اب مجھ سے صبر نہیں ہو رہا مجھے بیٹی چاہیے۔۔۔۔۔

دعا اس کی بے باک باتیں سنتے ہیں پیر پٹختی ہوئی نوال کے پاس چلی گئی۔۔۔۔۔

ضامن بھی ڈیڑھ سال کا ہو گیا تھا نوال کو چھٹی مل چکی تھی اور سب سے بڑی پارٹی رکھی تھی جس میں نوال کی بیٹی کا حقیقہ بھی شامل تھا۔۔۔۔

چلو بھائی اب سب نام بتاؤ کیا نام رکھنا چاہیے کیونکہ دعا ماہی اور حور سب میں لڑائی ہو رہی تھی کہ وہ نام رکھیں گی سب نے اپنے اپنے مرضی کے نام پرچیوں میں لکھ کر ایک باکس میں رکھے تھے۔۔۔۔۔۔

ماہی کہتی تھی کے انوشے نام رکھیں دعا میری تھی کی روشانے نام رکھے اور حور کہتی تھی کے حوریہ نام رکھے اب سب کو انتظار تھا کہ کیا نام رکھا جائے گا سب ہی ان کے بچگانہ حرکتوں کی وجہ سے مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

یہ پرچی نکالنے کا کام زامن کو دیا گیا تھا زامن نے پرچی نکالی تو اس پر لکھا نام سب کو دکھایا تھا جہاں انوشے لکھا تھا۔۔۔۔

اہہہہ۔۔میرا بیٹا ماہی نے تو زامن کو چٹا چٹ چوم لیا تھا اپنی ماما کی عزت رکھ لی۔۔۔۔

لو جی اب طے ہوا کہ اس کا نام انوشے شاہ ہو گا دعا معصوم سا منہ بنا کر بالاج کے پاس جا کر رک گئی۔۔۔

میری ہنی دکھی مت ہو ہم اپنی بیٹی کا نام روشانہ رکھیں گے۔۔۔

مجھے نہیں پتہ مجھے اتنا پسند ہے۔۔۔۔

کہا تو ہے نا اپنی بیٹی کا رکھیں گے اوکے وہ بھی بات کو سمجھتی خوش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

بالاج میں نے تم لوگوں سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔

داہم نے سب کو مخاطب کر کے کہا۔۔۔۔

ہاں بولو داہم۔۔۔

حور چاہتی ہے کہ ہمارا نکاح دوبارہ سے کیا جائے سب نے حور کی طرف دیکھا تھا میری بیٹی جس میں خوش ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ساجدہ نے بھی خوش ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

دانش حور کے پاس آیا حور تھینک یو تم نے مجھے معاف کر دیا مجھے پتہ ہے میری زندگی میں تم سے بہتر ہمسفر کوئی نہیں ہو سکتا تھا لیکن تم

نے میری زندگی میں ماہی کو لا کر مجھ پر احسان کیا ہے ماہی ایک بہترین ہم سفر ثابت ہوئی ہے دانش نے ماہی کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔۔۔

ان تین مہینوں میں دانش کو بھی ماہی سے پیار ہو گیا تھا اور دانش اب اپنے پیروں پر چل سکتا تھا لاٹھی بھی ماہی کی کیئر نے چھڑوا دی تھی اور وہ ماہی کے بے لوس محبت کو ٹھکرانا نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

دانش تمہاری قسمت میں تھی ماہی اور اب تم دونوں میں ہمیشہ ساتھ رہو۔۔۔۔۔

پھر دو دن بعد کا دن رکھتے ہیں نکاح کا اب سے تیاریاں شروع کرتے ہیں بالاج نے کہا تو سب نے فورا سر ہاں میں لا دیا۔۔۔۔

لو جی دو دن بعد آپی دوبارہ سے دولہن بنے گی دعا خوش ہوتے ہوئے حور کے گلے لگ گئی تھی حور نے مسکرا کر داہم کو دیکھا تھا۔۔۔۔

oooooooooooooooooo

خان مجھے آپی کی شادی میں ساڑی پہننی ہے۔۔۔

ساڑھی کیوں۔۔۔

کیونکہ مجھے شوق ہے نا کہ آپ مجھے ساڑھی نہیں دلوا سکتے۔۔۔

ارے میری جان ہو تم بولو گی وہاں وہیں لے دوں گا۔۔

سچی خان لویو سو مچ دعا بالاج کے گلے لگی تھی۔۔

جی خان کی جان اب روم میں چلو میرا سرپرائز دینے کے لیے وہ اسے پکڑتا ہے روم میں چلا گیا۔۔

oooooooooooooooooooo

کیوں دانش تم کیا کہتے ہو تم اپنی مرضی سے شاپنگ کرو گے یا میں کروں۔۔۔۔

ارے ماہی جو تم اپنی پسند سے کرو ہم وہیں پہن لیں گے۔۔۔

انہہ۔۔۔آئے تم بڑے میری بات ماننے والے ماہی منہ بناتے ضامن کو اٹھاتے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

اسے کیا ہوا وہ پریشانی سے سوچا کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

oooooooooooooooo

چلیں حور شادی کی شاپنگ ابھی کرنی ہے حور آپ کے ساری شاپنگ میں خود کروں گا وہ اس کا ہاتھ پکڑتا نہ جانے کیا کیا کہتا حور کو کمرے میں لے جا چکا تھا۔۔۔

oooooooooooooooo

میری انوشے بیٹی دیکھو بالکل تمہاری طرح گولو مولو سی ہے بازل نے ایک بوسہ انوشے کو اور ایک بوسہ نوال کو دیا تھا نوال نے مسکراتے ہوئے اپنا سر بازل کے سینے پر رکھ دیا تھا۔۔۔

میری جان میری پانڈا میری زندگی مکمل کردی تم نے آئی لویو سوچ پانڈے۔۔۔

بازل اب تم ایک بچے کے باپ بن چکے ہو شرم کرو اب تم کیا انوشے کے سامنے بھی مجھے پانڈے بولوگے۔۔۔

میری جان اگر ہمارے 10 بچے بھی ہوگئے میں پھر بھی تمھیں پانڈے ہی بولونگا کیونکہ تم میری پانڈا ہو میری شہزادی۔۔۔

میں نے ناراض ہو جانا ہے بازل تم سے خبردار اگر پانڈا بولا تم نے تو

۔۔۔

اچھا نا ناراض تو نہ ہو اب بازل نوال کو سینے سے لگاتے ہوئے بولا۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

تینوں کپل ہی شاپنگ پر گئے تھے ماہی یار تمہیں کچھ پسند کیوں نہیں آرہا

۔۔۔۔

کیونکہ دعا میں نے حور نے نوال نے ایک جیسے ہی ڈریس لینے ہیں

۔۔۔۔

ہاں دانش بھائی۔۔۔

اف تم سب نے ایک جیسے ڈریس کیوں لینے ہے۔۔۔۔

چلیں حور ہم دونوں تو نکاح کا ڈریس لیتے ہیں یہ جیسی مرضی کریں وہ حور کا ہاتھ پکڑتا لے جا چکا تھا۔۔۔

اور پیچھے دعا ماہی میں جنگ چھڑ تھی یہ لینا ہے وہ لینا ہے بالاج اور دانش منہ بنا کے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

آخر کار ماہی دعا اور نوال کے لیے ایک کلر کے جو کہ ریڈ اور بلیک کمبینیشن میں بے حد لونگ گھیر دور فراک تھے اور بازل بالاج دانش نے بلیک پینٹ کوٹ لیے تھے۔۔۔۔

داہم مجھے نا اپنے نکاح میں وائٹ اور گولڈن کمبینیشن کا لہنگا لینا ہے۔۔۔۔

میری جان جیسا آپ کا حکم اور تم نے وائٹ شروانی۔۔۔

اوکے میری جان آپ پسند کریں بہت مشکل سے دونوں نے پسند کیا تھا اور ساتھ میں جیولری لی تھی۔۔۔۔۔

ابھی وہ شاپنگ مال سے باہر نکلتے ارے ضامن میرا بیٹا آپ کو اپنے کپڑے پسند آئے ہیں نا ماہی ضامن کا منہ چومتی ہوئی بولی تھی ابھی وہ گاڑی میں بیٹھتے کے ایک لڑکی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے پھٹے ہوئے کپڑے شاید کسی نے اس پر گندی سے چادر دی تھی کہ جسم چھپا رہے ننگے پاؤں و ماہی کے پاس آئی تھی۔۔۔

یہ میرا بچہ ہے یہ میرا بچہ ہے ادھر دو مجھے ماہی تو اس افتاد پر گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

اے ہٹو یہ میرا بچہ ہے ماہی نے اسے دھکا دیا تھا وہ نیچے گری تھی تو اس کے بال ایک سائیڈ پر ہوئے تھے۔۔۔۔

اور سب پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے بیا۔۔۔

دانش کے منہ سے نکلا تھا۔۔

یہ میرا بچہ ہے دوبارہ سے اٹھ کر ماہی کے پاس آئی تو ضامن کو کھینچنا چاہا۔۔۔

پیچھے ہٹا دانش نے دوبارہ دھکا دیا تھا سب کو بیا کی حالت دیکھ کر جھٹکے لگے تھے اس کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ لوگ اس سے کچھ کہہ سکتے سب لوگ گاڑی میں بیٹھے تھے اور بیا گاڑی کے پیچھے بھاگ رہی تھی

۔۔۔

دانش سے مڑ کر دیکھا وہ ان کی گاڑی کے پیچھے ہی بھاگ رہی تھی کہ اچانک ایک گاڑیں سے ٹکرا گئی تھی اور وہ وہاں ہی گر گئی تھی۔۔۔۔

دانش نے کرب سے آنکھیں بند کی تھی اور ایک باغی آنسو نکل آیا تھا ماہی نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا جیسے دیکھتا دانش مسکرا دیا۔۔۔۔۔

پیچھے پڑی بیا اپنے کارناموں کی نتیجہ بھگتے اس دنیا سے جا چکی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

آخر کار نکاح کا دن آگیا تھا بالاج اور دعا کا کپل بے حد اچھا لگ رہا تھا

خان میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔

میری ہنی تو ہمیشہ اچھی لگتی ہے میری چھوٹی سی نیلی آنکھوں والی گڑیا

بالاج نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور دونوں ہی کمرے سے باہر چلے گئے تھے۔۔۔۔

بازل یہ تمہاری بیٹی نے مجھے تنگ کر کے رکھ دیا ہے بار بار پیمپر گندا کر دیتی ہیں۔۔۔۔

ارے میری جان میرے پانڈے میری بیٹی کو کچھ مت کہو وہ تو ابھی ہماری معصوم سی ہے۔۔۔۔

ہاں ہاں معصوم ہے لیکن تمہاری طرح پکڑو ابھی سے اور مجھے بھی تیار ہونا ہے تم تو تیار ہو گئے ہو نا وہ اسے تیار ہوا دیکھ بولی تھی۔۔۔

بازل نے انوشے کو پکڑا تو نوال تیار ہونے چلی گئی۔۔

دانش میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔

ماہی تو آج دانش پر بجلیاں گرا رہی تھی تم تو ہمیشہ ہی خوبصورت ہو اور آج رات میں تم کو بتاؤں گا تو تم کتنی پیاری ہو اس کے کان کے پاس جھکتا سرگوشی میں بولا تھا۔۔

ماہی نے مسکرا کر دیکھا۔۔۔

میرے دانی میں بھی آج رات تم کو بتاؤں گی کہ میں تم سے کتنی محبت کرتی ہو وہ آنکھ مارتی ضامن کو اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔

جبکہ دانش اپنی اس بے باک بیوی کی چلتی زبان سے تنگ تھا وہ سمھا تھا وہ شرمائے گی لیکن الٹا وہ اسے شرمانے ہر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

بدتمیز ماہی وہ منہ بناتا اپنے بال سیٹ کرنے لگا۔۔۔

دعا میں کیسی لگ رہی حور نے دعا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا سر پہ پالر والی ویگ لگا دی تھی اور اونچا سا جوڑا بنائی اس کا ہلکا سا میک اپ کیا وائٹ اور گولڈن لہنگے میں آج حور واقع حور لگ رہی تھی۔۔۔

دعا اور ماہی نے حور کا سجا ہوا روپ دیکھ کر ماشاءاللہ کہا تھا۔۔۔۔

اف دا ہم تم تو بالکل چاند لگ رہے ہو بالاج نے کہا۔۔۔

میں ہو ہی چاند لیکن آپ نے غور آج کیا ہے وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

داہم واقع آج اپنی قاتل پرسنلٹی میں وائٹ شروانی پہنے آج تو قیامت لگ رہا تھا۔۔۔

اسے اب بس اپنی حور کا انتظار تھا سب اپنی بیویوں کا انتظار کر رہے تھے کہ سب سے پہلے دعا اور ماہی نکلی تھی اور پھر انہوں نے حور کا کمرے سے نکالا تھا جو آہستہ آہستہ نیچے نظریں کئے داہم کے دل ایک دفعہ پھر زوروں سے دھڑکا گئی تھی وہ لگ گئی اتنی پیاری رہی تھی۔۔۔

ہوا ہے آج پہلی بار۔۔۔۔

جو ایسے مسکرایا ہو۔۔۔۔

تمیں دیکھا تو جانا۔۔۔۔۔

کیوں میں دنیا میں آیا ہوں۔۔۔

یہ جان لے کر جا میری۔۔۔۔

تمہیں میں جینے آیا ہوں۔۔۔۔

میں تم سے عشق کرنے کی۔۔۔۔

اجازت رب سے لایا ہو۔۔۔۔۔

داہم نے گانا گا کر اپنا ہاتھ حور کے سامنے کیا تھا حور کا دل مانو باہر آنے کو تھا لیکن وہ اپنا ہاتھ اپنے محرم کے ہاتھ میں دے چکی تھی۔۔۔۔

تانیہ اور احمد تو آج اپنے بیٹے کو دیکھ بہت خوش تھے کئی لڑکیوں کی نظریں داہم پر اٹھی تھی اور حور کی ہر طرف اٹھتی والی نظر رشک کی تھی جو اسی طرح پیار کرنے والا شوہر ملا تھا نکاح شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

کیا آپ کو داہم ملک ولد احمد ملک اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔

کیا آپ کو داہم ملک ولد احمد ملک اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔

کیا آپ کو داہم ملک ولد احمد ملک اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔

آج تو حور کی فیلنگ سب کچھ اور تھی داہم کے لیے وہ بے انتہا خوش تھی۔۔۔

کیا آپ کو حورم خان والد ماجد خان اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔

دل و جان سے قبول ہے قبول ہے قبول ہے داہم تو خوشی کے مارے جلدی جلدی بول پڑا تھا اور سب کے ہنسی چھوٹی تھی۔۔۔

حور نے شرما کر داہم کو دیکھا تھا۔۔۔۔

پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے آئے تھے داہم نے غور سے حور کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

وائٹ اور گولڈن کلر کے لہنگے میں ماتھے پر بندیاں سجائے ہلکے میک اپ میں وہ داہم کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی آج داہم ملک کی محبت سچ میں جیتی تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آئے تھے وہ یک تک حور کو دیکھ رہا تھا حور کی آنکھوں میں بھی آنسو آیئے تھے داہم نے حور کے ہاتھ پکڑے اور ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھے تھے سب نے ہوٹنگ کی تھی۔۔۔

حور کی آنکھوں میں مزید آنسو آئے تھے وہ مسکرا کر ساتھ میں آنسو بھری آنکھیں لے کر داہم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

داہم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے حور کی آنکھوں سے آنسو صاف کیئے تھے جس سے حور کھل کے مسکرائی تھی حور داہم کے دونوں ہاتھ پکڑ چکی تھی۔۔۔۔۔

داہم بھی اپنی حور کی مسکراہٹ دیکھتا کھل کے مسکرایا تھا اور لسب کے سامنے اس کے سر پر بوسہ دیا تھا اور اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔۔

رخصتی ہو چکی تھی آج حور اپنے گھر سے رخصت ہوئی تھی اور جی بھر کر روئی تھی سب نے خوش رہنے کی دعا کی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

آج تو خان کی ہنی اپنے خان پر بجلیاں گرا رہی ہے ادھر تو آؤ جان وہ اسے پکڑتا ہے اپنے پاس بٹھا گیا۔۔۔

خان میں تھک گئی ہوں پلیز سونے دیے نا۔۔۔

تو میں ہوں نا تمہاری تھکن اتارنے کے لیے۔۔۔

خان آپ کتنے چھچھورے ہیں اور ٹھرکی بھی۔۔۔

دیکھ لینا میرا بیٹا بھی مجھے سے دو ہاتھ آگے ہو گا۔۔۔۔

ہائے اللہ نہ کرے وہ آپ جیسا ٹھرکی ہو۔۔۔۔

میں تمہیں بھی بتاتا ہوں ٹھرکی کسے کہتے ہیں وہ اس کے پیٹ میں گد گدی کرنے لگا تھا جس سے دعا کھل کر ہنسی تھی پھر بالاج نے اپنے ہی لبوں سے اس کی ہنسی بند کر گیا تھا۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

ماہی چینج کر کے آئی تو دیکھا دانش پہلے ہی چینج کر کے سو چکا تھا وہ مسکرائی تھی۔۔۔

دانش بے بی تم نے تو مجھے بتانا تھا کہ میں آج کتنی پیاری لگ رہی ہوں وہ ایک نظر ضامن کو سویا ہوا دیکھ کر دوبارہ سے دانش کی طرف دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

مجھے نیند آئی ہے ماہی۔۔۔۔

ماہی کا ارادہ تھا تنگ کرنے کا لیکن مجھے نیند نہیں آرہی ہے وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی تھی۔۔۔۔

ایک دم سے دانش نے اسے پکڑ کر لٹایا اور خود اس کے اوپر گر گیا تھا ماہی تو اس حرکت سے دم سادھ گئی تھی اسے پتہ ہی نہیں چلا یہ ہوا کیسے ہے اور اپنے اوپر دانش کو دیکھتی وہ سانس روک گئی۔۔۔

ہاں اب بتاؤ کیا کہہ رہی تھی کہ تم مجھے بتاؤ گی کہ تم مجھ سے کتنا پیار کرتی ہو چلو بتاؤ۔۔۔

نہیں نہیں دانش میں مذاق کر رہی تھی ماہی کی تو دانش کو اپنے اتنے پاس دیکھ کر زبان تالو سے چپک چکی تھی۔۔۔

لیکن اب میں بتانا چاہتا ہوں کہ تم آج کتنی پیاری لگ رہی ہو وہ اس کے بولنے سے پہلے ہی اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔۔۔

دانش ضامن آٹھ جائیں گا۔۔۔

نہی اٹھنے والا وہ اب لائٹ بند کرکے کریں گے ہم کون سا اس نے ہمیں دیکھ لینا ہے۔۔۔۔

دانش بہت ہی کوئی بے شرم ہو تم۔۔۔۔اس سے آگے ماہی کچھ کہتی دانش اس کے ہونٹوں پھر جھک چکا تھا۔۔۔

اور ماہی نے بھی خود کو اپنی محبت کے حوالے کر دیا تھا اور واقعی پھر دانش نے بتا دیا تھا کہ ماہی کتنی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

داہم کمرے میں آیا تو حور کو آج اپنی خوائش کے مطابق اپنے بیڈ پر دلہن کے روپ میں دیکھ کر وہ کتنا خوش تھا۔۔۔

داہم حور کے پاس بیٹھا تو حور کا دل دھڑکا تھا جیسے ابھی باہر نکل آئے گا ۔۔۔۔

حور ہم اپنی زندگی شروع کرنے سے پہلے کیا آپ میرے ساتھ شکرانے کے نفل ادا کریں گی تاکہ ہم اپنے اللہ کا شکر ادا کر سکیں ہمیں ایک دوسرے کی محبت مل گئی ہے۔۔۔

اور میں بھی شکر کروں گی کہ میری زندگی میں اللہ نے ایک شہزادہ بھیجا ہے وہ اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں سے بولی تھی۔۔۔

پھر دونوں نے ہی شکرانے کا نفل ادا کیے تھے داہم نے حور کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور بیڈ پر بٹھا دیا آج حور کو بے حد شرم آرہی تھی لیکن اب اسے داہم جتنی ہی اس سے محبت کرنی تھی وہ اپنے محرم کو اپنے سے دور نہیں رکھ سکتی تھی۔۔۔

حور نے اپنے ہونٹ داہم کی ناک پر رکھے تھے جس سے داہم مسکرایا تھا دذہم نے کئی بار اپنے ہونٹ حور کی لونگ پر رکھے تھے۔۔۔

اجازت ہے میری جان وہ حور کا چہرہ پکڑتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

وہ۔۔میں۔۔۔۔میں حور کو سمجھ نہ آیا وہ کیا بولے۔۔۔

کیا وہ وہ۔۔۔۔داہم اب حور کو تنگ کرنے لگا تھا میں آج آپ کو بتاؤں گا کہ یہ داہم ملک کس قدر آپ سے عشق کرتا ہے۔۔۔

تو بتائیں نا داہم نے ایک دفعہ پھر سے کہا تھا وہ آج وہ تمام دوریاں مٹا دینا چاہتا تھا وہ جانتا تھا حور اجازت دے دی گی لیکن وہ اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے حور آپ اگر راضی نہیں ہیں تو میں آپ کے ساتھ زبردستی نہیں کروں گا وہ اٹھنے لگا تو حور کو لگا اب اگر داہم دور گیا تو وہ نہیں رہ پائے گی اس نے داہم کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس بٹھایا اور اپنا سر اس کے سینے میں چھپا دیا۔۔۔

آئی لو یو داہم اب اس سے زیادہ مجھ سے نہیں بولا جائے گا۔۔۔۔

جسے سنتا داہم نے اپنے بازوں کا حصار حور کے گرد باندھ دیا تھا آپ کو اپنی محبت کی بارش میں بھگونا چاہتا ہوں داہم نے آگے بڑھ کر حورں کے ماتھے پر محبت کی مہر ثبت کی تھی۔۔۔

اور پھر رات آہستہ آہستہ حور اور داہم کے عشق کی منزلیں طے کرتی اپنی منظر پر پہنچنے لگی تھی حور کو اپنے آپ پر رشک ہوا تھا کہ داہم نے اسے کانچ کی گڑیوں کی طرح ہاتھ لگایا تھا کہ کہیں زور سے ہاتھ لگانے سے کہیں ٹوٹ نہ جائے وہ ساری رات پیار کی بارش میں بھگو کر اس سے الگ ہوا تو حور نے مسکرا کر داہم کو دیکھا اور اس کے سینے پر سر رکھ کے سو گئی۔۔۔۔۔

صبح حور کے لیے ایک سرپرائز بھی تھا جو کہ حور کو بے حد پسند آنے والا تھا۔۔۔۔

اٹھ جاؤ داہم جلدی سے تیار ہو جو میرے گھر والے آنے ہی والے ہی ہوں گے وہ کب سے داہم کو اٹھا رہی تھی لیکن وہ اٹھ نہیں رہا تھا۔۔۔۔

میری جان میری حور ٹھینک یو سو مچ میری محبت کو قبول کرنے کے لیے وہ حور کو گہری نظروں سے دیکھتا اسے لال کر گیا تھا۔۔۔

میں نیچے جا رہی ہوں آجانا اس کے نظروں سے بچتی نیچے بھاگی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooo

دانش اور ماہی اپنے کمرے میں تیار ہو رہے تھے انہوں نے حورم کے لیے ناشتہ لے کر جانا تھا جب ضامن بھاگتے ہوئے کمرے میں آیا۔۔

ارے میرا بیٹا ادھر آنا زرا بابا کے پاس ضامن دانش کے پاس چلا گیا دانش نے ضامن کے گال پھر کس کیا۔۔

مما مما۔۔

جی مما کی جان۔۔۔

مم۔مما وہ رات کو بابا جانی جیسے آپ کو لپس پھر کس کر رہے تھے بابا کو کہیں نہ مجھے بھی ویسے کریں بابا ہمشہ میرے گال پھر کس کرتے ہے اور آپ کے لپس پھر۔۔۔

کک۔کیا دانش کو تو دو سو واٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔تم نے کب دیکھا کیا تم سوئے نہی تھے رات کو۔۔۔۔

بابا میں تو سویا ہوا تھا۔۔۔

پھر کیسا دیکھا تم نے دانش آنکھیں پھاڑے ضامن سے پوچھے لگا۔۔۔

بابا وہ بس میری تھوڑی آنکھ کھل گئی تھی جب مما آپ کو کہہ رہی تھی دانش ضامن آٹھ جائے گا اور آپ نے پھر مما کو لپس پھر کس کیا۔۔۔۔

اور کیا کیا دیکھا تم نے دانش کی حوائیاں اڑ گئی تھی۔۔

بابا اس کے آگے میں نے کچھ نہی دیکھا میں سو گیا تھا۔۔

بس ماہی میری برداشت ختم ہو گئی اب سے تم اسے الگ کمرے میں سلانا اس کا کوئی بھروسہ نہی کب اٹھ جائے۔۔۔

ہاہاہاہا میرا بیٹا میرے ساتھ ہی سوئے گا تم نے جو کرنا ہے کر لو۔۔۔اور ضامن ادھر آنا زرا مما کے پاس ضامن دانش کی گود سے اتر کر ماہی کے پاس آگیا میرا بیٹا تم یہ بات کسی کو مت بتانا اوکے اچھے بچے ایسی باتیں نہی کرتے اور تم تو میرے اچھے بچے ہو نہ اور وہ آپ نے خواب دیکھا ہو گا اسے خواب سمجھ کر بھول جانا ٹھیک ہے۔۔۔

اوکے ماما۔۔۔

چلو اب جاؤ باہر دادو کے پاس پھر حور پھپھو کے گھر جانا ہے نہ۔۔۔

اوکے مما۔۔۔

ماہی اس پٹاخے کا کچھ کرو آئندہ اگر میرے رومینس کرنے کا موڈ ہو

اسے امی کے پاس سلانا ورنہ بچے نے خراب ہو جانا ہے۔۔۔

ہاہاہاہا ایسی حرکتیں ہی نہ کرو تم کے بیٹھے کے سامنے شرمندہ ہونا

پڑے۔۔۔

ooooooooooooooooo

ساجدہ بیگم دانش ماہی،دعا بالاج،سب آچکے تھے ناشتہ لے کر سب لون

میں بیٹھ کر گپ شپ لگا رہے تھے جب داہم نے حور کو مخاطب

کیا۔۔۔

حور آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے۔۔۔

کیسا سرپرائز وہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

یہ آپ کی منہ دکھائی ہے جو رات کو میں آپ کو نہیں دے سکا وہ ایک لفافہ نکالتا اس کی طرف بڑھاتا ہوا بولا تھا۔۔۔

حور نے وہ کھولا کر دیکھا تو اس کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی عمرے کا ٹکٹ اس نے سب کی طرف دیکھا تو سب نے سر ہاں ہلایا۔۔۔

ہم سب جا رہے ہیں اپنے اللہ کے گھر تا کے وہاں جا کر ہم اپنا رب کا شکر ادا کر سکیں ہم جس نے ہمارے زندگی میں خوشیاں لائی ہیں۔۔۔

تھینک یو تھینک یو سو مچ داہم۔۔۔

۔یری حور یہ آپ کی خواش تھی اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کا داہم آپ کے خوائش پوری نہ کریں۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

دن گزرتے گئے اور اب ان کی فلائٹ کا دن تھا سب لوگ تیاریاں کر چکے تھے۔۔۔۔۔

ماہی اور دانش ضامن کے ساتھ۔۔۔۔

نوال اور بازل اور ان کی بیٹی انوشے۔۔۔۔

دعا اور بلاج۔۔۔

حور اور داہم سب کی دعاؤں کے ساتھ رخصت ہوئے تھے۔۔۔

انہیں سعودی عرب کی سر زمین میں قدم رکھتے ہی ایک سکون پہنچا تھا سب نے ہیشکر گزار آنکھوں سے اپنا سامنے اللہ کے گھر کو دیکھا تھا اور وہاں یہ اللہ کے گھر کے سامنے اپنی اپنی بیویوں کو اپنے بازوں کے گرد حسار میں لے کر بیٹھ گئے تھے اور دعا ماہی نوال نے اپنے اپنے محرم کے کندھوں پر سر رکھا تھا۔۔۔۔۔۔

ooooooooooooooooooooooo

(2 سال بعد)

اللہ نے دعا اور بالاج کو ایک بیٹے سے نوازا تھا جو کہ بالکل شکل و صورت سے اپنے باپ پر گیا تھا لیکن آنکھیں نیلی اپنی ماں پر چلی گئی تھیں بے حد ضدی تھا۔۔..

انوشے بھی دو سال کی ہو چکی تھی۔۔۔

اور زامن چار سال کا ہونے والا تھا دانش اور ماہی کی ساری دنیا ضامن ہی تھا انہیں ابھی اور بچہ نہیں چاہیے تھا۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooo

حور میں آپ سے ناراض ہوں۔۔۔

کیوں تم کیوں ناراض ہو۔۔۔

ان دو سالوں میں داہم نے حور کو اتنی محبت دی تھی کہ بس حور کے پاس اور نہ ہی میرے پاس الفاظ ہیں کہ میں کچھ کہہ سکوں۔۔۔

آپ نے میری بات نہیں مانی میں نے آپ کے بالوں میں کنگھی کرنی تھی۔۔۔

داہم میرے بال ابھی اتنے بڑے ہو گئے ہیں اور میں ٹھیک ہوں خود کنگی کر سکتی ہوں۔۔۔۔

لیکن پھر بھی۔۔۔

اگر تم ایسے ہی ناراض رہے تو ہم دونوں بھی تم سے ناراض ہو جائیں گے۔۔۔

ہم دونوں مطلب داہم حور کی بات پر الجھا تھا۔۔۔

وہ داہم کے پاس گئی اور ایک چٹ پکڑا ڈی۔۔۔۔

داہم نے اسے کھول کر جب دیکھا تھا لکھا تھا۔۔۔

Baba to be

داہم نے ایک نظر چٹ کو دیکھا پھر حور کو دیکھا وہ ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔۔۔

اور سمجھ آنے پر وہ چیخا تھا۔۔۔واٹ۔۔۔

کہ حور اچھل پڑی تھی۔۔۔

دھیان سے حور یہ سچ ہے کیا۔۔۔

حور نے داہم کو گھورا اس معاملے میں جھوٹ نہیں بولتی۔۔۔

حور حور آپ اندازہ نہیں لگا سکتی میں کتنا خوش ہوں کہ سوچ ماما ٹو بی

وہ خوشی سے اس کے ماتھے پر لب رکھ دیا تھا۔۔۔

میں باپ بننے والا ہوں وہ چیختا ہوا باہر گیا تھا جہاں تانیہ اور احمد یہ خبر سنتے ہی خوشی سے پھولے نہیں سما رہیے تھے۔۔۔۔۔

اتنی خوشی دیکھ کر حور کی آنکھیں نمی سے چمکی تھی۔۔۔۔

(6 سال بعد)

نوال اور بازل زندگی میں ان کی بیٹی انوشے بھی جو کہ آٹھ سال کی ہو چکی تھی اور ان چھ سالوں میں ان کا ایک بیٹا بھی ہو گیا تھا جس کا نام المان شاہ رکھا تھا وہ بھی بے حد خوبصورت دو سال کا بچہ تھا۔۔۔۔

نوال اور بازل اپنی زندگی میں اپنی فیملی کے ساتھ خوش تھے۔۔۔

دعا اور بلاج کا ایک بیٹا تھا جس کا نام تھا میراب خان اور وہ بالکل اپنے باپ کی طرح ضدی اور ٹھرکی تھا۔۔۔

وہ دونوں شاپنگ پر گئے تھے میراب اب سات سال کا ہو چکا تھا۔۔۔

ماما وہ لڑکی کتنی پیاری ہے نا وہ سامنے ایک تین یا چار سال کی لڑکی کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔

اف میراب میں کیا کروں تمہارا۔۔۔

خان میں نے آپ کو کہا تھا یہ یہ میراب کی حرکتیں زہر لگتی ہیں ہر خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر ٹھرکی بن جاتا ہے۔۔۔۔۔

ہنی میں نے کہا تھا نا کہ میرا بیٹا مجھ پر جائے گا۔۔۔۔

اور یہ اپنی بیوی بھی خود ڈھونڈے گا۔۔۔۔

اف میں آپ کا کچھ نہیں کر سکتی سنبھالیں اب اپنے بیٹے کو دعا نے غصے سے میراب کو دیکھا جو اب کسی

خوبصورت جوان لڑکی کو تار لگا کر دیکھ رہا تھا اور پھر اس کے پاس جاتا اسے بلاتا اس کے گال پر کس کر چکا تھا کہ بالاج کا منہ بھی کھلا کا کھلا رہ گیا تھا یہ حرکت کبھی بالاج نے بچپن میں بھی نہیں کی تھی۔۔۔۔

ضامن 12 سال کا ہونے والا تھا وہ انتہائی سنجیدہ بچا تھا لیکن وہ اپنی کزن انوشے کا دیوانہ تھا لیکن یہ بات تو وہ خود کو بھی نہیں پتہ لگنے دیتا تھا وہ اسے بس دیکھتا رہتا تھا وہ اور وہ اس بھائی کہہ کر مزید غصہ دلاتی تھی لیکن وہ چپ رہتا تھا۔۔۔۔

ماہی اور دانش کی کوئی اور اولاد نہیں تھی ڈاکٹروں کے پاس گئے تھے ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ دانش ایکسیڈنٹ کی وجہ سے شاید اب کبھی باپ نہ بن سکے یہ سن کر دونوں کو دکھ ہوا تھا لیکن ماہی نے کبھی بھی دانش کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا وہ اس سے حوصلہ دیتی تھی کہ وہ نا امید نہ ہو اور

دانش بھی ماہی کو اپنی زندگی میں پاک کر اپنی فیملی کے ساتھ خوش تھا۔۔۔۔

ضامن ہی ان کے لیے سب کچھ تھا۔۔۔

ضامن اپنے ماں باپ کے لیے بہت پوزیسو تھا شاید ہی کبھی ماہی اور دانش کی اولاد ہوئی تو ضامن اسے برداشت نہیں کر پائے گا وہ چاہتا تھا کہ اس کے اس کو ماں باپ کا پیار صرف اسے ہی ملے۔۔۔

ooooooooooooooooo

کشش کشش میری بات سنو بیٹا۔۔۔

ماما پاپا کب آئیں گے۔۔۔۔

حور اور داہم کی ایک بے حد خوبصورت بیٹی تھی رنگ اس کا داہم پر گیا تھا جس پر حور نے شکر ادا کیا تھا۔۔۔

جب کے کشش کی آنکھیں ایسی تھیں کالی گہری آنکھیں جس کو کوئی ایک بار دیکھتا تو دیکھتا ہی رہ جاتا تھا اس لئے اس کا نام کشش رکھا تھا اس میں کشش ہی بہت تھی۔۔۔

میرا پیارا بیٹا پاپا ابھی آجائیں گے اتنے میں داہم کمرے میں داخل ہوا اور اپنی جی جان سے عزیز ہستیوں کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔۔

کشش پانچ سال سے زیادہ کی تھی وہ سب ہلکا پھلکا بول لیتی تھی لیکن وہ بے حد شرارتی تھی پاپا آگے۔۔۔۔

ہاں میری بیٹی میں آگیا ہوں وہ جلدی سے داہم کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

حور آپ کو یاد ہے نا کل ہمیں جانا ہے دوبارہ عمرہ کرنے۔۔۔

ہاں داہم میں تیاری کر چکی ہوں چلو آجاؤ ہم باہر چل کر کھیلتے ہیں وہ کشش کو اٹھاتا باہر چلا گیا۔۔۔

حور اور داہم ایئرپورٹ میں کشش کا ہاتھ پکڑے وہ ایئرپورٹ میں داخل ہوئے تھے کہ کشش کو ایک لڑکا نظر آیا لیکن وہ اکیلا تھا اداس تھا حور اور داہم کرسی پر بیٹھے تھے کے کشش اٹھ کر اس بچے کے پاس گئی جو شاید 10 سال کا تھا اس بچے نے سر اٹھا کر دیکھا اور اس بچے نے کشش کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔

کشش نے اپنی گڑیا اس بچے کو دی یہ لو آپ اس سے کھیل لو آپ اداس نہ ہو نہ جانے کشش نے اپنی پسند کی گڑیا اسے کیوں دے دی۔۔۔

بکہ حور اور داہم اپنی بیٹی کو جانتے تھے کہ وہ ایسی ہی تھی کسی کو خوش کرنے کے لیے اپنی چیزیں دے دیتی تھی۔۔۔

وہ لڑکا گڑیا پکڑتا مسکرایا تھا اور حور نے پاس واپس پلٹ گئ تھی اس نے بچے نے دور تک اسے دیکھا تھا۔۔۔

ماہیر بیٹا۔۔۔۔

اس بچے کے ماں باپ دونوں اس کے پاس آئے تھے ماہیر کی نظریں ابھی بھی کشش پر تھی جو اٹھ کر حور اور داہم کے ساتھ چل پڑی تھی۔۔۔۔

پاپا مجھے وہ لڑکی چاہیے اس نے بنا اپنے باپ کی طرف دیکھے ہاتھ سے کشش کی طرف اشارہ کیا تھا اس کے باپ اور ماں نے اس چھوٹی سی لڑکی کی طرف دیکھا تھا اور تاصف سے سر ہلا دیا تھا۔۔۔

ماہیر کی ماں نے اپنے شوہر کی طرف دیکھا آپ نے بھی تو مجھ سے زبردستی شادی کی تھی نا اور آپ کا بیٹا آپ پر ہی جائے گا نا وہ کندھے

اچکاتی ایئرپورٹ کے اندر چلی گئی تھی۔۔۔

کشش نے مڑ کر ماہیر کی

طرف دیکھا اور بائے بائے میں ہاتھ ہلا دیا جس سے ماہیر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ختم شد